جلد ثانی

مَا آتٰیکُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوہُ وَمَا نَھٰیکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوا

المعلم

١٣٢١ھ

١٩٠٣ء

ترجمہ

صحیح مسلم

در مطبع دبیر ہند امرتسر مطبوع گردید

فہرست کتاب مستنط المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ثانی ترجمہ صحیح مسلم

کتاب الصلوٰۃ

کتاب الصلوٰۃ کتاب نماز کے بیان مین **ف** نماز تمام عبادات مین ایمان کے بعد مقدم ہے اور طہارت نماز کی شرط ہی اور بدون طہارت نماز درست نہین ہوتی اس لیے طہارت کی کتاب کے بعد نماز کی کتاب کو رکہا قیامت مین سب اعمال سے پہلے نماز کا سوال ہوگا اگر نماز اچہی نکلی تو اور اعمال کا حساب بہی آسانی سے ہوجاوے گا اور جو نماز ہی مین فتور نکلا تو بسم اللہ ہی غلط ہی اور اعمال کا کیا ٹہکانا اس لیے مومن کو چاہیے کہ نماز کا بہت خیال رکہے وقت پر پڑہے ناغہ نکرے ٹہر ٹہر کر اطمینان سے دل لگا کر پڑہے اور حتی المقدور نماز سے پہلے ان کامون سے فارغ ہوجاوے جو دل لگنے مین خلل ڈالتے ہین جیسے کہانا پینا پیشاب پائخانہ وغیرہ آخرت مین جو نماز کے فوائد ہین وہ تو حدیثون سے معلوم ہوتے ہین پر دنیا مین بہی نماز سے بڑے فائدے ہین **ایک** تو یہ کہ انسان کو بچپنے سے پابندی اوقات کی عادت ہوتی ہے جو بڑی اعلے اور مفید صفت ہی **دوسری** یہ کہ نماز کے خیال سے انسان طہارت اور صفائی اور پاکیزگی کا بندوبست رکہتا ہی جو حفظ صحت کے لیے نہایت ضرور ہی **تیسری** یہ کہ نماز مین جو قیام اور رکوع اور سجود اور قعود کرتا ہے یہ سب حرکات ہین جن سے بدن کے جوڑون مین طاقت آتی ہے اور سکون سے جو کاہلی اور سستی پیدا ہوتی ہے اوسکو رفع کرتے ہین **چوتہی** یہ کہ نماز سے شکر گذاری اور اخلاص کی عادت پڑتی ہے جو شخص خداوند کریم کی نعمتون کا شکر نہ کرے گا وہ اور لوگون کے احسان کب مانے گا **پانچوین** یہ کہ نماز روکتی ہے بہت سے گناہون سے اکثر آدمی کے خیال مین آجاتا ہے کہ شامت نفس سے کوئی گناہ کر بیٹہے پر جب نماز کا دہیان ہوتا ہے کہ نماز ناغہ ہوجاوے گی تو وہ گناہ چہوڑ دیتا ہے **چھٹی** یہ کہ نماز باعث ہی تصفیہ قلب اور ازدیاد قوت توجہ کا اس لیے کہ جب تک کوئی شخص اس امر کی عادت نہ کرے یہ قوت اسکو حاصل نہین ہوتی اور جب تک یہ قوت حاصل نہین ہوتی اوس وقت تک فکر سلیم نہین ہوسکتی۔ واللہ اعلم

باب بدء الاذان

اذان کیون کر شروع ہوئی اس کا بیان

عن عبد اللہ بن

بن عمر انه قال كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون الصلوة وليس
ينادي بها احد فتكلموا يوما في ذالك فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصارى و
قال بعضهم قرنا مثل قرن اليهود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ينادي بالصلوة قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فناد بالصلوة **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے مسلمان جب مدینہ مین
آئے تو جمع ہوکر نماز وقت پر پڑھ لیتے تھے اور کوئی اذان نہ دیتا ایک روز انہون نے اس باب مین گفتگو کی
بعضون نے کہا ایک ناقوس بنا لو نصارے کیطرح (ناقوس دو لکڑیون کا ہوتا ہے اونکے مارنے سے
اواز ہوتی ہے اگلے زمانے مین نصاری گھنٹے کے بدلے اس سے کام لیتے) بعضون نے کہا ایک نرسنگا کیون
نہین لیتے یہود کیطرح حضرت عمر نے کہا ایک آدمی کو کیون نہین مقرر کرتے وہ پکار دیا کرے لوگون کو نماز
کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بلال اوٹھ اور نماز کے لیے پکار دے **ف** تو
حضرت عمر کی صلاح آپنے قبول کی اس حدیث سے حضرت عمر کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے
کہ دین کے کامون مین مشورہ کرنا بہتر ہے اور یہ مشورہ آپ پر واجب تہا یا مستحب اس مین اختلاف ہے لیکن
صحیح یہ ہے کہ واجب تہا کس لیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا وشاورهم في الامر اور یہ جو آپ نے بلال سے فرمایا
اوٹہ اور نماز کے لیے پکار دے یہ پکارنا اذان شرعی کے صورت پر نہ تہا بلکہ اذان شرعی اس کے بعد
قرار پائی عبداللہ بن زید کے خواب پر اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ آذان کہڑے ہوکر دینی چاہیے اور بیٹھ کر اکثر علما
کے نزدیک درست نہین نووی نے کہا ہمارے علمار کے نزدیک کہڑا ہونا آذان مین سنت ہے اور بیٹھ کر بھی جائز
ہے لیکن سنت کو خلاف ہے **باب** الامر بشفع الاذان وايتار الاقامة الا كلمة الاقامة فانها مثناة اذان
کے کلمونکو دو دو بار کہنا اور اقامت کے کلمون کو ایک ایک بار سوا قد قامت الصلوة کے **عن** انس قال امر بلال
ان يشفع الاذان ويوتر الاقامة زاد يحيى في حديثه عن ابن علية فحدثت به ايوب فقال
الا الاقامة **ترجمہ** انس سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان کے لفظ دو دو بار کہنے کا اور اقامت
کے لفظ ایک ایک بار کہنے کا ایوب نے کہا سوا قد قامت الصلوة کے (وہ دو بار کہے) **ف** نووی نے کہا ہمارا
اور جمہور علمار کا یہ قول ہے کہ تکبیر مین گیارہ کلمے مین اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا
رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور امام مالک کے نزدیک
دس کلمے ہین قد قامت الصلوۃ بھی ایک بار ہے اور شافعی کا قدیم قول بھی ہے اور ایک قول یہی ہے کہ دل

اور آخر مین اللہ اکبر ایک ایک بار کہے اس صورت مین آٹھ ہی کلمے ہون گے اور ابو حنیفہ کے نزدیک تکبیر مین
سترہ کلمے مین تو ہر ایک کلمے کو دو دو بار کہے یہ مذہب شاذ ہے ہی خطابی نے کہا جمہور علماء کا عمل حرمین
اور حجاز اور شام اور یمن اور مصر اور مغرب مین یہی ہے کہ اقامت کے کلمون کو ایک ایک بار کہنا چاہیے مگر قد قامت
الصلوٰۃ کو دو بار کہے اور مالک کے نزدیک قد قامت الصلوٰۃ بھی ایک بار کہے اور اللہ اکبر بھی اگرچہ دو بار کہا
جاتا ہے پر وہ مثل ایک بار کے ہی کس لیے کہ اذان مین چار بار کہا جاتا ہے اس لئے مستحب ہے کہ اللہ اکبر دو بار
ایک ہی سانس مین کہے (نووی) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا وَقْتَ الصَّلٰوةِ بِشَيْءٍ
يَعْرِفُوْنَهُ فَذَكَرُوْا أَنْ يُنَوِّرُوْا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ
الْإِقَامَةَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے صحابہ نے ذکر کیا کہ نماز کا وقت بتلانے کے لیے کوئی
چیز چاہیے بعضون نے کہا انگار روشن کرنا چاہیے (نماز کے وقت پر تا اسکو دیکھ کر لوگ پہچان لیں) یا ایک ناقوس
بجانا چاہیے پھر بلال کو حکم ہوا اذان دو دو بار کہنے کا اور اقامت ایک ایک بار کہنے کا **عَنْ** خَالِدِ الْحَذَّاءِ
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوْا أَنْ يُعْلِمُوْا بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنْ
يُّوْرُوْا نَارًا **ترجمہ** اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ
وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان دو دو بار کہنے کا اور اقامت ایک ایک بار
ف کس لیے کہ اذان خبر کرنے کیلیے ہے تو دو دو بار کہنا چاہیے تاکہ سب لوگ سن لیوین اور اقامت مین اسکی
حاجت نہین **باب** صِفَةِ الْأَذَانِ اذان کیونکر کہے **عَنْ** أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ هٰذَا الْأَذَانَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا
اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
مَرَّتَيْنِ زَادَ إِسْحَاقُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ** ابی محذورہ (جنکا نام سمرہ یا اوس
یا جابر یا سلیمان بن سمرہ ہے) سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انکو اذان سکھلائی اللہ اکبر اللہ
اکبر **ف** نووی نے کہا صحیح مسلم کے اکثر نسخون مین یون ہے ہے اللہ اکبر دو بار اور اور کتابون مین اللہ اکبر چار
بار ہے قاضی عیاض نے کہا مسلم کی بھی بعضے نسخون مین اللہ اکبر چار بار ہے **ت** اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر دوبارہ کہے اشہد ان لا

ن. اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ

الا اللہ دوبار اشہد ان محمد رسول اللہ دوبار **ف** اسکو ترجیع کہتے ہین یعنے شہادتین کو پہلے دو
دو بار آہستہ کہنا پہر دو دو بار پکار کر کہنا یہی مذہب ہے مالک رح اور شافعی رح اور احمد رح اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ رح کے
نزدیک ترجیع جائز نہین کیون کہ عبد اللہ بن زید کی حدیث مین ترجیع نہین ہے اور جواب اسکا یہ ہے کہ ابو محذورہ
کی حدیث صحیح ہے اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہے **دوسری** یہ کہ ابو محذورہ کی روایت سنہ ہجری کی ہے اور
عبد اللہ بن زید کی روایت اس سے پہلے کی ہے تو عمل پچہلی پر اولی ہے خصوصا جب اہل مکہ اور مدینہ اور
جمہور علماء کا عمل اسی پر ہو (نووی) **ف** پہر حی علی الصلوۃ دوبار حی علی الفلاح دوبار اللہ
اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ف** اور فجر کی اذان مین حی علی الفلاح کے بعد دوبار الصلوۃ خیر من النوم کہے
اسکو تثویب کہتے ہین اور سوا فجر کے اور اذانون مین اسکا کہنا ثابت نہین ہے بلکہ بدعت ہے اسیطرح حی علی
خیر العمل کا کہنا اکثر علماء کے نزدیک ثابت نہین اور اہل بیت کی کتابون مین حی علی خیر العمل کہنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے ۔ احکام مین ہے کہ حی علی خیر العمل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے زمانہ مین اذان مین رائج تہا پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین موقوف کیا گیا اور بیہقی نے سنن
کبرے مین باسناد صحیح عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا کہ وہ کبہی کبہی اذان مین حی علی خیر العمل کہتے
اور علی بن حسین سے روایت کیا کہ پہلے اذان یون ہی تہی بہر حال اسکا ثبوت موقوفا ہوا ہے لیکن مرفوعا
نہین ہوا اور احکام مین جو رواج اسکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین بیان کیا ہے یہ صحیح
نہین کیونکہ ابو محذورہ اور عبد اللہ بن زید کی مشہور روایتون مین کہین اس کلمے کا پتا نہین ہے اور شاید منسوخ
ہو گیا ہو (نیل الاوطار مختصراً) **باب** استحباب اتخاذ المؤذنین للمسجد الواحد ایک مسجد کے
دو موذن ہو سکتے ہین **عن** ابن عمر قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذنان بلال و
ابن ام مکتوم الاعمی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو موذن
تہے ایک بلال اور دوسری عبد اللہ بن ام مکتوم جو اندہے تہے **ف** یہ پہچان کے لئے بیان کیا غیبت مین
داخل نہین ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو موذن ایک مسجد کے لیئے ایک وقت مین ہو سکتے ہین ایک
موذن تو صبح صادق نکلنے سے پہلے اذان دیوے اور دوسرا صبح صادق کیوقت جیسے بلال اور ابن ام مکتوم
کیا کرتے تہے ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ضرورت کے لحاظ سے دو سے زیادہ بہی موذن رکہہ سکتے ہین اور حضرت
عثمان نے چار موذن رکہے تہے اور جب دو موذن ہون تو ایک کے بعد دوسرا اذان دیوے البتہ اگر مسجد

بڑی ہو او سو قت تنگ ہو تو الگ الگ کونوں میں ایک ساتھ اذان دی سکتے ہیں اور تکبیر وہی کہے جس نے پہلے اذان دی ہو اگر اذان دینے میں جھگڑا کریں کہ پہلے کون دیوے تو قرعہ ڈالیں (نووی مختصرا) **عَنْ** عَائِشَةَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے عبداللہ بن عمر کی اوپر گذری **بَابُ** جَوَازِ اَذَانِ الْاَعْمٰی اِذَا کَانَ مَعَهٗ بَصِیْرٌ اندھا اذان دے سکتا ہے اگر کوئی آنکھ والا اسکے ساتھ ہو **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ یُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَعْمٰی **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے عبداللہ بن ام مکتوم اذان دیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے واسطے اور وہ اندھے تھے **ف** نووی نے کہا مقصود باب یہ ہے کہ اندھے کی اذان درست ہے بلکہ کراہت اگر اسکے ساتھ آنکھ والا بھی ہو جیسے بلال ساتھ تھے ابن ام مکتوم کے ہمارے اصحاب نے کہا کہ اگر صرف اندھا ہی موذن ہو تو مکروہ ہے انتہی **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔ **بَابُ** الْاِمْسَاكِ عَنِ الْاِغَارَةِ عَلٰی قَوْمٍ فِیْ دَارِ الْكُفْرِ اِذَا سُمِعَ فِیْهِمُ الْاَذَانُ کسی قوم کو دار الکفر میں اذان دیتے سنے تو پھر اسکو نہ لوٹے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ رَاعِیْ مِعْزًی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حملہ کرتے تھے صبح نکلتے ہی سویرے اور اذان پر کان لگائے رہتے اگر اذان سنتے تو پھر حملہ نہ کرتے (اس خیال سے کہ وہ لوگ مسلمان ہوں گے) اور نہیں تو حملہ کرتے ایک شخص کو سنا آپ نے یہ کہتے ہوئے اللہ اکبر اللہ اکبر آپ نے فرمایا یہ تو اسلام پر ہے (یعنے مسلمان ہے) پھر یہ کہتے سنا اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ آپ نے فرمایا تو دوزخ سے نکل گیا (یعنے جہنم سے نجات پائی) لوگوں نے دیکھا تو وہ چرواہا تھا بکریوں کا **بَابُ** اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهٗ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَسْأَلُ لَهُ الْوَسِیْلَةَ **ترجمہ** جو کوئی اذان سنے وہ وہی کہتا جاوے جیسا موذن کہتا جاتا ہے پھر درود بھیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر پھر وسیلہ مانگے آپ کے لیے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے تحقیق

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے **ف** نووی نے کہا
اس مین سے حی علے الصلوۃ اور حی الفلاح مستثنے ہے بدلیل حدیث عمر رضی اللہ عنہ کے اسوقت سننے والا لاحول
ولا قوۃ الا باللہ کہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رسول اللہ
سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا
عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّہَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْا
اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ہُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمرو بن العاص سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرماتے تھے جب تم موذن
کو اذان دیتے سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے پھر درود بھیجو مجھپر اس لیے کہ جو کوی مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ
تعالے اوسپر دس بار اپنی رحمت اتارے گا بعد اس کے مانگو میرے لیے خدا سے وسیلہ کو اور وسیلہ
ایک درجہ ہے جنت مین جو اللہ کے ایک بندے کے سوا اور کسی کے لائق نہین اور مجھے امید ہے کہ وہ
بندہ مین ہون گا پھر جو کوئی اللہ تعالے سے میرے لیے وسیلہ مانگے اس کے لیے شفاعت میری واجب
ہو گئی **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ
اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ **ترجمہ** حضرت عمر بن خطاب سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور تم مین سے کوئی اللہ اکبر کہے
پھر وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو وہ بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے پھر وہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے تو وہ بھی
اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے پھر وہ حی علے الصلوۃ کہے تو یہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ حی الفلاح کہے تو یہ
لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی لا الہ الا
اللہ کہے دل سے یقین رکھکر تو جنت مین جاویگا **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْھَدُ وَلَمْ یَذْکُرْ قُتَیْبَۃُ قَوْلَہٗ وَاَنَا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص موذن کی اذان سنکر یہ کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ اخیر تک یعنے گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کوی سچا معبود نہین ہے سوا خدا کے اسکا کوی ساجھی نہین بیشک محمدؐ اسکے بندے ہین اور اسکے بھیجے ہوئے ہین خوش ہون اللہ کے رب ہونے پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے پر اسلام کے دین کو قبول کرنے پر اسکے گناہ بخشے جاوینگے **ف** نووی نے کہا ان حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ اذان کا جواب دینے والا ہر ایک کلمے کا جواب موذن کے ساتھہ ہی دیتا جاوے سارے اذان کے ختم ہونے کو انتظار نہ کرے اور بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کے وہ دعا پڑہے جو سعد نے روایت کی اور ہر ایک عمل مین اخلاص اور دل سے سچائی ضرور ہے ورنہ کچھہ فائدہ نہین اور اذان کا جواب دینا مستحب ہے اگرچہ پاک ہو یا ناپاک ہو جنب ہو یا حائض البتہ اگر پاخانہ مین ہو یا جماع کر رہا ہو تو جواب نہ دیوے اسیطرح نماز کی حالت مین اور اگر نماز مین جواب دیگا تو مکروہ ہے قاضی عیاض نے کہا اذان جامع ہے تمام عقائد ایمان کو پہلے اثبات ذات ہے اللہ اکبر سے پہر توحید اشہد ان لا الہ الا اللہ سے پہر رسالت اشہد ان محمد رسول اللہ سے پہر نماز جو افضل اعمال ہے اسکی تاکید حی علی الصلوۃ سے پہر آخرت کی تدبیر حی علی الفلاح سے پہر اثبات ذات اور توحید کی تکرار کرنا معلوم ہو کہ نتیجہ تمام اعمال کا موقوف ہے حسن خاتمہ پر اور حسن خاتمہ جب ہے کہ انسان عقیدہ توحید پر قائم رہ کر مرے واللہ اعلم انتہی

بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَھَرَبِ الشَّیْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِہٖ اذان کی فضیلت اور شیطان کا بہاگنا اذان سے

عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ یَحْیٰی عَنْ عَمِّہٖ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَجَآءَہُ الْمُؤَذِّنُ یَدْعُوْہُ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** طلحہ بن یحیی سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے چچا عیسی بن طلحہ بن عبید اللہ سے انہون نے کہا مین معاویہ ابن ابی سفیان کے پاس بیٹہا تہا اتنے مین موذن انکو بلانے آیا نماز کے لیے معاویہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تہے موذنون کی گردنین قیامت کے دن سب سے لمبی ہونگی **ف** یعنے خدا کی رحمت اور فضل کے سب سے زیادہ شائق اور منتظر ہونگے اور ظاہر یہ ہے کہ شوق مین گردن لمبی ہوتی ہے اوپر کی چیز دیکھنے کو اور بعضون نے کہا جب لوگ قیامت کے دن پسینے مین ڈوب جاوینگے تو موذنون کی گردنین لمبی ہونگی وہ اس عذاب سے بچے رہینگے اور بعضون نے کہا موذن لوگون کے سردار ہونگے اور عرب سردار کو لمبی گردن والا کہتے ہین ابن اعرابی نے کہا لمبی گردن سے یہ مراد ہے کہ ان کے اعمال

اس حدیث میں اعناقاً بکسرہ ہمزہ پڑھا ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ موذن سب سے جلد جنت کو دوڑ جاوینگے اور ون سے زیادہ ہونگے قاضی عیاض نے کہا بعضون نے یہ ہوگا کہ موذن سب سے جلد جنت کو دوڑ جاوینگے انوویؒ **عَنْ** مُعَاوِيَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الرَّوْحَاءِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ سِتَّةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مِيْلًا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگ کر اتنی دور چلا جاتا ہے جیسے روحا سلیمان بن مہران اعمش نے کہا میں نے ابوسفیان طلحہ بن نافع سے پوچھا روحا کہاں ہے انہوں نے کہا مدینہ سے چھتیس میل دور ہے **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ اَحَالَ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهٗ فَاِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ فَاِذَا سَمِعَ الْاِقَامَةَ ذَهَبَ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ صَوْتَهٗ فَاِذَا سَكَتَ رَجَعَ فَوَسْوَسَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو بھاگتا ہے پادتا ہوا تاکہ اذان کی آواز سنائی نہ دیوے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو لوٹ آجاتا ہے اور دل میں وسوسہ ڈالتا ہے پھر جب تکبیر کی آواز سنتا ہے چلا جاتا ہے تاکہ آواز سنائی نہ دے جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب موذن اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے پادتا ہوا یا دوڑتا ہوا **ف** نووی نے کہا شیطان اذان کے وقت اس لیے بھاگتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے اور قیامت کے دن اسکی گواہی دینا نہ پڑے کیونکہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی اذان سنے جن ہو یا آدمی وہ قیامت کے دن اسکی گواہی دیگا اور بعضوں نے کہا مراد اس سے مومن ہیں کس لیے کہ کافر کی گواہی صحیح نہیں اور بعضوں نے کہا کہ شیطان اذان کی عظمت اور بڑائی سے بھاگتا ہے اور بعضوں نے کہا ناامید ہو کر بھاگتا ہے کیونکہ اذان میں اعلان ہے توحید الٰہی کا انتہے مختصراً **عَنْ** سُهَيْلٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَبِيْ اِلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِيْ غُلَامٌ لَنَا اَوْ صَاحِبٌ لَنَا فَنَادَاهُ مُنَادٍ مِنْ حَائِطٍ بِاسْمِهٖ قَالَ وَاَشْرَفَ الَّذِيْ مَعِيَ عَلَى الْحَائِطِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ اَنَّكَ تَلْقٰى هٰذَا لَمْ اُرْسِلْكَ وَلٰكِنْ اِذَا سَمِعْتَ صَوْتًا فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰى وَلَهٗ حُصَاصٌ ترجمہ سہیل سے روایت ہے مجھکو میرے باپ نے بنی حارثہ

کے پاس بہیجا اور ہمارے ساتھ ایک لڑکا تہا یا ایک آدمی تہا پر مجہکو ایک شخص نے باغ مین سے نام لیکر پکارا میرے ساتھ والے نے باغ کے اندر دیکہا تو کسی کو نہ پایا مین نے اپنے باپ سے اس کا بیان کیا انہون نے کہا اگر مین ایسا جانتا تو تجہکو نہ بہیجتا جب ایسی آواز تو سنے (جس کا آواز کرنے والا معلوم نہو تو وہ شیطان ہے) تو اذان دے جیسی نماز کے لیے اذان دیتے ہین کیونکہ مین نے ابوہریرہ سے سنا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تہے آپ نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پادتا ہوا بہاگتا ہو **عن** ابی ہریرۃ

وکذ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی للصلوۃ ادبر الشیطان له ضراط حتی لا یسمع التاذین فاذا قضی التاذین اقبل حتی اذا ثوب بالصلوۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسه یقول له اذکر کذا واذکر کذا لما لم یکن یذکر من قبل حتی یظل الرجل ما یدری کم صلی

مالک

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹہ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے پہر جب اذان ہوجاتی ہے تو لوٹ آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے تو پہر بہاگتا ہے جب ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دل مین خطرہ ڈالتا ہے اور وہ باتین یاد دلاتا ہی جو نماز سے پہلے خیال مین نہ تہین یہانتک کہ آدمی بہول جاتا ہے کتنی رکعتین پڑہین **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثله غیر انه قال حتی یظل الرجل ان یدری کیف صلی **ترجمہ** ابوہریرہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری اس مین یہ ہے کہ آدمی کو معلوم نہین رہتا اُس نے کیون کر نماز پڑہی (یعنے شیطان ایسے ایسے خیالون مین پہنسا دیتا ہے کہ نماز کا دہیان ہی نہین رہتا کہ کیسی پڑہی کیون کر پڑہی

باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرۃ الاحرام والرکوع وفی الرفع من الرکوع وانه لا یفعله اذا رفع من السجود تکبیر تحریمہ کے وقت اور رکوع کیوقت اور رکوع سے سر اٹہانے کے وقت مونڈہون تک دونون ہاتہ اٹہانا اور سجدون کے بیچ مین ہاتہ نہ اٹہانا

سالم عن ابیه

عن ابن عمر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیه حتی یحاذی منکبیه وقبل ان یرکع واذا رفع من الرکوع ولا یرفعهما بین السجدتین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا آپ جب نماز شروع کرتے تو دونون ہاتہ اٹہاتے مونڈہون تک اسیطرح رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹہاتے وقت ہاتہون کو اٹہاتے اور سجدون کے بیچ مین نہ اٹہاتے **ف** نووی نے کہا نماز کے شروع مین تو ہاتہ اٹہانے پر امت نے اجماع کیا ہے لیکن اختلاف ہی اور

مقامون مین شافعی اور احمد اور جمہور علمار کے نزدیک رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹہاتے وقت بہی
ہاتہون کا اٹہانا مستحب ہے اور امام مالک سے بہی ایک روایت ایسی ہی ہے اور شافعی کا یہ قول بہی ہے کہ پہلا تشہد پڑہ کر
کہڑا ہو اسوقت بہی دونون ہاتہ اٹہاوے اور یہی ٹہیک ہے کیونکہ بخاری نے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت
کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا کرتے تہے اور ابو حمید ساعدی سے بہی باسانید صحیحہ جنکو ابو داؤد
اور ترمذی نے نقل کیا یہی ثابت ہے اور ابو بکر بن منذر اور ابو علی طبری اور بعض اہل حدیث کے نزدیک
دونون سجدون کے بیچ مین بہی ہاتہ اٹہانا مستحب ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک سوا تکبیر تحریمہ کے وقت
اور مقامون مین ہاتہ نہ اٹہاوے اور مالک سے بہی مشہور روایت یہی ہے لیکن ہاتہون کا اٹہانا کسی مقام مین
واجب نہین ہے بالاجماع اور داؤد ظاہری سے اسکا وجوب منقول ہے تکبیر تحریمہ کے وقت اور امام ابو الحسن
احمد بن سیار کا یہی قول ہے اب جمہور علمار کا یہ قول ہے کہ ہاتہون کو مونڈہون تک اٹہاوے اسطرح
کہ انگلیون کے کنارے کانون کے اوپر تک پہونچین اور انگوٹہے کانون کی لو تک اور وقت اٹہانے کا پہلے
روایت مین تکبیر سے پہلے ہے اور دوسری روایت مین تکبیر کے بعد ہے اور تیسری روایت مین تکبیر کے ساتہ
ہے انتہے **عن** ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام للصلوة رفع يديه
حتى تكونا بحذو منكبيه ثم كبر فاذا اراد ان يركع فعل مثل ذلك فاذا رفع
من الركوع فعل مثل ذلك ولا يفعله حين يرفع راسه من السجود **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لئے کہڑے ہوتے تو دونون ہاتہ اٹہاتے مونڈہون تک پہر تکبیر
کہتے پہر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے پہر جب رکوع سے سر اٹہاتے تو ایسا ہی کرتے اور سجدہ
سے سر اٹہاتے وقت ایسا نہ کرتے یعنے ہاتہ نہ اٹہاتے **عن** الزهري بهذا الاسناد كما
قال ابن جريج كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام للصلوة رفع يديه حتى
تكونا حذو منكبيه ثم كبر **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے
کہ رسول صلے اللہ علیہ والہ وسلم جب نماز کے لیے اٹہتے تو دونون ہاتہ اٹہاتے مونڈہون تک پہر تکبیر کہتے
عن ابي قلابة انه راى مالك بن الحويرث اذا صلى كبر ثم رفع يديه واذا اراد ان
يركع رفع يديه واذا رفع راسه من الركوع رفع يديه وحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يفعل هكذا **ترجمہ** ابو قلابہ سے روایت ہے انہون نے دیکہا مالک بن حویرث کو انہون نے نماز پڑہی

تو تکبیر پڑہی پہر دونون ہاتہ اٹہائے پہر جب رکوع کا قصد کیا تو دونون ہاتہ اٹہائے پہر جب رکوع سے سر اٹہایا تب ہی دونون ہاتہ اٹہائے اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تہے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** مالک بن حویرث سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے دونون ہاتھ اٹھاتے کانون تک اور جب رکوع کرتے دونون ہاتھ اٹھاتے کانون تک اور جب رکوع سے سر اٹہاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور ایسا ہی کرتے یعنے ہاتہون کو اٹہاتے ؛

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّهٗ رَاٰى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ کانون کی لو تک ہاتہ اٹہاتے **ف** نووی نے کہا تکبیر تحریمہ واجب ہی مالک اور ثوری رح اور شافعی رح اور ابوحنیفہ اور احمد رح اور اکثر علماء کے نزدیک اور قاضی عیاض نے ابن مسیب اور حسن اور زہری اور قتادہ اور حکم اور اوزاعی سے نقل کیا کہ تکبیر تحریمہ سنت ہی واجب نہین اور نماز مین داخل ہونے کے لیئے صرف نیت کافی ہے مگر حدیث صحیح سے تکبیر کا وجوب ثابت ہوتا ہے

باب اِثْبَاتِ التَّكْبِيْرِ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ فِي الصَّلٰوةِ اِلَّا رَفْعَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَيَقُوْلُ فِيْهِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

ترجمہ نماز مین جہکتے اور اٹہتے تکبیر کہے مگر رکوع سے سر اٹہا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہے

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہی ابوہریرہ نماز پڑہاتے تو تکبیر کہتے جہکتے اور اٹہتے جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز مین **ف** نووی نے کہا ہر ایک حرکت مین تکبیر کہنا چاہیے مگر رکوع سے سر اٹہانے کیوقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور اسپر اتفاق ہے حال اور گذشتہ علماء کا البتہ ابوہریرہ کے زمانے مین اس مین اختلاف تہا اور بعضون کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ تہی اور بعضون کے نزدیک اور جگہہ ہی شاید ان لوگون کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کی خبر نہ پہونچی ہوگی اسی لیئے ابوہریرہ نے کہا مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز مین تو ہر دو رکعت نماز مین گیارہ تکبیرین ہین ایک تکبیر تحریمہ اور پانچ ہر رکعت مین اور تین رکعت

نماز مین سترہ تکبیرین ہین ایک پہلی تشہد سو اٹھتے وقت اور ایک تکبیر تحریمہ باقی پندرہ معمولی اور چار رکعت
نماز مین بائیس تکبیرین ہین اور پانچون فرض مین ۹۴ تکبیرین ہین اور تکبیر تحریمہ واجب ہی اور باقی سنت
ہین اور ایک روایت مین امام احمد سے سب تکبیرین واجب ہین انتہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ
ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ
ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ
يَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوْسِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اٹھتے تکبیر کہتے کھڑے ہوتے ہی
پھر رکوع کے وقت تکبیر کہتے پھر جب اپنی پیٹھ رکوع سے اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اوس کے بعد کھڑے کھڑے
ربنا ولک الحمد کہتے پہر جب سجدے کے لیئے جھکتے تو تکبیر کہتے پہر جب سجدے سے سر اٹہاتے تو تکبیر کہتے پہر
جب سجدے مین جاتے تو تکبیر کہتے پہر جب سر اٹہاتے تو تکبیر کہتے ساری نماز مین ایسا ہی کرتے یہان تک
کہ نماز کو ختم کرتے اور دو رکعت پڑہ کر بیٹھ کر جب اٹھتے تو تکبیر کہتے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تہے
مین تم سب مین زیادہ مشابہ ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز مین عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ
يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ بِمِثْلِ
حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ [ن اَشْبَهُكُمْ]
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز
کو کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اوسیطرح سے روایت ہی جیسے اوپر گذری مگر اس مین ابو ہریرہ کا یہ قول نہین ہے کہ مین
تم سب مین مشابہ زیادہ ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز مین عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ حِيْنَ يَسْتَخْلِفُهٗ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ اِذَا قَامَ لِلصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ
فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ فَاِذَا قَضَاهَا وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ
فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ [ن وَقَالَ]
ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہی جب ابو ہریرہ کو مروان نے خلیفہ کیا مدینے مین تو وہ نماز کو کھڑے ہوتے

وقت تکبیر کہتے پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح لیس بن سعد کہ جب وہ نماز پڑہ چکے اور سلام پہیرا تو مسجد والون کی طرف منہ کیا اور کہا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز مین **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَۃَ کَانَ یُکَبِّرُ فِی الصَّلٰوۃِ کُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ فَقُلْنَا یَا اَبَا هُرَیْرَۃَ مَا هٰذَا التَّکْبِیْرُ فَقَالَ اِنَّهَا لَصَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قال **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے ابو ہریرہ نماز مین تکبیر کہتے اوٹہتے اور جہکتے ہم نے کہا اے ابو ہریرہ یہ تکبیر کیسی ہے انہون نے کہا یہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّهٗ کَانَ یُکَبِّرُ کُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَیُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے وہ تکبیر کہتے جب جہکتے اور اوٹہتے نماز مین اور بیان کرتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تہے **عَنْ** مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّیْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ خَلْفَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَکَانَ اِذَا سَجَدَ کَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ کَبَّرَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلٰوۃِ قَالَ اَخَذَ عِمْرَانُ بِیَدِیْ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ صَلّٰی بِنَا هٰذَا صَلٰوۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَدْ ذَکَّرَنِیْ هٰذَا صَلٰوۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے مین نے اور عمران بن حصین نے حضرت علی رض کے پیچہے نماز پڑہی وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سر اوٹہاتے سجدے سے تکبیر کہتے اور جب دو رکعتین پڑہ کر کہڑے ہوتے تب بہی تکبیر کہتے جب ہم نماز پڑہ چکے تو عمران نے میرا ہاتہہ پکڑا اور کہا انہون نے ایسی نماز پڑہائی جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہاتے تہے یا یون کہا مجہے یاد دلادی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز

باب وُجُوْبِ قِرَاءَۃِ الْفَاتِحَۃِ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ وَاَنَّهٗ اِذَا لَمْ یُحْسِنِ الْفَاتِحَۃَ وَلَا اَمْکَنَهٗ تَعَلُّمُهَا قَرَاَ مَا تَیَسَّرَ لَهٗ غَیْرَهَا سورہ فاتحہ ہر رکعت مین پڑہنا واجب ہے اور جو کوئی سورت فاتحہ نہ پڑہ سکے وہ جو سورت ہو سکے پڑہے **عَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَاْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑہے اوسکی نماز ہی نہوگی **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے سورۃ فاتحہ کا وجوب نکلتا ہے اور جو شخص یہ سورہ پڑہ سکے اوسکو اوسکا پڑہنا ضرور ہے مالک اور شافعی اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین کے نزدیک ابو حنیفہ رح نے کہا کہ فرض ایک آیت ہے قرآن کی اور یہ خلاف ہے اس حدیث کے **عَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْتَرِئْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ**

لا لم یقرأ

عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ام القرآن (یعنے سورۃ فاتحہ)
نہ پڑھے اسکی نماز ہی نہ ہوگی **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
نہیں نماز ہوتی اسکی جو ام القرآن نہ پڑھے **ف** نووی نے کہا اس حدیث مین دلیل ہے امام شافعی کے مذہب کی کہ
فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے امام اور مقتدی پر اور جو شخص اکیلا نماز پڑھتا ہو اسپر بھی اور مقتدی پر واجب ہونے کی تصریح
ابو ہریرہ کے قول سے معلوم ہوتی ہے انہون نے کہا اپنے دل مین پڑھ یعنی آہستہ سے پڑھ کہ تو خود ہی سنے اور وہ جو بعض
مالکیہ نے کہا کہ دل مین پڑھنا صرف الفاظ کا یاد کرنا اور فکر کرنا ہے تو یہ صحیح نہیں کیونکہ قرات بغیر زبان کی حرکت
کے نہیں ہوتی اور ادنے درجہ اسکا یہ ہے کہ خود ہی سنے اسیلئے علماء نے کہا ہے کہ جنب اگر دل سے الفاظ کو یاد کرے اور
زبان نہ ہلاوے تو وہ جائز ہے کیونکہ یہ قرات نہیں ہے اور قاضی عیاض نے علی بن ابیطالب اور ربیعہ اور محمد بن ابی
صفرہ سے نقل کیا کہ قرات بالکل واجب نہیں اور یہ ایک روایت شاذ ہی مالک سے اور ثوری اور اوزاعی اور ابو حنیفہ نے
کہا کہ اخیر کی دو رکعتوں مین قرات واجب نہیں ہے بلکہ نمازی کو اختیار ہے خواہ قرات کرے خواہ صرف سبحان اللہ
کہہ لیوے خواہ چپ رہے اور صحیح مذہب جسپر سلف اور خلف کے اکثر علماء ہین یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا ہر رکعت مین واجب ہے
کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعرابی سے فرمایا پھر ساری نماز مین ایسا کر اسیطرح **عن** الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَزَادَ فَصَاعِدًا **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گزرا اس مین یہ ہے کہ جو سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ
نہ پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ
یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَھِیَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّا نَکُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فَقَالَ
اِقْرَأْ بِھَا فِیْ نَفْسِکَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ
الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ
وَاِذَا قَالَ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَقَالَ مَرَّۃً فَوَّضَ اِلَیَّ عَبْدِیْ فَاِذَا قَالَ اِیَّاکَ
نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ قَالَ ھٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ فَاِذَا قَالَ اِھْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ ھٰذَا لِعَبْدِیْ
وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ قَالَ سُفْیَانُ حَدَّثَنِیْ بِہِ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْقُوْبَ دَخَلْتُ عَلَیْہِ

وَهُوَ مَرِيضٌ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ أَنَا عَنْهُ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جو شخص نماز مین سورۃ فاتحہ نہ پڑہے اسکی نماز ناقص ہی تین بار یہ ارشاد فرمایا ابو ہریرہ سے کہا گیا کبھی ہم امام
کے پیچھے ہوتے ہین انہون نے کہا چپکے سے پڑہو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تہے اللہ تعالی نے فرمایا نماز بٹ گئی ہے میرے اور میری بندی کے بیچ مین آدہون آدہ اور میرا بندہ جو مانگے اسکو
وہ ملیگا جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالے فرماتا ہے میرے بندے نے مجھے سراہا اور جب کہتا ہے الرحمن
الرحیم اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندے نے تعریف کی میری اور جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالے فرماتا ہے
خوبی بیان کی بندے نے میری اور کبھی یون کہا کہ سپرد کردی بندے نے اپنے کام مجھکو پہر جب وہ کہتا ہے ایاک نعبد و
ایاک نستعین تو اللہ تعالے فرماتا ہے یہ میری اور بندے کے بیچ مین ہے اور میرے بندے کو جو مانگے وہ ملیگا پہر جب وہ
کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تو اللہ تعالی فرماتا ہے یہ میرے
بندے کے لیے ہی اور جو وہ مانگے اسکو ملیگا سفیان نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا کہ علاء بن عبد الرحمن بیمار تہے
اپنے گہر مین ان کے پاس گیا اور یہ حدیث مین نے ان سے پوچہی **ف** نووی نے کہا نماز سے مراد اس
حدیث مین سورہ فاتحہ ہے کیونکہ وہ ایسا جز ہے نماز کا جس کے بغیر نماز صحیح نہین ہوتی اور یہ دلیل ہے
اسکی واجب ہونے کی اور بٹنے سے مراد ہے کہ آدہی مین اللہ کی تعریف ہی آدہی مین دعا ہے جس مین بندے کا
فائدہ ہے اور جن لوگون نے سورہ فاتحہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کو داخل نہین کیا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل لاتے
ہین اسلیے کہ اگر بسم اللہ اس صورت مین داخل ہوتی تو آپ اسکو بہی بیان کرتے لیکن جو لوگ داخل جانتے ہین وہ
یہ جواب دیتے ہین کہ بیان ان آیتون کا بیان کرنا مقصود تہا جو سورہ فاتحہ سے خاص ہین اور بسم اللہ خاص نہین ہر
سورت کی انتہی مختصراً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى
نسائی صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ
الصَّلٰوةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس مین یہ ہے
کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ نماز بٹ گئی ہے آدہون آدہ مجہ مین اور بندے مین تو آدہی میری ہے اور آدہی میری
ابن ماجہ بندے کی ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ
يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ يَقُولُهَا ثَلَاثًا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز مین سورہ فاتحہ نہ پڑہے اسکی نماز ناقص ہے تین بار یہ

فرمایا عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ قَالَ اَبُوْ
هُرَیْرَةَ فَمَا اَعْلَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَنَّا لَکُمْ وَمَا اَخْفَاهُ اَخْفَیْنَا لَکُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے (ن لنا)
روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز نہین درست ہوتی بغیر قرارت کے ابوہریرہ نے کہا پہر جس نماز
مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکار کر پڑہا ہم نے بہی پکار کر پڑہا اور جس نماز مین آپ نے آہستہ سے پڑہا ہم نے بہی
آہستہ سے پڑہا عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فِیْ کُلِّ الصَّلٰوةِ یُقْرَأُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (تقرأ)
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَا کُمْ وَمَا اَخْفٰی مِنَّا اَخْفَیْنَا مِنْکُمْ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَرَاَیْتَ اِنْ لَمْ اَزِدْ (ن نخفیہ)
عَلٰی اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ اِنْ زِدْتَ عَلَیْهَا فَهُوَ خَیْرٌ وَاِنِ انْتَهَیْتَ اِلَیْهَا اَجْزَاَتْ عَنْکَ **ترجمہ** عطا
سے روایت ابوہریرہ نے کہا ساری نماز مین قرارت کرنا چاہیے پہر جس نماز مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو
قرارت سنائی ہم نے بہی تمکو سنائی اور جس نماز مین آپنے آہستہ سے قرارت کی ہم نے بہی آہستہ سے قرارت کی ایک شخص بولا کہ مین صرف
سورہ فاتحہ پڑہوں انہونے کہا اگر تو زیادہ پڑہے (یعنے اور ایک سورہ ملاوے) تو بہتر ہے اور جو صرف سورہ فاتحہ پڑہے تب
بہی کافی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ فاتحہ پڑہنا واجب ہی اور سورہ کا ملانا مستحب
ہے اور اسپر اجماع ہے صبح اور جمعہ اور ہر نماز کی پہلی دو رکعتون مین اور یہ سنت ہی سب علماء کے نزدیک اور قاضی
عیاض نے بعض مالکیہ سے سورہ کا وجوب نقل کیا ہے اور یہ قول شاذ اور مردود ہے اور تیسری یا چوتہی رکعت مین سورہ
کا ملانا مستحب ہے یا نہین اس مین اختلاف ہی امام مالک نے اسکو مکروہ جانا ہے اور شافعی نے مستحب کہا ہی قول جدید
مین اور قدیم صحیح ہے کہ مستحب نہین ہی اور بعضون نے کہا کہ نمازی کو اختیار ہے خواہ ان رکعتون مین قرات کرے
یا صرف تسبیح کہے اور یہ قول ضعیف ہی اور نفل نماز مین سورت پڑہنا مستحب ہی اور جنازی کی نماز مین مستحب نہین صرف
سورہ فاتحہ پڑہے اس کے بعد آمین کہہ لیوے اور جب سورت کا ملانا مستحب ٹہرا تو اسکی ترک سے سجدہ سہو لازم
نہوگا (انتہے مختصرا) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فِیْ کُلِّ صَلٰوةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا النَّبِیُّ (ن قرأ بام القرآن)
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاکُمْ وَمَا اَخْفٰی مِنَّا اَخْفَیْنَاهُ مِنْکُمْ مَنْ قَرَءَ بِاُمِّ الْکِتَابِ فَقَدْ
اَجْزَاَتْ عَنْهُ وَمَنْ زَادَ فَهُوَ اَفْضَلُ **ترجمہ** عطا سے روایت ہی ابوہریرہ نے کہا ہر نماز مین قرارت ہی پہر جس
نماز مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو قرارت سنائی ہم نے بہی تمکو سنائی اور جس نماز مین آپ نے آہستہ سے
قرارت کی اس مین ہم نے بہی آہستہ سے قرارت کی جو شخص سورہ فاتحہ پڑہے اسکی نماز ہوگئی اور جو اس سے زیادہ پڑہے
تو افضل ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی ثُمَّ جَآءَ

السلام ثم قال

فسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ارجع فصل فانك لم تصل فرجع الرجل فصلى كما كان صلى ثم جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام ثم قال ارجع فصل فانك لم تصل حتى فعل ذلك ثلث مرات فقال الرجل والذي بعثك بالحق ما احسن غير هذا علمني قال اذا قمت الى الصلوة فكبر ثم اقرأ ما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تطمئن جالسا ثم افعل ذلك في صلوتك كلها ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین تشریف لائی ایک شخص آیا اس نے نماز پڑہی پہر آنکر آپ کو سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑہ تونے نماز نہین پڑہی وہ پہر گیا اور جیسے پہلے پڑہی تہی پہر پڑہکر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا آپنے وعلیک السلام کہا اور فرمایا جا نماز پڑہ تونے نہین نماز پڑہی تین بار ایسا کیا آخر وہ شخص بولا قسم اُسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بہیجا مین تو اس سے اچہی نماز نہین پڑہ سکتا مجہے تبلایے آپنے فرمایا جب تو نماز کے لیے کہڑا ہو تو تکبیر کہہ پہر جتنا قرآن تجہ سے پڑہا جاوے پڑہ بعد اسکے رکوع کر اطمینان سے پہر سر اٹہا کر سیدہا کہڑا ہو پہر سجدہ کر اطمینان سے پہر سر اٹہا کر بیٹہ اطمینان سے پہر ساری نماز مین اسیطرح کر **ف** یعنے سب ارکان کو ٹہر ٹہر کر اطمینان سے ادا کر اسکو تعدیل ارکان کہتے ہین یہ فرض ہے جمہور علماء کے نزدیک اور ابو حنیفہ نے اسکو واجب کہا ہے اور جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے **عن** ابي هريرة ان رجلا دخل المسجد فصلى ورسول الله صلى الله عليه وسلم في ناحية وساق الحديث بمثل هذه القصة وزاد فيه اذا قمت الى الصلوة فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد مین آیا اس نے نماز پڑہی آپ ایک کونے مین تشریف رکہتے تہے پہر بیان کیا ایسا ہی قصہ اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب تو نماز کو کہڑا ہو تو قبلے کیطرف مونہہ کر اور تکبیر کہہ

تاخیر المسجد

باب نهي المأموم عن جهره بالقراءة خلف امامه

مقتدی کو پکار کر قرآن پڑہنے کی ممانعت اپنے امام کے پیچہے

باب القراءة خلف الامام

عن عمران بن حصين قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الظهر او العصر فقال ايكم قرأ خلفي بسبح اسم ربك الاعلى فقال رجل انا ولم ارد بها الا الخير وقال قد علمت ان بعضكم خالجنيها ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز

پڑہائی ظہر یا عصر کی پہر (نماز کے بعد) فرمایا تم مین سے پیچہے کس نے سبح اسم ربک الاعلی پڑہا تہا ایک شخص بولا مین نے پڑہا تہا ثواب کی نیت سے آپنے فرمایا مین سمجہا کوئی تم مین سے چہینے لیتا ہے مجہسے قرآن کو **ف** نووی نے کہا اس سے مقصد یہ ہے کہ مقتدی کو آپنے پکار کر پڑہنے سے ممانعت کی اس طرحپر کہ دوسرون کو اسکا پڑہنا سنائی دیوے نہ یہ کہ قرآن پڑہنے سے ممانعت کی بلکہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صحابہ سری نماز مین امام کے پیچہے بہی سورت پڑہا کرتے تہے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور ایک قول شاذ اور ضعیف یہ ہے کہ مقتدی سری نماز مین بہی سورت نہ پڑہے جیسے جہری مین نہین پڑہتا اور یہ غلط ہے اس لیے کہ جہری مین چپ رہنے کا حکم ہے اور سری مین نہین ہے بلکہ جہری نماز مین بہی اگر امام سے اتنا دور ہووے کہ اسکی قرات کی آواز نہ سنائی دے تو سورت پڑہے اور یہی صحیح ہے انتہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَأَ اَوْ اَيُّكُمُ الْقَارِئُ قَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپنے ظہر کی نماز پڑہائی **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ لَا يُجْهَرُ بِالْبَسْمَلَةِ

جو شخص کہتا ہے بسم اللہ کو پکار کر نہ پڑہنا چاہیے اسکی دلیل **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ترجمہ انس سے روایت ہے مین نے نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتہ مین نے اُن مین سے کسیکو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہتے نہین سنا **ف** یعنے پکار کر نہین پڑہتے تہے بلکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے پڑہکر قرات الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تہے نووی نے کہا شافعی اور ایک جماعت سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ بسم اللہ جزو ہے سورہ فاتحہ کا اس صورت مین جہان فاتحہ جہر سے پڑہے وہان بسم اللہ الرحمن الرحیم بہی جہر سے پڑہے **عَنْ** شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ اَسَمِعْتَهُ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ نَحْنُ سَاَلْنَاهُ عَنْهُ **ترجمہ** شعبہ سے ہی اسناد سے یہ حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ شعبہ نے قتادہ سے پوچہا کیا تم نے اس حدیث کو انس سے سنا ہے انہون نے کہا ہان ہم نے پوچہا تہا اسکو انس سے **ف** اب تو یہ شبہ بہی رفع ہو گیا کہ شاید قتادہ نے اس

بیہنج

باب ترک الجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث کو انس سے نہ سنا ہو اور عن انس کہدیا ہو یہ شبہ اس لیے ہوتا ہے کہ قتادہ کی عادت تدلیس کی تھی ورنہ ہر
ایک شخص کی عنعنہ میں یہ شبہ نہیں ہوتا عَنْ عَبْدَۃَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَجْھَرُ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ
یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ وَعَنْ قَتَادَۃَ
اَنَّہٗ کَتَبَ اِلَیْہِ یُخْبِرُہٗ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ فَکَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعَالَمِیْنَ لَا یَذْکُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فِیْ اَوَّلِ قِرَاءَۃٍ وَلَا فِیْ اٰخِرِھَا **ترجمہ** عبدہ سے روایت
ہے حضرت عمر ان کلموں کو پکار کر پڑھتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالے جدک ولا الہ
غیرک اور اوزاعی کو قتادہ نے لکھا کہ ان سے انس نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر
اور عمر اور عثمان کے پیچھے نماز پڑھی وہ قرائت شروع کرتے تھے الحمد للہ رب العالمین سے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھتے
نہ شروع میں نہ اخیر میں عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَذْکُرُ
ذٰلِکَ **ترجمہ** انس بن مالک سے دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری **بَابُ** حُجَّۃِ مَنْ
قَالَ الْبَسْمَلَۃُ اٰیَۃٌ مِّنْ اَوَّلِ کُلِّ سُوْرَۃٍ سِوٰی بَرَاءَۃٍ جو شخص بسم اللہ کو ہر سورت کا جزء کہتا ہے سوا سورۃ
برائۃ کے اس کی دلیل عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ
بَیْنَ اَظْھُرِنَا اِذْ اَغْفٰی اِغْفَاءَۃً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا مَا اَضْحَکَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
قَالَ نَزَلَتْ عَلَیَّ اٰنِفًا سُوْرَۃٌ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ
وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْکَوْثَرُ فَقُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ
نَھْرٌ وَعَدَنِیْہِ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْہِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ وَھُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَیْہِ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اٰنِیَتُہٗ
عَدَدُ النُّجُوْمِ فَیُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْھُمْ فَاَقُوْلُ رَبِّ اِنَّہٗ مِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ مَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَتْ
بَعْدَکَ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ بَیْنَ اَظْھُرِنَا فِی الْمَسْجِدِ وَقَالَ مَا اَحْدَثَ بَعْدَکَ **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپکو
ایک غفلت سی ہوئی لیعنے سو گئے پھر سر اٹھایا ہنستے ہوئے ہم نے کہا آپ کیوں ہنسے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ابھی
مجھپر ایک سورۃ اتری آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر فصل لربک وانحر اخیر تک پڑھا پھر پوچھا جانتے
ہو کوثر کیا ہے ہم نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جسکا وعدہ کیا مجھسے

نا باب قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

انزلت

احدث

میرے پروردگار نے اسپر بڑی خوبی ہے وہ کیا ہے ایک حوض ہے جسپر قیامت کے دن میری امت کے لوگ پانی پینے
کو آوینگے اس کے برتن آسمان کے تارون کے برابر ہین ایک بندہ کو وہان سے نکالدینگے مین کہونگا اے پروردگار
یہ تو میری امت مین کا ہے ارشاد ہوگا تم نہین جانتے ہو جو اُنہون نے نئے کام کیے تمہارے بعد ابن حجر کی روایت مین اتنا
زیادہ ہے کہ آپ ہم لوگون مین مسجد مین بیٹھے تھے **ف** اسحدیث کے بیان پر لانے سے یہی غرض ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک کی سورت مین داخل ہے اسیطرح ہر سورت مین اسحدیث سے یہی نکلتا ہے کہ
مسجد مین سونا درست ہے اور اپنے ساتھیون کے سامنے سونا درست ہے اور تابع کو آقا سے ہنسی کا سبب پوچھنا
درست ہے (نووی) **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اُغْفِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْفَاءَةً
بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ نَهْرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِ حَوْضٌ وَلَمْ
يَذْكُرْ اٰنِيَتُهٗ عَدَدَ النُّجُوْمِ **ترجمہ** انس سے دوسری روایت ایسی ہی ہے مگر اس مین یہ ذکر نہین کہ اُسکے برتن ستا
رونکی برابر ہین بلکہ اتنا ہے کہ کوثر ایک نہر ہے جس کے دینے کا وعدہ کیا ہے مجھکو رب میرے نے جنت مین اسپر ایک حوض
ہے **باب** وَضْعِ يَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ تَحْتَ صَدْرِهٖ فَوْقَ سُرَّتِهٖ وَوَضْعِهِمَا عَلَى الْاَرْضِ
حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ تکبیر تحریمہ کے بعد داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر باندہنا سینے کے نیچے اور ناف کے اوپر اور رکھنا ہاتھون کا
زمین پر مونڈہون کے برابر **عن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي
الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ اُذُنَيْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا
اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ اَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا
سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے انہون نے دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ نے اپنے
دونون ہاتھ اٹھائے نماز شروع کرتے وقت اور تکبیر کہی ہمام نے جو راوی ہے اسحدیث کا ہاتھون کو کانون تک
اٹھا کر بتلایا پہر کپڑا اوڑہ لیا اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکہا جب رکوع کرنے لگے تو ہاتھون کو کپڑے سے باہر
نکالا پہر انکو اٹھایا اور تکبیر کہی اور رکوع کیا جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو پہر دونون ہاتھون کو اٹھایا جب سجدہ کیا
تو اپنی دونون ہتھیلیون کے بیچ مین کیا **ف** یعنے دونون پہنچون کے بیچ مین نووی نے کہا اسحدیث
سے یہ نکلتا ہے کہ نماز شروع کرتے وقت دونون ہاتھون کو اٹھاوے اسیطرح رکوع کے وقت اور رکوع
سے سر اٹھاتے وقت اور سجدے کیوقت ہاتھون کو جدا رکہے مونڈہون کے برابر اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر باندہے
تکبیر تحریمہ کے بعد لیکن ہمارے نزدیک چہاتی کے نیچے اور ناف کے اوپر ہاتھ باندہے اور جمہور علماء کا یہی

باب حجة من قال البسملة آية من أول كل سورة سوى براءة

نجملہ

قول ہے اور ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور ابو اسحاق بن راہویہ اور ابو اسحاق مروزی کے نزدیک ناف کے نیچے باندہے اور حضرت علی سے دونون طرح کی روایتین ہین اور امام احمد سے بہی دونون طرح منقول ہے اور ایک روایت یہہ ہے کہ نمازی کو اختیار ہے جیسا چاہے ویسا کرے اوزاعی اور ابن منذر کا یہی قول ہے اور امام مالک سے اس مسئلے مین دو روایتین مین ایک یہ کہ سینے کے نیچے باندہے دوسرے یہ کہ دونون ہاتہہ چہوڑ دے باندہے نہین اور یہی روایت مشہور ہے مالکیہ کے نزدیک اور لیث بن سعد کا یہی قول ہے اور امام مالک سے ایک روایت یہہ بہی ہے کہ نفل مین ہاتہہ باندہے اور فرض مین ہاتہہ چہوڑ دے اور جمہور علماء کے دلیل ایک تو یہی حدیث وائل کی ہے دوسرے سہل بن سعد کی کہ لوگون کو حکم ہوتا تہا داہنے ہاتہہ کو بائین ہاتہہ پر رکہنے کا نماز مین روایت کیا اسکو بخاری نے تیسری ہلب طائی کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑہاتے تہے تو بائین ہاتہہ کو داہنے سے پکڑتے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ حسن ہے چوتہی حدیث وائل بن حجر کی کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ نماز پڑہی آپ نے داہنا ہاتہہ بائین ہاتہہ پر رکہا سینے پر اہلحدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے اور ناف کے نیچے ہاتہہ باندہنے کی روایت جو دارقطنی اور بیہقی نے حضرت علی سے نکالی وہ ضعیف ہے باتفاق علماء (انتہے مختصراً) **باب**

التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ نماز مین تشہد کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِذَا قَالَهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْاَلَةِ مَا شَآءَ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نماز مین رسول اللہ صلعم کے پیچہے یون کہا کرتے تہے سلام ہے اللہ پر سلام ہے فلانے پر آپ نے ایک دن فرمایا اللہ تو خود سلام ہے (یعنی سلام اللہ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ سالم ہے تمام برائیون سے) تو جب تم مین سے کوئی نماز مین بیٹہے تو یون کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اس طرح کہنے سے ہر ایک نیک بندے کو خواہ وہ زمین مین ہو یا آسمان پر سلام پہونچ جاوے گا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پہر اسکے بعد جو دعا چاہے مانگے **ف** نووی نے کہا اس باب مین تین تشہد منقول ہین ایک عبداللہ بن مسعود کا دوسرے ابن عباس کا تیسری ابو موسےٰ اشعری کا اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ انمین سے ہر ایک تشہد کا

پڑہنا درست ہی لیکن اختلاف اس مین ہے کہ افضل کونسا ہے توشافعی اور بعض مالکیہ کے نزدیک عبداللہ بن عباس
کا تشہد افضل ہی اس لئے کہ اس مین مبارکات کا لفظ زیادہ ہی اور موافق ہے قرآن کی اس آیت کے تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ
طیبۃ اور ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم ہمکو تشہد اس طرح سکہلاتے تہی جیسے قرآن کی سورت سکہلاتے تہے اور
ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور فقہا اور اہلحدیث کے نزدیک عبداللہ بن مسعود کا تشہد افضل ہی کیونکہ وہ نہایت صحت
سے مروی ہے اگرچہ باقی تشہد بہی بصحت منقول ہین اور امام مالک نے حضرت عمر سے جو تشہد موقوف روایت کی ہے اسکو
افضل کہا ہے کس لیے کہ حضرت عمر نے اسکو منبر پر سکہلایا صحابہ کے سامنے اور کسی نے انکار نہین کیا اور وہ تشہد
یہ ہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ اَلزَّاکِیَاتُ لِلّٰہِ اَلطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ اخیر تک اور اختلاف کیا ہی علماء نے
کہ تشہد واجب ہے یا سنت شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت ہی اور اخیر کا واجب ہے اور جمہور اہلحدیث کے نزدیک دونو
تشہد واجب ہین اور امام احمد کے نزدیک پہلا تشہد واجب ہے اور دوسرا فرض ہی اور ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور فقہاء
کے نزدیک دونون تشہد سنت ہین انتہے عَنْ مَنْصُوْرٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ یَتَخَیَّرُ فِی الْمَسْئَلَۃِ
مَا شَاءَ ترجمہ دوسری روایت کا بہی وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ نہین ہے کہ پہر اسکے بعد جو دعا چاہے
مانگے عَنْ مَنْصُوْرٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِہِمَا وَذَکَرَ فِی الْحَدِیْثِ ثُمَّ لْیَتَخَیَّرْ بَعْدُ مِنَ
الْمَسْئَلَۃِ مَا شَاءَ اَوْ مَا اَحَبَّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ پہر تشہد کے بعد جو دعا چاہے
وہ خدا سے مانگے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی
الصَّلٰوۃِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَنْصُوْرٍ وَقَالَ ثُمَّ لْیَتَخَیَّرْ بَعْدُ مِنَ الدُّعَاءِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت یَتَخَیَّرُ
ہی ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ بیٹہتے تہی نماز مین پہر اوسیطرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا آپ
نے فرمایا پہر تشہد کے بعد کوئی دعا اختیار کرے عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ التَّشَہُّدَ کَفِّیْ بَیْنَ کَفَّیْہِ کَمَا یُعَلِّمُنِی السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَاقْتَصَّ التَّشَہُّدَ بِمِثْلِ
مَا اقْتَصُّوْا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشہد مجہکو سکہلایا اور
میرا ہاتہ آپکے دونون ہاتہون مین تہا جیسے آپ مجہے قرآن کی ایک سورت سکہلاتے تہے اور بیان کیا تشہد کو
اسی طرح جیسے اوپر گذرا عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا
التَّشَہُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَکَانَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ
الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ

الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو تشہد اس طرح سکہلاتے تہے جیسے ہمکو قرآن کی سورت سکہلاتے تو آپ فرماتے التحیات المبارکات آخیر تک اور ابن رمح کی روایت میں یون ہے جیسے قرآن سکہلاتے تہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو تشہد اس طرح سکہلاتے تہے جیسے قرآن کی سورت سکہلاتے عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ صَلٰوةً فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ فَلَمَّا قَضٰى اَبُوْ مُوْسَى الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا قَالَ مَا قُلْتُهَا وَلَقَدْ رَهِبْتُ اَنْ تَبْكَعَنِيْ بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا قُلْتُهَا وَلَمْ اُرِدْ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَمَا تَعْلَمُوْنَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ فِيْ صَلٰوتِكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ فَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِّنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ حطان بن عبداللہ رقاشی سے روایت ہے مین نے نماز پڑہی ابو موسی اشعری کے ساتہہ جب وہ بیٹہے نماز مین تو ایک شخص بولا فرض کی گئی نماز نیکی اور زکوۃ کے ساتہہ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہون نے پہر کر پوچہا یہ کلمہ تم سے کس نے کہا سب لوگ سن ہو گئے یعنے کسینے جواب نہ دیا اور خاموش ہوگئے پہر انہون نے کہا تم

باب [illegible]

باب [illegible]

قال فلما

قال ايكم القائل كلمة كذا وكذا فارم القوم

مین سے کس نے یہ کلمہ کہا لوگ سن ہورہے ابوموسے نے کہا ای حطان شاید تونے یہ کلمہ کہا مین نے کہا نہین مین نے
نہین کہا مجھے تو تمہارا ڈر تہا کہین خفا نہ ہو تب مین ایک شخص بولا مین نے یہ کلمہ کہا اور میری نیت سوا بہلائی
کے اور کچہ نہ تہی ابوموسی نے کہا تم نہین جانتے اپنی نماز مین کیا کہتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہم کو خطبہ سنایا اور سب راہ بتلادی اور نماز پڑہنا سکہلادی آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑہنا چاہو تو پہلے صفین
باندہو پہر تم مین سے کوئی امام بنے وہ جب تکبیر کہے تم بہی تکبیر کہو جب وہ غیر المغضوب علیہم و لا الضالین کہے
تم کہو آمین اللہ تعالی قبول کریگا جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بہی تکبیر کہو اور رکوع کرو اس لیے کہ امام تم سے
پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹہاتا ہے تو ادہر کی کسر ادہر نکل آوے گی یعنے وہ ایک لحظہ تم سے
پہلے رکوع مین جاوے گا لیکن ایک لحظہ تم سے پہلے بہی اٹہا دے گا تو تمہارا اور اسکا رکوع برابر رہیگا اور جب
امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو اللہ تعالی تمہاری سنے گا کیونکہ خود اپنے پیغمبر کی زبان سے فرماتا
ہے سنا اللہ تعالے نے جسنے اسکی تعریف کی اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدے مین جاوے تم بہی تکبیر کہو اور سجدے
مین جاؤ اس لیے کہ تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹہاتا ہے تو ادہر کی کسر ادہر نکل آوے گی اور جب
امام بیٹہے تو ہر ایک تم مین سے یہ کہے اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ** عن ** قَتَادَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ
مسلم (نسخہ) بِمِثْلِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ
اَحَدٍ مِّنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهٗ اِلَّا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كَامِلٍ وَحْدَهٗ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اُخْتِ اَبِي النَّضْرِ
(فقال) فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ مُسْلِمٌ تُرِيْدُ اَحْفَظَ مِنْ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ فَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ هُوَ
صَحِيْحٌ يَعْنِيْ وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا فَقَالَ هُوَ عِنْدِيْ صَحِيْحٌ فَقَالَ لِمَ لَمْ تَضَعْهُ هٰهُنَا فَقَالَ لَيْسَ
كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِيْ صَحِيْحٍ وَضَعْتُهٗ هٰهُنَا اِنَّمَا وَضَعْتُ هٰهُنَا مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ ** ترجمہ ** قتادہ
سے دوسری سند سے ایسی ہی روایت ہے اور جریر نے سلیمان سے روایت کیا اس نے قتادہ سے اسمین اتنا زیادہ ہے کہ
جب امام قرارت کرے تو تم چپ رہو اور کسی کی روایت مین یہ نہین ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا سنا اللہ نے
جو کوئی اسکی تعریف کرے مگر ابوکامل کی روایت مین ابوعوانہ سے ابواسحاق نے کہا جو شاگرد تہے امام مسلم کے ابوبکر ابوالنضر
کی بہانجے نے اس روایت مین جو جریر نے سلیمان سے کی گفتگو کی امام مسلم نے کہا سلیمان سے زیادہ حافظ کون ہے

اسیعنے یہ روایت صحیح ہے جسمین سلیمان نے یہ نقل کیا کہ امام جب قرارت کرے تو تم چپ رہو ابو بکر نے کہا ابو ہریرہؓ کی حدیث
کیسی ہو امام مسلم نے کہا وہ صحیح ہے یعنی وہی حدیث جسمین واذا قرأ فانصتوا ہے یعنے جب امام قرارت کرے تو تم چپ رہو ابو
بکر نے کہا پھر تم نے اس حدیث کو یہان کیون نہین داخل کیا امام مسلم نے کہا یہ کیا ضرور ہے کہ جو صحیح میرے نزدیک صحیح
ہو اوسکو مین اس کتاب مین شریک کرون بلکہ اس کتاب مین مین نے وہ حدیثین رکھین ہین جنکی صحت پر سب کا اتفاق ہے
ف نووی نے کہا بعضون نے امام مسلم کے اس قول پر اعتراض کیا ہے کہ اس کتاب مین بہت سی حدیثین ایسی ہین جنکی
صحت پر علمار کا اتفاق نہین اسکا جواب یہ ہے کہ امام مسلم کے نزدیک انکی صحت پر اتفاق ہوگا اور یہ لازم نہین کہ امام
مسلم اس باب مین دوسرون کی تقلید کرین جنہون نے اختلاف نقل کیا ہو لیکن یہ زیادتی واذا قرأ فانصتوا کی اوس
کی صحت مین علمار کا اختلاف ہے بیہقی نے سنن کبیر مین ابوداؤد سے نقل کیا کہ یہ زیادتی محفوظ نہین ہے اور ایسا ہی
روایت کیا یحیے ابن معین اور ابو حاتم رازی اور دارقطنی اور حافظ ابو علی نیشاپوری سے جو شیخ ہین حاکم ابو عبداللہ کے
بیہقی نے کہا ابو علی حافظ نے کہا یہ لفظ غیر محفوظ ہے سلیمان تیمی نے اسکے نقل کرنے مین خلاف کیا تمام قتادہ کے
اصحاب کا اور ان سب حافظون کا اتفاق اس زیادتی کے ضعیف ہونے پر امام مسلم کی تصحیح سے زیادہ مقدم ہے اور خود
امام مسلم نے بھی اسکو اپنی صحیح مین داخل نہین کیا ہے **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ
وَجَلَّ قَضٰى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ **ترجمہ** قتادہ سے دوسری
روایت بھی ایسی ہی ہے اس مین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر یہ فرمایا سنتا ہے اللہ جو کوئی اوسکی تعریف
کرے **بَابُ** الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ تشہد کے بعد حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر درود بھیجنا **عَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ
مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس مین تھے بشیر بن سعد نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ
نے ہم کو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا تو کیونکر درود بھیجین آپ پر یہ سنکر آپ چپ ہو رہے بالکل چپ رہے ہم نے کہا کاش

(حاشیہ: نسخہ: باب الصلوٰۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی التشہد — علی آل)

بشیر نے آپ سے نہ پوچھا ہوتا تو بہتر تھا پھر آپ نے فرمایا تم یون کہو اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم و
بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم فی العلمین انک حمید مجید اور سلام تو تمکو معلوم ہے **ف**
علماء نے اختلاف کیا ہے درود کے تشہد کے بعد پڑھنا واجب ہے یا نہین ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور علماء کے نزدیک درود
پڑھنا سنت ہے اگر کوئی نہ پڑھے تو بھی نماز ہو جاوے گی اور شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہے اگر کوئی نہ پڑھے تو
اسکی نماز درست نہ ہوگی اور حضرت عمر اور عبد اللہ بن عمر سے ایسا ہی منقول ہے اور شعبی کا بھی یہی قول ہے اور جن لوگون
نے کہا کہ شافعی نے اس مسئلے مین اجماع کا خلاف کیا انہون نے غلطی کی کس لیے شعبی کا بھی قول یہی ہے بیہقی نے انہون
سے ایسا ہی روایت کیا (نووی مختصرا) **عن** ابن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرۃ فقال الا اھدی
لک ھدیۃ خرج علینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقلنا قد عرفنا کیف
نسلم علیک فکیف نصلی علیک قال قولوا اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد کما
صلیت علی آل ابراھیم انک حمید مجید اللّٰھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما
بارکت علی آل ابراھیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے روایت ہے کعب بن عجرہ مجھسے ملے انہون نے
کہا مین تم کو ایک ہدیہ دون ایک بار رسول اللہ صلعم باہر نکلے ہم نے کہا سلام کرنا آپ پر تو ہم کو معلوم ہے (یعنے تشہد
مین السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ) لیکن درود کیونکر بھیجین آپ نے فرمایا یون کہو اللّٰھم صل علی محمد و علی
آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللّٰھم بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم
انک حمید مجید **عن** الحکم بھذا الاسناد مثلہ ولیس فی حدیث مسعر الا اھدی لک ھدیۃ
ترجمہ حکم سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس مین یہ نہین ہے مین تم کو ایک ہدیہ دون **عن** الحکم
بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال و بارک علی محمد ولم یقل اللّٰھم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا
اس مین یون ہے و بارک علی محمد اور اللّٰھم کا لفظ نہین **عن** ابی حمید الساعدی انھم قالوا یا
رسول اللّٰہ کیف نصلی علیک قال قولوا اللّٰھم صل علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ
کما صلیت علی آل ابراھیم و بارک علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ کما بارکت علی آل ابراھیم انک حمید مجید
ابراھیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابو حمید ساعدی سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول
اللہ ہم آپ پر درود کیونکر بھیجین آپ نے فرمایا کہو اللّٰھم صل علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ کما صلیت علی آل ابراہیم
و بارک علی محمد و علی ازواجہ و ذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید **عن** ابی ھریرۃ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اسپر دس بار بھیجیگا **ف**
نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا مراد یہ ہے کہ دس بار اپنی رحمت اسپر اتارے گا یا دس گنا ثواب دیگا جیسے آیت
ہے جو کوئی نیکی کرے اسکو دس گنا ثواب ہے **بَابُ التَّسْمِیْعِ وَالتَّحْمِیْدِ وَالتَّاْمِیْنِ** سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک
الحمد اور آمین کہنے کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلَائِکَۃِ
غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب
امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر (یعنی اسیوقت یا
یا اُنکی طرح خضوع اور خشوع سے) ہوگا اُسکے اگلے گناہ سب بخشدیے جاوینگے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
باب جہر اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ سُمَیٍّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلَائِکَۃِ غُفِرَ
لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جسکی
کی آمین فرشتوں کے آمین کے برابر ہو جاوے گی اسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے ابن شہاب نے کہا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین کہتے تھے (ولا الضالین کے بعد) **ف** نووی نے کہا اس حدیث
سے ثابت ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی دونوں کو سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا مستحب ہے اسی طرح اوسکو جو
اکیلے نماز پڑھتا ہو اور مقتدی کی آمین امام کے ساتھ ہی ہونا چاہیے نہ اوس سے پہلے نہ اس کے بعد اس لیے کہ دوسری
روایت میں ہے جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور امام اور منفرد اور مقتدی سب کو آمین پکار کر کہنا
چاہیے اور ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک آہستہ کہنا چاہیے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِکٍ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ ابْنِ شِہَابٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے
میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر بیان کیا اسی حدیث کو جو اوپر گزری اس میں ابن شہاب کا قول نہیں
ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ
اٰمِیْنَ وَالْمَلَائِکَۃُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز مین آمین کہے اور فرشتے
آسمان پر آمین کہین پہر ایک آمین دوسرے آمین کے برابر ہو جاوے تو اسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ فِی السَّمَآءِ
اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** اَبِیْ فوافق
ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْقَارِیُٔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَہٗ
اٰمِیْنَ فَوَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ اَھْلِ السَّمَآءِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب قرآن پڑہنے والا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے اور جو شخص اسکے پیچہے
ہو وہ بہی آمین کہے اور اسکا کہنا برابر ہو جاوے آسمان والون کے کہنے کے اسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے

باب وُجُوْبِ اِئْتِمَامِ الْمَاْمُوْمِ بِالْاِمَامِ مقتدی کو امام کی پیروی کرنی ضروری ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ
سَقَطَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّہُ الْاَیْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَیْہِ نَعُوْدُہٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ
فَصَلّٰی بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّیْنَا وَرَآءَہٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا فقال
کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ
فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ فَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ **ترجمہ** انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گہوڑے پر سے گرے آپ کی داہنے طرف کا بدن چہل گیا ہم گئے آپکے
دیکہنے کو تو نماز کا وقت آگیا آپنے بیٹہے بیٹہے نماز پڑہائی ہم لوگون نے بہی آپکے پیچہے بیٹہکر نماز پڑہی پہر جب نماز
پڑہ چکے تو آپ نے فرمایا امام اسلیے بنایا گیا ہے کہ اسکی پیروی کیجاوے پہر جب وہ تکبیر کہے تم بہی تکبیر کہو اور جب وہ سجدہ
کرے تم بہی سجدہ کرو اور جب وہ سر اٹہاوے تم بہی سر اٹہاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم بہی ربنا ولک الحمد
کہو اور جب وہ بیٹہکر نماز پڑہے تم بہی سب بیٹہکر پڑہو **ف** نووی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ آپنے فرض نماز
پڑہائی تہی اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ربنا ولک الحمد واو عطف کے ساتہ کہنا درست ہے اور اوپر کی روایت
مین بغیر واو ربنا لک الحمد منقول ہے اور دونون طرح درست ہے اور امام کی پیروی مقتدی پر واجب ہے تکبیر
اور قیام اور قعود اور رکوع اور سجود مین لیکن مقتدی سب ارکان امام کے بعد ادا کرے تو تکبیر تحریمہ بہی امام کی تکبیر
کے بعد کہے اگر امام کی تکبیر سے پہلے کہیگا تو نماز درست نہوگی لیکن اگر رکوع یا سجود امام سے پہلے یا ساتہہ

کرے گا تو گنہ گار ہوگا پر نماز باطل نہ ہوگی اسیطرح اگر امام سے پہلے سلام پھیرے تو نماز باطل ہوجاویگی اور جو ساتھ پھیرے گا تو گنہگار ہوگا اور یہ جو آپنے فرمایا جب امام بیٹھکر نماز پڑہے تو تم بھی بیٹھکر پڑہو اس مین علماء کا اختلاف ہے امام اوزاعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک اسی حدیث کے بموجب عمل ضروری ہے اور امام مالک کے نزدیک جو شخص کہڑا ہوسکے اس کی نماز بیٹھ کر پڑہنے والے کے پیچھے درست نہین ہے خواہ کہڑا ہوکر پڑہے یا بیٹھکر پڑہے اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک نماز درست ہے لیکن مقتدی کو چاہیے کہ کہڑے ہوکر پڑہے اور انکی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض موت مین بیٹھکر نماز پڑہائی اور ابوبکر اور سب لوگون نے آپکے پیچھے کہڑے ہوکر پڑہی اگرچہ بعض علمائنے یہ خیال کیا ہے کہ اس نماز مین ابوبکر امام تھے مگر صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امام تھے اور پیروی کرنے سے یہی مقصود ہے کہ مقتدی ظاہری ارکان کے ادا کرنے مین امام کی تابعداری کرے یہ ضرور نہین کہ سب باتون مین مقتدی امام کے شریک ہو اسواسطے فرض نفل پڑہنے والے کے پیچھے درست ہے اور نفل فرض پڑہنے والیکے پیچھے اور ظہر عصر پڑہنے والے کے پیچھے درست ہے اور عصر ظہر پڑہنے والے کے پیچھے اور مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک درست نہین اور ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت نے خوف کی نماز دو بار پڑہی تو دوسری بار کی نماز آپ کے لئے نفل تھی اور مقتدیون کے لئے فرض اسیطرح معاذ عشاء کی نماز حضرت کے ساتھ پڑہکر پھر اپنی قوم کے لوگون کی امامت کرتے تو معاذ کی نماز نفل ہوتی اور انکی قوم کی فرض تھی (نووی مختصراً) **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گہوڑے پر سے گرے تو آپنے نماز پڑہائی بیٹھکر پہر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گزرا **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرِعَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَزَادَ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گہوڑے سے گرے آپکی داہنی طرف کا بدن چھل گیا پہر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب امام کہڑے ہوکر نماز پڑہے تو تم بھی کہڑے ہوکر پڑہو **عن** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَفِيهِ إِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گہوڑے پر سوار ہوئے اور گر پڑے تو آپکی داہنی جانب بدن چھل گیا پہر اسیطرح بیان کیا جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جب امام کہڑے ہوکر نماز پڑہے تو تم بھی کہڑے ہوکر پڑہو **عن**

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَلَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةُ يُوْنُسَ وَمَالِكٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَعُوْدُوْنَهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنِ اجْلِسُوْا فَجَلَسُوْا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کو دیکھنے کو کچھ صحابہ آئے آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی لوگ آپکے پیچھے کھڑے تھے آپنے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اسکی پیروی کرو جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھاوے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھکر پڑہے تم بھی بیٹھکر پڑہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عمل قلیل یا اشارہ نماز کو فاسد نہیں کرتا **عَنْ** هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** دوسری روایت بھی حضرت عائشہؓ سے ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهٗ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَاٰنَا قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلٰوتِهٖ قُعُوْدًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنْ كِدْتُّمْ اٰنِفًا تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا **ترجمہ** جابر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے تو ہم نے آپکے پیچھے نماز پڑہی اور آپ بیٹھے تھے اور ابوبکر لوگون کو اللہ اکبر کی آواز سناتے تھے ایکبار آپنے ہمکو دیکھا تو کھڑے ہوئے پایا آپنے اشارہ کیا بیٹھ جاؤ تو ہم بیٹھ گئے پھر ہم نے آپکے ساتھ بیٹھے بیٹھے نماز پڑہی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا تم اسوقت وہ کام کرنے والے تھے جو فارس اور روم کے لوگ اپنے بادشاہون کے سامنے کرتے ہین یعنے وہ کھڑے رہتے ہین اور بادشاہ بیٹھے ہوئے ایسا مت کرو بلکہ اپنے امامون کی پیروی کرو اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑہے تو تم بھی کھڑے ہوکر پڑہو جو وہ بیٹھکر پڑہے تم بھی بیٹھ کر پڑہو **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ خَلْفَهٗ فَاِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ لِيُسْمِعَنَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی اور ابوبکر آپکے پیچھے تھے جب آپ تکبیر کہتے تو ابوبکر ہمکو سناتے پھر بیان کیا اُسی طرح جیسے اوپر گزرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ

باب النہی عن مبادرۃ بالتکبیر وغیرہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْہِ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اسکی پیروی کی جاوے تو مت اختلاف کرو اوس سے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تم سب بھی بیٹھکر پڑھو **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا یَقُوْلُ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو سکھلاتے تھے فرماتے تھے مت جلدی کرو امام سے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِہٖ اِلَّا قَوْلَہٗ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ وَزَادَ وَلَا تَرْفَعُوْا قَبْلَہٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری مگر اس میں ولا الضالین کے وقت آمین کہنے کا ذکر نہیں اور اتنا زیادہ ہے کہ امام سے پہلے سر مت اٹھاؤ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِذَا وَافَقَ قَوْلُ اَھْلِ الْاَرْضِ قَوْلَ اَھْلِ السَّمَآءِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امام گویا ڈھال ہے جو حفاظت کرتا ہے مقتدیوں کی اجب وہ بیٹھکر پڑھے تو تم بھی بیٹھکر پڑھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جسکا کہنا آسمان والوں کے کہنے کے ساتھ ہو جاوے گا اسکے اگلے گناہ بخش دیے جاوینگے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰی قَآئِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ **ترجمہ**

ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اسکی پیروی کرو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور
جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم بھی اللھم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ کھڑے
ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو **بَابُ اسْتِخْلَافِ
الْإِمَامِ إِذَا عَرَضَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ وَسَفَرٍ وَغَيْرِهِمَا مَنْ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَنَّ مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ
جَالِسٍ لِعَجْزِهِ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ الْقِيَامُ إِذَا قَدَرَ عَلَيْهِ وَنَسْخِ الْقُعُودِ خَلْفَ الْقَاعِدِ فِي حَقِّ مَنْ
قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ** جب امام کو عذر ہو تو دوسرے کو نماز پڑھانے کے لیے اپنا خلیفہ کر سکتا ہے اور امام اگر قیام نہ کر
سکے اور مقتدی قیام پر قادر ہو تو مقتدی کو قیام لازم ہے اور بیٹھکر پڑھنے کا حکم منسوخ ہے ✤ ✤ ✤

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ
قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ
بِهِ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى
النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ
فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ
الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا
رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَتْ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ
وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ
وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ
قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي
عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ

باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلى بالناس

وهم

فقلنا

هات قال

مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَانَّهُ قَالَ سَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ترجمہ الحکلا آخر

عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے مین ام المومنین عائشہ صدیقہ پاس گیا اونسے کہا تم مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی بیماری کا قصہ بیان نہین کرتین انہون نے کہا اچھا بیان کرتی ہون آپ بیمار ہوئی تو پوچھا کیا لوگ نماز پڑہ چکے ہم نے
کہا نہین وہ آپ کا انتظار کر رہے ہین یارسول اللہ آپنے فرمایا میرے لئے گڑی مین پانی رکھو ہم نے پانی رکھا آپنے
غسل کیا پہر چلنا چاہا تو بیہوش ہو گئے پہر ہوش مین آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑہ چکے ہم نے کہا نہین یارسول اللہ وہ
آپکا انتظار کر رہے ہین آپنے فرمایا اچھا میرے لیئے پانی رکھو گڑے مین ہم نے پانی رکھا آپنے غسل کیا پہر چلنا چاہا تو بیہوش
ہو گئے پہر ہوش مین آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑہ چکے ہم نے کہا نہین وہ آپ کا انتظار کر رہے ہین آپ نے فرمایا میرے لیئے پانی
رکھو گڑے مین ہم نے پانی رکھا آپنے غسل کیا پہر اٹھنا چاہا تو بیہوش ہو گئے **ف** نووی نے کہا پے در پے بیہوشیان
بیماری کی شدت سے تہین اور جنون نہین تھا کیونکہ جنون نقص ہے اور پیغمبر پاک ہین اس سے اور بیماریون کی
شدت سے اونکا ثواب اور درجہ بڑہانا منظور ہے اور صحابہ نے آپ کا انتظار کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امام
کے آنے کی توقع ہو تو اسکا انتظار جائز ہے بشرطیکہ نماز کا وقت باقی ہو اور ہر بار بیہوشی کے بعد غسل کرنا مستحب ہے اگر
سب بیہوشیون کے بعد ایک ہی غسل کرلے تو بہی کافی ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث مین غسل سے وضو مراد لیا ہے
ت پہر ہوش مین آئے اور پوچہا کیا لوگ نماز پڑہ چکے ہین ہم نے عرض کیا نہین وہ آپ کا انتظار کر رہے ہین یارسول
اللہ اور لوگ سب کے سب مسجد مین جمع تہے اور عشاء کی نماز کے لیئے آپ کے نکلنے کا انتظار کر رہے تہے آخر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے ایک آدمی کو ابوبکر کے پاس بہیجا کہ تم نماز پڑہاؤ جب وہ شخص ابوبکر کے پاس آیا اسنے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تم کو حکم کرتے ہین نماز پڑہانیکا ابوبکر نرم دل آدمی تہے (انکو جلد رونا آتا تہا) انہون نے عمر سے کہا تم
نماز پڑہاؤ عمر نے کہا نہین تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے کئی فائدے نکلے **ایک** تو
فضیلت ابوبکر صدیق کی تمام صحابہ پر اور یہ امامت صغریٰ مین اشارہ ہے امامت کبریٰ یعنے خلافت کی طرف **دوسرے**
یہ کہ جب امام کو کچھ عذر ہو تو وہ اپنی طرف سے کسی اور کو خلیفہ کردے **تیسری** یہ کہ ابوبکر کے بعد عمر افضل ہین انتہے مختصراً
ت پہر کئی ...... دن تک ابوبکر پڑہاتے رہے ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی بیماری کو ہلکا
پایا تو دو آدمیون پر ٹیکا دیکے آپ ظہر کی نماز کے لیئے نکلے ان دو آدمیون مین سے ایک عباس تہے (چچا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے) اور ابوبکر نماز پڑہا رہے تہے جب انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکہا تو پیچہے ہٹنا چاہا آپ
نے اشارہ سے فرمایا مت پیچہے ہٹو اور ان دونون شخصون سے فرمایا مجھے ابوبکر کے بازو بٹہا دو انہون نے ابوبکر کے بازو آپ کو بٹہا

دیا تو ابوبکر کہڑے کہڑے رسول اللہ صلعم کی پیروی کرتے تہے نماز مین یعنے آپ امام تہے اور ابوبکر مقتدی) اور صحابہ سب ابوبکر کی
پیروی کرتے تہے اور رسول اللہ صلعم بیٹہے تہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مقتدیونکو کوئی عذر نہ ہو تو وہ کہڑے کہڑے نماز پڑہین اگرچہ
امام بیٹہا ہوا ہو اور شافعی کا یہی قول ہے ق عبداللہ بن عبداللہ نے کہا مین عبداللہ بن عباس کے پاس گیا اور اُن سے
کہا مین تم سے بیان کرون وہ حدیث جو ام المؤمنین عائشہ نے مجہسے بیان کی انہون نے کہا بیان کرو مین نے
سارا قصہ بیان کیا تو سب باتونکو انہون نے قبول کیا اتنا اور کہا کہ عائشہ نے دوسرے شخص کا نام لیا جو عباس کے ساتہ تہے
تہے مین نے کہا نہین اُنہون نے کہا وہ حضرت علی تہے ف اور ایک روایت مین ہے کہ وہ فضل بن عباس تہے دوسری روایت
مین ہے کہ وہ اسامہ بن زید تہے اور شاید باری باری یہ سب لوگ لگے ہون اور ایکطرف عباس قائم رہے ہون اور اسیواسطے
حضرت عائشہ نے عباس کا نام لیا اور دوسرے کا نہین لیا عن عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَاسْتَأْذَنَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِهَا فَاَذِنَّ قَالَتْ فَخَرَجَ وَيَدٌ لَهٗ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَيَدٌ
لَهٗ عَلٰى رَجُلٍ اٰخَرَ وَهُوَ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ فِي الْاَرْضِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ
الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے سب سے پہلے رسول اللہ صلعم بیمار
ہوئے ام المؤمنین میمونہ کے گہر مین تو آپنے اجازت چاہی اپنی بی بیون سے بیماری مین حضرت عائشہ کے گہر رہنے کی ف نووی
نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اُسکی جو کہتا ہے کہ باری باری ہر ایک بی بی کے پاس رہنا حضرت پر بہی واجب تہا اور جسنے سنت
کہا ہے وہ اس اجازت کو حسن خلق اور معاشرت پر محمول کرتا ہے اور اس حدیث سے حضرت عائشہ کی فضیلت باقی بی بیون
پر معلوم ہوتی ہے اور اسپر علماء کا اتفاق ہے لیکن اسمین اختلاف ہے کہ عائشہ خدیجہ سے بہی افضل تہین یا خدیجہ افضل ہین
ترجمہ انہون نے اجازت دی آپ باہر نکلے ایک ہاتہ فضل بن عباس پر رکہے ہوئے اور ایک ہاتہ دوسرے شخص پر اور پاؤن آپکے زمین
پر گہسٹ رہے تہے (ناطاقتی اور ضعف سے) عبیداللہ نے کہا مین نے یہ حدیث عبداللہ بن عباس سے بیان کی اُنہون نے کہا تو جانتا
ہے وہ دوسرا شخص کون تہا جسکا نام حضرت عائشہ نے نہین لیا وہ علی تہے عن عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَأْذَنَ اَزْوَاجَهٗ فِيْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ
لَهٗ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ
عَبْدَ اللّٰهِ بِالَّذِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قَالَ
قُلْتُ لَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ عَلِيٌّ رضی ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلعم بیمار ہوئے اور درد نہایت
شدت کو پہنچ گیا تو آپنے اپنی بی بیون سے بیماری مین عائشہ کے گہر رہنے کی اجازت مانگی اُنہون نے اجازت دی پہر آپ

باہر نکلے درمیان دو آدمیون کے آپکے پانون زمین پر گھسٹتے تھے درمیان عباس عبدالمطلب اور ایک اور شخص کے عبیداللہ نے کہا مین نے
عبداللہ بن عباس کو خبر دی اسچیز سے جو عائشہ نے بیان کیا تو عبداللہ بن عباس نے مجھکو کہا تو جانتا ہے دوسرے آدمی کو جسکا نام
عائشہ نے نہین لیا مین نے کہا نہین ابن عباس نے کہا وہ حضرت علی تھا عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ اِلَّا
اَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِيْ قَلْبِيْ اَنْ يُّحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ اَبَدًا وَاِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ اَرٰى اَنَّهُ لَنْ يَّقُوْمَ مَقَامَهُ
اَحَدٌ اِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ فَاَرَدْتُ اَنْ يَّعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ **ترجمہ** ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلعم نے ابوبکر کو نماز پڑہانے کا حکم کیا مین نے تکرار کی رسول اللہ صلعم سے اس بابمین
اور وجہ اسکی یہ تہی کہ مجھے کبہی اس بات کا خیال نہ تہا کہ لوگ اس شخص سے محبت رکہین گے جو آپکی جگہہ قائم ہو مین یہ خیال
کرتی تہی کہ جو کوئی آپکی جگہہ کہڑا ہوگا لوگ اسکو منحوس کہین گے اس لیے مینے چاہا کہ ابوبکر کو اس امر سے معاف رکہین
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ فَلَوْ اَمَرْتَ غَيْرَ
اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا بِيْ اِلَّا كَرَاهِيَةُ اَنْ يَّتَشَاءَمَ النَّاسُ بِاَوَّلِ مَنْ يَّقُوْمُ فِيْ مَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثلاثا قَالَتْ فَرَاجَعْتُهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَقَالَ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ **ترجمہ** ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلعم (مرض موت مین) میرے گہر مین تشریف لائے تو آپنے فرمایا ابوبکر رض سے کہو وہ نماز
پڑہاوین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر کا دل نرم ہے جب وہ قرآن پڑہتے ہین تو آنسوؤن کو تہام نہین سکتے آپ
کسی اور کو نماز پڑہانیکا حکم کرین تو مناسب ہے اور مین نے قسم خدا کی یہ اس لیے کہا کہ مجھے برا لگا کہین لوگ اسکو منحوس سمجہین جو آپکی جگہہ
پہلے پہل کہڑا ہو پس ایسی ہی دو یا تین بار تکرار کی آپنے یہی فرمایا ابوبکر نماز پڑہاوین اور تم تو یوسف کے ساتہہ والیان ہو جیسے وہ
اپنی خواہش کے لیے بار بار بحث کرتی تہین ویسے ہی تم بہی اپنی بات پر اصرار کرتی ہو اور رسول اللہ صلعم کے حکم کی مصلحت نہین سمجہتی ہو
یہ تکرار حضرت عائشہ کی بطور مشورہ اور صلاح نیک کے تہی جیسے حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا تہا لوگونکو عمل کرنے دیجئے کہ وہ بہروسا
کرکے بیٹہہ رہین نہ معاذاللہ بطور نزاع یا مخالفت کے ایسی پیاری بی بی جیسے حضرت عائشہ تہین کب اپنے خاوند کا حکم خصوصا بیماری
مین ٹالنے والی تہین اور اوپر کی روایت مین گزرا کہ یہ تکرار بہی انہون نے ابوبکر کو بدنامی سے بچانے کے لیے کی تہی اور کسی نیت سے اور جو
حضرت عائشہ کی نیت معاذاللہ بد ہوتی تو ہرگز اس حکم مین جو ان کے باپ کو مفید تہا تکرار نہ کرتین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُّؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ

فقلت يا رسول الله ان ابا بكر رجل اسيف وانه متى يقم مقامك لا يسمع الناس فلو امرت عمر قال مروا ز يقوم
ابا بكر فليصل بالناس قالت فقلت لحفصة قولي له ان ابا بكر رجل اسيف وانه متى يقم مقامك لا يسمع الناس ز فقال
فلو امرت عمر فقالت له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكن لانتن صواحب يوسف مروا ابا بكر فليصل ز قالت ز يقوم
بالناس قالت فامروا ابا بكر يصلي بالناس قالت فلما دخل في الصلوة وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفسه خفة ز يصلي
قالت فقام يهادى بين رجلين ورجلاه تخطان في الارض قالت فلما دخل المسجد سمع ابو بكر حسه ذهب ز فقام
يتأخر فاومى اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم قم مكانك فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جلس عن يسار ابي بكر قالت
فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس جالسا وابو بكر قائما يقتدي ابو بكر بصلوة النبي صلى الله عليه وسلم
ويقتدي الناس بصلوة ابي بكر رضي الله عنه **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول
اللہ صلعم بیمار ہوتے تو بلال آئے آپ کو بلانے کے لیے نماز کے واسطے آپ نے فرمایا ابو بکر سے کہو وہ نماز پڑہاوین مین نے عرض
کیا یا رسول اللہ ابو بکر کا دل نرم ہے انکو جہٹ رونا آجاتا ہے جب وہ آپکی جگہ کہڑے ہونگے تو لوگونکو قرآن نہ سنا
سکین گے (یعنے رونا آجاوے گا اور قرآن پڑہنا دشوار ہوگا) اگر آپ عمر کو حکم کرین نماز پڑہانیکا تو مناسب ہے آپنے فرمایا
ابو بکر سے کہو وہ نماز پڑہاوین مین نے حفصہ سے کہا تم رسول اللہ صلعم سے عرض کرو کہ ابو بکر نرم دل آدمی ہین اگر وہ آپکی
جگہ کہڑے ہونگے تو قرأت نہ کرسکین گے اس لیے عمر کو حکم کیجیے حفصہ نے ایسا ہی عرض کیا آپنے فرمایا تم یوسف علیہ السلام
کے ساتھہ والیان ہو ابو بکر سے کہو وہ نماز پڑہاوین آخر ابو بکر کو حکم کیا انہون نے نماز پڑہائی جب نماز شروع کرچکے تو
رسول اللہ صلعم نے اپنا مزاج ذرہ بحال دیکہا اور آپ دو آدمیونکے بیچ ٹیکا دیے ہوئے نکلے لیکن پاؤن آپکے زمین پر گہسٹ
جاتے تہے جب مسجد مین پہونچے تو ابو بکر آپکی آہٹ پاکر پیچہے ہٹنا چاہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا اپنی
جگہ رہو اور آپ آنکر ابو بکر کے بائین طرف بیٹہہ گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹہکر نماز پڑہا رہے تہے اور ابو بکر
کہڑے کہڑے ابو بکر تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے تہے اور لوگ ابو بکر کی **عن** الاعمش بهذا الاسناد
نحوه وفي حديثهما لما مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم مرضه الذي توفي فيه وفي حديث
ابن مسهر فاتي برسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اجلس الى جنبه وكان النبي صلى الله عليه
وسلم يصلي بالناس وابو بكر يسمعهم التكبير وفي حديث عيسى فجلس رسول الله صلى
الله عليه وسلم يصلي وابو بكر الى جنبه وابو بكر يسمع الناس **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی ز يصلي بالناس
جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ بیماری ہوئی جس مین آپنے انتقال فرمایا او

ابن مسہر کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لا کر ابو بکر کے بازو بٹھا دیا اور رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑہا رہے تہے اور ابو بکر لوگونکو تکبیر کی آواز سناتے جاتے تہے اور عیسٰی کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے نماز پڑہاتے تہے اور ابو بکر آپکے بازو تہے وہ لوگون کو سناتے تہے یعنے تکبیر کی آواز **عَنْ**

ابن مجه

عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِيْ مَرَضِهٖ فَكَانَ
يُصَلِّيْ بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ وَاِذَا اَبُوْ
بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ اِسْتَاْخَرَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ كَمَا
اَنْتَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ اَبِيْ بَكْرٍ اِلٰى جَنْبِهٖ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو حکم کیا نماز پڑہانیکا اپنی بیماری مین تو وہ نماز پڑہاتے تہے ایکدن آپنے اپنا مزاج ذرا ہلکا
پایا تو آپ باہر نکلے دیکہا تو ابو بکر امام تہے جب ابو بکر نے آپ کو دیکہا تو پیچہے ہٹے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ
کیا اپنی جگہہ رہو اور آپ ابو بکر کے بازو بیٹھ گئے تو ابو بکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تہے نماز مین اور لوگ
ابو بکر کی پیروی کرتے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فِيْ وَجَعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ كَشَفَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا قَالَ فَبُهِتْنَا وَنَحْنُ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ فَرَحٍ بِخُرُوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَارِجٌ لِلصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْخَى السِّتْرَ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهٖ
ذٰلِكَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ابو بکر صدیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری مین جسمین آپ
نے انتقال کیا امامت کیا کرتے تہے جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز مین صفین باندہے کہڑے تہے آپنے حجرہ کا پردہ اٹہایا
اور ہماری طرف کہڑے کہڑے دیکہا گویا منہ آپ کا مصحف کا ایک ورق تہا (حسن اور جمال اور پاکیزگی اور صفائی مین) پہر
آپ ہنسے اس خوشی سے کہ لوگون کو دین پر مستعد پایا اور نماز پر قائم ہم لوگ مارے خوشی کے نماز ہی مین دیوانے ہوگئے یہ سمجہکر
کہ اب آپ باہر نکلینگے (سبحان اللہ صحابہ کرام کو جناب رسالت مآب سے کیسی سچی محبت اور الفت تہی) اور ابو بکر

پچھلے پاؤن پیچھے ہٹے صف مین شریک ہوجانے کو اور یہ سمجھے کہ رسول اللہ صلعم اب باہر نکلتے ہین نماز کے
واسطے اتنے مین آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے کہ اپنی نماز پوری کرلو شاید پہلے آپنے نکلنے کا قصد کیا ہوگا پھر طاقت
نہ پائی اسکے بعد آپ حجرے کے اندر ہو گئے اور پردہ چھوڑ دیا پھر اسی روز آپ کا انتقال ہوا عَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَةٍ
نَظَرْتُهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَ
حَدِیْثُ صَالِحٍ اَتَمُّ وَاَشْبَعُ ترجمہ اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ انس نے کہا
اخیر بار میرا دیکھنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیر کے روز تہا جب آپنے پردہ اٹھایا تہا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری عَنْ
اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَخْرُجْ اِلَیْنَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَذَهَبَ
اَبُوْبَكْرٍ یَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا وَجْهُ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ اَعْجَبَ اِلَیْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ
وَضَحَ لَنَا فَاَوْمٰی نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ اَنْ یَتَقَدَّمَ وَاَرْخٰی نَبِیُّ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ یُقْدَرْ عَلَیْهِ حَتّٰی مَاتَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تین روز تک باہر نہ نکلے اور نماز ہونے لگی تو ابوبکر آگے بڑہے
امامت کیلیے اتنے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا جب آپکا چہرہ کہلا تو ہم کو ایسا بھلا معلوم ہوا
کہ ویسی کوئی چیز ساری عمر مین ہم کو بھلے معلوم نہین ہوئی آپنے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا ابوبکر کو آگے بڑہنے کا اور پردہ
ڈال لیا اسکے بعد وفات تک آپکو نہین دیکھا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَاشْتَدَّ مَرَضُهٗ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ لناس
رَقِیْقٌ مَتٰی یَقُمْ مَقَامَكَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرِیْ اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاِنَّكُنَّ مروا
صَوَاحِبُ یُوْسُفَ قَالَ فَصَلّٰی بِهِمْ اَبُوْبَكْرٍ حَیَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوموسیٰ سے
روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے اور بیماری آپ کی سخت ہو گئی آپنے فرمایا ابوبکر سے کہو نماز پڑہاوے
حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر کا دل بہت نرم ہے وہ جب آپکی جگہہ کہڑے ہونگے تو نماز نہ پڑہا سکین گے
آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہہ نماز پڑہاوین اور تم حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ والیان ہو ابوموسے نے کہا
پھر جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ رہے ابوبکر نماز پڑہاتے رہے

بَابُ تَقْدِیْمِ

الجماعة من يصلي بهم اذا تاخر الامام ولم يخافوا مفسدة بالتقدم جب امام کے آنیمین دیر

ف باب منه

ہو تو جماعت کے لوگ دوسرے کسیکو امام کر سکتے ہین اُسی صورت مین جب فساد کا ڈر نہ ہو عن سهل بن

سعد الساعدي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهب الى بني عمرو بن عوف ليصلح بينهم

فحانت الصلوة فجاء المؤذن الى ابي بكر فقال اتصلي بالناس فاقيم قال نعم قال

فصلى ابو بكر قال فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس في الصلوة فتخلص حتى

وقف في الصف فصفق الناس وكان ابو بكر لا يلتفت في الصلوة فلما اكثر الناس

التصفيق التفت فرأى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاشار اليه رسول الله صلى الله

الله عزوجل

عليه وسلم ان امكث مكانك فرفع ابو بكر يديه فحمد الله على ما امره به رسول الله

صلى الله عليه وسلم من ذلك ثم استاخر ابو بكر رضي الله عنه حتى استوى في الصف

وتقدم النبي صلى الله عليه وسلم فصلى ثم انصرف فقال يا ابا بكر ما منعك ان

تثبت اذ امرتك قال ابو بكر ما كان لابن ابي قحافة ان يصلي بين يدي رسول

الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لي رأيتكم اكثرتم

التصفيق من نابه شيء في صلوته فليسبح فانه اذا سبح التفت اليه وانما التصفيح

للنساء ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عمرو بن عوف کی اولاد کے پاس

گئے اُن مین صلح کرانے کو اور نماز کا وقت آگیا تو مؤذن حضرت ابو بکر کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اگر تم نماز پڑہاؤ

تو مین تکبیر کہون اُنہون نے کہا اچھا ابو بکر نے نماز پڑہانا شروع کر دی اتنے مین رسول اللہ صلعم تشریف لائے

اور لوگ نماز مین تہے آپ لوگونکو چیر کر صف مین جا کر کہڑے ہوئے اسوقت لوگ دستک دینے لگے اور ابو بکر نماز مین

کسی طرف دہیان نہ کرتے تہے جب لوگون نے بہت دستکین دین تو مُڑ کر دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

آپنے اشارہ کیا کہ اپنی جگہہ کہڑے رہو ابو بکر نے دونون ہاتہہ اٹہا کر اللہ کی تعریف کی اس بات پر کہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو امامت کی اجازت دی پہر پیچہے ہٹے یہانتک کہ صف مین شریک ہوگئے اور رسول

اللہ صلعم آگے بڑہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو ابو بکر سے پوچہا تم کیون نہین ٹہرے اپنی جگہہ پر مین نے تو تم کو حکم کیا تہا

ٹہرے رہنے کا ابو بکر نے کہا ابو قحافہ کے بیٹے (ابو بکر کے باپ کا نام ہے) کا یہ درجہ نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم کے آگے کہڑا ہو تب آپنے لوگون سے فرمایا تم نے دستکین بہت دین جب نماز مین کوئی حادثہ پیش آوے

تو تسبیح کہو جب تسبیح ہوگی تو ادہر خیال کیا جاویگا اور دستک عورتون کے لیے ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے بہت فائدے نکلتے ہین ایک تو یہ کہ ابوبکر کی امامت اور انکی فضیلت باقی صحابہ پر دوسرے لوگون مین صلح کرانیکی فضیلت اور امام کلجانا اس کام کیلیے تیسری جب امام نہو تو دوسرا اسکا خلیفہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ کسی فساد کا ڈر نہ ہو اور امام برا نمانے چوتہی یہ کہ امام کا نائب وہ بنے جو سب لوگون مین اسکام کے زیادہ لائق ہو پانچوین یہ کہ مؤذن امامت کیلیے اسیکو کہے جو سب سے افضل ہو اور وہ اس کام کو قبول کرے چھٹی یہ کہ عمل قلیل سے نماز فاسد نہین ہوتی جیسے دستک دینا ساتوین یہ کہ ضرورت کے وقت نماز مین اور طرف دیکہنا درست ہے آٹھوین یہ کہ اگر کوئی نئی نعمت خدا کی ملے تو اسکا شکر کرنا اور دعا کے لیے دونون ہاتہون کا اٹہانا نماز مین درست ہے نوین یہ کہ قدم یا دو قدم چلنا نماز مین درست ہے جب ضرورت ہو دسوین یہ کہ نماز کو پورا کرنے کے لئے امام دوسرے کو خلیفہ کر سکتا ہے ہمارے مذہب مین یہی صحیح ہے گیارہوین یہ کہ امام جب تابع سے کوئی بات کہے اسکی عزت کیلئے نہ بطور وجوب کے اسکو نہ کرنا درست ہے برعایت ادب وغیرہ اور یہ مخالفت نہین ہے بلکہ ادب اور تواضع اور سمجھ ہے بارہوین یہ کہ بزرگون کا ادب کرنا ضروری ہے تیرہوین یہ کہ جب نماز مین کوئی حادثہ پیش آوے تو مرد سبحان اللہ کہے اور عورت دستک دیوے اس طرح داہنی تہیلی بائین ہاتہہ کی پشت پر مارے اور تالی نہ بجاوے کھیل کی طرح پر ورنہ نماز فاسد ہو جاوے گی چودہوین یہ کہ نماز اول وقت پڑہنا مستحب ہے پندرہوین یہ کہ تکبیر اسیوقت کہنا چاہیے جب امام نماز پڑہانے کے لیے تیار ہو سولہوین یہ کہ جو اذان دیوے وہی اقامت کہے اور اسکا خلاف مکروہ ہے پر اقامت جائز ہو جاویگی سترہوین یہ کہ صف چیر کر آگے بڑہنا درست ہے اگر ضرورت ہو اسیطرح پیچہے ہٹنا کسی عذر سے اٹہارہوین یہ کہ نمازی اس شخص کی اقتدا کر سکتا ہے جسنے اوسکے بعد تکبیر تحریمہ کہی ہو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ابوبکر کے بعد نماز شروع کی تہی انتہے ما قال النووی **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ **ترجمہ** اس روایت مین یہ ہے ابوبکر نے دونو ہاتہہ اٹہا کر اللہ تعالی کا شکر کیا اور الٹے پاؤن پیچہے ہٹے یہانتک کہ صف مین شریک ہو گئے ؎

عن سَهْلِ بْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ ذَهَبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوْفَ حَتّٰى قَامَ عِنْدَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَفِيْهِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى **ترجمہ** اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم گئے صلح کرانے کو بنی عمرو بن عوف مین اتنا زیادہ ہے جب آپ آئے تو صفون کو چیرا اور پہلی صف مین آکر شریک ہو گئے اور ابوبکر الٹے پاؤن پیچہے ہٹے **فائدہ** یون ہی ہٹنا چاہیے نہ اس طرح کہ قبلے

کیطرف مینہ کرے **عن** المُغیرةِ بنِ شعبةَ انّہ غزا مع رسولِ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تبوکَ قال المُغیرةُ
فتبرّز رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم قِبَلَ الغائطِ فحملتُ معہ اِداوۃً قبلَ صلوۃِ الفجرِ فلمّا رجعَ رسولُ
اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم اِلیَّ اخذتُ اُھریقُ علی یدیہِ من الاِداوۃِ وغسلَ یدیہِ ثلاثَ مرّاتٍ
ثُمّ غسلَ وجھَہ ثُمّ ذھبَ یُخرِجُ جُبّتَہ عن ذراعیہِ فضاقَ کُمّا جُبّتِہ فادخلَ یدیہِ
فی الجُبّۃِ حتّی اخرجَ ذراعیہِ من اسفلِ الجُبّۃِ وغسلَ ذراعیہِ الی المرفقینِ ثُمّ توضّأ علی
خُفّیہِ ثُمّ اقبلَ قال المُغیرةُ فاقبلتُ معہ حتّی نجدُ النّاسَ قد قدّموا عبدَ الرّحمٰنِ بنَ عوفٍ
فصلّی لھُم فادرکَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم احدی الرّکعتینِ فصلّی معَ النّاسِ الرّکعۃَ
الاٰخرۃَ فلمّا سلّمَ عبدُ الرّحمٰنِ بنُ عوفٍ قامَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم یُتِمُّ صلوتَہ فافزعَ
ذلکَ المسلمینَ فاکثروا التّسبیحَ فلمّا قضی النّبیُّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم صلوتَہ اقبلَ علیھِم ثُمّ قالَ
احسنتُم او قال قد اصبتُم یُغبِّطُھُم ان صلّوا الصّلوۃَ لوقتِھا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے
انہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تبوک (ایک مقام کا نام ہے) کا مغیرہ نے کہا آپ پاخانے
کے لئے نکلے میں ایک ڈول پانی کا آپکے ساتھ لیکر چلا صبح کی نماز سے پہلے جب آپ لوٹے تو میں ڈول سے پانی ڈالنے لگا
آپکے ہاتھوں پر آپنے تین بار دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر مونہ دھویا پھر جبے کو باہنوں پر چڑہانا چاہا تو آستینیں تنگ
ہوئیں آپنے دونوں ہاتھ جبے کے اندر کیے اور جبے کے نیچے سے دونوں باہنوں کو نکالا اور دھویا کہنیوں تک پھر مسح کیا
موزوں پر اور چلے اور میں بھی آپکے ساتھ چلا جب لوگوں میں آئے تو دیکھا انہوں نے عبد الرحمن بن عوف کو امام کر لیا ہے
وہ نماز پڑھا رہے ہیں آپنے ایک رکعت پائی وہ لوگوں کے ساتھ پڑھی جب عبد الرحمن نے سلام پھیرا تو آپ کھڑے
ہوئے اپنی نماز پوری کرنے کو مسلمانوں کو یہ حال دیکھکر گھبراہٹ ہوئی انہوں نے تسبیح کہنا شروع کی جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم نے اچھا کیا یا یوں فرمایا تم نے ٹھیک کیا آپ انکی تعریف کرنے
لگے نماز بر وقت پڑھنے پر **ف** یہ حدیث کتاب الطہارت میں گذر چکی **عن** حمزةَ بنِ المُغیرةِ نحوَ حدیثِ
عبّادٍ قال المُغیرةُ فاردتُ تاخیرَ عبدِ الرّحمٰنِ بنِ عوفٍ فقالَ النّبیُّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم دعہُ
ترجمہ دوسری روایت مغیرہ سے ویسی ہی ہے جیسے اوپر گذری مغیرہ نے کہا میں نے عبد الرحمن بن عوف کو پیچھے
ہٹانا چاہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رہنے دو اسکو **باب** تسبیحِ الرّجلِ وتصفیقِ المرأۃِ اذا
نابھُما شیءٌ فی الصّلوۃِ جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آوے تو مرد تسبیح کہیں اور عورتیں دستک دیں **عن**

التصفيق

أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ زَادَ حَرْمَلَةُ
فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَدْ رَأَيْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُسَبِّحُونَ وَيُشِيرُونَ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردون کے لئے ہے اور دستک عورتون کے لئے ابن
شہاب نے کہا مین نے کئی ایک عالمونکو دیکہا وہ تسبیح کہتے تہے اور اشارہ بہی کرتے تہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِي الصَّلَاةِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز مین مردون کے لئے تسبیح ہے اور عورتون کے لئے دستک **باب**
الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا نماز کو اچہی طرح ادا کرنے اور دل لگا کر پڑہنے کا حکم **عَنْ** أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صلى بنا
صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي وَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا
أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکدن نماز پڑہائی پہر
نماز سے فارغ ہو کر فرمایا اے فلانے تو اپنی نماز اچہی طرح کیون نہین ادا کرتا کیا نمازی خیال نہین کرتا جب وہ
نماز پڑہتا ہے کس طرح نماز پڑہ رہا ہے آخر وہ نماز پڑہتا ہے فائدے کے لیے (نہ نقصان کے لیے) اور مین تو قسم
خدا کی پیچہے سے بہی اسیطرح دیکہتا ہون جیسے آگے سے **ف** نووی نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپکو پشت کیطرف بہی دیکہنے
کی قوت عطا فرمائی تہی جیسے لوگون کو سامنے کیطرف آنکہہ مین دیکہنے کی قوت دی ہے اور یہ بطور خرق عادت
کے ہے اس سے زیادہ اور باتین خرق عادت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے آپکو دی تہین اور اس امر سے نہ شرع
مانع ہے نہ عقل بلکہ شرع وارد ہے تو واجب ہے اتباع اسکا احمد بن حنبل اور جمہور علماء نے کہا کہ مراد دیکہنے سے
یہان حقیقۃ دیکہنا ہے اس حدیث سے نماز کو پورا کرنے کی اور اطمینان سے پڑہنے کی بڑی تاکید نکلتی ہے اور یہ
بہی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی قسم کہانا بغیر ضرورت کے بہی جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے قسم
نہ کہاوے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَاهُنَا
فَوَاللَّهِ لَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم سمجہتے ہو مین صرف قبلہ کیطرف دیکہتا ہون قسم خدا کی
مجہے تمہارا رکوع اور تمہارا سجدہ پوشیدہ نہیں ہے مین تم کو پیٹہ کے پیچہے سے دیکہتا ہون ۞ **عَنْ** أَنَسِ بْنِ

مالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللهِ اِنِّي لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح ادا کرو رکوع اور سجود کو قسم خدا کی مین تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہون جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو **عن** اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللهِ اِنِّي لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي اِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُمْ وَفِي حَدِيْثِ سَعِيْدٍ اِذَا رَكَعْتُمْ وَاِذَا سَجَدْتُمْ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا پورا کرو تم رکوع اور سجدے کو قسم خدا کی مین تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہون جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو

باب تَحْرِيْمِ سَبْقِ الْاِمَامِ بِرُكُوْعٍ اَوْ سُجُوْدٍ وَنَحْوِهِمَا امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرنا حرام ہے

عن اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّي اَرَاكُمْ اَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالُوْا وَمَا رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن نماز پڑہائی بعد نماز کے ہماری طرف متوجہ ہوے اور فرمایا اے لوگون مین تمہارا امام ہون تو مجھسے پہلے رکوع نہ کرو نہ سجدہ نہ اٹھنا نہ فارغ ہونا کیونکہ مین تمکو دیکھتا ہون اپنے آگے سے اور پیچھے سے پہر فرمایا قسم اسکی جس کے ہاتھہ مین محمد کی جان ہے اگر تم وہ دیکھتے جو مین نے دیکھا تو ہنستے بہت کم اور روتے بہت لوگون نے کہا آپنے کیا دیکھا یا رسول اللہ فرمایا مین نے جنت اور دوزخ کو دیکھا **ف** نووی نے کہا فارغ ہونیسے مراد سلام ہے یعنے امام سے پہلے سلام نہ پہیر مطلب ہے کہ ہر ایک کام امام کے بعد کرو اس سے پہلے کرنا حرام ہے **عن** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے سر اٹہاتا ہے خدا سے نہین ڈرتا اسکا سر گدہے کا کر دیوے **ف** یہ بات خدا کے سامنے کچھہ مشکل نہین کہ انسان کو گدہا کر دیوے گدہے کو انسان جو لوگ انسان کی پیدایش

پر غور کرتے ہین اور خدا کے کامون کو ذرا بہی سمجہتے ہین انکو ایسی باتونکے ماننے مین کچہہ شبہ نہین ہوتا پر جو دل اور دماغ کے اندہے ہین اور عقل سے معذور ہین اور بیوقوفون کی تقلید پر مرے ہین وہ ان باتون کو امکان سے باہر جانتے ہین اگر سچ پوچہو تو خدا نے انکا سر گدہے کا سا کر دیا ہے جس مین غور اور فکر کا مادہ بالکل نہین ہے گو وہ صورۃً انسان ہین پر حقیقت مین گدہے سے بدتر ہین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَاْمَنُ الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ فِیْ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ فِیْ صُوْرَةِ حِمَارٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اٹہاتا ہے اسکو ڈر نہین کہ خدا اس کی صورت بلٹ کر گدہے کی صورت کر دیوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ اَمَا یَخْشٰی اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ الرَّبِیْعِ بْنِ مُسْلِمٍ اَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَجْهَ حِمَارٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ اسکا مونہہ گدہے کا سا ہو جاوے

بَابُ النَّهْیِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَاۤءِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز مین آسمان کیطرف دیکہنے کی ممانعت عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ یَّرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاۤءِ فِی الصَّلٰوةِ اَوْ لَا تَرْجِعُ اِلَیْهِمْ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آوین وہ لوگ جو نماز مین آسمان کی طرف دیکہتے ہین اس حرکت سے ورنہ آنکہین انکی جاتی رہین گی ف اللہ جل جلالہ کی ذات مقدس آسمان کیطرف عرش کے اوپر ہے بندہ جب نماز مین کہڑا ہو تو ادب یہ ہے کہ اپنی نگاہ نیچے رکہے نووی نے کہا اس فعل کی ممانعت پر نماز مین اجماع ہے اور دعا مین قاضی عیاض نے کہا اختلاف ہے شریح اور بعضون نے اسکو مکروہ جانا ہے اور اکثرون نے جائز کہا ہے اس لیے کہ آسمان دعا کا قبلہ ہے جیسے کعبہ نماز کا قبلہ ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاۤءِ فِی الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاۤءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آوین نماز مین دعا کرتے وقت آسمان کیطرف دیکہنے سے ورنہ انکی آنکہین جاتی رہین گی

بَابُ الْاَمْرِ بِالسُّکُوْنِ فِی الصَّلٰوةِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْاِشَارَةِ بِالْیَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَاِتْمَامِ الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِیْهَا وَالْاَمْرِ بِالْاِجْتِمَاعِ

نماز مین حرکت بیجا کرنیکی ممانعت اور سلام کیلئے ہاتہہ سے اشارہ کرنیسے ممانعت اور پہلی صفونکو پورا کرنیکا بیان اور آپسمین ملکر کہڑا ہونے اور اکہٹا ہونیکا حکم عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمْسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا

فوائد

باب النهي عن رفع البصر الى السماء في الصلوة

باب الامر بالسكون في الصلوة والنهي عن

فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا
قَالَ يُتِمُّوْنَ الصَّفَّ الْاَوَّلَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ہم پر نکلے تو فرمایا
یہ کیا بات ہے مین دیکہتا ہون تمکو ہاتہہ اٹہاے ہوئے جیسے دُمین شریر گہوڑون کی (جو ہلتی رہتی ہین برابر ہلی جاتی ہے)
نماز مین حرکت نکرو پہر آپ نکلے تو دیکہا ہمنے الگ الگ حلقے باندہے ہین آپنے فرمایا کیا بات ہے مین تم کو جدا جدا پاتا ہون پہر
آپ نکلے تو فرمایا تم اس طرح صف کیون نہین باندہتے جیسے فرشتے اپنے مالک کے سامنے صف باندہتے ہین ہم نے عرض
کیا یا رسول اللہ فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے کیونکر صف باندہتے ہین آپنے فرمایا پہلی صفون کو پورا کرتے ہین اور
صف مین ملکر کہڑے ہوتے ہین **ف** یعنے بیچ مین خالی جائے نہین چہوڑتے اور صفونکے پورا کرنے سے یہ غرض ہے کہ جب
پہلی صف بالکل بہر جاتی ہے تو دوسری صف شروع کرتے ہین پہر جب دوسری بالکل بہر جاتی ہے تو تیسری شروع کرتے
ہین اسی طرح سے جبتک اگلی صف مین ذرا بہی جا خالی رہتی ہے تو پچہلی صف مین نہین کہڑے ہوتے اور یہ جو اس حدیث مین ہاتہ
اٹہانے سے منع کیا ہے مراد اس سے سلام کے لیے ہاتہہ اُٹہانا ہے جیسے دوسری روایت مین اسکی تصریح موجود ہے
نہ وہ ہاتہہ اٹہانا جو رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اُٹہانے وقت ہوتا ہے وہ تو مستحب ہے اور جاہل مین وہ حنفی جو اس
حدیث کو اسکی ممانعت کے لیے پیش کرتے ہین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَاَشَارَ
بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ تُوْمُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ
خَيْلٍ شُمُسٍ اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَ
شِمَالِهٖ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتہہ نماز پڑہتے تو کہتے
السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ہاتہہ سے اشارہ کیا دونو طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہاتہہ سے کیا اشارہ کرتے ہو جیسے شریر گہوڑونکی دُمین تم کو کافی ہے ہاتہہ اپنی ران پر رکہنا اور اپنے بہائی کو سلام
کرنا داہنے اور بائین **ف** یعنے ہاتہہ اٹہانے کی ضرورت نہین صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا
کافی ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا
اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَيْدِيْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ تُشِيْرُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ
اِلٰى صَاحِبِهٖ وَلَا يُوْمِئْ بِيَدِهٖ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین نے نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ والنہی عن الاشارۃ بالید ورفعہا اذا سلم من الصلوٰۃ

فقلنا

یدیہ

صلینا

کے ساتھ تو ہم جب سلام پھیرتے ہاتھوں سے اشارہ کرتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم آپ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم ہاتھوں
سے اشارہ کرتے ہو گویا تمہارے ہاتھ کیا دمیں شریر گھوڑوں کی ہیں (جو ہلتی جاتی ہیں) جب تم میں سے کوئی سلام پھیرے
تو اپنے ساتھ والی کی طرف مونہہ کرے پر ہاتھ سے اشارہ نکرے **بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الصَّفِّ**
الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ مِنْهَا وَالِازْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ عَلَيْهَا وَتَقْدِيمِ أُولِي الْفَضْلِ وَتَقْرِيبِهِمْ مِنَ
الْإِمَامِ صفوں کو برابر کرنے کا بیان اور اول صف کی بہتر اول صف کی فضیلت اور ازدحام کرنا پہلی صف پر اور سبقت کرنا
اوپر اسکے اور آگے ہونا فضیلت والوں کا اور نزدیک ہونا امام سے **عَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ
مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ
ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا **ترجمہ** ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ہمارے مونڈوں پر
ہاتھ پھیرتے تھے نماز میں اور فرماتے تھے برابر کھڑے ہو اور آگے پیچھے مت کھڑے ہو نہیں تو تمہارے دلوں میں بھی پھوٹ ہو جاوے گی اور
میرے نزدیک وہ لوگ کھڑے ہوں جو بہت سمجھدار اور عقلمند ہیں (یعنے عاقل بالغ) پھر جو ان سے قریب ہیں پھر جو ان سے
قریب ہیں ابو مسعود نے کہا آج تم لوگوں میں بڑی پھوٹ ہو گئی **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ امام کے پاس اول
صف میں وہ لوگ کھڑے ہوں جو سب سے افضل ہوں پھر انکے بعد جو ان سے اوتر کر ہوں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ امام سے قریب انہیں لوگوں
کو چاہیے جو درجہ میں بڑے ہوں اس لیے کہ کبھی امام کو خلیفہ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ایسے لوگ
امام کی بھول چوک کی اصلاح بھی کر سکتے ہیں اور نماز کی ترکیب بھی خوب سیکھ سکتے ہیں اور لوگوں کو سکھا سکتے ہیں اور
یہ امر نماز کی صف سے خاص نہیں بلکہ ہر مجلس میں اہل فضل اور کمال کی تقدیم اور انکی عزت ضرور ہے **عَنْ** ابْنِ
عُيَيْنَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا وَإِيَّاكُمْ وَ
هَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
مجھ سے نزدیک رہیں وہ لوگ جو عقلمند سمجھدار ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے قریب ہیں اور بچو
تم بازار کے دنگوں سے (یعنے وہاں کے جھگڑوں اور لغو باتوں سے) **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ **ترجمہ** انس بن مالک سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا برابر کرو اپنی صفوں کو اس لیے کہ صف برابر کرنے سے نماز پوری ہوتی ہے
(یعنے صف برابر کرنا کوئی فضول اور زائد کام نہیں ہے بلکہ نماز کی تکمیل کے لئے ضروری ہے) **عَنْ**

لیلنی

باب منہ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ
ظَهْرِي ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرو صفون کو مین تم کو پیچھے سے دیکھتا
ہون عن هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ أَقِيْمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ ترجمہ ہمام
ابن منبہ سے روایت ہے ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی حدیثین ہم سے بیان کین انہین سے ایک
یہ تہی کہ آپ نے فرمایا قائم کرو صف کو نماز مین اسلیئے کہ صف برابر کرنے سے نماز اچھی ہوتی ہے عن النُّعْمَانِ
ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ
بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تہے تم صفین اپنی برابر کرو نہین تو اللہ تم مین پہوٹ ڈالدیگا ف نووی نے کہا ظاہر معنی یہی ہے اور بعضون نے کہا
کہ اللہ تمہاری صورتین بدل دیگا یعنے مسخ کر دیگا واللہ اعلم بالصواب عن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى
رَأٰى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ
فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ ترجمہ نعمان بن بشیر
سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر کرتے تہے ہماری صفونکو اسقدر کہ تیر کی لکڑی ان
سے سیدہی ہو سکتی تہی (یہ مبالغہ ہے سیدہی چیز کو تیر کی لکڑی سے تشبیہ دیتے ہین کوئی شئے بہت سیدہی ہوتی
تو گویا تیر سیدہے پن مین اوس سے گہٹ گیا) یہان تک کہ آپکو معلوم ہو گیا ہم پہچان گئے صف سیدہا کرنا پہر
ایک دن آپ باہر نکلے اور کہڑے ہوئے تکبیر کہنے کو تہے اتنے مین ایک شخص کو دیکہا جسکا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا
تہا آپنے فرمایا اے خدا کے بندو صفین اپنی برابر کرو نہین تو اللہ تعالیٰ تم مین پہوٹ ڈالدیگا اسلیئے کہ آگے پیچہے
رہنا اختلاف کی نشانی ہے اور جب تم اس اختلاف کو گوارا کر لوگے تو رفتہ رفتہ دلونکے اختلاف کو بہی جائز
رکہوگے اور یہی پہوٹ ہی جو ساری آفتون کی جڑہ ہی عن أَبِي عَوَانَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا
فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا
فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ترجمہ

ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے جو اذان دینے کا اور اول صف مین شریک ہونیکا ثواب ہے پہر انکو موقع نملتا بغیر قرعہ ڈالے تو وہ قرعہ ڈالتے یعنے اسقدر انکا شوق ہوتا کہ کسی کو اذان دینا یا اول صف مین شریک ہونا نملتا بغیر قرعہ مین نام نکلنے کے) اور اگر جانتے اول وقت نماز پڑہنے کی فضیلت کو تو جلدی کرتے اسطرف اور اگر جانتے عشا اور صبح کی جماعت مین آنے کے ثواب کو البتہ آتے اگر چل نسکتے تو سرین کے بل رگڑتے ہوئے آتے **ف** نووی نے کہا عشا اور صبح کی جماعت کی فضیلت زیادہ اسلیے ہے کہ دونون نمازین نفس پر مشکل ہین اور دونون مین نیند کا وقت ہوتا ہے **عن** اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِي اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوْا وَاْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکہا (یعنے اول صف مین شریک ہونے مین دیر کی) آپنے فرمایا آگے بڑہو اور میری پیروی کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری پیروی کرین اور بعضے لوگ ایسے ہونگے جو پیچھے ہٹتے رہینگے یہانتک کہ اللہ تعالی بہی انکو پیچھے کردے گا اپنی رحمت اور فضل مین یا جنت لیجانے مین **عن** اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچہ لوگون کو مسجد مین سب سے اخیر دیکہا پہر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ اَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً وَقَالَ ابْنُ حَرْبٍ اَلصَّفِّ الْاَوَّلِ مَا كَانَتْ اِلَّا قُرْعَةً **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر جانتے اول صف کی فضیلت البتہ اوسپر قرعہ ڈالتے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مردون کی صفون مین سب سے بہتر اول صف ہے اور سب سے بری اخیر صف ہے اور عورتون مین سب سے بری اول صف ہی (اگر مردونکی صفین انکے پاس ہون) اور سب سے بہتر اخیر صف ہی (جو مردون سے دور ہے) **ف** اگر نری عورتین ہون تو انکی اول صف مردون کیطرح بہتر ہے اور اول صف سے مراد وہ صف ہی جو امام کے پاس ہو خواہ اسکے لوگ بعد آئے ہون یا پہلے اور خواہ وہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک برابر ہو یا بیچ مین کچہ حائل ہوجانے سے ناقص ہو اور یہی قول صحیح ہے (نووی) **عن**

ن باب تقدیم ... فاتموا

باب لا یرفع النساء

سُہَیْلٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** اَمْرِ النِّسَاءِ الْمُصَلِّیَاتِ وَرَاءَ الرِّجَالِ اَنْ لَّا یَرْفَعْنَ رُءُوْسَھُنَّ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰی یَرْفَعَ الرِّجَالُ جب عورتین مردون کے پیچھے نماز پڑھتی ہون سر اٹھاوین جبتک مرد سر اٹھالیوین **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ الرِّجَالَ عَاقِدِیْ اُزُرِھِمْ فِیْ اَعْنَاقِھِمْ مِثْلَ الصِّبْیَانِ مِنْ ضِیْقِ الْاُزُرِ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَکُنَّ حَتّٰی یَرْفَعَ الرِّجَالُ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی مین نے مردون کو دیکھا ازارین کیطرح گلے مین ازارین باندہے ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے کہڑے ہوتے تہے اس لیے کہ ازارین تنگ تہین (یعنے کپڑا کم تہا تو کہل جانے کے ڈر سے باندھ لیتے) ایک کہنے والے نے کہا اے عورتو تم اپنا سر مت اٹھاؤ (سجدے سے) جب تک مرد سر اٹھالیوین (ایسا نہو کہ کسی مرد کے ستر پر نظر پڑجاوے)

بَابُ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ اِذَا لَمْ یَتَرَتَّبْ عَلَیْہِ فِتْنَۃٌ وَاَنَّھَا لَا تَخْرُجُ مُطَیَّبَۃً عورتونکا نماز کے لیے مسجد مین جانا جبکہ کسی طرحکے فتنہ کا خوف نہو اور عورت کو خوشبوی لگاکر باہر نکلنے کی ممانعت **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَکُمْ امْرَاَتُہٗ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْھَا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی عورت مسجد مین جانا چاہے تو اسکو منع نکرے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَکُمُ الْمَسَاجِدَ اِذَا اسْتَاْذَنَّکُمْ اِلَیْھَا قَالَ فَقَالَ بِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُھُنَّ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ فَسَبَّہٗ سَبًّا سَیِّئًا مَا سَمِعْتُہٗ سَبَّہٗ مِثْلَہٗ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُھُنَّ ترجمہ سالم بن عبداللہ سے روایت ہی عبداللہ بن عمر نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مت منع کرو اپنی عورتون کو مسجدون مین جانے سے جب وہ اجازت مانگین تم سے جانے کی بلال نے یہ سنکر کہا قسم خدا کی ہم تو انکو منع کرینگے سالم نے کہا عبداللہ یہ سنتے ہی بلال کیطرف متوجہ ہوے اور ایسی بری گالیان انکو دین کہ ویسی کبہی نہین دی تہی اور کہا مین تو تجہہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہون اور تو کہتا ہے ہم منع کرینگے **ف** گویا مقابلہ کرتا ہے حدیث کا اپنی رای سے لاحول ولا قوۃ یہی حال بعضے مقلدونکا ہی خدا انکو ہدایت کرے اور انکے حال پر رحم کرے کہ حدیث کے مقابلہ مین مجتہد کی قیاس اور راے کو پیش کرتے مین مسلمانکا ہرگز یہ کام نہین کہ وہ رسول اللہ صلعم کے قول وفعل کے سامنے کسی اور کے قول یا فعل کی سند لاوے بلکہ ایسے بے ادبی اور شیطنت مین خوف ہے

کفر کا ہمارا تو یہ عقیدہ اور عمل ہے کہ آنحضرت صلعم کے قول یا فعل کے سامنے ساری جہان کے قول فعل کی کوئی حقیقت
نہین خدا تعالے ہمارا اور سب مومنون کا خاتمہ بخیر کرے اور انپر رسول صلعم کی محبت اور اطاعت کی توفیق بخشے
بجز ابروی تو محراب دل حافظ نیست طاعت غیر تو در مذہب ما نتوان کرد عن ابن عمر ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلعم نے فرمایا مت منع کرو اللہ کی لونڈیونکو اللہ کی مسجدونمین جانے سے ف نووی نے کہا یہ حدیثین صاف ہین
عورتونکو مسجدونمین جانے کے جواز مین پر علمانے اسمین شرطین لگائین ہین کہ خوشبو نہ لگائی ہو نہ بہنی ہو زیور
نہ پہنے ہو جو آواز دے جوان نہ ہو کپڑے عمدہ نہ پہنے ہو کسی فساد کا ڈر نہو اور نکلنے کی ممانعت تنزیہی ہے اسصورت مین
کہ عورت خاوند والی ہو اور شرطین پائی جاوین اگر خاوند والی نہ ہو تو حرام ہے عن ابن عمر یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا استاذنکم نساءکم الی المساجد فاذنوا لھن ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تہے جب تمہاری عورتین تم سے اجازت مانگین مسجدین جانے کی
تو انکو اجازت دو عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا النساء
من الخروج الی المساجد باللیل فقال ابن لعبد اللہ بن عمر لا ندعھن یخرجن فیتخذنہ دغلا قال
فزبرہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول لا
ندعھن ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مت منع کرو عورتون کو رات کو مسجدین جانے سے
عبد اللہ کا ایک بیٹا بولا ہم تو انکو نہین چھوڑین گے وہ فریب کیا کرین گی عبد اللہ نے اسکو جھڑکا اور کہا مین تو رسول
اللہ صلعم کا قول بیان کرتا ہون اور تو کہتا ہے ہم انکو نہین چھوڑین گے عن الاعمش بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ
دوسری روایت بھی وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائذنوا للنساء
باللیل الی المساجد فقال ابن لہ یقال لہ واقد اذا یتخذنہ دغلا قال فضرب فی صدرہ وقال
احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول لا ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتون کو رات کو مسجد مین جانے کی اونکا ایک بیٹا جس کا نام
واقد تہا کہنے لگا پیر تو وہ یہی بہانہ کرین گے عبد اللہ نے اسکے سینے پر مارا اور کہا مین تجھسے حدیث بیان
کرتا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور تو نہین مانتا عن بلال بن عبد اللہ بن
عمر عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا النساء حظوظھن

مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ **ترجمہ** بلال بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو عورتون کو مسجد مین جانے کے ثواب سے جب وہ تم سے اجازت چاہین بلال نے کہا ہم تو خدا کی قسم انکو منع کرین گے عبد اللہ نے کہا مین تو کہتا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا فرمایا اور تو کہتا ہے ہم منع کرین گے **عَنْ** زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَطَيَّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ **ترجمہ** زینب ثقفیہ نے روایت کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم عورتون مین سے کوئی عشاء کی نماز مین آنا چاہے تو اس رات کو خوشبو نہ لگاوے **عَنْ** زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا **ترجمہ** زینب سے روایت ہے جو عبد اللہ کی بی بی تہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے تو خوشبو لگا کر نہ آوے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو کی دہونی لیوے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی جماعت مین شریک نہو **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ اَنِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ نَعَمْ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ نے کہا اگر رسول اللہ صلعم دیکہتے ان باتون کو جو اب عورتین کرنے لگین ہین (یعنے بناؤ سنگار خوشبو زیورات آواز دار پہننا باریک کپڑے) البتہ منع کر دیتے ان کو مسجد مین آنے سے جیسے بنی اسرائیل کی عورتین منع کی گئین تہین عمرہ نے کہا ہان **ف** اس حدیث سے عورتون کے باہر نکلنے کی ممانعت ثابت نہین ہوتی بلکہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین عورتین بلا مزاحمت مسجدون مین نماز کے لیے آیا جایا کرتین اور یہ جو بیان ہوا یہ قیاس ہے حضرت عائشہ کا اگر دلیل بہی ہو تو بن ٹہن کر غیر مردون کو دکہلانے کی نیت سے نکلنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور جب نیت بد ہو تو ہر ایک فعل مباح کیا مستحب بہی منع ہو جاتا ہے **عَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

باب کراہیۃ التطیب للمرأۃ اذا خرجت

باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد

بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** التَّوَسُّطِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ الْجَهْرِيَّةِ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْاِسْرَارِ اِذَا خَافَ مِنَ الْجَهْرِ مَفْسَدَةً **ترجمہ** نماز جہری میں قرآن بہت پکار کے نہ پڑھنا جب کسی فساد کا ڈر ہو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ فَاِذَا سَمِعَ ذٰلِكَ الْمُشْرِكُوْنَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ قِرَاءَتَكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ اَسْمِعْهُمُ الْقُرْاٰنَ وَلَا تَجْهَرْ ذٰلِكَ الْجَهْرَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا يَقُوْلُ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْمُخَافَتَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مت پکار کے پڑھ نماز میں اور نہ بہت آہستہ یہ آیت اسوقت اتری جب آپ کافرون کی ڈر سے مکہ میں (ایک گھر میں) پوشیدہ تھے جب نماز پڑھتے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک اسکو سنکر قرآن کو اور قرآن کے اتارنے والے کو اور لانے والے کو برا کہتے آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا اتنا آہستہ مت پڑھ کہ تیری ساتھ والے نہ سنیں یعنے اتنی آواز سے پڑھ کہ وہ سنیں اور اتنا پکار کے مت پڑھ (کہ کافرون تک آواز جاوی) بلکہ بیچ کی چال چل یعنے دھیمی آواز سے پڑھ **عَنْ** عَائِشَةَ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ اُنْزِلَ هٰذَا فِي الدُّعَاءِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ نے کہا یہ آیت ولا تجہر بصلوتک اخیر تک دعا کے باب میں اتری (یعنے دعا نہ بہت زور سے مانگے نہ بہت آہستہ **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** الْاِسْتِمَاعِ لِلْقِرَاءَةِ قرآن سننے کا حکم **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ بِالْوَحْيِ كَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ فَكَانَ ذٰلِكَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَاَنْزَلَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اَخْذَهٗ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ نَجْمَعَهٗ فِي صَدْرِكَ وَقُرْاٰنَهٗ فَتَقْرَؤُهٗ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ اَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ لَهٗ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ اَنْ نُبَيِّنَهٗ بِلِسَانِكَ فَكَانَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اَطْرَقَ فَاِذَا ذَهَبَ قَرَاَهٗ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مت ہلا اپنی زبان کو اسکا قصہ یہ ہے کہ جب جبرئیل حضرت صلعم پاس وحی لیکر آتے

اُنْزِلَتْ هٰذِهٖ

عَزَّ وَجَلَّ

عَزَّ وَجَلَّ

آپ وحی کو سنتے جاتے) اور اپنی زبان اور ہونٹون کو بہی ہلاتے جاتے (اس ڈر سے کہ کہین بہول نہ جاوین آپ بہی جبرئیل کے ساتھہ ساتھہ پڑہتے جاتے) اس مین بڑی مشکل ہوتی اور یہ سختی آپکے چہرے سے ظاہر ہوتی تب اسد تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت ہلا اپنی زبان جلد یاد کرنے کے لئے یہ ہمارا کام ہے کہ وحی تیرے دل مین جما دین اور تجھے پڑہا دین پھر جب ہم پڑہین (یعنی ہمارا فرشتہ پڑہے) تو تو ول لگا کر سن یہ ہمارا کام ہے کہ تیری زبان سے اسکو نکلوا دین گے۔ اسکے بعد جب جبرائیل علیہ السلام آتے تو آپ گردن جھکا لیتے اور خاموش سنا کرتے پہر جبرائیل علیہ السلام کے جاتے ہی آپ ویسا ہی پڑہ کر سنا دیتے جیسے اسد تعالیٰ نے وعدہ کیا **عن** ابن عباسٍ فِی قَولِہٖ لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِیْلِ شِدَّۃً کَانَ یُحَرِّکُ شَفَتَیْہِ فَقَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا اُحَرِّکُھُمَا لَکَ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَرِّکُھُمَا فَحَرَّکَ شَفَتَیْہِ فَقَالَ سَعِیْدٌ اَنَا اُحَرِّکُھُمَا کَمَا کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُحَرِّکُھُمَا فَحَرَّکَ شَفَتَیْہِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ قَالَ جَمْعُہٗ فِیْ صَدْرِکَ ثُمَّ تَقْرَءُہٗ فَاِذَا قَرَاْنَاہُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ قَالَ فَاسْتَمِعْ وَاَنْصِتْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا اَنْ تَقْرَاَہٗ قَالَ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاہُ جِبْرِیْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِیْلُ قَرَاَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا اَقْرَاَہٗ

ترجمہ عبداسد بن عباس سے روایت ہے یہ جو اسد تعالیٰ نے فرمایا مت ہلا اپنی زبان کو جلد یاد کرنے کے لیے اسکا قصہ یہ ہے کہ رسول اسد صلے اسد علیہ وآلہ وسلم قرآن اترنے سے بڑی تکلیف اٹہاتے اپنے ہونٹون کو ہلاتے عبداسد بن عباس نے اسیطرح اپنے ہونٹون کو ہلا کر سعید کو دکھلایا سعید نے کہا مین بہی اسیطرح ہلاتا ہون جیسے عبداسد بن عباس نے ہلایا تہا تب اسد تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت ہلا اپنی زبان کو جلد یاد کرنے کے لیے یہ ہمارا کام ہے تیرے دل مین جما دینا اور پڑہا دینا پہر جب ہم پڑہین تو دل لگا کر سن عبداسد بن عباس نے کہا اس آیت کے اترنے کے بعد جب جبرائیل علیہ السلام حضرت صلعم کے پاس آتے تو آپ انکی قرأت سنتے رہتے جب جبرائیل علیہ السلام چلے جاتے تو رسول اسد صلے اسد علیہ وآلہ وسلم اسیطرح پڑہ دیتے جیسے جبرائیل علیہ السلام نے پڑہایا تہا **باب** الْجَھْرِ بِالْقِرَاءَۃِ فِی الصُّبْحِ وَالْقِرَاءَۃِ عَلَی الْجِنِّ صبح کی نماز مین قرآن پکار کر پڑہنا اور جنون کے سامنے قرآن پڑہنا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْجِنِّ وَمَا رَاٰھُمْ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُکَاظٍ وَقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الشَّیَاطِیْنِ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْھِمُ الشُّھُبُ فَرَجَعَتِ الشَّیَاطِیْنُ

رجم نجوم علیہم

اِلٰی قَوْمِھِمْ فَقَالُوْا مَا لَکُمْ قَالُوْا حِیْلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْنَا الشُّھُبُ قَالُوْا مَا ذَاکَ اِلَّا مِنْ شَیْءٍ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَھَا فَانْظُرُوْا مَا ھٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْطَلَقُوْا یَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَھَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِیْنَ اَخَذُوْا نَحْوَ تِھَامَۃَ وَھُوَ بِنَخْلٍ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُکَاظٍ وَھُوَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ تَسَمَّعُوْا لَہٗ وَقَالُوْا ھٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوْا اِلٰی قَوْمِھِمْ فَقَالُوْا یَا قَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَا اَحَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

نفر من الجن

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنون کو قرآن نہین سنایا نہ انکو دیکھا **ف** نووی نے کہا اس کے بعد ابن مسعود کی حدیث ہی جس مین یہ ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جنون کا قاصد آیا مین اسکے ساتہہ گیا اور جنون کو قرآن سنایا۔ علمانے کہا ہے یہ دونون الگ الگ قصے ہین ابن عباس کے حدیث ابتدای نبوت مین ہے جب جن خود آے تہی اور قرآن سنکر گئے تہے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکا علم وحی اترنے کے بعد ہوا اور عبد اللہ بن مسعود کی حدیث اور زمانے کی ہے جب اسلام خوب پہیل گیا تہا **ف** آپ اپنے اصحاب کے ساتہہ عکاظ کے بازار کو گئے اسوقت شیطانون کا آسمان پر جانا بند ہو گیا تہا اور انپر آگ کے کوڑے برسائی جاتے تہی تو شیطان اپنے لوگون مین گئے اور کہنے لگا ہمارا آسمان پر جانا بند ہو گیا اور ہمپر آگ کے کوڑے برسنے لگے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے بعد ہوا اس سے پہلے نہ تہا اسی واسطے شیطانون کو اسکی فکر پیدا ہوئی اور وے لگے کہوج لگانے اور چارون طرف پہرنے اوراس زمانے مین عرب کے ملک مین کاہن اور نجومی بہت تہے انکو یہ بات معلوم ہوئی کہ آسمان سے خبرون کا آنا موقوف ہو گیا اور لگے آگ کے کوڑے برسنے جسکو عوام تارا ٹوٹنا کہتے ہین اور عربی مین اوسکو شہاب کہتے ہین تو شہاب ہمارے پیغمبر کی نبوت کی دلیل ہے اور ایک جماعت علمانے کہا ہے کہ شہاب ہمیشہ سے ہے جب سے دنیا قائم ہے اور ابن عباس اور زہری کا یہی قول ہے اور عرب کے پرانے شعرون سے بہی اسکا ثبوت ہوتا ہی اور ابن عباس سے ایک حدیث بہی اس باب مین مروی ہے زہری سے پوچہا اس آیت کو اب جو کوی سنے وہ کوڑا کہا ئیگا انہون نے کہا شہاب پہلے بہی تہا لیکن ہمارے پیغمبر کی نبوت کے بعد سے وہ نہایت سخت اور موٹا ہو گیا اور بعضون نے کہا شہاب قدیم ہے لیکن شیطانون کا جلایا جانا شہاب سے

ہماری پیغمبری کی ہونیکے بعد ہوا واللہ اعلم **ت** انہون نے کہا اسکا سبب ضرور کوئی نیا امر ہے تو خبر لو پورب اور
پچہم کیطرف پہر کے اور دیکہو کیا وجہ ہے جو آسمانکی خبرین آنا بند ہوگئین وہ لگے پہرنے زمین مین پورب اور پچہم کیطرف
کچہ لوگ ان مین کے تہامہ (حجاز کے ملک کو کہتے ہین) کیطرف آئے عکاظ کے بازار کو جانے کیلئے آپ اسوقت نخل
مین النخل ایکمقام کا نام ہے اپنے اصحاب کے ساتہہ فجر کی نماز پڑہ رہے تہے جب انہون نے قرآن کو سنا تو ادہر
دل لگایا اور کہنے لگے یہی سبب ہے آسمان کی خبرین موقوف ہونیکا **ف** اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صبح کی نماز مین
قرات پکار کر کرنا چاہیے امام ابو عبداللہ مازری نے لکہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وہ قرآن سنتے ہی ایمان لائے
اور علما کا اتفاق ہے اسپر کہ جنون کو آخرت مین گناہون پر عذاب ہوگا اللہ تعالی خود فرماتا ہے مین جہنم کو بہرونگا
جنون اور آدمیون سے اسیطرح صحیح قول یہ ہے کہ انکو مومنین کی طرح ثواب بہی ملیگا اور جنت کی نعمتین بہی ملین گی
اور بعضون کے نزدیک وہ جانورون کیطرح خاک ہوجاوین گے **ت** پہر وہ اپنی قوم پاس لوٹ گئے اور کہنے لگے اے
قوم کے لوگو ہم نے ایک عجب قرآن سنا جو سیدہی راہ کیطرف لیجاتا ہے پہر ہم اسپر ایمان لائے اور ہم کبہی خدا کے ساتہہ
شریک کرینگے تب اللہ نے سورہ جن اپنے پیغمبر پر اتاری قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اخیر تک **عَنْ** عامر
قَالَ سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ
فَقَالَ عَلْقَمَةُ أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ لَا وَلٰكِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ
فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا اسْتُطِيرَ أَوِ اغْتِيلَ قَالَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ
فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا هُوَ جَاءٍ مِّنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ...... فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ
نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ قَالَ
فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ فَقَالَ لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ يَقَعُ
فِي أَيْدِيكُمْ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ **ترجمہ** عامر سے روایت ہے مین نے علقمہ سے پوچہا کیا ابن مسعود
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ تہے لیلۃ الجن کو انہون نے کہا مین نے ابن مسعود سے پوچہا اور کہا کوئی تم مین سے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ تہا لیلۃ الجن کو (یعنے جس رات آپنے جنون سے ملاقات فرمائی) انہون نے کہا
نہین لیکن ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتہہ تہے آپ گم ہوگئے ہم نے آپ کو ڈہونڈہا پہاڑ کے

باب قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی الجن

وادیون اور کہاٹیون مین آپکو ڈھونڈہا ہم سمجھے آپ کو جن اوڑا لے گئے یا کسی نے مار ڈالا چپکے سے اور رات ہم نے بہت برے طور سے بسر کی جب صبح ہوئی تو دیکہا آپ حرا (پہاڑ ہے) کیطرف سے آ رہے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ رات کو آپ ہمکو نہ ملے ہمنے ڈھونڈھا جب بہی نہ پایا آخر بری طور سے ہم نے رات کاٹی آپنے فرمایا مجھے جنونکی طرف سے ایک بلانیوالا آیا مین اسکے ساتھہ گیا اور جنون کو قرآن سنایا پہر ہم کو اپنے ساتھہ لے گئے اور انکو نشان اوران کے انگار کے نشان تبلایے جنون نے آپسے توشہ چاہا آپ نے فرمایا ہر ہڈی اس جانور کی جو اللہ کے نام پر کاٹا جاوے تمہاری خوراک ہے تمہارے ہاتہہ مین پڑتی ہے وہ پر گوشت ہو جاویگی اور ہر ایک اونٹ کی مینگنی تمہارے جانورون کی خوراک ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو ہڈی اور مینگنی سے استنجا مت کرو کیونکہ وہ خوراک ہے تمہارے بہائی جنونکی اور انکے جانورونکی **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتہہ نہ تہے لیلۃ الجن کو اور باطل ہوتی ہے وہ روایت جو سنن ابو داود مین ہے جسمین نبیذ سے وضو کرنیکا ذکر ہے اسلیے کہ امام مسلم کی روایت صحیح ہے اور ابو داود کی روایت مین ابو زید مولی عمرو بن حریث کا اور وہ مجہول ہے **عَنْ** دَاوُدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَاَلُوْهُ الزَّادَ وَكَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِيْرَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ مُفَصَّلًا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا یہ جو اوپر کی روایت مین مذکور ہے کہ جنون نے آپسے توشہ چاہا شعبی کا قول ہے اور حدیث ختم ہو گئی یہانتک کہ انکی انگار کے نشان تبلائے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ اَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ مَعَهٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہون نے کہا مین لیلۃ الجن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ ... وسلم کے ساتھہ نہ تہا لیکن مجھکو آرزو رہ گئی کاش مین آپکے ساتہہ ہوتا ذرسول **عَنْ** مَعْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اٰذَنَتْهُ بِهِمْ شَجَرَةٌ **ترجمہ** معن سے روایت ہے مین نے اپنے باپ سے سنا انہون نے کہا مین نے مسروق سے پوچھا جس رات جنون نے قرآن سنا تو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی خبر کس نے دی انہون نے کہا مجھسے بیان کیا تمہارے باپ (یعنے عبد اللہ بن مسعود) نے آپکو درخت نے خبر دی جنون کے آنیکی **ف** نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ اللہ تعالی کبہی جماد کو قوت تمیز عطا کرتا ہے اور قرآن کی آیتون سے اسکا ثبوت موجود ہے اللہ تعالی

نے فرمایا بعضے پتھر خدا کے خوف سے گر پڑتے ہین اور فرمایا ہر چیز اسکی پاکی بولتی ہے لیکن تم نہین سمجھتے اور رسول
اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مین پہچانتا ہون اس پتھر کو مکہ مین جو مجھے سلام کرتا تہا اور ایک حدیث مین ہے
کہ دو درخت آپکے پاس آئے اور ستون حنانہ نے آپکے ہی فراق مین رونا شروع کیا اور کھانے نے تسبیح کہی اور موسی علیہ
السلام کے کپڑے ایک پتھر لیکر بھاگا اور احد اور حرا نے جنبش کی انتہے مین کھتا ہون کہ ان باتون مین عقل سلیم
کے رو سے ذرا بھی شبہ نہین ہو سکتا اس لیئے کہ قوت تکلم اور تمیز جو انسان کے دماغ اور زبان مین ہے یہ بھی
خدا کی دی ہوی ہے ورنہ دماغ اور زبان فی نفسہ دونون چہار اور پتھر کی طرح جماد ہین البتہ ان امور مین وہی لوگ
شبہ کرتے ہین جو خداوند کریم کی قدرت کاملہ مین غور نہین کرتے اور فیلسوفون کی تقلید پر رہتے ہین اور ہر بات کو بے
سوچے سمجھے اختیار کر لیتے ہین **بَابُ** اَلْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ظہر اور عصر مین قراءت کا بیان **عَنْ**
اَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي
الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ في الركعة
الْاُوْلٰى مِنَ الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز پڑہاتے تہے تو ظہر اور عصر کے پہلی دو رکعتون مین سورہ فاتحہ اور دو سورتین پڑہتے تہے اور
کبھی کوئی آیت ہمکو سنا دیتے اور پہلی رکعت ظہر کی دوسری رکعت سے لمبی ہوتی اسیطرح صبح کی نماز مین **ف** پہلی رکعت بہ نسبت
دوسری کے لمبی ہوتی **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر رکعت مین پوری ایک سورہ پڑہنا اگرچہ چھوٹی ہو افضل
ہے اس سے کہ لمبی سورت مین سے ایک یا دو رکوع پڑہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ظہر اور فجر کی پہلی رکعت دوسری کے نسبت لمبی
کرنا بہتر ہے اور یہی ٹھیک اور صحیح ہے **عَنْ** اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ظہر اور
عصر کی پہلی دو رکعتون مین سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورہ پڑہتے تہے اور کبھی ایک آدہ آیت ہمکو سنا دیتے تہے اور
پچھلی دو رکعتون مین صرف سورہ فاتحہ پڑہتے **ف** پچھلی رکعتون مین سورہ فاتحہ پڑہنا واجب ہے اور سورہ پڑہنا ۱۲ باب منہ
افضل ہے اور ابو حنیفہ رہ کے نزدیک پچھلی دو رکعتون مین قراءت واجب نہین ہے بلکہ خاموشی یا تسبیح
کافی ہے **عَنْ** اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ
وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ

وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْبَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَقَالَ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً **ترجمہ** ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہی ہم اندازہ کرتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام کا ظہر اور عصر مین تو معلوم ہوا کہ آپ ظہر کے پہلی دو رکعتون مین اتنی دیر قیام کرتے تہے جتنی دیر مین سورہ الم تنزیل السجدہ پڑہی جاوے اور پچہلی دو رکعتون مین اسکا آدہا اور عصر کی پہلی دو رکعتون مین ظہر کی پچہلی دو رکعتون کے برابر اور عصر کی پچہلی دو رکعتون مین اسکا آدہا اور ابوبکر نے اپنی روایت مین سورہ الم تنزیل السجدہ کا بیان نہین کیا بلکہ تیس آیتون کے برابر کہا **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً اَوْ قَالَ نِصْفَ ذٰلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتون مین ہر رکعت تیس آیتون کے برابر قراءت کرتے تہے اور پچہلی دو رکعتون مین پندرہ آیتون کے برابر یا یون کہا اسکا آدہا اور عصر کی پہلی دو رکعتون مین ہر رکعت مین پندرہ آیتون کے برابر اور پچہلی دو رکعتون مین اسکا آدہا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ شَكَوْا سَعْدًا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرُوْا مِنْ صَلٰوتِهِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوْهُ بِهِ مِنْ اَمْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَخْرِمُ عَنْهَا اِنِّيْ لَاَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ فَقَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی کوفے والون نے شکایت کی سعد کی حضرت عمر سے یعنے انکی نماز کی حضرت عمر نے سعد کو بلا بہیجا وہ آئے انہون نے بیان کیا جو کوفے والون نے شکایت کی تہی نماز کی سعد نے کہا مین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرح نماز پڑہاتا ہون اس مین کمی نہین کرتا پہلی دو رکعتون کو لنبا کرتا ہون اور پچہلی دو رکعتون کو مختصر کرتا ہون حضرت عمر نے کہا تم سے یہی امید ہی اے ابو اسحاق **ف** یہ کنیت ہی سعد کی اس سے معلوم ہوا کہ مونہ پر تعریف کرنا درست ہی اگر کسی ضرر کا ڈر نہو اسیطرح امام کا دریافت کرنا اپنے عاملون کی شکایت کو ضرور ہے **عَنْ** عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن جابر بن سمرة قال قال عمر لسعد قد شكوك في كل شيء حتى في الصلوة قال اما انا فامد في الاوليين واحذف في الاخريين وما آلو ما اقتديت به من صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذاك الظن بك او ذاك ظني بك **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر نے سعد سے کہا لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات کی یہاں تک کہ نماز کی بھی سعد نے کہا میں تو پہلے دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں میں کوتاہی نہیں کرتا حضرت عمر نے کہا تم سے ایسا ہی گمان ہے یا میرا گمان تمہارے ساتھ ایسا ہی ہے **عن** جابر بن سمرة بمعنى حديثهم وزاد فقال تعلمني الاعراب بالصلوة **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ سعد نے کہا یہ گوار لوگ مجھکو نماز سکھلاتے ہیں **عن** ابي سعيد الخدري قال لقد كانت صلوة الظهر تقام فيذهب الذاهب الى البقيع فيقضي حاجته ثم يتوضأ ثم يأتي ورسول الله صلى الله عليه وسلم في الركعة الاولى مما يطولها **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے ظہر کی نماز کھڑی ہو جاتی پھر جانیوالا بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر آتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے اسقدر اسکو لمبا کرتے **عن** قزعة قال اتيت ابا سعيد الخدري رضي الله عنه وهو مكثور عليه فلما تفرق الناس عنه قلت اني لا اسألك عما سألك هؤلاء عنه قلت اسألك عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما لك في ذلك من خير فاعادها عليه فقال كانت صلوة الظهر تقام فينطلق احدنا الى البقيع فيقضي حاجته ثم يأتي اهله فيتوضأ ثم يرجع الى المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم في الركعة الاولى **ترجمہ** قزعہ سے روایت ہے میں ابو سعید خدری پاس آیا انکے پاس بہت لوگ جمع تھے جب سب چلے گئے تو میں نے کہا تم سے وہ باتیں نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے بلکہ میں تم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو پوچھتا ہوں انہوں نے کہا اس کے پوچھنے میں تیری بھلائی نہوگی (کیونکہ تو ویسی نماز پڑھ نسکے گا) پھر کیا فائدہ (قزعہ نے دوبارہ یہی پوچھا جب ابو سعید نے کہا ظہر کی نماز کھڑی ہوتی اور ہم میں سے کوئی بقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر میں آنکر وضو کرتا پھر مسجد میں آتا دیکھتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے

باب القراءة في الصبح فجر کی نماز میں قرارت کا بیان

عن عبد الله ابن السائب قال صلى لنا النبي صلى الله عليه وسلم الصبح بمكة فاستفتح سورة المؤمنين حتى

جاءَ ذِكرُ مُوسىٰ وَهارُونَ أوْ ذِكرُ عِيسىٰ مُحَمَّدُ بنُ عَبّادٍ يَشُكُّ أوِ اختَلَفُوا عَلَيهِ أخَذَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ سَعلَةٌ فَرَكَعَ وَعَبدُ اللهِ بنُ السّائِبِ حاضِرٌ ذٰلِكَ وَفِي حَدِيثِ عَبدِ الرَّزّاقِ فَحَذَفَ
فَرَكَعَ وَفِي حَدِيثِهِ وَعَبدِ اللهِ بنِ عَمرٍو وَلَم يَقُلِ ابنِ العاصِ **ترجمہ** عبداللہ بن السائب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز مکہ میں پڑھائی اور سورہ مومنون شروع کی یہانتک کہ موسیٰ اور
ہارون کا ذکر آیا یا عیسےٰ کا شک ہی محمد بن عباد کو (جو راوی ہے اس حدیث کا) یا راویوں کا اختلاف ہی آپ
کو کہانسی لگی تو رکوع کر دیا عبداللہ بن سائب اس وقت موجود تہی عبد الرزاق کی روایت میں ہے آپنے قرات
موقوف کر دی اور رکوع کر دیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ سورہ کا پورا کرنا ضرور نہیں اور
قرات موقوف کرنا جائز ہے اگر عذر ہو باتفاق علماء اور جو عذر نہ ہو تب بہی جائز ہے اور مکروہ نہیں
مگر ہماری نزدیک اولی کے خلاف ہی اور مالک کے نزدیک مشہور روایت میں مکروہ ہے **عَن** عَمرِو بنِ حُرَيثٍ
أنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقرَأُ فِي الفَجرِ وَاللَّيلِ إذا عَسعَسَ **ترجمہ** عمرو بن حریث سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز میں اذا الشمس کورت پڑہی **عَن** قُطبَةَ بنِ مالِكٍ قالَ
صَلَّيتُ وَصَلَّى بِنا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قٓ وَالقُرآنِ المَجِيدِ حَتّىٰ قَرَأَ وَالنَّخلَ
باسِقاتٍ قالَ فَجَعَلتُ أُرَدِّدُها وَلا أدرِي ما قالَ **ترجمہ** قطبہ بن مالک سے روایت ہی میں نے نماز پڑہی اور
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہائی تو سورہ قٓ پڑہی جب آپنے یہ آیت پڑہی والنخل باسقات میں بہی اسکو
پڑہنے لگا لیکن مطلب نہ سمجہا (مطلب اسکا یہ ہی اور درخت کہجور کی لمبی لمبی جسمیں گہنے خوشے لگے ہیں) **عَن**
قُطبَةَ بنِ مالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ أنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقرَأُ فِي الفَجرِ وَالنَّخلَ باسِقاتٍ
لَها طَلعٌ نَضِيدٌ **ترجمہ** قطبہ بن مالک نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فجر میں پڑہتے سنا والنخل باسقات
لہا طلع نضید (یہ آیت سورہ قٓ میں ہے) **عَن** زِيادِ بنِ عِلاقَةَ عَن عَمِّهِ أنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ
وَسَلَّمَ الصُّبحَ فَقَرَأَ فِي أوَّلِ رَكعَةٍ وَالنَّخلَ باسِقاتٍ لَها طَلعٌ نَضِيدٌ وَرُبَّما قالَ قٓ **ترجمہ** زیاد بن
علاقہ نے اپنی چچا سے سنا انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتہہ نماز پڑہی فجر کی آپنے پہلی رکعت
مین یہ پڑہا والنخل باسقات لہا طلع نضید یا یوں کہا سورہ قاف پڑہی (قطبہ بن مالک ۱۲) **عَن** جابِرِ بنِ سَمُرَةَ أنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كانَ يَقرَأُ فِي الفَجرِ بِقٓ وَالقُرآنِ المَجِيدِ وَكانَ صَلاتُهُ بَعدُ تَخفِيفًا **ترجمہ**
جابر بن سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز مین سورہ قاف والقرآن المجید پڑہتے تہے

باقی نمازین ہلکی پڑہتے تہے عن سماکٍ قال سالتُ جابر بن سمرۃ عن صلوۃ النبی صلی الله علیہ وسلم فقال کان یُخفّفُ الصلوۃ ولا یصلی صلوۃ ھؤلاء قال وانبانی ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم کان یقرأ فی الفجر بقاف والقرآن المجید ونحوھا ترجمہ سماک سے روایت ہے مین جابر بن سمرہ سے پوچہا رسول الله صلے الله علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو انہون نے کہا آپ ہلکی نماز پڑہتے تہے انلوگون کیطرح بڑی بڑی سورتین نہین پڑہتے تہے اور فجر کی نماز مین آپ ق والقرآن المجید یا اسکے برابر سورتین پڑہتے تہے عن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی الله علیہ وسلم یقرأ فی الظھر باللیل اذا یغشی وفی العصر نحو ذالک وفی الصبح اطول من ذلک ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز مین واللیل اذا یغشی پڑہتے تہے اور عصر مین بہی اتنی بڑی سورتین اور فجر کی نماز مین اس سے لمبی سورتین پڑہتے تہے عن جابر بن سمرۃ ان النبی صلی الله علیہ وسلم کان یقرأ فی الظھر بسبح اسم ربک الاعلی وفی الصبح باطول من ذلک ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز مین سبح اسم ربک الاعلی پڑہتے تہے اور فجر کی نماز مین اس سے لمبی سورتین پڑہتے تہے عن ابی برزۃ ان النبی صلی الله علیہ وسلم کان یقرأ فی صلوۃ الغداۃ من الستین الی المائۃ ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے رسول الله صلے الله علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز مین ساٹھ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑہتے تہے عن ابی برزۃ الاسلمی قال کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقرأ فی الفجر ما بین الستین الی المائۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس قال ان ام الفضل بنت الحارث سمعتہ وھو یقرأ والمرسلت عرفا فقالت یا بُنی لقد ذکرتنی بقراءتک ھذہ السورۃ انھا لآخر ما سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقرأ بھا فی المغرب ترجمہ ام فضل بنت حارث نے عبد الله بن عباس کو سورہ والمرسلات عرفا پڑہتے سنا تو کہا بیٹا تونے یہ سورت پڑہکر مجکو یاد دلایا سب سے اخیر رسول الله صلعم سے مین نے یہ سورت سنی آپنے مغرب کی نماز مین اسکو پڑہا تھا عن الزھری بھذا الاسناد وزاد فی حدیث صالح ثم ما صلی بعد حتی قبضہ الله عزوجل ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ پہر اسکے بعد آپنے نماز نہین پڑہی (یعنے امامت نہین کی) وفات تک عن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقرأ بالطور فی المغرب ترجمہ جبیر بن مطعم سے

سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا سورہ طور کو مغرب کی نماز مین عن الزهري بهذا
الاسناد مثله ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گزرا باب القراءة في العشاء عشار کی نماز مین قرارت
کا بیان عن براء يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان في سفر فصلى العشاء الآخرة
فقرأ في احدى الركعتين والتين والزيتون ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم سفر مین تہے آپ نے عشار کی نماز پڑہائی تو سورہ والتین والزیتون ایک رکعت مین پڑہی عن البراء بن
عازب انه قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء فقرأ بالتين والزيتون
ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کیساتہہ عشار کی نماز پڑہی آپنے سورہ والتین
والزیتون پڑہی ❊ عن البراء بن عازب قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في العشاء
بالتين والزيتون فما سمعت احدا احسن صوتا منه ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہی مین نے سنا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عشار کی نماز مین سورہ والتین پڑہی ایسا خوش آواز مینے کسی کو نہین پایا عن
جابر قال كان معاذ يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم يأتي فيؤم قومه فصلى ليلة مع النبي صلى
الله عليه وسلم العشاء ثم اتى قومه فأمهم فافتتح بسورة البقرة فانحرف رجل فسلم
ثم صلى وحده وانصرف فقالوا له انافقت يا فلان قال لا والله ولآتين رسول الله صلى الله
عليه وسلم فلأخبرنه فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا اصحاب نواضح
نعمل بالنهار وان معاذا صلى معك العشاء ثم اتى فافتتح بسورة البقرة فاقبل
رسول الله صلى الله عليه وسلم على معاذ فقال يا معاذ افتان انت اقرأ بكذا او اقرأ بكذا
قال سفيان فقلت لعمرو ان ابا الزبير حدثنا عن جابر انه قال اقرأ والشمس وضحاها و
الليل اذا يغشى وسبح اسم ربك الاعلى فقال عمرو نحو هذا ترجمہ جابر سے روایت ہی معاذ بن
جبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کیساتھ نماز پڑہتے پہر گہر آنکر اپنے لوگونکی امامت کرتے ایک رات وہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کیساتہہ عشار کی نماز پڑہ کر آئے پہر اپنی قوم کی امامت کی اور سورہ بقر شروع کی ایک شخص
مونہہ موڑ اور سلام پہیر دیا اور اکیلے نماز پڑہ کر چلا گیا لوگون نے کہا شاید تو منافق ہے وہ بولا نہین مین منافق
نہین ہون قسم خدا کی اور مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس جاؤنگا اور آپ سے کہون گا پہر وہ آیا انکے
پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونٹون والے ہین دن بہر پانی اونٹون سے نکالتے ہین اور معاذ آپکے ساتہہ عشا

کی نماز پڑہ کر آے اور سورہ بقر شروع کی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم معاذ کیطرف متوجہ ہوے اور فرمایا
اے معاذ کیا تو فسادی ہے (جو لوگونکو دین سے نفرت دلایا چاہتا ہے اور فتنہ کھڑا کرتا ہے) یہ پیسورت پڑہا کر
جابر نے کہا آپنے فرمایا والشمس وضحٰہا والضحٰی واللیل اذا یغشٰے اسبح اسم ربک الاعلیٰ) **ف** نووی نے کہا اس حدیث کر
کیے باتین معلوم ہوتی ہین ایک یہ کہ فرض پڑہنے والے کی اقتدا نفل پڑہنے والے کی پیچھے جائز ہے کیونکہ معاذ
فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتہہ ادا کر چکے تہے پہر اونکی نماز دوبارہ نفل ہوتی اور ان کے قوم کے
فرض اور سلم کے سوا اور کتابون مین یہ امر تصریح کے ساتہہ منقول ہے اور شافعی کا یہی مذہب ہے لیکن ربیعہ
اور مالک اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ نے اسکو جائز نہین رکہا اور معاذ کی حدیث کی تاویل کی ہے کہ وہ منسوخ ہے
یا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتہہ نفل کی نیت کرتے تہے یا حضرت کو اس بات کی خبر نہ ہوگی اور
یہ سب تاویلین بلا دلیل ہین اور ظاہر حدیث کے چہوڑنے کی کوی وجہ نہین ہے دوسرے یہ کہ عذر کی وجہ سے نماز کا توڑنا
اور اقتدا کا ترک کرنا درست ہے تیسری یہ کہ جو شخص بری بات کرے اسکو سخت لفظ کہنا درست ہے چوتھی یہ
مقتدیون کی رعایت سے نماز کو ہلکا کرنا چاہیے ✤ واللہ اعلم بالصواب ✤ **عن** جابر انّہ قال صلے
مُعاذُ بنُ جبلٍ الانصاریُّ باَصحابہِ العِشاءَ فطوّلَ علیہِم فانصرف رجلٌ مِنّا فصلّی فاُخبِرَ معاذٌ عنہ
فقالَ انّہ مُنافِقٌ فلمّا بلغَ ذٰلِکَ الرّجلَ دخلَ علیٰ رسولِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ فاَخبرہُ
ما قالَ معاذٌ فقالَ لہُ النّبیُّ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ اَتُریدُ اَن تکونَ فتّانًا یا معاذُ اِذا اَممتَ
النّاسَ فاقرأْ بِالشّمسِ وضُحٰہا وسبِّحِ اسمَ ربِّکَ الاعلیٰ واقرأْ بِاسمِ ربِّکَ
واللّیلِ اِذا یغشٰی **ترجمہ** جابر سے روایت ہے معاذ بن جبل نے اپنے لوگونکو عشاء کی نماز پڑہائی تو قرات لمبی کی
ایک شخص نے ہم مین سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑہ لی معاذ کو جب خبر پہنچی تو انہون نے کہا وہ منافق ہے یہ خبر
اس شخص کو پہنچی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس گیا اور معاذ نے جو کہا تہا وہ بیان کیا آپنے فرمایا
اے معاذ تو فسادی ہونا چاہتا ہے جب تو امامت کرے تو والشمس وضحٰہا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور
اقرا باسم ربک اور واللیل اذا یغشٰی پڑہ **عن** جابرِ بنِ عبدِ اللّٰہِ اَنّ معاذَ بنَ جبلٍ
کانَ یُصلّی معَ رسولِ اللّٰہِ علیہِ وسلّمَ عشاءَ الآخرۃِ ثمّ یرجعُ الیٰ قومِہٖ فیُصلّی بِہِم تلکَ
الصّلوٰۃَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے معاذ بن جبل عشاء کی نماز رسول اللہ صلعم کے ساتہہ
پڑہتے پہر اپنے لوگونکے پاس آکر وہی نماز پڑہاتے **عن** جابرِ بنِ عبدِ اللّٰہِ قالَ کانَ معاذٌ

يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ **ترجمہ** جابر بن
عبداللہ سے روایت ہے معاذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ عشار کی نماز پڑھتے پھر اپنے لوگون کی مسجد مین
آکر امامت کرتے **باب** أَمْرِ الْأَئِمَّةِ بِتَخْفِيفِ الصَّلٰوةِ فِي تَمَامٍ نماز کو پورا اور ہلکا پڑھنے کا حکم

باب التخفيف

امامون کے لیے **عن** أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ
مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ

١ـ والضعيف وذا الحاجة

ترجمہ ابومسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا
مین صبح کی جماعت مین نہین آتا فلان شخص کیوجہ سے کیونکہ وہ قرارت لمبی کرتا ہے تو مین نے آپ کو کبھی نصیحت کرتے
مین اتنا غصے نہین دیکھا جتنا اسدن دیکھا آپ نے فرمایا اے لوگو تم مین سے بعضے لوگ ایسے ہین جو دین سے
نفرت کراتے ہین جو کوئی تم مین امامت کرے تو مختصر نماز پڑھے اس لیے کہ اوسکے پیچھے بوڑھا اور ناتوان اور کام
والا ہے **ف** یعنے سب قسم کے لوگ مقتدیون مین ہوتے ہین بوڑھے بیمار ضعیف ناتوان تو فرض نماز
کو بہت لمبا نہ کرنا چاہیے البتہ یہ ضرور ہے کہ ارکان کو اچھی طرح ادا کرے سنت کے موافق اور اس مین کوتاہی نہ کرے
اور وہ سورتین پڑھے جو متوسط ہین جیسے والشمس والشمس والضحٰی اقرا وغیرہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر کیوجہ سے جماعت
مین اگر شریک نہ ہو تو جائز ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ
النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ
فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم
مین سے نماز پڑھاوے تو ہلکی نماز پڑھے اسلیے کہ جماعت مین بچے اور بوڑھے اور ناتوان اور بیمار ہوتے ہین اور جب
اکیلے نماز پڑھے تو جسطرح جی چاہے پڑھے **ف** یعنے جتنی چاہے قرارت لمبی کرے **عن** هَمَّامِ بْنِ
مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ
مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلٰوةَ
فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَفِيهِمُ الضَّعِيفَ وَإِذَا أَمَّ وَحْدَهُ فَلْيُطِلْ صَلٰوتَهُ مَا شَاءَ **ترجمہ**
ہمام بن منبہ سے روایت ہے ابوہریرہ نے حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے سنکر کئی حدیثین بیان کین ان مین

٢ـ امام احدکم للناس

سے ایک یہ بہی ہی کہ آپنے فرمایا جب کوی تم مین سے لوگونکو نماز پڑہاوے تو ہلکی نماز پڑہی کس لیے کہ جماعت
مین بوڑہے اور ناتوان ہوتے ہین البتہ جب اکیلی پڑہے تو جس طرح جی چاہے اپنی نماز ادا کرے **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ
فِی النَّاسِ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَذَا الْحَاجَةِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا جب کوی تم مین سے نماز پڑہاوے تو ہلکی نماز پڑہی اس لیے کہ لوگو نمین ناتوان اور بیمار اور کام والے ہوتے
ہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ
ن جعل — بَدَلَ السَّقِیْمِ الْکَبِیْرَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا وہی جو
ن باب منه — اوپر گذرا اس روایت مین بیمار کے بدلے بوڑہا ہی **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُمَّ قَوْمَکَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا قَالَ
فاجلسني — اُدْنُهْ فَجَلَّسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ثُمَّ وَضَعَ کَفَّهٗ فِیْ صَدْرِیْ بَیْنَ ثَدْیَیَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِیْ
ن واذا — ظَهْرِیْ بَیْنَ کَتِفَیَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَکَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الْکَبِیْرَ وَاِنَّ فِیْهِمُ
الْمَرِیْضَ وَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَاِنَّ فِیْهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ وَحْدَهٗ فَلْیُصَلِّ کَیْفَ شَاءَ
ترجمہ عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اون سے فرمایا تم اپنی قوم کی
امامت کرو انہون نے کہا یا رسول میں اپنے دل مین کچہ پاتا ہون آپنے فرمایا میری نزدیک آ اور مجہے اپنے
سامنے بٹہایا پہر اپنی ہتہیلی میرے سینے پر رکہی بعد اسکے فرمایا پہر جا اور اپنی ہتہیلی میری پیٹہہ پر مونڈہون کے بیچ
مین رکہی بعد اسکے فرمایا جا اپنا قوم کی امامت کیا کر **ف** نووی نے کہا یہ جو عثمان نے کہا مین اپنے دل مین
کچہ پاتا ہون اس سے مراد یہ ہی کہ عثمان کو ڈر ہوا ہوگا کہین امام بننے سے غرور اور تکبر نہو جاوے تو اللہ تعالے نے اسکو
دور کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہتہیلی کی برکت سے یا یہ مراد ہے کہ عثمان کے دل مین وسوسے بہت
آتے ہون گے اور ایسا شخص امامت کے لائق نہین خود مسلم نے عثمان سے روایت کیا مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ شیطان نے میری نماز مین حرج ڈالدی ہے مجہے قرآن شریف پڑہتے پڑہتے بہلا دیتا ہی آپنے فرمایا یہ ایک شیطان
ہے جسکا نام خنزب ہے جب تو اس قسم کا وسوسہ پاوے تو اللہ کی پناہ مانگ یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
پڑہ اور بائین طرف تین بار تہوک عثمان نے کہا مینے ایسا ہی کیا وہ حال میرا جاتا رہا انتہی **ت** اور
جو کوی کسی قوم کی امامت کرے تو وہ ہلکی نماز پڑہے کس لیے کہ لوگون مین کوئی بوڑہا ہے کوی بیمار ہے

کوئی کام والا ہے البتہ جب اکیلے پڑہے تو جس طرح جی چاہے پڑہے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا
عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ ترجمہ
عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اخیر بات جو مجھسے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب تو
امامت کرے لوگوں کی تو نماز کو ہلکا کر عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْجِزُ فِی الصَّلٰوةِ
وَیُتِمُّ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختصر نماز پڑہتے تہے لیکن پوری
(یعنے رکوع اور سجود اور سب ارکان کو اچہی طرح ادا کرتے تہے) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِیْ تَمَامٍ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑہتے تہے اور پوری عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا
صَلَّیْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ انس بن مالک نے کہا مین نے کسی امام کے پیچہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور پوری
نماز نہین پڑہی عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِیِّ مَعَ
اُمِّهٖ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ فَیَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ الْخَفِیْفَةِ اَوْ بِالسُّوْرَةِ الْقَصِیْرَةِ ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مین بچہ کا رونا سنتے جو اپنی ماں کے ساتہہ ہوتا آپ چہوٹی سورت پڑہتے
ف اور نماز کو جلدی ختم کر دیتے تاکہ عورت کو تکلیف نہو اور بچہ زیادہ نہ روے سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خاص و عام سب پر شفقت تہی اور آپ رحمۃ للعالمین تہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو مقتدیوں کی
رعایت ضرور ہے اور عورتون کا مردون کے ساتہہ نماز پڑہنا اور بچون کا مسجد مین لیجانا درست ہے اگرچہ بہتر یہی ہے بہت چہوٹے
بچے جو پاخانہ یا پیشاب ہر جگہ کر دیتے ہین مسجد مین نہ لائے جاوین نووی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَدْخُلُ الصَّلٰوةَ اُرِیْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِیِّ فَاُخَفِّفُ
مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ بِهٖ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین
نماز شروع کرتا ہون اور چاہتا ہون کہ لنبا کرون اسکو مین بچہ کا رونا سنکر نماز کو ہلکا کر دیتا ہون اس خیال سے کہ ماں کو بچے
کے رونے پر بہت رنج ہوگا **بَابُ اعْتِدَالِ اَرْكَانِ الصَّلٰوةِ وَتَخْفِیْفِهَا فِیْ تَمَامٍ** نماز مین سب
ارکان کو اعتدال سے پورا کرنا اور نماز کو ہلکا پڑہنا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ قِیَامَهٗ فَرَكْعَتَهٗ فَاعْتِدَالَهٗ بَعْدَ رُكُوْعِهٖ فَسَجْدَتَهٗ

بخاری و مسلم

بخاری و مسلم

بخاری و مسلم

باب اعتدال الصلوٰۃ و تمامہا

فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجْدَتَهُ فَجَلْسَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيْمِ وَالْاِنْصِرَافِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ ترجمہ براء بن عازب سے
روایت ہے کہ مین نے جانچا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نماز کو تو معلوم ہوا کہ آپکا قیام پھر رکوع پھر رکوع سے کھڑا ہونا
پھر سجدہ اور دونون سجدونکے درمیان کا جلسہ پھر دوسرا سجدہ اور سجدہ اور سلام کے بیچ کا جلسہ سب برابر تھے
ف یعنے قریب قریب تھوڑا بہت فرق ہو گا شائد قیام اور تشہد کا جلسہ کچھ زیادہ ہو نووی نے کہا یہ حدیث
محمول ہے بعض احوال پر ورنہ دوسری احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ آپ کا قیام طویل ہوتا اور آپ فجر کی نماز مین
ساٹھ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑھتے اور ظہر مین الم تنزیل السجدہ پڑھتے اور نماز کھڑی ہوتی پھر جانے والا بقیع کو
کو جاتا حاجت کے لیے اور حاجت سے فارغ ہو کر آن کر وضو کرتا مسجد آتا تو آپ پہلی رکعت مین ہوتے اور سورہ
مومنین آپ نے پڑھی اور مغرب مین والطور اور والمرسلات اور بخاری کی روایت مین سورہ اعراف بہر حال
ان حدیثون سے یہ امر نکلتا ہے کہ آپ قیام کو طویل کرتے اور کبھی ایسا ہی کرتے ہونگے جیسے اس حدیث
مین ہے عَنِ الْحَكَمِ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوْفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ زَمَنَ ابْنِ الْاَشْعَثِ فَاَمَرَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ
عَبْدِ اللّٰهِ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّيْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ قَدْرَ مَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا
لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ
لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ
ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوْعُهُ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَسُجُوْدُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ قَدْ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَلَمْ تَكُنْ
صَلٰوتُهُ هٰكَذَا ترجمہ حکم سے روایت ہے کہ کوفہ پر ایک شخص غالب ہوا ابن اشعث کے زمانے مین اسکا نام
حکم نے بیان کیا وہ شخص مطر بن ناجیہ تھا جیسے دوسری روایت مین اسکی تصریح ہے اس نے حکم کیا ابو عبیدہ
بن عبد اللہ بن مسعود کو نماز پڑھانے کا وہ نماز پڑھاتے تھے تو جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے ہوتے جتنی
مین یہ دعا پڑھ لیتا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ
لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ مین نے یہ عبد الرحمن بن ابی لیلی سے بیان کیا انہون نے
کہا مین نے براء بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام
اور سجدہ اور سجدون کے بیچ کا جلسہ یہ سب برابر برابر ہوتے شعبہ نے کہا مین نے یہ حدیث عمرو بن مرہ سے بیان کی تو انہون

نے کھا میں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی کو دیکھا تھا اونکی نماز تو ایسی نہ تھی اس سے معلوم ہوا کہ حکم کی روایت ابن ابی
لیلے سے قابل اعتبار کے نہیں ہے **عن** الحکم ان مطر بن ناجیۃ لما ظھر علی الکوفۃ امر
ابا عبیدۃ ان یصلی بالناس وساق الحدیث ترجمہ حکم سے روایت ہے مطر بن ناجیہ جب کوفہ پر غالب ہوئے
تو ابو عبیدہ کو نماز پڑہانے کا حکم کیا پہر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اسی طرح جیسے اوپر گذرا **عن** انس
قال انی لا آلو ان اصلی بکم کما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بنا قال فکان
انس یصنع شیئا لا اراکم تصنعونہ کان اذا رفع راسہ من الرکوع انتصب قائما حتی
یقول القائل قد نسی واذا رفع راسہ من السجدۃ مکث حتی یقول القائل قد نسی
ترجمہ انس سے روایت ہے انہوں نے کھا میں کوتاہی نہیں کرتا تمہارے ساتھ نماز پڑہنے میں جس طرح رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ پڑہتے تھے ثابت نے کھا انس ایک کام کرتے میں تم کو نہیں دیکھتا وہ کام کرتے
ہوئے وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہانتک کہ کھنے والا کہتا وہ بہول گئے اور جب سجدے سے سر
اٹھاتے تو اتنا ٹھہرتے کہ کھنے والا کھتا وہ بہول گئے **عن** انس قال ما صلیت خلف احد اوجز صلوۃ
من صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تمام کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم متقاربۃ وکانت صلوۃ ابی بکر متقاربۃ فلما کان عمر بن الخطاب مد فی صلوۃ الفجر وکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوھم
ثم یسجد ویقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوھم ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے
کسی کے پیچہے اتنی مختصر نماز نہیں پڑہی جتنی مختصر اور پہر پوری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچہے پڑہی آپ
کے نماز قریب قریب تھی یعنے ہر ایک رکن جیسے قیام اور رکوع اور سجود یہ سب ایک دوسرے کے برابر برابر ہوتے
اور ابو بکر کی نماز بہی ایسی ہی تھی جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا تو انہوں نے فجر کی نماز کو لنبا کر دیا اور رسول اللہ صلعم
جب سمع اللہ لمن حمدہ کھتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم لوگ کھنے لگتے شاید آپ بھول گئے پہر سجدے میں
جاتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اتنی دیر تک بیٹہتے کہ ہم کھتے آپ بہول گئے **باب** متابعۃ الامام
والعمل بعدہ امام کی پیروی کرنا اور ہر ایک کام امام کے بعد کرنا **عن** عبد اللہ بن یزید قال حدثنی
البراء وھو غیر کذوب انھم کانوا یصلون خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاذا رفع راسہ من الرکوع لم ار احدا یحنی ظھرہ حتی یضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جبهته على الارض ثم يخر من وراءه سجدا ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے براء
بن عازبؓ نے حدیث بیان کی وہ جھوٹے نہ تھے صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے پھر جب آپ
رکوع سے سر اٹھاتے تو میں کسی کو اپنی پیٹھ جھکاتے نہ دیکھتا یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیشانی
زمین پر رکھتے اسکے بعد سب لوگ آپکے پیچھے سجدہ میں جاتے ف یہ جو اس روایت میں ہے وہ جھوٹے
نہ تھے عبداللہ بن یزید کا قول ہے اور مقصود اس سے یہ ہے کہ براء تو صحابی تھے اور صحابی سب ثقہ ہیں اون کے
ساتھ جھوٹ بولنے کا گمان نہیں ہو سکتا تو حدیث کی صحت میں کوی شبہ نہیں اور ابن معین نے جو کہا ہے کہ
یہ قول ابو اسحاق کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ عبداللہ بن یزید جھوٹے نہ تھے تو یہ خطا ہے سوا اسکے عبداللہ بن یزید بھی صحابی
ہیں اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مقتدی سجدہ کے لیئے نہ جھکے جب تک امام اپنی پیشانی زمین پر نہ لگاوے البتہ
اگر امام کے جلدی سر اٹھانے کا ڈر ہو تو مضائقہ نہیں کہ امام کے ساتھ ہی سجدہ میں جاوے پر سنت یہی ہے کہ
ہر ایک رکن کو امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرے (نووی) مختصراً عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ
حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ
نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهُ ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے مجھ سے براء نے بیان کیا اور وہ جھوٹے نہ تھے کہا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوی نہ جھکتا سجدے کے لیے جب تک
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں نہ جاتے پھر ہم آپکے بعد سجدہ میں جاتے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
يَزِيْدَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا رَكَعَ رَكَعُوْا فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ نَزَلْ قِيَامًا
حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ نَتَّبِعُهُ ترجمہ عبداللہ بن یزید سے روایت ہے وہ کہتے
تھے منبر پر حدیث بیان کی ہم سے براء بن عازبؓ نے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب
آپ رکوع کرتے تھے ہم بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم کھڑے رہتے
یہانتک کہ آپ کو دیکھتے زمین پر پیشانی رکھتے اسوقت ہم بھی سجدہ میں جاتے عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْنُوْ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ وَقَالَ زُهَيْرٌ لنبي الله
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْكُوْفِيُّوْنَ أَبَانُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَتّٰى نَرَاهُ يَسْجُدُ ترجمہ براء سے روایت

ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ (نماز پڑہتے) تہے تو ہم مین سے کوئی اپنی پیٹہہ نہ جہکاتا یہانتک کہ آپ کو سجدے مین نہ دیکہتا **عن** عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَءُ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ وَكَانَ لَا يَحْنِي رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْتَتِمَّ سَاجِدًا **ترجمہ** عمرو بن حریث سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلعم کے پیچہے نماز فجر کی پڑہی تو مین نے سنا آپکو فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس پڑہتے ہوئے یعنے سورہ اذا الشمس) اور ہم مین سے کوئی اپنی پیٹہہ نہ جہکاتا جب تک آپ پوری طرح سجدے مین نہ جاتے

باب مَا يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ جب رکوع سے سر اوٹہاوے تو کیا کہے **عن** ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ الْأَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جب رکوع سے اپنی پیٹہہ اٹہاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد اخیر تک یعنے سنا اللہ نے جو کوئی اس کی تعریف کرے یا اللہ تیری تعریف کرتا ہون آسمانون بہر اور زمین بہر اور جو چیز تو چاہے بعد اسکے اوس بہر **ف** نووی نے کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر تعریف اللہ تعالی کے جسم ہوتی تو آسمان زمین بہر جاتے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مقتدی و امام سبکو یہ دعا پڑہنا مسنون ہے **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ الْأَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے اللہم ربنا لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شی بعد **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمَاءِ وَمِلْأُ الْأَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَمَاءِ الْبَارِدِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یون فرمایا کرتے تہے یا اللہ تیری تعریف ہے آسمان بہر کر اور زمین بہر کر اور پہر جو چیز تو چاہے اس بہر کر یا اللہ پاک کر مجہکو برف اور اولے اور ٹہنڈے پانی سے یا اللہ پاک کر مجہکو گناہون سے اور خطاؤن سے جیسے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے **ف** نووی نے کہا یہ مبالغہ ہے مجاز اً گناہون سے پاک ہونے کیلیے اور گناہ اور خطا ایک ہین یا گناہ سے حق العباد

رأسه

السموات

مراد ہے اور خطا سے حق اللہ **عن** شعبۃ بھذا الاسناد فی روایۃ معاذ کما ینقی الثوب الابیض من الدنس وفی روایۃ یزید من الدنس **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا ۔

عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع رأسہ من الرکوع قال ربنا لک الحمد ملأ السموات والارض وملأ ما شئت من شیء من بعد اھل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے ربنا لک الحمد اخیر تک اے پروردگار ہمارے تجھکو سراہتا ہوں آسمانوں بھر اور زمین بھر اور پھر جو چیز تو چاہے اس کے بعد اس بھر تو لائق ہے تعریف اور بزرگی کے بہت سچی بات جو بندے نے کہی (اور ہم سب تیرے بندے ہیں) یہ ہے اے اللہ ہمارے جو تو دیوے اسکا روکنے والا کوئی نہیں اور جو تو روکے اسکا دینے والا کوئی نہیں کوشش کرنیوالے کی کوشش تیرے سامنے فائدہ نہیں دیتی (بلکہ جو تو چاہے وہ ہوتا ہے اس دعا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ بندے کی سب باتوں میں یہ بڑھ چڑھ کر ہے کیونکر نہ ہوگی اس میں تفویض ہے ہر امر کی خداوند کریم کو اور بیان ہے بندوں کی عاجزی کا اور شہنشاہ مالک کی قدرت کاملہ کا سبحان اللہ **فائدہ** دنیا کے کاموں اور مقصدوں کے لیے لوگ کوشش کرتے ہیں اور بہت لوگ کوشش سے فائدہ ہونے کے بھی قائل ہیں پر بعد بہت بڑی غور اور خوض کی یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک مقصد کے لیے صدہا ہزارہا اسباب ہوتے ہیں اور ان اسباب میں سے بہت سے اتفاقی اور غیر اختیاری اسباب کا جمع کرنا بندے کی قدرت سے باہر ہے پس ہر ایک مقصد کا حاصل کرنا قدرت سے باہر ہے اور جب باہر ہوا تو تقدیر الٰہی پر شاکر رہنا اور ظاہر میں جھوٹ موٹھ دنیا داروں کی ملامت سے بچنے کے لیے ہاتھ پاؤں کو ہلانا لیکن بھروسا اور اعتقاد خدا پر رکھنا ٹھیک ہے اور یہی طریقہ ہے علماء اور فضلاء اور عرفا کا اور اسی میں راحت ہے اور خلاصی ہے رنج اور غم سے اس کے خلاف میں تباہی اور بربادی اور مصیبت ہے میں تو تدبیر کے بہت خلاف ہوں اور پہلے بہل کچھ تدبیر کا قائل تھا پر اب نہیں اور خدا کے اوپر اعتماد کرنیکو بہتر سمجھتا ہوں یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید ۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفع رأسہ من الرکوع قال اللھم ربنا لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وما بینھما وملأ ما شئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد لا مانع لما اعطیت ولا معطی

وفی
ن بابغیۃ
ن ملأ الارض

لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری مگر اس روایت مین احق ما قال العبد کلنا لک عبد نہین ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْلِهِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَلَمْ يَقُلْ مَا بَعْدَهُ ترجمہ ابن عباس سے وہی روایت ہے جو اوپر گذری اس مین یہ عاملاء ما شئت من شیء بعد تک ہے آگے نہین ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ رکوع اور سجدے مین قرآن پڑہنے کی ممانعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مرض موت مین) پردہ اٹھایا اور لوگ صف باندہے کہڑے تہے ابوبکر صدیق کے پیچہے آپنے فرمایا اے لوگو اب نبوت کی خوشخبری دینے والون مین سے کچہ نہ رہا (کیونکہ نبوت کا خاتمہ مجہپر ہوگیا) مگر نیک خواب جسکو مسلمان دیکہے یا اسکے واسطے کوی اور دیکہے اور تم کو معلوم ہے کہ منع کیا گیا مین قرآن کو پڑہنے سے رکوع یا سجدے مین رکوع مین تو اپنے رب کی بڑائی کرو یعنے سبحان ربی العظیم کہو اور سجدے مین کوشش کرو دعا مین تو دعا تمہاری قبول ہو

ف نووی نے کہا اس حدیث ہے رکوع اور سجود مین قرآن پڑہنے کی ممانعت نکلی بلکہ رکوع مین صرف تسبیح کرے اور سجدے مین تسبیح اور دعا اگر کسی نے رکوع یا سجدے مین قرأت کی سوا سورہ فاتحہ کے اور کوی سورة پڑہے تو مکروہ ہے لیکن نماز باطل نہوگی اور سورہ فاتحہ کے پڑہنے مین دو قول مین ایک یہ ہے کہ مکروہ ہے اور سورتون کیطرح اور نماز باطل نہ ہوگی اور دوسرے یہ کہ حرام ہے اور نماز باطل ہوجاویگی یہ جب ہے کہ قصداً پڑہے اور جو بہولے سے پڑہی تو نماز مکروہ نہوگی لیکن سجدہ سہو کرے دونون صورتون مین امام شافعی کے نزدیک اور علماء نے مستحب جانا ہے رکوع مین سبحان ربی العظیم کہنا اور سجدے مین سبحان ربی الاعلی تین تین بار اگر ایک بار کہے گا تو بہی کافی ہے اور تسبیح رکوع اور سجود مین سنت ہے واجب نہین ہے مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی کا یہی قول ہے اور امام احمد اور ایک طائفہ اہل حدیث کے نزدیک واجب ہے بدلیل ظاہر حدیث کے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَرَأْسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ

فِيهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا
الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تُرَى لَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا اور آپ کے سر پر پٹی باندھی ہوئی تھی مرض موت مین تو فرمایا یا اللہ مین نے
تیرا پیغام پہونچادیا تین بار ایسا ہی فرمایا اب نبوت کی خبر دینے والو نمین سے کوئی چیز نہین رہی مگر نیک خواب جو
نیک بندہ دیکھے یا اسکے لیے دیکھا جاوے بعد اسکے ایسا ہی بیان کیا جیسے اوپر گذرا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا ترجمہ حضرت علی سے
روایت ہے کہا منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رکوع یا سجدے مین قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا
مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع اور سجدہ مین قرآن پڑھنے سے اور مین یہ نہین کہتا کہ تم کو منع کیا
ف اس سے یہ غرض نہین کہ تمکو رکوع یا سجدہ مین قرآن پڑھنے کی اجازت ہے بلکہ ممانعت عام ہے سب کے
لیے پر احتیاطاً حضرت علی نے حدیث کی نقل کرنے مین اتنا تصرف بھی جائز نہ رکھا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي
حِبِّي أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا ترجمہ حضرت علی نے کہا منع کیا مجھکو میرے محبوب نے یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ قَالُوا نَهَانِي عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
وَأَنَا رَاكِعٌ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي رِوَايَتِهِمُ النَّهْيَ عَنْهَا فِي السُّجُودِ كَمَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ
وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ ترجمہ حضرت علی نے کہا منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے قرآن پڑھنے سے رکوع مین اس روایت مین سجدے کا ذکر نہین ہے عَنْ عَلِيٍّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي
السُّجُودِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین سجدے کا ذکر نہین ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ
نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ لَا يَذْكُرُ فِي الْإِسْنَادِ عَلِيًّا ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے مجھے رکوع مین قرآن پڑھنے کی ممانعت ہوئی اس اسناد مین حضرت علی کا ذکر نہین ہے بَابُ مَا
يُقَالُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ رکوع اور سجدے مین کیا کہنا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ

ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بندہ اپنے پروردگار سے سجدہ مین بہت نزدیک ہوتا ہے تو بہت دعا کرو سجدہ مین **ف** نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ نزدیک ہوتا ہے اس کے رحمت اور فضل سے اور اس حدیث مین رغبت ہی سجدہ مین دعا کیلیئے اور دلیل ہے اس شخص کی جو سجدہ کو قیام سے افضل بتاتا ہے اور اس باب مین تین قول ہین ایک یہ کہ سجدہ مین بہت دیر کرنا اور سجدہ اور رکوع زیادہ کرنا طول قیام سے افضل ہے اسکو ترمذی اور بغوی نے ایک جماعت علماء سے نقل کیا اور ابن عمر بہی سجدہ کے طول کو افضل جانتے ہین دوسرے یہ کہ طول قیام افضل ہے امام شافعی کا یہی مذہب ہے کیونکہ جابر کی روایت صحیح مسلم مین موجود ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس مین قنوت یعنی قیام طویل ہو اور قیام کا ذکر قرات ہی اور سجدے کا ذکر تسبیح ہی اور قرآن افضل ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ قیام مین سجدہ سے زیادہ طول کرتے تیسری یہ کہ دونون برابر ہین فضیلت مین امام احمد نے اس مسئلہ مین توقف کیا ہے اور کوی حکم نہین دیا اور اسحاق ابن راہویہ نے کہا کہ دن کو رکوع اور سجود زیادہ کرنا افضل ہے اور رات کو قیام طویل انتہی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ وَسِرَّهٗ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ مین یہ دعا کرتے اللھم اغفرلی اخیر تک یعنی ای اللہ بخشدی میری سب گناہ ہون تھوڑی ہون یا بہت اول ہون یا آخر چھپی ہون یا کہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ مین اکثر یہ فرماتے تہے سبحانک اللہم وبحمدک اللہم اغفرلی قرآن پر عمل کرتے تہے **ف** قرآن مین یہ وارد ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ اسکے موافق آپ تسبیح اور استغفار بہت کرتے تھے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِیْ اَرَاكَ اَحْدَثْتَهَا تَقُوْلُهَا قَالَ جُعِلَتْ لِیْ عَلَامَةٌ فِیْ اُمَّتِیْ اِذَا رَاَیْتُهَا قُلْتُهَا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَةِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات سے پہلے اکثر فرماتے تہے سبحانک اللہم وبحمدک استغفرک واتوب الیک مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا کلمے ہین جنکو آپنے نکالا ہے آپ انہین کو کہا کرتے ہین

باب ما یقال فی الرکوع والسجود

آپنے فرمایا خدا نے میرے لیے ایک نشانی مقرر کر دی ہے میری امت میں جب میں اسکو دیکھتا ہون تو ان کلمون کو کہتا ہون اذا جاء نصر اللہ والفتح آخر سورۃ تک **ف** سورہ اذا جاء نصر اللہ مکہ فتح ہونے کے بعد اتری جب اسلام پہیل گیا اور جوق جوق لوگ مسلمان ہونے لگے اللہ تعالے نے اس سورت میں اپنے پیغمبر کو خوشخبری دی اور فرمایا خدا کی پاکی بول اور استغفار کر او ضمناً اس سورت مین اشارہ ہے آپکی وفات کے قرب کی طرف کیونکہ نبوت کا کام پورا ہو گیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استغفار بصیغہ متکلم درست ہے اور بعضون نے اسکو مکروہ جانا ہے اس خیال سے کہ کہین پہر گناہ نہ کرے اور جھوٹہ مین مبتلا ہو و بر فضل یہ ہے کہ یون کہے اللہم اغفرلی **عن** عائشۃ قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منذ نزل علیہ اذا جاء نصر اللہ والفتح یصلی صلوۃ الا دعا وقال فیہا سبحانک ربی وبحمدک اللہم اغفرلی **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جب سے سورہ اذا جاء نصر اللہ و فتح اتری آپ جب نماز پڑہتے تو دعا کرتے اور فرماتے سبحانک ربی وبحمدک اللہم اغفرلی یعنے پاک ہی تو اے رب میرے اور شکر ہے تیرا یا اللہ بخشدے مجھکو **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ قالت فقلت یا رسول اللہ اراک تکثر من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ فقال خبرنی ربی انی سارٰی علامۃ فی امتی فاذا رأیتہا اکثرت من قول سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ فقد رأیتہا اذا جاء نصر اللہ والفتح فتح مکۃ ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ فرماتے تہے سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ آپنے فرمایا مجھے میرے رب نے بیان کیا تو ایک نشانی دیکھے گا اپنی امت مین پہر جب مین اس نشانی کو دیکھتا ہون تو تسبیح کہتا ہون یعنے یہی سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ کہتا ہون وہ نشانی شاید یہ ہے اذا جاء نصر اللہ اخیر تک یعنے جب اللہ کی مدد آگئی اور مکہ فتح ہو گیا اور لوگ خدا کے دین مین جوق جوق شریک ہونے لگے تو اللہ کی تعریف کر پاکی بول اور بخشش مانگ اوس سے وہ بخشنے والا ہے **عن** ابن جریج قال قلت لعطاء کیف تقول انت فی الرکوع قال اما سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت فاخبرنی ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ قالت افتقدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فظننت انہ ذہب الی بعض نسائہ فتجسست ثم رجعت فاذا

قالت فقال اخبرنی ربی عز وجل

باب منہ

هُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَقُلْتُ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ اِنِّىْ لَفِىْ شَاْنٍ وَّاِنَّكَ لَفِىْ اٰخَرَ **ترجمہ** ابن جریج سے روایت ہی مین نے عطا سے کہا تم رکوع مین کیا کہتے ہو انہون نے کہا سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت تو مجہہ سے ابن ابی ملیکہ نے روایت کیا انہون نے حضرت عائشہ سے سنا انہون نے کہا ایک رات مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس نہ پایا مین سمجھی آپ شاید کسی اور بی بی پاس گئے ہین اور مین نے ڈھونڈا پھر بولی تو آپ رکوع یا سجدے مین تہے اور فرما رہے تہے سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت مین نے کہا میرے مان باپ آپ پر صدقے ہون مین کس خیال مین تھی اور آپ کس کام مین مصروف ہین

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ يَدِىْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِى الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی ایک رات مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پایا بچھونے پر مین نے ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپکے تلوے پر پڑا آپ سجدے مین تہے اور دونون پاؤن کہڑے تہے اور فرماتے تہے اللہم انی اعوذ برضاک اخیر تک یعنی اے اللہ میرے مین پناہ مانگتا ہون تیری رضامندی کی تیرے غصے سے اور تیری بخشش کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری تجھہ سے مجھے تیری تعریف کرنے کی طاقت نہین تو ایسا ہی جیسے تونے خود اپنی تعریف کی **فائدہ** اس حدیث مین ان لوگون کی دلیل ہے جو کہتے ہین عورت کے چہونے سے وضو نہین جاتا ابو حنیفہ کا یہی قول ہے پر مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر علما کا یہ مذہب ہے کہ عورت کے چہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس حدیث مین وہ تاویل کرتے ہین کہ شاید کہ لمس حائل کے اوپر سے ہوگا اور وہ ضرر نہین کرتا

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے مین کہتے سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح یعنے پاک ہے وہ خداوند برکت والا پروردگار فرشتون کا اور روح کا **فائدہ** روح ایک بڑا فرشتہ ہی یا حضرت جبریل کو کہتے ہین یا روح ایک مخلوق ہے جنکو فرشتے نہین دیکھتے جیسے ہم فرشتون کو نہین دیکھتے (نووی)

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا

بَابُ فَضْلِ السُّجُوْدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

باب ما يقال في الركوع والسجود

سجدی کی فضیلت اور اسکی ترغیب **عن** معدان بن طلحة اليعمري قال لقيت ثوبان مولى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقلت اخبرني بعمل اعمله يدخلني الله به الجنة او قال قلت باحب
الاعمال الى الله فسكت ثم سالته فسكت ثم سالته الثالثة فقال سالت عن ذلك
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عليك بكثرة السجود لله فانك لا تسجد لله سجدة
الا رفعك الله بها درجة وحط عنك بها خطيئة قال معدان ثم لقيت ابا الدرداء فسألته
فقال لي مثل ما قال لي ثوبان **ترجمہ** معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت ہی مین ثوبان سے
ملا جو موسلے (غلام آزاد) تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا مجہکو ایسا کام بتلاؤ جس کی وجہ سے
اللہ تعالی مجہکو جنت مین لیجائے یا یون کہا مجہے کام بتاؤ جو سب کامون سے زیادہ اللہ کو پسند ہی یہ سنکر
ثوبان چپ ہو رہے پہر مین نے پوچہا پہر چپ ہو رہے پہر پوچہا تیسری بار تو کہا مین نے یہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا آپنے فرمایا تو سجدہ بہت کیا کر اسواسطے کہ ہر ایک سجدی سے اللہ تعالی تیرا ایک درجہ
بلند کرے گا اور تیرا ایک گناہ معاف کریگا معدان نے کہا پہر مین ابو الدردا سے ملا اون سے بہی پوچہا انہون نے
بہی ایسا ہی کہا جیسے ثوبان نے کہا تہا **عن** ربيعة بن كعب الاسلمي قال كنت آبيت مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيه بوضوءه وحاجته فقال لي سل فقلت اسألك
مرافقتك في الجنة فقال او غير ذلك قلت هو ذاك قال فاعني على نفسك بكثرة السجود
ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہی مین رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہا کرتا اور آپ
کے لیے وضو اور حاجت کا پانی لاتا ایک بار آپنے فرمایا مانگ جو مانگتا ہے مین نے کہا مین آپ کی رفاقت
چاہتا ہون جنت مین آپنے فرمایا کچہہ اور مین نے کہا بس یہی آپنے فرمایا اچہا تو مدد کر بہت سجدی کرنے سے ؛
ف یعنی سجدہ اکثر کیا کر تو امید ہے کہ میرا ساتہہ تجہکو جنت مین ملجاوے کیونکہ سجدہ وہ عبادت ہی جس مین
بندی کو خدا سے نہایت قرب ہوتا ہے **باب** اعضاء السجود والنهي عن كف الشعر والثوب
وعقص الرأس في الصلوة سجدے کے اعضا کا بیان اور بالون اور کپڑے کے سمیٹنے کی ممانعت اور جوڑہ
باندہکر نماز پڑہنے کا بیان **عن** ابن عباس قال امر النبي صلى الله عليه وسلم ان يسجد على
سبعة اعظم ونهى ان تكفت شعره او ثيابه هذا حديث يحيى وقال ابو الربيع على
سبعة اعظم ونهى ان يكفت شعره وثيابه الكفين والركبتين والقدمين والجبهة

النبي

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے حکم کیگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سات ہڈیون پر سجدہ
کرنے کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ سجدے کے سات اعضا ہین اور سجدہ کرنیوالے کو وہ سب اعضا زمین
سے لگانا چاہیے اور سجدہ پیشانی اور ناک دونون پر کرنا چاہیے لیکن پیشانی کا تو زمین پر رکھنا واجب ہے اور
ناک کا لگانا مستحب ہے اگر ناک لگای اور پیشانی نہ لگای تو سجدہ درست نہ ہوگا امام مالک اور امام شافعی
اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک دونون مین سے ایک کا لگانا کافی ہے اور امام احمد اور ابن
حبیب کے نزدیک دونو کا لگانا ضرور ہے بموجب ظاہر حدیث کی اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ ظاہر حدیث کی بموجب
ناک اور پیشانی ایک عضو کے حکم مین ہے ورنہ سجدے کے اعضا آٹھ ہوجاوینگے دونون ہاتھ اور دونون کہٹنے اور
دونون پاؤن اور ناک اور پیشانی (نووی ملخصا) **ت** اور منع کیا بال اور کپڑے کے سمیٹنے کو **ف**
بال کا سمیٹنا یہ ہے کہ سر پر جوڑے کیطرح باندہے اس طرح نماز پڑہنا مکروہ ہے باتفاق علماء **ت**
یہ یحیی کی روایت ہی اور ابو الربیع نے کہا سات ہڈیون پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑے سمیٹنے کی ممانعت
کی سات ہڈیان یہ ہین دونون ہتھیلیان اور دونون کہٹنے دونون پاؤن پیشانی **عن** ابن عباس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم ولا اکف ثوبا ولا شعرا
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سجدہ کرنے کا
سات ہڈیون پر اور کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا **عن** ابن عباس قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یسجد علی سبعۃ ونہی ان یکفت الشعر والثیاب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول — یکفت سبع
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا اور ممانعت ہوی بال اور کپڑے سمیٹنے کی
عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم الجبہۃ و
اشار بیدہ علی انفہ والیدین والرجلین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب ولا الشعر ترجمہ — الی اکفت
عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات ہڈیون پر سجدہ کرنیکا
پیشانی پر اور اشارہ کیا آپنے اپنے ہاتھ سے ناک پر اور دونون ہاتھون پر اور دونون کہٹنون پر اور دونون
قدمونکی انگلیون پر اور حکم ہوا کپڑے اور بال نہ سمیٹنے کا **عن** عبد اللہ ابن عباس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علی سبع ولا اکفت الشعر ولا الثیاب الجبہۃ
والانف والیدین والرکبتین والقدمین ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجہے حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنیکا اور بالون اور کپڑون کو نہ سمیٹنیکا وہ سات
اعضا یہ ہین پیشانی اور ناک (یہ دونون ایک عضو کے حکم مین ہین) دونون ہاتہہ دونون گہٹنے دونون قدم **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ رَاٰی عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الْحَارِثِ یُصَلِّیْ وَرَاْسُہٗ مَعْقُوْصٌ مِنْ وَّرَائِہٖ فَقَامَ
فَجَعَلَ یَحُلُّہٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَالَکَ وَرَاْسِیْ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ ھٰذَا مَثَلُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ وَھُوَ مَکْتُوْفٌ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عباس نے دیکہا عبد اللہ بن حارث کو وہ جوڑہ باندہے ہوئے نماز پڑہ رہے تہے تو عبد اللہ بن عباس انکے جوڑے
کو کہولنے لگے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچہا تم نے میرا سر کیون چہوا عبد اللہ بن عباس نے کہا مین
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص بالون کا جوڑا باندہکر نماز پڑہے اس کی
مثال ایسی ہے جیسے کوئی ستر کہولکر نماز پڑہے **ف** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا اعادہ ضرور ہے اگر جوڑا
باندہکر نماز پڑہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک اعادہ ضرور نہین بلکہ نماز مکروہ ہوگی **بَابُ** الْاِعْتِدَالِ فِی
السُّجُوْدِ وَوَضْعِ الْکَفَّیْنِ عَلَی الْاَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَیْنِ عَنِ الْجَنْبَیْنِ وَرَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَیْنِ فِی
السُّجُوْدِ سجدہ کس طرح کرے دونون ہتہیلیان زمین سے لگاوے اور دونون کہنیان پہلوؤن سے جدا رکہے اور
پیٹ کو رانون سے جدا کرے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ
وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ انْبِسَاطَ الْکَلْبِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا اعضاء کو برابر رکہو سجدہ مین اور نہ بچہاوے کوئی تم مین سے اپنی باہون کو کتے کی طرح **ف** یعنی کہنیان
زمین سے نہ لگاوے اور نہ پسلیون سے ملاوے جیسے کتا بیٹہتا ہے بلکہ کہنیان زمین سے اوٹہی رہین اور دونون باہین کشادہ
رکہے اتنی کہ اگر بدن ننگا ہو تو بغلین نظر آوین **عَنْ** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَلَا
یَتَبَسَّطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ انْبِسَاطَ الْکَلْبِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ الْبَرَاءِ** قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ کَفَّیْکَ وَارْفَعْ مِرْفَقَیْکَ **ترجمہ** براء سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتہیلیان زمین پر رکہہ اور کہنیان زمین سے
اٹہائے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَالِکِ ابْنِ بُحَیْنَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَلّٰی
فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ سے روایت ہے
(بحینہ عبد اللہ کی مان کا نام ہے مالک کی بی بی کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتے تو دونون ہاتہون

بَابُ عَقْصِ الرَّأْسِ فِی الصَّلٰوۃِ

لِرَاْسِیْ

بَابُ تَرْکِ الْاِعْتِدَالِ فِی السُّجُوْدِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَیْنِ

یَبْتَسِطْ

لِیَنْبَسِطْ

بَابُ رَفْعِ الْمِرْفَقَیْنِ فِی السُّجُوْدِ

کو پہلو ونسے جدا رکہتے اتنا کہ آپکی بغلون کی سفیدی دکہلای دیتی **عن** جعفر بن ربیعۃ بھذا الاسناد وفی
روایۃ عمرو بن الحارث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد یجنح فی سجودہ حتی یری وضح ابطیہ وفی روایۃ
اللیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد فرج یدیہ عن ابطیہ حتی انی لاری بیاض ابطیہ **ترجمہ**
جعفر بن ربیعہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری عمرو بن الحارث کی روایت مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم جب
سجدہ کرتے تو دونون ہاتہونکو کشادہ رکہتے یعنے پہلو ونسے جدا رکہتے یہانتک کہ آپکی بغلونکی سفیدی دکہلای دیتی اور لیث
کی روایت مین یون ہے کہ رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتے تو دونون ہاتہ بغلونسے جدا رکہتے یہانتک کہ مین آپکی بغلونکی سفیدی
دیکہتا **عن** میمونۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد لو شاءت بھمۃ ان تمر بین یدیہ
مرت **ترجمہ** ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سجدے مین ہوتے اسوقت اگر بکری کا بچہ نکلنا چاہتا تو نکل
جاتا **ف** یعنی ہاتہونکو اتنا کشادہ رکہتے کہ انکے تلے سے بکری کا بچہ نکل سکتا **عن** میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد خوی بیدیہ یعنی جنح حتی یری وضح ابطیہ من ورائہ واذا قعد
اطمان علی فخذہ الیسری **ترجمہ** ام المومنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتے تو دونون ہاتہونکو پہلو سے
اتنا جدا رکہتے کہ آپکی بغلونکی سفیدی دکہلای دیتی پیچہے سے اور جب بیٹہتے تو اپنی بائین ران پر ٹیکا دیتے **ف** نووی نے کہا یہ پہلے
قعدے مین ہے لیکن اخیر قعدے مین تورک سنت ہے جیسے بخاری نے اپنی صحیح مین روایت کیا ابو حمید ساعدی سے تورک یہ ہے
ایکطرف نکالدیوے اور سرین پر زور دیکر بیٹہے **عن** میمونۃ بنت الحارث قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا سجد جافی حتی یری من خلفہ وضح ابطیہ قال وکیع یعنی بیاضھما **ترجمہ** ام المومنین میمونہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونون ہاتہونکو جدا رکہتے یہانتک کہ پیچہے سے آپکی بغلون
کی سفیدی نظر آتی **باب** ما یجمع صفۃ الصلوۃ وما یفتتح بہ ویختم بہ وصفۃ الرکوع والاعتدال منہ والسجود
والاعتدال منہ والتشہد بعد کل رکعتین من الرباعیۃ وصفۃ الجلوس بین السجدتین **ترجمہ** اس چیز کا بیان جو نماز کی صفت کو جامع ہے
اور جس سے نماز شروع کیجاتی ہے اور رکوع اور سجدہ اور انسے اعتدال کی ترتیب اور چار رکعتی نماز مین ہر دو رکعت
کے بعد تشہد کا بیان اور درمیان دونون سجدون اور پہلے تشہد کے بیٹہنے کا بیان **عن** عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم یستفتح الصلوۃ
بالتکبیر والقراءۃ بالحمد للہ رب العالمین وکان اذا رکع لم یشخص راسہ
ولم یصوبہ ولکن بین ذلک وکان اذا رفع راسہ من الرکوع لم یسجد

حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَائِمًا وَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ السَّجْدَۃِ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا وَکَانَ
یَقُوْلُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ التَّحِیَّۃَ وَکَانَ یَفْرِشُ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَیَنْصِبُ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی وَکَانَ یَنْہٰی
عَنْ عُقْبَۃِ الشَّیْطَانِ وَیَنْہٰی اَنْ یَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَیْہِ اِفْتِرَاشَ السَّبُعِ وَکَانَ یَخْتِمُ الصَّلٰوۃَ بِا
لتَّسْلِیْمِ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ نُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ وَکَانَ یَنْہٰی عَنْ عَقِبِ الشَّیْطَانِ ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع کرتے نماز کو اللہ اکبر کہکر اور قرارت کو الحمد للہ رب
العلمین سے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ سے کہتے) اور جب رکوع کرتے تو سر کو اونچا رکہتے نہ نیچا بلکہ (پیٹہہ کے برابر رکہتے
بیچ بیچ مین اور جب سر اٹہاتے رکوع سے تو سجدہ نکرتے یہانتک کہ سیدہے کہڑے ہو جاتے اور جب سجدے سے
سر اٹہاتے تو دوسرا سجدہ نکرتے یہانتک کہ سیدہے بیٹہہ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد (قعدے مین) التحیات
پڑہتے اور بایان پاؤن بچہاکر داہنا پاؤن کہڑا کرتے اور منع کرتے تہے شیطان کی بیٹہک سے **ف** جسکو اقعا
کہتے ہین وہ یہ ہی کہ دونون سرین کو زمین سے لگاوے اور پنڈلیون کو کہڑا کرے اور دونون ہاتہہ زمین پر رکہے
جیسے کتا بیٹہتا ہے **ف** اور منع کرتے تہے اس بات سے کہ آدمی اپنے دونون ہاتہہ زمین پر بچہا دیوے درندے
جانور کیطرح اور ختم کرتے تہے نماز کو سلام سے **ف** اس حدیث سے بہت سے مسئلے معلوم ہوے پہلے یہ کہ قرارت الحمد
للہ رب العالمین سے شروع کرے یہ دلیل ہے امام مالک اور انلوگونکی جو بسم اللہ کو سورہ فاتحہ مین داخل نہین سمجہتے
اور شافعی اور اکثر علماء نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ مقصود اس عبارت کا یہ ہی کہ قرآن کی سورتون مین سے پہلے
یہ سورہ پڑہتے تہے یعنی الحمد کی سورت اور مطلب نہین کہ الحمد للہ رب العالمین بغیر بسم اللہ کے پڑہتے تہے اور
بہت سی دلیلین اس امر پر قائم ہوی ہین کہ بسم اللہ جزہے سورۂ فاتحہ کا دوسرے یہ کہ رکوع مین پیٹہہ کو برابر رکہنا
چاہیے آگے اور پیچہے سے تیسری یہ کہ جب رکوع سے سر اٹہاوی تو سیدہا کہڑا ہو اسیطرح دونون سجدونکے بیچ مین
سیدہا بیٹہے چوتہی یہ کہ ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑہے اور امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک دونون تشہد
واجب ہین اس حدیث کے رو سے اور مالک اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک دونون تشہد سنت ہین اور امام
شافعی کے نزدیک پہلا تشہد سنت ہی اور دوسرا واجب ہی پانچوین یہ کہ بایان پاؤن بچہا دے اور داہنا پاؤن
کہڑا کرے قعدے مین امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونون قعدون مین اسیطرح بیٹہے اور امام مالک کے نزدیک دونون
قعدون مین تورک سنت ہی اور شافعی کے نزدیک جس جلسہ کے بعد سلام ہو اس مین تورک سنت ہی اور تورک کا
بیان اوپر گذر چکا اور امام شافعی کے نزدیک نماز مین جو جلسہ مین ایک دونون سجدونکے بیچ دوسری ہر رکعت کے بعد

کے بعد دوسرے سجدہ سے فراغت پا کر قیام سے پہلے اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں تیسرے تشہد اولی کا جلسہ چوتھی تشہد اخیر کا جلسہ پانچویں
یہ کہ نماز کو ختم کرے سلام پر مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور سلف و خلف کا یہی قول ہے کہ سلام فرض ہے اور بغیر اسکے
نماز صحیح نہیں ہوتی لیکن امام ابو حنیفہ اور ثوری اور اوزاعی کے نزدیک سلام سنت ہے اگر نکرے تب بھی نماز صحیح ہو جاویگی
بلکہ ابی حنیفہ کے نزدیک اگر سلام کے بدلے کوئی فعل نماز کے منافی جیسے حدث وغیرہ کرے تب بھی نماز تمام ہو جاویگی
(نووی مختصراً) **بَاب** سُتْرَةِ الْمُصَلِّي وَالنَّدْبِ الصَّلٰوةِ اِلٰى سُتْرَةٍ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَحُكْمِ
الْمُرُوْرِ وَدَفْعِ الْمَارِّ وَجَوَازِ الْاِعْتِرَاضِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَالصَّلٰوةِ اِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْاَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ وَبَيَانِ قَدْرِ
السُّتْرَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِذٰلِكَ نمازی کے سترہ کا بیان اور سترہ کیطرف نماز پڑھنے کا استحباب اور نمازی کے آگے گذرنیکی ممانعت
اور گذرنے والے کو دفع کرنے اور نمازی کے آگے لیٹنے کے جواز کا بیان اور سواری کیطرف نماز پڑھنا اور سترہ کے نزدیک ہونے
کا حکم اور سترہ کے اندازہ کا بیان اور جو مسائل سترہ کے متعلق ہیں انکا بیان **عَنْ** مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ
ذٰلِكَ **ترجمہ** موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے پالان
کی پچھلی لکڑی کے برابر کچھ رکھ لیوے اور نماز پڑھے اور پرواہ نکرے جو چیز چاہے اسکے پرے جاوے **ف** پالان کی پچھلی لکڑی دو تہائی ہاتھ
کے برابر ہوتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف زمین پر لکیر کھینچ لینا کافی نہیں ہے اگرچہ ایک حدیث اس باب میں آئی ہے کہ
لکیر کھینچنا کافی ہے اور امام احمد کا یہی قول ہے پر وہ حدیث ضعیف ہے **عَنْ** مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي
وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ اَيْدِيْنَا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُوْنُ بَيْنَ
يَدَيْ اَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَلَا يَضُرُّهُ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ **ترجمہ** موسیٰ بن طلحہ نے اپنے باپ سے
سنا ہم نماز پڑھتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے نکلا کرتے تھے تو بیان کیا ہمنے اسکا رسول اللہ صلعم سے آپ نے فرمایا اگر پالان کی
پچھلی لکڑی برابر کوئی چیز تمہارے سامنے ہو تو پھر سامنے سے کسی چیز کا جانا ضرر نہیں کرتا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سوال ہوا سترہ مصلی کا آپنے فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہیے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ كَمُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم سے سوال ہوا نمازی کے سترے کا آپنے فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر چاہیے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ اَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب سترۃ المصلی والندب الی الصلوۃ الی سترۃ

دو ترجمہ ایک باب

باب الصلوۃ الی الحربۃ

باب الصلوة الى الراحلة

باب المرور بين يدي المصلي ومن دنو السترة

فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَآءَهٗ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْاُمَرَآءُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عید کے دن باہر نکلتے تو حکم کرتے برچھہ گاڑنیکا اپنے سامنے پھر نماز پڑہتے اسکی آڑ مین اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور یہ امر سفر مین کرتے اسی وجہ سے امیرون نے اسکو مقرر کیا ہے (کہ برچھہ ساتھہ رکھتے ہین) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكُزُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَغْرِزُ الْعَنَزَةَ وَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا زَادَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهِيَ الْحَرْبَةُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برچھی کو گاڑتے اور اسکیطرف نماز پڑہتے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ اِلَيْهَا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی کو قبلہ کیطرف کرکے اسطرف نماز پڑہتے تھے **ف** اونٹنی کی آڑ مین نووی نے کہا اسحدیث مین دلیل ہے نماز جائز ہونیے پر حیوان کے نزدیک اور اونٹ کے نزدیک اور انہونکی تھان مین نماز پڑہنا مکروہ ہے اس ڈر سے کہ کہین وہ بگڑ کھڑی ہون اور نماز مین خلل واقع ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِلٰى بَعِيْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی کیطرف نماز پڑہتے تھے اور ابن نمیر نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی اونٹ کی طرف **عَنْ** اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ لَهٗ حَمْرَآءَ مِنْ اَدَمٍ قَالَ فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهٖ فَمِنْ نَائِلٍ وَّنَاضِحٍ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ سَاقَيْهِ قَالَ فَتَوَضَّاَ وَاَذَّنَ بِلَالٌ قَالَ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا يَقُوْلُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ ثُمَّ رُكِزَتْ لَهٗ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ لَا يُمْنَعُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ **ترجمہ** ابو جحیفہ سے روایت ہو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آیا مکہ مین اور آپ ابطح (ایک مقام ہے باب مکہ پر) مین تھے ایک لال چمڑے کے شامیانے مین تو بلال آپ کے لئے وضو پانی کا لیکر نکلے (اور آپ نے وضو کیا) پھر کسی کو پانی ملا اور کسی کو نہ ملا تو اس نے دوسرے سے لیکر ذرا سا چھڑک لیا **ف** یعنی حضرت صلعم کے وضو سے جو پانی بچا اسکو لوگون نے تبرک سمجھکر لینا

شروع کیا کسی کو تو پانی ملگیا اور کسی کو نہ ملا تو دوسرے نے اسپر دو چار قطرے چھڑک دیئے اور دوسری روایت مین یہ امر تصریح
سے موجود ہے کہ مین نے لوگونکو دیکھا کہ وہ وضو کا بچا ہوا پانی لے رہے تھے نووی نے کہا اس حدیث سے یہ بات ثابت
ہوتی ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنا درست ہے اور ان کے بچے ہوے کھانے یا پانی کا استعمال
بطور تبرک کے جائز ہے **ف** پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلے سرخ جوڑا پہنے ہوے گویا مین اس
وقت آپکی پنڈلیون کی سفیدی دیکھہ رہا ہون آپنے وضو کیا اور بلال نے اذان دی مین نے اونکے مونہ کی پیروی
کی جو داہنے اور بائین طرف پھیر کر کہتے تھے حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح **ف** نووی نے کہا اس
حدیث سے یہ امر نکلتا ہے کہ موذن کو حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح مین داہنے اور بائین طرف منہ
پھیرنا چاہیے لیکن قدم اور سینہ اپنا قبلے کیطرف سے نہ پھیرے صرف سر اور گردن پھیرا دے اور اسباب مین
تین مذہب ہین ایک یہ کہ حی علی الصلوۃ مین دونون بار داہنی طرف منہ پھیرے اور حی علی الفلاح مین دونون
بار بائین طرف منہ پھیرے اور یہ صحیح ہے دوسری یہ کہ ایک بار حی علی الصلوۃ داہنی طرف مونہہ پھیر کر
کہے اور ایک بار بائین طرف منہ پھیر کر اسیطرح حی علی الفلاح تیسری یہ کہ پہلے داہنی طرف مونہہ پھیر کر
حی علی الصلوۃ کہے پھر قبلے کیطرف مونہہ کرے پھر داہنی طرف مونہہ پھیرے اور حی علی الصلوۃ کہے پھر بائین
طرف مونہہ پھیرے اور حی علی الفلاح کہے پھر قبلے کیطرف مونہہ کرے پھر بائین طرف منہ کرے اور حی علی الفلاح
کہے **ترجمہ** پھر ایک بھالا گاڑہ گیا آپکے لیے اور آپ آگے بڑہے اور ظہر کی دو رکعتین پڑہین یعنی قصر کیا
اس لیے کہ سفر مین تھے آپکے سامنے سے گدہے اور کتے نکل رہے تھے آپ روکتے نہ تھے (کیونکہ بھالے
کا سترہ تہا) پھر عصر کی دو رکعتین پڑہین (دونون نمازون کو جمع کیا) پھر برابر دو ہی رکعتین پڑہتے رہے قصر
سے یہانتک کہ مدینہ مین پہونچے **عن** عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ اَنَّ اَبَاہُ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَیْتُ بِلَالًا اَخْرَجَ وَضُوْءًا فَرَاَیْتُ النَّاسَ
یَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِکَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْہُ شَیْئًا تَمَسَّحَ بِہٖ وَمَنْ لَمْ یُصِبْ مِنْہُ اَخَذَ مِنْ
بَلَلِ یَدِ صَاحِبِہٖ ثُمَّ رَاَیْتُ بِلَالًا اَخْرَجَ عَنَزَۃً فَرَکَزَھَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا فَصَلّٰی اِلَی الْعَنَزَۃِ بِالنَّاسِ رَکْعَتَیْنِ وَرَاَیْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ یَمُرُّوْنَ
بَیْنَ یَدَیِ الْعَنَزَۃِ **ترجمہ** عون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے انکے باپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
چمڑے کے شامیانے مین دیکھا اور مین نے بلال کو دیکھا انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہو

ہوا پانی نکالا تو لوگ اسکو لینے کیلیے جہپٹنے لگے پہر جسکو پانی ملگیا اوسنے بدن پر مل لیا اور جسکو نہ ملا اوس نے اپنے
ساتھی کے ہاتھہ سے ہاتھہ تر کر لیا پہر مین نے بلال کو دیکھا انہون نے برچھا نکالا اور اسکو گاڑا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سرخ جوڑا پہنے ہوئے اسکو (پنڈلیون تک) اوٹھاے ہوی نکلے اور برچھے کیطرف کہڑے ہوکر لوگون
کے ساتھہ دو رکعتین پڑہین اور مین نے دیکھا آدمیونکو اور جانورون کو وہ برچھے کے سامنے سے گذر رہی تہے عَنْ
عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَعُمَرَ
ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ فَلَمَّا كَانَ بِالْهَاجِرَةِ
خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلٰوةِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی مطلب ہے جو اوپر گذرا کچھہ کمی بیشی ہے
مالک بن مغول کی روایت مین ہی جب دوپہر ہوگئی تو بلال نکلے اور نماز کے لئے اذان دی عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ
قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ
وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ وَ
كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
دوپہر کو بطحا کیطرف نکلے اور وضو کیا پہر دو رکعتین ظہر کی پڑہین اور دو رکعتین عصر کی اور اپکے سامنے برچھی لگی
تہی اوس کے پار عورتین اور گدہے گذر رہے تہے ف اس حدیث سے سفر مین قصر اور جمع دونون ثابت ہوی
اور یہہ بہی نکلا کہ اگر سفر مین پہلی نماز کیوقت اترنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو عصر بہی اسی وقت پڑہ
لیوے اور یہہ جمع تقدیم ہے اور جو پہلے نماز کیوقت چلنے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کیوقت تو ظہر کی تاخیر کرے
اور عصر کے وقت ظہر اور عصر دونون پڑہ لیوے اور یہہ جمع تاخیر ہے عَنْ شُعْبَةَ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ
وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا حکم
کی روایت مین ہے کہ لوگون نے اپکے وضو کا بچا ہوا پانی لینا شروع کیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ
رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
بِالنَّاسِ بِمِنًى فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ
يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی مین گدہی کی مادیان پر سوار ہوکر آیا اون دنون مین
جوان ہونیکو تہا اور رسول اللہ صلعم نماز پڑہا رہی تہے منا مین مین صف کے سامنے آنکر اترا اور گدہی کو چھوڑ دیا وہ چرنے لگی اور مین صف
مین شریک ہوگیا پہر کسینے مجہپر اعتراض نہ کیا ف کہ تم صف مین کیسے چلے آئے اور گدہی کو وہان کیون چہوڑا اس

ن ابن ماجہ

لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سترہ تہا اور امام کا سترہ مقتدیونکے لئے بہی کافی ہے۔ ابن عباس کی عمر مین اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت کتنی تہی بعضون نے کہا دس برس کے بعضو نے کہا تیرہ برس کے بعضون نے کہا پندرہ برس کی اور یہی ٹہیک ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ اَقْبَلَ یَسِیْرُ عَلٰی حِمَارٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ بِمِنًی فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ قَالَ فَسَارَ الْحِمَارُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ ثُمَّ نَزَلَ عَنْہُ فَصَفَّ مَعَ النَّاسِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے وہ گدہے پر چڑہ کر آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے ہوے منا میں حجۃ الوداع مین نماز پڑہا رہے تہے تو گدہا صفونکے سامنے ہوکر نکلا پہر وہ اترے اور صف مین شریک ہوے عَنِ الزُّہْرِیِّ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِعَرَفَۃَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ عرفات مین نماز پڑہا رہے تہے عَنِ الزُّہْرِیِّ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ مِنًی وَّلَا عَرَفَۃَ وَقَالَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ اَوْ یَوْمَ الْفَتْحِ ترجمہ اس روایت مین نہ منا کا ذکر ہے نہ عرفات کا بلکہ حجۃ الوداع کہا یا مکہ کے فتح کا دن کہا لیکن صحیح حجۃ الوداع ہے) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَدَعْ اَحَدًا یَّمُرُّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلْیَدْرَاْہُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّمَا ہُوَ شَیْطَانٌ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز پڑہ رہا ہو تو اپنے سامنے سے کسیکو نہ نکلنے دیوے بلکہ اسکو دفع کرے جہانتک ہوسکے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے، ف دفع کرنے کا حکم بطور استحباب کے ہے نہ بطور وجوب کے اور کسی عالم نے اسکو واجب نہین کہا اور لڑنے سے یہ غرض نہین کہ ہتہیار چلاوے یا ایسا مارے کہ وہ مرجاوے پہر اگر وہ اچہی طور سے دفع کرنے مین مرجاوے تو اسپر قصاص نہین باتفاق علما لیکن دیت واجب ہوگی یا نہ ہوگی اس مین دو قول ہین یہ سب اسصورت مین ہے کہ نمازی نے اپنے سامنے آڑ کرلی ہو یا ایسی کونے مین نماز پڑہتا ہو جہان سے گذرنے کی ضرورت نہ ہوا نتہے مختصرا عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا مَعَ اَبِیْ سَعِیْدٍ یُّصَلِّیْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلٰی شَیْءٍ یَّسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ مِّنْ بَنِیْ اَبِیْ مُعَیْطٍ اَرَادَ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَدَفَعَ فِیْ نَحْرِہٖ فَنَظَرَ فَلَمْ یَجِدْ مَسَاغًا اِلَّا بَیْنَ یَدَیْ اَبِیْ سَعِیْدٍ فَعَادَ فَدَفَعَ فِیْ نَحْرِہٖ اَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَۃِ الْاُوْلٰی فَمَثَلَ قَائِمًا فَنَالَ مِنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ثُمَّ زَاحَمَ النَّاسَ فَخَرَجَ فَدَخَلَ

باب منع المار بين يدي المصلي

عَلیٰ مَرْوَانَ فَشَکیٰ اِلَیْہِ مَا لَقِیَ قَالَ وَدَخَلَ اَبُوْ سَعِیْدٍ عَلیٰ مَرْوَانَ فَقَالَ لَہٗ مَرْوَانُ مَا لَکَ وَلِابْنِ اَخِیْکَ
جَاءَ یَشْکُوْکَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ
اِلیٰ شَیْءٍ یَسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلْیَدْفَعْ فِیْ نَحْرِہٖ فَاِنْ اَبیٰ فَلْیُقَاتِلْہُ
فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ **ترجمہ** ابو صالح سمان سے روایت ہی مین ابو سعید کے ساتھ تہا وہ نماز پڑہ
رہے تہی جمعہ کے دن کسی چیز کی آڑ مین لوگون سے علیحدہ اتنے مین ابو معیط کی قوم کا ایک جوان آیا اور اس نے
انکے سامنے سے نکلنا چاہا ابو سعید نے اسکے سینہ مین مارا اس نے دیکہا تو اور طرف راستہ نپایا اور پہر دوبارہ انکے سامنے
سے نکلنا چاہا ابو سعید نے اور زور سے ایک مار ماری وہ سیدہا کہڑا ہو گیا اور ابو سعید سے لڑنے لگا پہر لوگون نے آگر اسی
روکا پہر نکلا اور مروان (جو حاکم تہا مدینے کا) کے پاس شکوہ کیا ابو سعید مروان پاس گئے مروان نے کہا تو نے
کیا کیا جو تیرے بہای کا بیٹا شکایت کرتا ہے ابو سعید نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تہے جب کوی تم مین
سے کسی چیز کی آڑ مین نماز پڑہے اور کوی شخص اسکے سامنے سے نکلنا چاہے تو اسکے سینے پر مارے اگر وہ نہ مانے
پس اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان **ف** یعنی شیطان کے کہے پر عمل کرتا ہے اور منع کرنے پر بری بات سے باز نہین
آتا یا شیطان کے سے کام کرتا ہے جو اچہی بات نہین مانتا یا خود شیطان ہے یعنے شریر اور خیرہ سر
سرکش ہے یہ سب صفات شیطانکی ہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَدَعْ اَحَدًا یَّمُرُّ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاِنْ اَبیٰ فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّ مَعَہُ الْقَرِیْنَ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوی تم مین سے نماز پڑہتا ہو تو
کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اسکے ساتھ شیطان ہے (یعنے جسکو خدا قرآن
مین نُقَیِّضْ لَہٗ کی آیت مین قرین فرماتا ہی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا
جیسے اوپر گذرا **عَنْ** بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُھَنِیَّ اَرْسَلَہٗ اِلیٰ اَبِیْ جُھَیْمٍ یَسْاَلُہٗ مَاذَا سَمِعَ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ قَالَ اَبُوْ جُھَیْمٍ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ
خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ شَھْرًا اَوْ
اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً **ترجمہ** بسر بن سعید سے روایت ہی زید بن خالد جہنی نے انکو بہیجا ابو جہیم (عبد اللہ

٢ باب التغليظ في المرور بين يدي المصلي

حارث بن صمہ انصاری) پاس یہ پوچہنے کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے اس شخص کے حق مین جو نماز کے سامنے سے گذرے ابو جہیم نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنیوالا جانے جو وبال اسپر ہے البتہ اگر چالیس تک کہڑا رہے تو اسکے لئے بہتر ہو سامنے گذرنے سے ابو النضر نے کہا مین نہین جانتا بسر نے کیا کہا چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ اَرْسَلَهُ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ دُنُوِّ الْمُصَلِّيْ مِنَ السُّتْرَةِ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ **ترجمہ** سہل بن ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نماز کو کہڑے ہوتے تہے تو اس مین اور قبلے کی دیوار مین اتنی جای تہی کہ ایک بکری نکل جاوے تو آپ دیوار کے بہت قریب کہڑے ہوتے تہے (یہی سنت ہے کہ نمازی حتے المقدور ستر ہکے نزدیک کہڑا ہو) عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْاَكْوَعِ اَنَّهُ كَانَ يَتَحَرّٰى مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيْهِ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَرّٰى ذٰلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرِّ الشَّاةِ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ڈہونڈتے تہے مصحف کی جگہ کو (یعنی جہان حضرت عثمان مصحف رکہتے تہے) انہون نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس جگہ کو ڈہونڈتے تہے اور درمیان منبر اور قبلے کی ایک بکری کے گذرنیکی جگہ تہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد مین نماز ادا کرنیکے لئے کوی ایک جای مقرر کرنے مین قباحت نہین بشرطیکہ وہ جای دوسری اور جایون سے زیادہ فضیلت رکہتی ہو ورنہ مکروہ ہے اور تدریس یا افتا کے لئے جای مقرر کرنے مین قباحت نہین عَنْ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِيْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ اَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا **ترجمہ** یزید سے روایت ہے سلمہ ڈہونڈکر اس ستون کے پاس نماز پڑہتے تہے جو مصحف کے نزدیک ہے مین نے انسے کہا اے ابا مسلم مین دیکہتا ہون تم جسطرح ہو سکتا ہے اسی ستون کے پاس نماز پڑہتے ہو انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکہا آپ ڈہونڈہ کر اسی ستون کے پاس نماز پڑہتے تہے

بَابُ قَدْرِ مَا يَسْتُرُ الْمُصَلِّيْ

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَاِنَّهُ يَسْتُرُهُ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهُ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قُلْتُ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ

مِنَ الْكَلْبِ الْاَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہنے کے لیئے کہڑا ہو اوراسکے سامنے پالان کی پچہلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ آڑ کے لیئے کافی ہے اگر اتنی بڑی (یا اس سے اونچی) کوئی شے اسکے سامنے نہ ہو اور گدہا یا عورت یا سیاہ کتا سامنے سے جاوے تو اسکی نماز ٹوٹ جاویگی میں نے کہا اے ابوذر یہ سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہی اگر لال کتا ہو یا زرد ہو انہون نے کہا اے بہتیجے میرے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی پوچہا تہا جیسے تونے مجہسے پوچہا آپنے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے **ف** یعنے شریر ہوتا ہے نووی نے کہا علماء کا اختلاف ہی اس مسئلے مین بعضے کہتے ہین ان چیزونکے سامنے جانے سی نماز ٹوٹ جاتی ہے اور امام احمد کے نزدیک سیاہ کتے کے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور عورت اور گدہے مین شبہ ہی اور مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک کسی چیز کے سامنے نکل جانے سے نماز نہین ٹوٹتی انہون نے اسحدیث کی تاویل کی ہے کہ قطع صلوۃ سے مراد اسکا نقص ہے نہ ابطال اور بعضون نے یہ دعوی کیا ہے کہ حدیث قطع کی منسوخ ہے دوسری حدیث لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ مُرُوْرُ شَيْءٍ سے پر یہ دعوی ثابت نہین ہو سکتا کیونکہ نسخ کے لیئے تاریخ کا دریافت ہونا ضرور ہے علاوہ اسکے حدیث لا یقطع الصلوۃ مرور شی ضعیف ہی لیتے **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ كَنَحْوِ حَدِيْثِهِ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِيْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ٹوٹ جاتی ہے نماز عورت اور گدہے اور کتے کے سامنے نکلنے سی اور ان سب سے بچاو یون ہو سکتا ہے کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز پالان کی پچہلی لکڑی کے برابر ہو **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نماز پڑہتے اور مین آپکے سامنے قبلے کیطرف پڑی ہوتی جیسے جنازہ سامنے رکہا ہوتا ہے **فائدہ** اس حدیث سے ان علماء نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہین عورت کے سامنے جانے سے نماز نہین ٹوٹتی لیکن نماز عورت کے سامنے پڑہنا مکروہ کہا ہے تاکہ دل پریشان نہو اور حضرت کی بات اور تہی دوسری یہ کہ اسوقت گہرون مین چراغ نہ تہا تاریکی تہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُصَلِّي صَلٰوتَهٗ مِنَ اللَّيْلِ كُلَّهَا وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِي
فَاَوْتَرْتُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی تہجد کی پوری نماز
ادا کرتے اور مین آپکے سامنے قبلے کیطرف آڑی پڑی ہوتی جب آپ چاہتے وتر ادا کرنا تو مجھے جگا دیتے مین
بھی وتر پڑھ لیتی **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وتر کی تاخیر اخیر رات تک مستحب ہے
اور جس شخص کو خود اپنی آنکھ کھلنے یا دوسرے کے جگا دینے پر بھروسا ہو تو اسکو مستحب ہے کہ وتر کو اخیر رات مین پڑھے
اگرچہ تہجد نہ پڑھتا ہو کیونکہ حضرت عائشہ تہجد نہین پڑھتی تھین جیسا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے پر وتر کو آپ
کے ساتھ پڑھتی تھین اور جس شخص کو جاگنے کا بھروسا نہ ہو وہ عشا کے بعد ہی وتر پڑھ لیوے **عَنْ**
عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ قُلْنَا الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقَالَتْ فقلنا
اِنَّ الْمَرْاَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ لَقَدْ رَاَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَرِضَةً
كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ وَهُوَ يُصَلِّي **ترجمہ** عروہ بن زبیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا نماز
کن چیزون کے سامنے جانے سے ٹوٹ جاتی ہے ہم نے کہا عورت اور گدہے کے حضرت عائشہ نے کہا
عورت بھی ایک برا جانور ہے مین خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے آڑی پڑی رہتی تھی جنازے کیطرح
اور آپ نماز پڑھا کرتے **عَنْ** عَائِشَةَ وَذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَ
الْمَرْاَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَبَّهْتُمُوْنَا بِالْحَمِيْرِ وَالْكِلَابِ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاِنِّي عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُوْ لِيَ
الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَجْلِسَ فَاُوْذِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ
رِجْلَيْهِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ کے سامنے ذکر ہوا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے کتے اور گدہے اور عورت کے سامنے نکل
جانے سے انہون نے کہا تم نے ہم کو گدہون اور کتون کے برابر کیا قسم ہے خدا کی مین نے خود دیکھا ہے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور مین آپکے سامنے تخت پر تھی قبلے کی طرف لیٹی ہوئے مجھے
حاجت ہوتی تو آپ کے سامنے بیٹھنا اور آپ کو تکلیف دینا مجھے برا لگتا مین تخت کے پاؤن کے
پاس سے کھسک جاتی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكِلَابِ وَالْحُمُرِ لَقَدْ
رَاَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيْرِ فَيَجِيْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيْرَ فَيُصَلِّي
فَاَكْرَهُ اَنْ اُسَنِّحَهٗ فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ حَتّٰى اَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي **ترجمہ** ام

المؤمنین عائشہ نے کہا تم نے ہم کو کتون اور گدہون کے برابر کر دیا حالانکہ مین نے خود اپنے تئین دیکہا ہے تخت پر لیٹی ہوئی پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آتے اور تخت کے بیچ مین نماز پڑہتے مجہو آپکے سامنے کہلنا برا معلوم ہوتا تو تخت کے پاؤن کیطرف مین کہسک کر لحاف سے باہر آتی عن عائشۃ قالت کنت انام بین یدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی واذا قام بسطتہما قالت والبیوت یومئذ لیس فیہا مصابیح ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے سوتی اور میری پاؤن آپکے سامنے قبلے کیطرف ہوتے تو جب آپ سجدہ کرنے لگتے میرا پاؤن دبا دیتے مین پاؤن سمیٹ لیتی پر جب آپ کہڑے ہو جاتے مین پاؤن پہیلا لیتی حضرت عائشہ نے کہا ان دنون گہرون مین چراغ نہ تہا **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے چہونے سے وضو نہین ٹوٹتا اور جمہور علماء کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ تاویل کرتے ہین کہ یہ چہونا کپڑے وغیرہ کے اوپر سے ہوگا اور اس سے وضو نہین ٹوٹتا عن میمونۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یصلی وانا حائض وربما اصابنی ثوبہ اذا سجد **ترجمہ** ام المؤمنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ وسلم نماز پڑہتے تہے اور مین آپکے سامنے ہوتی حیض کیحالت مین کبہی ایسا بہی ہوتا آپکا کپڑا میرے بدن سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے عن عائشۃ قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل وانا الی جنبہ وانا حائض وعلی مرط وعلیہ بعضہ الی جنبہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم رات کو نماز پڑہتے اور مین آپکے پہلو کیطرف ہوتی حیض کیحالت مین اور ایک چادر مین اوڑہی ہوتی اسمین سے کچہ ٹکڑا آپ پر بہی ہوتا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت نمازی کے پہلو مین کہڑی ہو تو نماز باطل نہ ہوگی یہی ہمارا اور اکثر علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جاوے گی اور یہ بہی ثابت ہوا کہ حائضہ عورت کے کپڑے پاک ہین مگر وہ مقام جہان خون لگا ہوا ہے اور کوئی نجاست البتہ وہ نجس ہے اور یہ بہی ثابت ہوا کہ حائضہ کے سامنے نماز پڑہ سکتے ہین اور ایک ہی کپڑا کچہ حائضہ پر ہو کچہ نمازی پر تو بہی قباحت نہین

باب الصلوۃ فی ثوب واحد وصفۃ لبسہ ایک کپڑے مین نماز پڑہنے کا بیان

عن ابی ہریرۃ ان سائلا سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی الثوب الواحد

فَقَالَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ کا روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کیا ایک کپڑا پہن کر جیسے صرف تہبند نماز درست ہے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو دو کپڑے
ہیں **ف** یعنے ایسے بہت لوگ ہیں جنکے پاس ایک کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا نہیں اور نماز تو سب پر فرض ہے
تو ایک کپڑے میں ضرور نماز درست ہوگی اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعودؓ سے اسکا خلاف منقول
ہے پر اسکی سند معلوم نہیں ہوتی اور اجماع ہے اس بات پر کہ نماز دو کپڑوں میں افضل ہے لیکن رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے ایسا ہی مروی ہے جیسے اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَادٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَیُصَلِّیْ اَحَدُنَا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اَوَكُلُّكُمْ یَجِدُ ثَوْبَیْنِ **ترجمہ** ابوہریرہؓ
سے روایت ہے ایک شخص نے پکارا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز
پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُصَلِّیْ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْهِ مِنْهُ شَیْءٌ **ترجمہ**
ابوہریرہؓ کا روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں اسطور نماز
نہ پڑھے کہ اسکے کاندھے پر کچھ نہو **ف** کیونکہ اگر کاندھے پر کپڑا نہ ہوگا تو احتمال ہے ستر کھلنے کا اگر ہاتھ سے
روکے تو ہاتھ باندھنے کی سنت میں خلل آویگا اور یہ ممانعت ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک کے نزدیک تنزیہی ہے اگر
کوئی ایک کپڑے میں اسیطرح نماز پڑھے کہ کاندھوں پر کچھ نہو تو نماز مکروہ ہوگی پر باطل نہ ہوگی اور امام
احمد اور بعض سلف کے نزدیک اگر کاندھوں پر کچھ کپڑا رکھنے کی گنجائش ہو اور نہ رکھے تو نماز صحیح نہ ہوگی اور ایک روایت
امام احمد سے یہ ہے کہ نماز صحیح ہو جاوے گی لیکن گنہگار ہوگا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَیْهِ عَلٰی
عَاتِقَیْهِ **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ام المومنین
ام سلمہؓ کے گھر آپ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور دونوں کنارے اسکے آپکے مونڈھوں پر تھے **عَنْ**
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ بِهٰذَا غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ مُتَوَشِّحًا وَّلَمْ یَقُلْ مُشْتَمِلًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
اسمیں یہ ہے آپ نے اس کپڑے کیساتھ توشح کیا تھا **ف** نووی نے کہا توشح یہ ہے کہ جو کنارہ کپڑے کا
داہنے کاندھے پر ہو اسکے بائیں ہاتھ کے تلے سے لیجاوے اور جو بائیں کاندھے پر ہو اسکو داہنے ہاتھ کے تلے سے

لیجاوے پہر دونون کنارونکو ملاکر سینے پر باندہ لیوے عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْهِ ترجمہ
عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا ام المومنین ام سلمہ کے گہر مین نماز
پڑہتے ہوئے ایک کپڑے مین اسکے دونون کنارون مین آپنے خلاف کیا تہا یعنی داہنے کنارے کو بائین
طرف اور بائین کو داہنی طرف لیگئے تہے جیسے ابہی گذرا) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُلْتَحِفًا مُخَالِفًا بَیْنَ طَرَفَیْهِ زَادَ ملتحفا بہ
عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ عَلٰی مَنْکِبَیْهِ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہی مین نے دیکہا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک کپڑے مین نماز پڑہتے ہوئے آپ اسکو لپیٹے تہے اور اسکے دونون کنارونمین
مخالفت کی تہی عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا رسول اللہ
بِهٖ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا ایک کپڑے مین نماز
پڑہتے ہوئے توشح کیے ہوئے (توشح کے معنے اوپر بیان ہوچکے) عَنْ سُفْیَانَ جَمِیْعًا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ
حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ
اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَکِّیِّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ رَاٰی جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ وَعِنْدَهٗ
ثِیَابُهٗ وَقَالَ جَابِرٌ اِنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ذٰلِکَ ترجمہ ابو الزبیر مکی
سے روایت ہی انہون نے جابر کو ایک کپڑے مین توشح کیے ہوئے نماز پڑہتے دیکہا حالانکہ انکے پاس کپڑے موجود
تہے (تو انہون نے اس لئے کیا کہ جواز معلوم ہوا) اور جابر نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا
کرتے دیکہا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ
عَلٰی حَصِیْرٍ یَسْجُدُ عَلَیْهِ قَالَ وَرَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ ترجمہ ابو سعید خدری
سے روایت ہی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس گئے اور دیکہا آپ ایک بوریے پر نماز پڑہ رہے ہین اسیپر
سجدہ کرتے تہے اور دیکہا آپ کو ایک کپڑے مین نماز پڑہتے ہوئے توشح کیے ہوے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ کُرَیْبٍ وَاضِعًا طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَسُوَیْدٍ مُتَوَشِّحًا بِهٖ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا کِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ کتاب نماز کی جگہ کے بیان
مین عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُّضِعَ فِی الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ

باب اول مسجد وضع فی الارض

فصل

الحرام قلت ثم ای قال المسجد الاقصی قلت کم بینهما قال اربعون سنة ثم اینما ادرکتک
الصلوة فصلہ فھو مسجد وفی حدیث ابی کامل ثم حیث ما ادرکتک الصلوة
فصلہ فانہ مسجد ترجمہ ابو ذر سے روایت ہی مین نے عرض کیا یارسول اللہ کونسی مسجد سب سے پہلے زمین مین بنائی
گئی ہے آپنے فرمایا مسجد حرام (یعنے خانہ کعبہ) مین نے پوچھا پھر کون سی آپنے فرمایا پھر مسجد اقصے (بیت المقدس)
مین نے پوچھا ان دونون مسجدونکے بننے مین کتنا فاصلہ ہے آپنے فرمایا چالیس برس کا اور تجھکو تو جہان
نماز کا وقت آجاوے وہین پڑھ لے وہ مسجد ہے ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سب
مقامون مین نماز درست ہی مگر وہ مقام مستثنی ہین جہان نماز پڑھنی کی ممانعت ہوئی ہے جیسے قبرستان
یا گھورہ نجس مقام وغیرہ یا اونٹون کے رہنے کی جگہ مین یا سڑک مین یا حمام مین عن ابراھیم
بن یزید التیمی قال کنت اقرأ علی ابی القرآن فی السدة فاذا قرأت السجدة سجد فقلت
لہ یا ابت اتسجد فی الطریق قال انی سمعت اباذر یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن اول مسجد وضع فی الارض قال المسجد الحرام قلت ثم ای قال المسجد الاقصی
قلت کم بینهما قال اربعون عاما ثم الارض لک مسجد فحیث ما ادرکتک
الصلوة فصل ترجمہ ابراہیم بن یزید تیمی سے روایت ہی مین اپنے باپ کو قرآن سنایا کرتا سدہ مین (سدہ
وہ مقام جو مسجد سے خارج ہو دروازے کے باہر جہان بیٹھکر لوگ خرید و فروخت اور باتین کرتے ہین اور سنائی کی
روایت مین سکہ ہے یعنے گلی مین) جب مین سجدہ کی آیت پڑھتا تو وہ سجدہ کرتے مین نے ان سے کہا بابا تم
رستے مین سجدہ کرتے ہو انہون نے کہا مین نے ابو ذر سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے پوچھا سب سے پہلے کون مسجد بنی ہے زمین مین آپنے فرمایا مسجد حرام مین نے پوچھا پھر کون سی مسجد
آپنے فرمایا مسجد اقصے مین نے پوچھا ان دونون مین کتنے برس کا فرق ہے آپنے فرمایا چالیس برس کا پھر ساری
زمین تیرے لئے مسجد ہے جہان نماز کا وقت آجاوے وہان نماز پڑھ لے ف اور جب نماز پڑھنا درست
ہوا تو سجدہ بھی درست ہوگا نووی نے کہا استاد اور شاگرد پر جو قرآن پڑھتا تھا پڑھتا ہو سجدہ کی آیت مین سجدہ
ہے یا نہین اس مین علماء کا اختلاف ہی بعضون کے نزدیک ایک بار پہلی بار مین سجدہ کرلے اور بعضون
کے نزدیک ایک بار بھی ضرور نہین ہے عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسا لم یعطهن احد قبلی کان کل نبی یبعث الی قومه خاصة

(۱) وجعلت لی الارض مسجداً

وَبُعِثْتُ اِلٰى كُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَيِّبَةً
طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ
يَدَيْ مَسِيْرَةِ شَهْرٍ وَّاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھکو پانچ چیز ملین جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین ایک تو یہ کہ ہر پیغمبر خاص
اپنی قوم والون کیطرف بھیجا گیا اور مین سرخ اور سیاہ ہر شخص کیطرف بھیجا گیا سرد ملکون کے لوگ سرخ
ہین اور گرم ملک کے سیاہ تو مطلب یہ ہے کہ میری نبوت عام ہے کسی ملک سے خاص نہین) اور مجھے غنیمت (جہاد
کی لوٹ کا مال حلال ہوا مجھسے پہلے کسیکے لئے حلال نہین ہوا اور میرے لئے ساری زمین ناپاک اور پاک کرنیوالی کی گئی ف
یہ دلیل ہے مالک اور ابو حنیفہ کی کہ تیمم زمین کی جنس سے درست ہے جیسے پتھر اینٹ چونا وغیرہ خاک کی خصوصیت نہین ہے
تا پھر جس شخص کو جہان نماز کا وقت آجاوے وہ وہین نماز پڑھ لیوے اور مجھے مدد کی گئی رعب سے جو ایک مہینے
کے فاصلے سے پڑتا ہے (یعنی میری دھاک ایک مہینے کی راہ سے پڑجاتی ہے) اور مجھے شفاعت عطا ہوئی ف
یعنے شفاعت عام جو محشر والون کی پریشانی کیوقت ہوگی اور سب پیغمبر لوگون کو جواب دیوین گے ورنہ شفاعت
خاص تو اور لوگ بھی کرین گے یا مراد وہ شفاعت ہے جو رد نہ ہوگی یا وہ شفاعت جو رتی برابر ایمان والے کو
بھی فائدہ بخشیگی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ
نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا
عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ
تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ وَذَكَرَ خَصْلَةً اُخْرٰى ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہم لوگونکو اور لوگون پر فضیلت ملی تین باتون کی وجہ سے ہماری صفین فرشتونکی صفون کے
طرح کی گئین اور ہمارے لئے ساری زمین نماز کی جگہ ہے اور زمین کی خاک ہم کو پاک کرنیوالی ہے جب پانی نہ ملے
اور ایک بات اور بیان کی ف نووی نے کہا وہ تیسری بات نسائی کی روایت مین یہ ہے کہ مجھکو سورۂ بقر
کی اخیر آیتین عرش کے تلے سے ملین اور مجھ سے پہلے کسی کو نہین ملین نہ میرے بعد ملین گی عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَ
نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ

الغنائم

كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو فضیلت دی گئی اور پیغمبرون پر چہ باتون سے پہلی تو مجھکو وہ کلام ملا جس مین لفظ تھوڑی ہین اور معنے بہت ہین یعنے کلام اللہ یا خود حضرت کی کلمات اور مین مدد کیا رعب سے اور مجھے غنیمتین حلال کی گیئین اور میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور نماز کیجگہہ کی گئی اور مین تمام مخلوقات کے طرف (خواہ جن ہون یا آدمی عرب کے ہون یا غیر عرب کے) بہیجا گیا اور میرے اوپر نبوت ختم کی گئی **ف** اب میری بعد دنیا مین کوئی نبی نئی کتاب یا شریعت لیکر آنے والا نہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلا شک قیامت کے قریب آوینگے پر وہ ساری دین کی باتون مین ہمارے پیغمبر کی تابع ہون گے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا نے وہ باتین دیکر بہیجا جن مین لفظ تھوڑے ہین اور معانی بہت ہین اور مجھے مدد ملی رعب سے اور مین ایک بار سو رہا تہا اتنے مین زمین کے خزانون کی کنجیان لائی گئین اور میری ہاتہہ مین رکھہ دی گئین ابو ہریرہ نے کہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تشریف لیگئی اور تم زمین کے خزانے نکال رہے ہو یعنے ملک کے ملک فتح کرتے ہو وہانکی سب دولتین لوٹتے ہو **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ ترجمہ ابو ہریرہ کی دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَى الْعَدُوِّ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے دشمن پر مدد ملی رعب سے اور مجھے وہ باتین ملین جن مین لفظ کم ہین پر معانی بہت ہین اور مین ایک بار سو رہا تہا اتنے مین زمین کے خزانون کی کنجیان لائی گئین اور میرے ہاتہہ مین رکھدی گئین **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہی یہ وہ حدیثین ہین جو ابو ہریرہ نے ہم سے بیان کین رسول اللہ صلعم سے سنکر پہر بیان کی کئی حدیثین انمین ایک یہی تہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے

مدد لی رعب سے اور مجہے وہ باتین دی گئین جنمین معانی بہت ہین اور الفاظ تہوڑی ہین) **عن** انس بن مالك ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فنزل في علو المدينة في حي يقال لهم بنو
عمرو بن عوف فاقام فيهم اربع عشرة ليلة ثم انه ارسل الى ملأ بني النجار فجاءوا متقلدين
سيوفهم قال فكاني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم على راحلته وابو بكر ردفه وملأ
بني النجار حوله حتى القى بفناء ابي ايوب قال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي حيث
ادركته الصلوة ويصلي في مرابض الغنم ثم انه امر بالمسجد قال فارسل الى ملأ بني النجار
فقال يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا قالوا لا والله ما نطلب ثمنه الا الى الله تعالى قال
انس فكان فيه ما اقول كان فيه نخل وقبور المشركين وخرب فامر رسول الله صلى الله عليه
وسلم بالنخل فقطع وبقبور المشركين فنبشت وبالخرب فسويت قال فصفوا النخل قبلة وجعلوا
عضادتيه حجارة قال فكانوا يرتجزون ورسول الله صلى الله عليه وسلم معهم وهم يقولون
اللهم انه لا خير الا خير الآخرة فانصر الانصار والمهاجرة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو بلند حصے مین شہر کے اترے ایک محلہ مین جسکو بنی عمرو بن عوف کا محلہ
کہتے ہین وہان چودہ دن رہے پہر آپنے بنو نجار کے لوگون کو بلا بہیجا وہ اپنے تلوارین لٹکائے ہوئے آئے انس نے کہا گویا مین اس
وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہہ رہا ہون آپ اپنی اونٹنی پر تہے اور ابو بکر آپکے پیچہے بیٹہے تہے اور بنو نجار کے
لوگ آپکے گرد اگرد تہے یہانتک کہ آپ ابو ایوب کے مکان کے صحن مین اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہان
نماز کا وقت آجاتا وہان نماز پڑہ لیتے اور بکریون کے رہنے کی جگہہ مین بہی نماز پڑہ لیتے (کیونکہ بکریان غریب ہوتی
ہین ان سے اندیشہ نہین ہے کہ وہ ستا دین گی) بعد اسکے آپنے حکم کیا مسجد بنانے کا تو بنو نجار کے لوگون کو بلا
بہیجا وہ آئے آپنے ان سے فرمایا تم اپنا باغ میرے ہاتہہ بیچ ڈالو انہونے کہا قسم خدا کی ہم تو اس باغ کی قیمت نہین لینے
کے ہم خدا ہی سے اسکا بدلہ چاہتے ہین (یعنے آخرت کا ثواب چاہتے ہین ہمکو روپیہ درکار نہین **ف** نووی نے کہا
یہ حدیث یونہی مشہور ہے صحیحین وغیرہ مین لیکن محمد بن سعد نے طبقات مین واقدی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ باغ دس دینار کو خریدا اور ابو بکر نے وہ دینار ادا کئے **ف** انس نے کہا اس باغ مین جو چیزین
تہین انکو مین کہتا ہون اسمین کہجور کے درخت تہے اور مشرکون کی قبرین تہین اور کہنڈر تہے آپنے حکم کیا تو درخت
کاٹے گئے اور مشرکون کی قبرین کہود کر پہینک دین گئین **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے یہ نکلتا ہے کہ میوہ دار

باب ابتناء المسجد النبوي صلى الله عليه وسلم

بسيوفهم

قبلة له

درختون کا کاٹنا کسی ضرورت کیوقت درست ہی جیسے لکڑی کیحاجت ہویا اور درختون کا انکے بدلے لگانا منظور ہو یا انکے گر پڑنے کا ڈر ہو یا مسجد بنانے کی ضرورت ہو یا کافرونکے ملک مین انکو سزا دینے کیلئے کاٹے اسی طرح پرانی قبرون کا کہودنا اور جب وہ مٹی جس مین خون اور پیپ مردی کی ملی ہو نکالکر پہینک دی جاوے تو اس زمین مین نماز درست ہی اور اسکو مسجد کر سکتے ہین اس حدیث سی یہ بہی معلوم ہوا کہ قبرستان کی زمین مالک کے ملک مین رہتی ہے اور وہ اسکو بیچ سکتا ہے بشرطیکہ وقف نہ کر چکا ہو **ف** اور کہنڈر برابر کئے گئے اور درختون کی لکڑی قبلے کیطرف رکہہ دی گئی اور دروازے کے دونو طرف پتہر لگائے گئے جب یہ کام شروع ہوا تو صحابہ رجز پڑہتے تہے **ف** یعنے شعر پڑہ کر گاتے جاتے تہے تاکہ مشقت سہل ہو جاوے علماء نے کہا کہ اگر کلام موزون ہو تو اسکو شعر نہ کہین گے جبتک کہنے والے کی نیت نہ ہو شعر کہنے کی اور اسی سبب سے بعضے موزون کلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہین پر وہ شعر نہین ہین کیونکہ شعر کہنا آپ پر حرام تہا **ت** اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی انکے ساتہہ تہے وہ لوگ یہ کہتے تہے یا اللہ بہتری اور بہلائی آخرت کی بہتر ہے اور بہلائی ہے تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی یہ ترجمہ ہے اس موزون کلام کا جو حدیث مین عربی زبان مین ہے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ اَنْ يُّبْنَى الْمَسْجِدُ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد بننے سے پہلے بکریونکی رہنے کی جگہ مین نماز پڑہا کرتے تہے **عَنْ** اَنَسٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے کہا امام مالک اور امام احمد نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت حلال ہے اسکا پیشاب اور پاخانہ پاک ہی

بَابُ تَحْوِيْلِ الْقِبْلَةِ مِنَ الْقُدْسِ اِلَى الْكَعْبَةِ بیت المقدس کیطرف سے قبلہ بدلکر خانہ کعبہ کیطرف ہونیکا بیان **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ فَنَزَلَتْ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَحَدَّثَهُمْ بِالْحَدِيْثِ فَوَلَّوْا وُجُوْهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے ساتہہ بیت المقدس کیطرف نماز پڑہی سولہ مہینے تک یہانتک کہ یہ آیت اتری جو سورہ بقرہ مین ہے تم جہان پر ہو موہنہ اپنا کعبہ کیطرف کرو یہ آیت اسوقت اتری جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑہ چکے تہے ایک شخص

آپکے ساتھیوں مین سے یہ سنکر چلا ہستی مین انصار کے کچہ لوگون کو پایا نماز پڑہتے ہوئی بیت المقدس کیطرف
موافق معمول کے اوسنے انسے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کعبے کیطرف موںہہ کرنے کا
یہ سنکر وہ لوگ نماز ہی مین کعبے کیطرف پہر گئے) **ف** امام نووی نے کہا اس حدیث سے نسخ کا جواز اور وقوع
ثابت ہوتا ہے اور یہی نکلتا ہے کہ ایک شخص معتبر کی خبر اسباب مین مقبول ہے اور یہی ثابت ہوتا ہے کہ اگر
ایک ہی نماز کسی وجہ سے دو طرف پڑہی جاوے (جیسے قبلے کیجانب مین شبہ ہو پہلے ایک طرف شروع کرے
پہر نماز ہی مین معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے اور ادہر پہر جاوے بلکہ اگر چار رکعتی نماز کی ہر ایک رکعت ایک
طرف پڑہی جاوے اسطرح کہ نمازی کی رائے ہر رکعت پر قبلے کیجانب مین بدلتی جاوے تو نماز صحیح ہے پہر علما
نے اختلاف کیا ہے کہ بیت المقدس کیطرف آپ کا نماز پڑہنا قرآن سے تہا یا حدیث سے اگر حدیث سے ہوگا
تو یہی ثابت ہوا کہ قرآن سے حدیث منسوخ ہو سکتی ہے اسیطرح حدیث سے قرآن منسوخ ہو سکتا ہے اکثر
تقیدون — علماء اصول کا یہی قول ہے پر شافعی سے اسکے خلاف منقول ہے **عن** البراء قال صلینا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو بیت المقدس ستة عشر شهرا او سبعة عشر شهرا ثم
صرفنا نحو الكعبة **ترجمہ** براء ابن عازب سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑہی
بیت المقدس کیطرف سولہ مہینے یا سترہ مہینے تک پہر ہم نے موںہہ کیا کعبے کیطرف **عن** ابن عمر قال بينما
الناس في صلوة الصبح بقباء اذ جاءهم آت فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد انزل
عليه الليلة وقد امر ان يستقبل الكعبة فاستقبلوها وكانت وجوههم الى الشام فاستداروا
الى الكعبة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایکبار قبا مین لوگ فجر کی نماز پڑہ رہے تہے اتنے مین ایک
شخص آیا اور کہنے لگا رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن اترا اور حکم ہوا کعبے کیطرف موںہہ کرنے کا
یہ سنکر لوگ کعبے کیطرف پہر گئے اور پہلے انکے موںہہ شام کیطرف تہے تو گہوم گئے کعبے کیطرف **عن** ابن
عمر قال بينما الناس في صلوة الغداة اذ جاءهم رجل مثل حديث مالك **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي نحو بيت المقدس فنزلت قد نرى
تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها فول وجهك شطر المسجد الحرام فمر
رجل من بني سلمة وهم ركوع في صلوة الفجر وقد صلوا ركعة فنادى الا ان القبلة قد
حولت فمالوا كما هم نحو القبلة **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

بیت المقدس کیطرف نماز پڑہا کرتے تہے اتنے مین یہ آیت اوتری قد نری تقلب وجہک اخیر تک یعنی ہم دیکہتے تمہارا
مونہہ پہرنے کو آسمان کیطرف بیشک ہم پہیر دین گے مونہ تمہارا اس قبلے کیطرف جسکو تم پسند کرتے ہو تو پہیر
اپنا مونہہ کعبے کیطرف پہر ایک شخص بنی سلمہ مین سے جا رہا تہا اس نے دیکہا لوگون کو فجر کی نماز مین رکوع مین اور
ایک رکعت پڑہ چکے تو پکارا سنو قبلہ بدل گیا یہ سنکر وہ لوگ اسی حالت مین قبلے کیطرف پہر گئے **باب**
النَّهْيِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَاتِّخَاذِ الصُّوَرِ فِيْهَا وَالنَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ قبرون پر
مسجد بنانے کی ممانعت اور وہان پر مورتین رکھنے کی ممانعت اور قبرون کو مسجد بنانے کی ممانعت **عَنْ** عَائِشَةَ
اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ
فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی ام حبیبہ اور ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک
گرجا کا ذکر کیا جسکو انہون نے حبش مین دیکہا تہا اس مین تصویرین لگی تہین آپنے فرمایا انلوگون کا یہی حال
تہا جب ان مین کوی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اسکی قبر پر مسجد بناتے اور وہان صورتین بناتے یہ لوگ قیامت کے
دن خدا کے سامنے سب سے بدتر ہون گے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے اوپر مسجد بنانا
یا قبرستان مین نماز پڑہنا منع ہے کیونکہ اگلے مشرکین اور یہود اور نصاریٰ نے ایسا کیا کرتے تہے کہ
پیغمبرون یا نیک لوگون کی قبرون کو عبادت گاہ بناتے تہے اگر کوی قبر کو مسجد بنا دے لیکن مسجد کیطرح
وہان ہر وقت آیا جایا کرے یا قبر کے سامنے جہکے یا اس طرف نماز پڑہے تو اسکا بہی یہی حکم ہے **عَنْ**
عَائِشَةَ اَنَّهُمْ تَذَاكَرُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ فَذَكَرَتْ اُمُّ
سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ كَنِيْسَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لوگون نے باتین کین آپ کی بیماری مین تو ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ایک گرجا کا حال بیان
کیا پہر ذکر کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرْنَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے ایک گرجا کا حال بیان کیا جو انہون نے دیکہا تہا حبش کے
ملک مین جسکا نام ماریہ تہا پہر ویسا ہی روایت کیا جیسے اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم
مساجد قالت فلولا ذلک لابرز قبرہ غیر انہ خشی ان یتخذ مسجدا وفی روایۃ ابن ابی شیبۃ
ولولا ذلک لدفن فی بیتہ ولو قالت ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوس بیماری
مین جسکے بعد پہر چنگے نہین ہوے لعنت کرے اللہ یہود اور نصاری پر انہون نے اپنے پیغمبرونکی قبرون کو مسجد بنالیا۔
ف لگے مسجدون کیطرح وہان روشنی کرنے نذر نیاز چڑہانے دعا مانگنی عبادت کرنی اور روزمرہ آنے جانے
حضرت عائشہ نے کہا اگر رسول اللہ صلے علیہ وآلہ وسلم کو اسبات کا خیال نہوتا تو آپ کی قبر کہلی جگہہ مین ہوتی حجرہ
مین نہوتی مگر آپ ڈرے کہین لوگ آپ کی قبر کو مسجد نہ بنالین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قاتل اللہ الیہود اتخذوا قبور انبیائہم مساجد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تباہ کرے یہودیون کو انہون نے اپنے پیغمبرونکی قبرون کو مسجد بنالیا۔
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا
قبور انبیاءہم مساجد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ
یہود اور نصاری پر انہون نے اپنے پیغمبرونکی قبرونکو مسجد بنالیا **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ ان عائشۃ وعبد
اللہ بن عباس قالا لما نزلت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طفق یطرح خمیصۃ لہ علی وجہہ فاذا اغتم
کشفہا عن وجہہ فقال وھو کذلک لعنۃ اللہ علی الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم
مساجد یحذر مثل ما صنعوا **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہی حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن عباس
نے کہا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپنے چادر اپنی مونہہ پر ڈالنی شروع
کی جب آپ کہبراتے تو چادر کو مونہ پر سے ہٹاتے اور فرماتے لعنت ہو اللہ کی یہود اور نصاری پر انہون نے اپنے پیغمبرون
کی قبرونکو مسجد بنالیا آپ ڈراتے تہے کہین نپے لوگ بہی ایسا نکرین **عن** جندب قال سمعت النبی صلے
اللہ علیہ وسلم قبل ان یموت بخمس وھو یقول انی ابرأ الی اللہ ان یکون لی منکم خلیل
فان اللہ قد اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام خلیلا ولو کنت
متخذا من امتی خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا الا وان من کان قبلکم کانوا
یتخذون قبور انبیاءہم وصالحیہم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہاکم
عن ذلک **ترجمہ** جندب بن عبد اللہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ وسلم سے سنا وفات سے پانچ دن

ن ذالک ابرز

بدل ذلک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پہلے آپ فرماتے تہے مین بیزار ہون اس بات سے کہ کسی کو تم مین سے اپنا دوست بناؤن سوا خدا کے کیونکہ اللہ نے مجہے دوست بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا تہا اور جو مین اپنی امت مین سے کسیکو دوست بنانیوالا ہوتا تو ابو بکر کو دوست بناتا تم خبردار ہو تم سے پہلے لوگ اپنے پیغمبرون اور نیک لوگون کی قبرون کو مسجد بنا لیتے تہے کہین تم قبرون کو مسجد نہ بنانا مین تم کو اس بات سے منع کرتا ہون **ف** دوست سے مراد یہان وہ ہے کہ جسکی طرف دل لگا رہے پیغمبر کو ایسی دوستی کسی سے نہ تہی کیونکہ یہ دوستی خدا کی دوستی میں خلل ڈالتی ہے۔ آپنے فرمایا کہ اگر ایسی دوستی مین کسی سے رکہتا تو ابو بکر صدیق سے رکہتا اس حدیث سے ابو بکر صدیق کی بڑی فضیلت معلوم ہوی نووی نے کہا آپنے اپنی قبر اور کسی کی قبر کو مسجد بنانے سے اسلیئے ممانعت کی کہ کہین لوگ قبر کی تعظیم حد سے نہ بڑہا دین اور گناہ مین پڑجاوین اور کبہی یہ گناہ کفر تک پہنچ جاوے گا جیسے اگلی امتون کا حال ہوا اور جب صحابہ اور تابعین کے زمانے مین مسجد نبوی کو بڑہانے کی ضرورت ہوئی اور حضرت عائشہ کا حجرہ جس مین قبرین تہین وہان تک مسجد آن پہونچی تو اون لوگون نے قبر کو چہپا دیا اور اوسکی گرد اونچی اونچی دیوارین اٹہا دین تاکہ قبر آپ کی دکہلائی نہ دے اور عوام اسطرف نماز نہ پڑہین اور آفت مین نہ پڑین پہر دو دیوارین شمالی جانب سے اور اٹہائین کہ کوئی شخص قبر کیطرف مونہہ نہ کر سکے اور اسی لیئے دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر کو کہلا رہنے دیتے **بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا** مسجد بنانے کی فضیلت اور اسکا اجر **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالَى بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ ابْنُ عِيسَى فِي رِوَايَتِهِ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** عبید اللہ خولانی سے روایت ہے حضرت عثمان نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کو بنایا تو لوگونئے برا سمجہا حضرت عثمان نے کہا تم نے مجہہ پر بہت زیادتی کی مین نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتنا سنا ہے آپ فرماتے تہے جو شخص اللہ کیلیئے مسجد بناوے اور ایک روایت مین ہے کہ خالص خدا کی رضامندی اوسکو مقصود ہوا نہ شہرہ و ناموری یا ضد یا نفسانیت) تو اللہ اسکے لیئے جنت مین ایک گہر ویسا ہی بناویگا **ف** ویسا ہی گہر یعنی صرف گہر کہنا مین کیونکہ جنت کے گہر کو دنیا کے گہر سے کیا نسبت ہے یا وہ گہر جنت کے گہرون مین ایسی فضیلت رکہتا ہوگا جیسے مسجد دنیا مین اور گہرون پر رکہتی ہے **عَنْ** مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ

فأحبوا أن يدعه على هيئته فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من بنى مسجدا لله بنى الله له بيتا في الجنة مثله **ترجمہ** محمود بن لبید سے روایت ہے حضرت عثمان نے ارادہ کیا مسجد بنانے کا تو لوگون نے برا سمجھا اسکو اور یہ چاہا کہ مسجد کو اپنے حال پر چھوڑ دین (یعنی جیسے حضرت رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین تھی) حضرت عثمان نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص خدا کے لیے ایک مسجد بنا دے تو اللہ اسکے لیے جنت مین ایک گھر بنا دیگا ویسا ہی۔

باب الندب الى وضع الأيدي على الركب في الركوع ونسخ التطبيق رکوع مین ہاتھونکا گھٹنونپر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا۔

ف تطبیق اسے کہتے ہین کہ دونون ہاتھون کو جوڑ کر رانون کے بیچ مین کر لینا پہلے حکم تھا کہ رکوع مین ایسا ہی کرے بعد اسکے یہ حکم منسوخ ہو گیا اور ہاتھونکو گھٹنون پر رکھنے کا حکم ہوا اب اگر کوئی تطبیق کرے تو مکروہ ہے اکثر علما کا یہی قول ہے مگر ابن مسعود اور علقمہ اور اسود کے نزدیک تطبیق سنت ہے انکو نسخ کی حدیث نہین پہونچی جسکو سعد بن ابی وقاص نے روایت کیا ہے (نووی)۔

عن الأسود وعلقمة قالا أتينا عبد الله بن مسعود في داره فقال أصلى هؤلاء خلفكم فقلنا لا قال فقوموا فصلوا فلم يأمرنا بأذان ولا إقامة قال وذهبنا لنقوم خلفه فأخذ بأيدينا فجعل أحدنا عن يمينه والآخر عن شماله قال فلما ركع وضعنا أيدينا على ركبنا قال فضرب أيدينا وطبق بين كفيه ثم أدخلهما بين فخذيه قال فلما صلى قال إنه ستكون عليكم أمراء يؤخرون الصلوة عن ميقاتها ويخنقونها إلى شرق الموتى فإذا رأيتموهم قد فعلوا ذلك فصلوا الصلوة لميقاتها واجعلوا صلوتكم معهم سبحة وإذا كنتم ثلاثة فصلوا جميعا وإذا كنتم أكثر من ذلك فليؤمكم أحدكم وإذا ركع أحدكم فليفرش ذراعيه على فخذيه وليجنأ وليطبق بين كفيه فلكأني أنظر إلى اختلاف أصابع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأراهم **ترجمہ** اسود اور علقمہ سے روایت ہے ہم دونون عبد اللہ بن مسعود کے پاس آئے انکے گھر مین انہون نے پوچھا کیا ان لوگون نے (یعنی اس زمانے کے نوابون اور امیرون نے) نماز پڑھ لی تمہارے پیچھے ہم نے کہا نہین انہون نے کہا اٹھو تم نماز پڑھ لو کیونکہ وقت نماز کا ہو گیا اور امیرون اور نوابون کی انتظاری مین اپنی نماز مین دیر کرنا ضرور نہین پھر ہمکو حکم نہ کیا اذان دینے اور نہ اقامت کا **ف** یہ مذہب ابن مسعود کا ہے اور بعض سلف کا جو کوئی گھر مین اکیلی نماز پڑھے اس بستی مین جہان اذان اور اقامت ہوتی ہے

فقال

وليحن

تو اسکو اذان اور اقامت کہنا ضرور نہین لیکن جمہور علما سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ اقامت سنت ہی
اور سکے لیے بہی اور آذان مین اختلاف ہی اس حدیث کی یہ بہی معلوم ہوا کہ جماعت گہر مین بہی ادا کرنا درست ہی لیکن
اس سے فرض کفایہ ادا نہ ہوگا جب تک جماعت مسجد مین نہ پڑہی جاوے اور عبد اللہ بن مسعودؓ نے خیال
کیا کہ فرض ساقط ہو جاوے گا امیرون اور نوابون کی جماعت ادا کرنے سی گو وہ دیر مین پڑہین ف ہم اونکی
پیچہے کہڑے ہو گئے تو ہماری ہاتہہ پکڑ کر ایک کو داہنی طرف کیا اور ایک کو بائین طرف جب رکوع کیا تو ہم نے
ہاتہہ اپنے گہٹنون پر رکہے انہون نے ہماری ہاتہہ پر مارا اور ہتہیلیون کو جوڑ کر رانون کے بیچ مین رکہا جب نماز پڑہ
چکے تو کہا اب تمہاری نواب اور امیر ایسے پیدا ہونگے جو نماز مین دیر کرین گے اسکے وقت سی اور تنگ کرین
گے نماز کو یہانتک کہ آفتاب ڈوبنے کے قریب ہوگا (یعنے عصر کی نماز مین اتنی دیر کرینگے) جب تم انکو ایسا کرتے
دیکہو تو اپنی نماز وقت پر پڑہ لو (یعنے افضل وقت پر) پہر اونکے ساتہہ دوبارہ نفل کے طور پڑہ لو ف
تاکہ شر فساد نہ پیدا ہو اور امیرون کی تکلیف سی بچو وہ یہ جانین گے کہ تم فرض انکے ساتہہ پڑہتے ہو اور تم اپنا
فرض ادا کر چکو گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنہ اور فساد سے بچنا بہتر ہے اگر گناہ مین نہ پڑے اور جو
بغیر گناہ مین پڑے فتنہ سے نہ بچ سکے تو گناہ نہ کرے اور فتنے پر صبر کرے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ اول وقت نماز
پڑہنا بہتر ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک نماز کو دوبارہ پڑہے تو پہلے بار کی نماز فرض ہوگی اور دوسرے
بار کی نفل بہی صحیح ہے ف اور جب تم تین آدمی ہو تو سب ملکر نماز پڑہو (یعنے برابر کہڑے ہو امام بیچ مین
رہے) اور جب تین سے زیادہ ہون تو ایک آدمی امام بنے اور وہ آگے کہڑا ہو اور جب رکوع کرے تو اپنی ہاتہون
کو رانون پر رکہے اور جہکے اور دونو ہتہیلیان جوڑ کر رانون مین رکہ لیوے گویا مین اسوقت رسول اللہ صلے
علیہ وآلہ وسلم کے انگلیون کو دیکہہ رہا ہون عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بِمَعْنَى
حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَجَرِيرٍ فَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ ترجمہ علقمہ اور اسود سے روایت ہی وہ دونون عبد اللہ
بن مسعود پاس گئے پہر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا دَخَلَا
عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَصَلَّى مَنْ خَلْفَكُمْ قَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ
ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ
فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ علقمہ اور اسود سے روایت ہی وہ دونون

باب ما جاء في وضع اليدين على الركبتين في الركوع ونسخ التطبيق

عبد اللہ بن مسعود پاس گئے انہون نے کہا کیا تمہارے پیچھے لوگ نماز پڑھ چکے انہون نے کہا ہان پہر عبد اللہ ان دونو
کے بیچ مین کہڑے ہوئے اور ایک کو داہنی طرف کہڑے کیا ایک کو بائین طرف پہر رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتہون
کو گھٹنون پر رکھا عبد اللہ نے ہمارے ہاتہہ پر مارا اور تطبیق کی یعنے دونون ہتھیلیون کو ملایا اور رانون کے بیچ مین
رکھا جب نماز پڑھ چکے تو کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ قَالَ وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَقَالَ لِيْ اَبِيْ اِضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ
قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَضَرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ اِنَّا نُهِيْنَا عَنْ هٰذَا وَاُمِرْنَا اَنْ نَضْرِبَ
بِالْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہی میں اپنے باپکے بازو نماز پڑہی اور اپنے ہاتہہ دونو گھٹنون
کے بیچ مین رکہی انہون نے کہا اپنے ہاتہونکو گھٹنونپر رکھہ مین نے پہر ویسا ہی کیا یعنی ہاتہہ دونون گھٹنونکے بیچ مین
رکھے انہون نے میری ہاتہہ پر مارا اور کہا ہم منع کیے گئے ایسا کرنے سے اور حکم ہوا دونون ہتھیلیون کو گھٹنون پر رکھنے
کا یعنے رکوع مین اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو گیا **عَنْ** اَبِيْ يَعْفُوْرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
اِلٰى قَوْلِهٖ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ
سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَقُلْتُ بِيَدَيَّ هٰكَذَا يَعْنِيْ طَبَّقَ بِهِمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَقَالَ اَبِيْ قَدْ كُنَّا
نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِالرُّكَبِ **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہی مین رکوع کیا تو دونون ہاتہون کو ملا کر
رانون کے بیچ مین رکھہ لیا (میرے باپ نے) کہا پہلے ہم ایسا کیا کرتے تہے پہر ہمکو حکم ہوا گھٹنون پر ہاتہہ رکھنے کا **عَنْ**
مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَلَمَّا رَكَعْتُ شَبَّكْتُ اَصَابِعِيْ وَ
جَعَلْتُهُمَا بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَضَرَبَ يَدَيَّ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا اَنْ نَرْفَعَ
اِلَى الرُّكَبِ **ترجمہ** مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی مین نے اپنے باپکے بازو نماز پڑہی جب مین رکوع
مین گیا تو دونون ہاتہون کی انگلیان ایک مین ایک ڈالکر دونون گھٹنون کے بیچ مین رکھہ لیا انہون نے میری
ہاتہہ پر مارا جب نماز پڑہ چکے تو کہا پہلے ہم ایسا کرتے تہے پہر حکم ہوا ہاتہون کو گھٹنونپر رکھنے کا **بَابُ** جَوَازِ
الْاِقْعَاءِ عَلَى الْعَقِبَيْنِ ایڑیون پر سرین رکھکر بیٹھنا **ف** جسکو عربی مین اقعا کہتے ہین **عَنْ**
طَاؤُسٍ يَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا لَهٗ اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً
بِالرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ **ترجمہ** طاؤس سے
روایت ہی ہم نے ابن عباس سے اقعا کی بیٹھک مین کیا کہتے ہو انہون نے کہا یہ سنت ہی ہم نے کہا ہم تو

باب جواز الإقعاء على العقبين

اس بیٹھک کو آدمی پر (یا پانون پر) ہا تم سمجھتے تھے انہون نے کہا واہ وہ سنت ہے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف**
نووی نے کہا اقعا کے باب مین دو حدیثین وارد ہین ایک حدیث کے روسے تو اقعا سنت ہے اور دوسری حدیث مین
ممانعت ہے اور علمانے اختلاف کیا ہے اقعا کے حکم اور اقعا کی تفسیر مین اور صحیح یہ ہے کہ اقعا دو قسم ہے ایک تو یہ کہ اپنے
دونون سیرین زمین پر لگاوے اور پنڈلیون کو کھڑا کرے اور ہاتھون کو زمین پر رکھے کتے کیطرح یہ مکروہ ہے اور حدیث
مین اسی کی ممانعت ہے دوسرے یہ کہ دونون سجدون کے بیچ مین ایڑیون پر بیٹھے اور یہی ابن عباس کی مراد ہے اور یہ اقعا
دونون سجدون کے بیچ مین مسنون ہے شافعی کے نزدیک اور صحابہ اور سلف سے منقول ہے (انتہے مختصراً) **بَابُ**
تَحْرِيْمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ اِبَاحَتِهٖ نماز مین بات کرنا حرام ہے اور پہلے جو بات کرنا درست تہا
وہ حکم منسوخ ہو گیا **عَنْ** مُعَاوِيَةَ ابْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ
اُمِّيَاهُ مَا شَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ
يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا
قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ
لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ
وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ قَالَ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهٗ
فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ وَقَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ
كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ قَالَ وَكَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِّيْ قِبَلَ اُحُدٍ
وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِهَا وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ
اٰسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ لٰكِنِّيْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ
عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِيْ بِهَا فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ لَهَا اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ
قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمی سے
روایت ہے مین نماز پڑہ رہا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ اتنے مین ایک شخص چھینکا ہم لوگون مین سے مین نے کہا
یرحمک اللہ لوگون نے مجھے گھورنا شروع کیا مین نے کہا کاش میری مان مجھپر رو چکتی (یعنے مین مرجاتا) تم کیون مجھکو

باب تحریم الکلام فی الصلوۃ

۴۷

فلا تاتینهم
فلا یصدنهم

کہو رتسبیح یہ سنکروہ لوگ اپنے ہاتہہ رانون پر مارنے لگے **ف** میری چپ کرنے کے لیے شاید اسوقت تک ایسے
کامون کے لیے تسبیح کا رواج نہوا ہوگا اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز مین ضرورت کیواسطے فعل قلیل
درست ہے اور اس مین کراہت نہین ہے (نووی) **ت** جب مین نے دیکہا وہ مجہکو چپ کرنا چاہتے مین تو مین چپ ہو
رہا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز پڑہ چکے تو قسم میری مان باپ کی مین نے آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ
سے بہتر سکہانیوالا دیکہا **ف** اس حدیث مین بیان ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خلق عظیم کا جسکی گواہی
اللہ تعالی نے قرآن مین دی ہے اور نظیر ہے سکہانیوالون کو کہ کسطرح تحمل اور نرمی اور شفقت تعلیم مین لازم ہے
ت قسم اللہ کی نہ آپ نے مجہکو جہڑکا نہ مارا نہ گالی دی یون فرمایا کہ نماز مین دنیا کی باتین کرنا درست نہین ہے
ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز مین بات کرنی حرام ہے اگرچہ ضرورت سے یا مصلحت سے ہو پہر اگر بہت ہی ضرورت
کسی کو آگاہ کرنے کی یا اندر آنے کے لیے اجازت دینے کی واقع ہو تو تسبیح کہے اگر نماز پڑہنے والا مرد ہے اور جو
عورت ہے تو دستک دیوے یہی ہمارا اور مالک اور ابو حنیفہ اور جمہور سلف اور خلف کا مذہب ہے اور ایک جماعت
علماء کے نزدیک جیسے اوزاعی وغیرہ نماز مین بات کرنا کسی مصلحت کے لیے درست ہے اور دلیل انکی
ذوالیدین کی حدیث ہے جسکو ہم اپنے مقام مین بیان کرین گے یہ اختلاف اس شخص مین ہے جو جان بوجہکر قصداً نماز
مین بات کرے لیکن اگر بہولے سے بات کرے تو تہوڑی بات کرنے سے ہمارے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور امام مالک
اور احمد اور جمہور علماء کا بہی یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جاوے گی ہماری دلیل
ذوالیدین کی حدیث ہے اور جو بہول کر بہت سی باتین کرے تو اس مین ہمارے اصحاب کے دو قول ہین صحیح یہ ہے کہ
نماز باطل ہو جاوے گی اسیطرح اگر وہ شخص باتین کرے جو نو مسلم ہو اور نماز کے احکام سے خوب واقف نہ ہو تو اسکی
نماز بہی باطل نہ ہوگی اور دلیل اسکی یہی حدیث معاویہ بن حکم کی ہے انہون نے ناواقفیت کی وجہ سے نماز مین
باتین کہین لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انکی نماز لوٹانے کا حکم نہ کیا صرف اتنا سکہلا دیا کہ نماز مین باتین
کرنا حرام ہے **ت** وہ تو تسبیح اور تکبیر اور قرآن مجید پڑہنا ہے یا جیسا آپ نے فرمایا **ف** یعنے نماز مین اللہ کی
پاکی بیان کرنا تکبیر کہنا قرآن پڑہنا ہے اور جو باتین اسکے مثل ہین جیسے تشہد دعا سلام وغیرہ یہ سب اذکار مشروع
ہین پر لوگون مین جو آپس مین باتین ہوتی ہین اس قسم کی باتین نماز مین نہ کرنا چاہیے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ اگر کوئی شخص قسم کہاوے مین بات نہ کرونگا پہر تسبیح کہے یا تکبیر یا قرآن پڑہے تو اسکی قسم نہ ٹوٹے
گی یہی صحیح اور مشہور ہمارا مذہب ہے اور یہ بہی نکلا کہ تکبیر تحریمہ فرض ہے اور جزء ہے نماز کا اور یہ بہی معلوم

ہو اگر چھینک کا جواب دینا درست نہین اور چھینک کا جواب بہی دنیا کی بات تو نہین داخل ہو جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے
البتہ چھینکنے والا آہستہ سے الحمد للہ کہہ لیوے ہمارا اور مالک کا یہی قول ہے اور عبد اللہ بن عمر اور نخعی اور احمد کے نزدیک
پکار کر کہے (نووی) **ف** مین نے عرض کیا یا رسول اللہ جاہلیت کا زمانہ میرا ابہی گذرا ہے اب اللہ تعالے
نے اسلام نصیب کیا ہم مین سے بعضے لوگ کاہنون (پنڈتون نجومیون) پاس جاتے ہین آپنے فرمایا تو انکے پاس
مت جا **ف** علماء نے کہا ہے کہ آپنے منع فرمایا کاہنونکے پاس جانے سے کیونکہ وہ آیندہ کی بات تبلاتے ہین
اور کبہی اتفاق سے کوئی بات انکی ٹہیک ہو جاتی ہے تو ڈر ہے کہ آدمی دہوکے مین پڑ جاوے اور انکا اعتقاد
پیدا ہو جاوے اور صحیح حدیثون سے یہ بات ثابت ہے کہ آپنے منع فرمایا کاہنون کے پاس جانے سے اونکی بات
سچ جاننے سے انکو جو شیرینی وغیرہ ملتی ہے وہ بالکل حرام ہے باجماع اہل اسلام بغوی نے کہا ہے کہ اتفاق کیا ہے علما
نے کاہن کی شیرینی کے حرام ہونے پر یعنی جو شیرینی وغیرہ اوسکو کہانت (آیندہ کی بات تبلانے) پر ملتی ہے
کیونکہ کہانت کا فعل باطل ہے اسپر اجرت لینا جائز نہین ماوردی نے احکام سلطانیہ مین لکہا ہے کہ محتسب
کو بازرکہنا چاہیے کہانت کی اجرت دینے اور لینے سے اسیطرح ہر کہیل کی اجرت سے اور سزا دینا چاہیے دینے اور لینے
والے کو اور خطابی نے کہا کہ کاہن کو جو شیرینی ملتی ہے کہانت کے عوض وہ حرام ہے اسیطرح عراف کو اور کاہن
اور عراف مین یہ فرق ہے کہ کاہن تو غیب دانی کا دعوی کرتا ہے اور آیندہ کی باتین اور راز کی باتین تبلاتا ہے اور
عراف وہ ہے جو چور کا پتا لگاتا ہے اور چوری کا مال نکالدینے کا دعوے کرتا ہے گمی ہوئی چیز کے سراغ لگا دینے کا اپنے
علم کے زور سے خطابی نے یہ بہی کہا دوسری حدیث کی شرح مین کہ عرب کے ملک مین کاہن وہ لوگ تہے جو بہت
باتون کے پہچاننے کا دعوی کرتے بعض انمین سے یہ کہتے کہ ہمارا دوست کوئی جن ہے جو خبرین تبلا دیا کرتا ہے اور
بعضے یہ کہتے کہ ہمکو سمجھ ایسی ملی ہے جسکی وجہ سے ہم یہ باتین دریافت کر لیا کرتے ہین انہی لوگون مین عراف بہی تہے
جو چوری کا مال نکالدینے کا اور چور کو پہچان لینے کا اور عورت کے آشنا کو پہچان لینے کا دعوی کرتے کاہن منجم
کو بہی کہتے ہین بہر حال حدیث سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگونکے پاس جانا یا اون سے کوئی بات پوچہنا
یا ان کی بات کو ماننا یہ سب منع ہے تمام ہوا کلام خطابی کا **مترجم** کہتا ہے کہ دین اسلام کی خوبیون
اور برکتون مین سے یہ بہی ایک بڑی خوبی اور برکت ہے جو لوگونکو غلط خیالات اور جہوٹے وسوسے اور بے اصل دہوکون سے
نجات دیتا ہے جو لوگ مسلمان نہین ہین اور نجومیون رمالون پنڈتون کے معتقد ہین انکی جان آئے دن
ضیق مین ہے ہر بات کے کرنے یا نہ کرنے مین انکو تامل ہے وہ اپنے عقل سے بالکل کام نہین لے سکتے

اخیر مین ساری دنیا مین بدنام اور بے وقوف بنی تہین ہمارے زمانے مین کچہہ لوگ ایسے پیدا ہوے ہین جو اگلے
مسلمانون سے بہی زیادہ عقل پر چلنے کا دعوی کرتے ہین پر بیے کہ ہوتے اس دعوی پر شرم نہین کرتے اور
نجومیون اور رمالون سے غیب کی باتین پوچہتے ہین اور انپر اعتقاد رکہتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ ت
پہر مین نے کہا بعضے ہم مین سے براشگون لیتے ہین آپ نے فرمایا یہ انکے دلون کی بات ہے تو کسی کام سے اون کو نہ
روکے یا تم کو نہ روکے ف یعنی بدشگون لینا زادہکو سلا ہے انکا ایک لغو وسوسہ ہے تو بدشگونی کے خیال
سے کسی کام سے باز نہ آنا چاہیے یعنی بدشگونی کا خیال اگر دل مین آنکر گذر ہی تو قباحت نہین نہ آدمی اوسکی وجہ سے
گنہگار ہوتا ہے لیکن اسپر عمل کرنا منع ہے اور گناہ کا باعث ہی اور بہت سی صحیح حدیثون سے یہ امر ثابت ہے
کہ بدفالی منع ہے ت پہر مین نے کہا بعض لوگ ہم مین سے لکیرین کرتے ہین ریخنے کا عذر یا زمین پہ
جیسے رمل کیا کرتے ہین آپ نے فرمایا ایک پیغمبر لکیرین کیا کرتے تہے پہر جو ویسی ہی لکیر کرے وہ تو درست ہے
ف ورنہ درست نہین اور چونکہ ہمکو وہ علم جو اُس پیغمبر کو ملا تہا صحیح طور سے نہین پہونچا اس لیے ہم کو
لکیرین کہینچ کر کچہہ بات بتلانا درست نہین نووی نے کہا علما کی تمام گفتگو کا اس باب مین حاصل یہ ہے
کہ ہماری شریعت مین علم رمل بالکل منع ہے ت معاویہ نے کہا میری ایک لونڈی تہی جو احد اور جوانیہ
رایک مقام کا نام ہے کیطرف بکریان چرایا کرتی تہی ایک دن مین جو وہان آنکلا تو دیکہا بہیڑیا ایک بکری کو لے
گیا ہے آخر مین بہی آدمی ہون مجکو بہی غصہ آتا ہے جیسے انکو غصہ آتا ہے مین نے ایک دہمکا اسکو دیا پہر مین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے دل پر یہ امر بہت گران گذرا ف یعنی اوس لونڈی کا مارنا ہر چند
غلام لونڈی کو قصور کے اوپر سزا دینا درست ہی مگر نہ ایسی سزا جو ظلم کے درجہ کو پہنچ جاوے بہول چوک غفلت
یہ سب ہوتی ہے خود میان سے ہوتی ہے پہر غلام لونڈی کو بہی اپنی طرح سمجہے ان کی بہول چوک غفلت کو بہی
معاف کرے اگر کوئی شخص ایسا برتاو نہ کر سکے اور غلام لونڈی پر ظلم کرے تو حاکم وقت اسکو سزا دے سکتا ہے
اس زمانے مین بہت لوگ ناسمجہی سے اسلام پر معترض ہوتے ہین کہ اس دین مین غلامی جائز کی گئی ہے حالانکہ
وہ غلامی جو شریعت اسلام کے رو سے جائز کی گئی ہے اور جیسا استعمال اسکا شریعت مین تبلایا گیا ہو وہ مثل فرزند
کے ہے اور نوکری سے بدرجہا فائق ہے مگر ہند کے لوگ شاید نوکری کو عربون کی غلامی سے بہتر خیال کرتے ہین انکو
یہ معلوم نہین کہ عرب مین غلام میان کے ساتہ کہاتا ہے میان کے برابر بیٹہتا ہے میان کا سا کپڑا پہنتا ہے اور ہند
مین جو نوکرون کو ساتہ کہلانا یا برابر بٹہانا ایک گناہ عظیم خیال کیا جاتا ہے پہر جس امر کا تم خود برا

برتاؤ کرو تو یہ تمہاری برائی ہے وس امر مین کوی برای نہین شریعت اور اخلاق کے سارے کام ایسے ہین جو
نہایت عمدہ ہین پر اگر انکو کوی بری طرح استعمال کرے تو برے معلوم ہوتے ہین ایسی ہی غلامی کو خیال کرنا چاہیے ۔

ف مین نے کہا یا رسول اللہ مین اس لونڈی کو آزاد کر دون آپنے فرمایا میرے پاس اسکو لیکر آ مین آپ
کے پاس لیکر گیا آپنے اس سے پوچھا اللہ کہان ہے اس نے کہا آسمان پر **ف** حدیث مین فی السماء کا لفظ جر
کے معنے علی السماء ہے کیونکہ فی علے کے معنون مین مستعمل ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا فَسِیرُوا فِی الْاَرْضِ اور
فرمایا لَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِی جُذُوعِ النَّخْلِ نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے اور اس مین دو مذہب ہین
جن کا بیان کتاب الایمان مین گذرا ۔ ایک مذہب یہ ہے کہ ان حدیثون پر ایمان لاوین اور زیادہ کھوج
ان کے مطلب مین نہ کرین اور اثبات کا اعتقاد رکھین کہ اسکی مثل کوی چیز نہین ہے اور وہ مخلوقات
کی نشانیون سے پاک ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ ان کی تاویل کرین جسطرح سے لائق ہے اب جس نے تاویل کی
ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس لونڈی کا امتحان منظور تھا کہ وہ موحد ہے خدائے
واحد کو مانتی ہے یا مشرک بت پرست ہے جب اس لونڈی نے کہا کہ خدا آسمان پر ہے تو معلوم ہو گیا کہ وہ موحد
ہے بتون کو نہین پوجتی اور اس سے یہ مطلب نہین کہ خدا آسمان مین کا ہوا ہے بلکہ آسمان قبلہ ہے دعا کا جیسے کعبہ
قبلہ ہے نماز کا قاضی عیاض نے کہا مسلمانون کے فقہا اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور مقلدین ان مین سے
کسیکا اختلاف نہین کہ جو ظاہر نصوص اللہ تعالی کے آسمان کے اندر ہونے کے باب مین آئے ہین
جیسے ءَاَمِنْتُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمُ الْاَرْضَ ان مین تاویل کی گئی ہے اب جو جہت فوق کے قائل
ہین بغیر تحدید اور تکییف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین مین سے وہ کہتے ہین فی السماء سے (جسکے ظاہری معنے
آسمان کے اندر ہین) علی السماء مراد ہے یعنے آسمان کے اوپر اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین مین سے نفی اور
استحالہ جہت کے قائل ہین وہ اور طرح کی تاویلین کرتے ہین مثلاً کہتے ہین فی السماء سے مراد یہ ہے
کہ اسکی سلطنت اور حکومت آسمان مین ہے ۔ بہرحال اہلسنت اور اہل حق اثبات پر متفق ہین کہ ذات
الہی مین فکر کرنا چاہیے اور کیفیت اور شکل بیان کرنا حرام ہے اور اس سے خدا کے وجود یا توحید مین شک
نہین پیدا ہوتا اب بعضون نے اثبات سے ڈر کر خدا کے لیے جہت کو ثابت کر دیا ہے اور تکییف
اور اثبات جہات مین فرق نہین ہے لیکن جو باتین شرع مین خدا کے لیے وارد ہوئی ہین جیسے وہ قاہر ہے
اپنے بندون کے اوپر اور وہ عرش کے اوپر ہے انکا قائل ہونا اور تنزیہ کے باب مین اس جامع آیت لیس

کشمکش شبہے پر بھی رہنا سب برائیون سے بچاتا ہے جسکو خدا توفیق دیوے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا مترجم
کہتا ہے کہ قاضی نے جو عقیدہ بیان کیا وہی اعتقاد ہے تمام سلف اہل سنت کا جیسے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
کا ان سب کا اعتقاد یہی ہے کہ شرع مین جو بات خدا کے لیے وارد ہو اسکو بولنا چاہیے اور جو نہین وارد ہو وہ نہ
بولنا چاہیے اب شرع سے یہ امر ثابت ہین کہ خدا عرش کے اوپر ہے اپنی بندون کے اوپر آسمان کے اوپر اور
وہ ہمارے ساتھ ہو اور گردن کی رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور اسکا نزدیک اور ساتھ ہونا عرش پر ہونے کے
خلاف نہین ہے کیونکہ وہ عرش پر رہ کر ہماری چھپی اور کھلی رتی رتی سب باتونکو جانتا ہے تو وہ ہمارے
ساتھ ہوا جہان ہم ہون اسیواسطے ایک ہی آیت مین خدا نے فرمایا کہ وہ عرش پر ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے
اب یہ باتین کہ خدا کسی اور مکان اور جہت مین نہین ہے یا وہ ہر مکان اور جہت مین ہے اور وہ نہ جوہر ہے نہ عرض
اور وہ جسم نہین ہے پچھلے لوگون کی تراشی ہوئی باتین ہین جنکی اصل کتاب اور سنت سے بالکل پائے نہین جاتی
اور ہم نے اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے کتاب انتہائی الاستواء مین بیان کیا ہے جس کا جی چاہے ملاحظہ کرے
ت آپنے فرمایا مین کون ہون وہ بولی آپ کو اللہ نے بھیجا ہے تب آپنے فرمایا تو اسکو آزاد کر دے
یہ مومنہ ہے **ف** **ائدہ** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مسلمان بردے کا آزاد کرنا کافر بردے کے آزاد کرنے
سے بہتر ہے لیکن علماء نے اتفاق کیا ہے اسپر کہ کفارے کے سوا اور مقامون مین کافر بردے کا بھی آزاد کرنا
درست ہے اور کفارہ قتل مین کافر بردے کا آزاد کرنا درست نہین ہے کیونکہ قرآن مین مومنہ کی قید ہے اور کفارہ
ظہار اور یمین اور صوم مین شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مومن ہونا ضرور ہے ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک
کافر بھی درست ہے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایمان پورا نہین ہوتا جبتک خدا کی توحید اور حضرت کی رسالت
کا قائل نہ ہو اور یہ بھی نکلا کہ جو شخص توحید اور رسالت کا قائل ہو اس کا ایمان صحیح ہے اور وہ اہل قبلہ
اور اہل جنت مین سے ہے اب یہ ضرور نہین کہ دلائل سے ان باتون کو سمجھے اور یہی صحیح ہے **عن** یحییٰ بن ابی
کثیر بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا عَلَیْہِ
فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْنَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فِی الصَّلٰوۃِ فَتَرُدُّ عَلَیْنَا فَقَالَ اِنَّ
فِی الصَّلٰوۃِ شُغْلًا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم سلام کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اور آپ نماز مین ہوتے آپ جواب دیتے جب ہم نجاشی کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہمنے آپ کو سلام کیا آپنے جواب

نہ دیا نماز کے بعد ہم نے پوچہا یا رسول اللہ پہلے ہم آپ کو سلام کیا کرتے تہے اور آپ نماز مین ہوتے تو جواب دیتے تہے لیکن اب آپنے جواب نہیں دیا اس کی کیا وجہ ہے) آپنے فرمایا (نماز مین سلام کرنے سے دل پریشان ہوتا ہے (و خضوع اور خشوع مین فرق آتا ہے) **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهٗ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهٖ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہی ہم نماز مین باتین کیا کرتے ہر شخص اپنے پاس والے سے نماز پڑہنے مین بات کرتا یہان تک کہ یہ آیت اتری وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنے اللہ کے سامنے چپ چاپ کہڑے ہو جب سے ہم کو حکم ہوا چپ رہنے کا اور بات کرنا منع ہو گیا **عَنْ** اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ لِحَاجَةٍ ثُمَّ اَدْرَكْتُهٗ وَهُوَ يَسِيْرُ قَالَ قُتَيْبَةُ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِيْ فَقَالَ اِنَّكَ سَلَّمْتَ اٰنِفًا وَاَنَا اُصَلِّيْ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ حِيْنَئِذٍ قِبَلَ الْمَشْرِقِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجہکو بہیجا کام کے لیے پہر مین لوٹ کر آپ تک پہنچا آپ چل رہے تہے سواری پر (قتیبہ کی روایت مین ہی نماز پڑہ رہے تہے (نفل کیونکہ نفل سواری پر درست ہی) مین نے سلام کیا آپنے اشارے سے جواب دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجہکو بلایا اور فرمایا تو نے ابہی مجہکو سلام کیا تہا اور مین نماز پڑہ رہا تہا اس لیے جواب نہ دے سکا حالانکہ مونہ آپ کا پورب کیطرف تہا اور قبلہ پورب کیطرف نہ تہا تو معلوم ہوا کہ نفل سواری پر پڑہنے کے لیے قبلہ کیطرف مونہہ ہونا ضرور نہیں **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَكَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِيْ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَوْمَأَ زُهَيْرٌ بِيَدِهٖ ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَقَالَ لِيْ هٰكَذَا فَاَوْمَأَ زُهَيْرٌ اَيْضًا بِيَدِهٖ نَحْوَ الْاَرْضِ وَاَنَا اَسْمَعُهٗ يَقْرَاُ يُوْمِئُ بِرَاْسِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِيْ اَرْسَلْتُكَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اُكَلِّمَكَ اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ زُهَيْرٌ وَاَبُو الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ فَقَالَ بِيَدِهٖ اَبُو الزُّبَيْرِ اِلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِيَدِهٖ اِلٰى غَيْرِ الْكَعْبَةِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بنی مصطلق (ایک قبیلہ ہے) کیطرف جارہے تہے راہ مین مجہے ایک کام کو بہیجا پہر مین لوٹ کر آپ پاس آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑہ رہے تہے مین نے بات کی تو آپنے ہاتہ سے اس

طرح اشارہ کیا زہیر نے تبلایا جس طرح آپنے اشارہ کیا پھر مین نے بات کی تو آپنے اس طرح سے اشارہ کیا
زہیر نے اسکو بہی تبلایا زمین کی طرف اشارہ کرکے اور مین سن رہا تہا آپ قرآن پڑہ رہے تہے اور سر سے
اشارہ کرتے تہے (رکوع و سجدے کے لئے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے کیا کیا اس کام مین
جس کے لئے مین نے تجہکو بہیجا تہا اور مین تجہہ سے بات نہ کرسکا کیونکہ مین نماز پڑہتا تہا زہیر نے کہا ابو الزبیر قبلے
کیطرف موہنہ کئے بیٹہے تہے (جب یہ حدیث بیان کی) انہون نے بنی مصطلق کیطرف اشارہ کیا تو وہ کعبے کیطرف
نہ تہی (بلکہ بنی مصطلق کا رخ اور تہا تو معلوم ہوا کہ آپنے نفل سوا کعبے کی اور طرف بہی سواری پر پڑہا) عَنْ
جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ فَرَجَعْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى
رَاحِلَتِهِ وَوَجْهُهُ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي
أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي ترجمہ جابر سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہ تہے ایک سفر مین آپنے مجہکو کسی کام کے لیے بہیجا جب مین لوٹ کر آیا تو آپ اپنے اونٹ پر نماز پڑہ
رہے تہے اور منہ آپ کا قبلے کیطرف نہ تہا مین نے سلام کیا آپنے جواب نہ دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا
مین جواب ضرور دیتا مگر نماز پڑہ رہا تہا عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَاجَةٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی نے کہا ان حدیثون مین کئی
فائدے ہین ایک تو یہ کہ نماز مین بات کرنا حرام ہے خواہ ضرورت سے ہو یا بلا ضرورت دوسری یہ کہ
سلام کا جواب دینا زبان سے حرام ہے البتہ اشارے سے جائز بلکہ مستحب ہے شافعی اور اکثر علما کا یہی مذہب
ہے اور ایک جماعت علما جیسے ابو ہریرہؓ اور جابرؓ اور حسنؒ اور سعیدؒ بن المسیب اور قتادہ اور اسحاق نے
یہ کہا کہ زبان سے جواب دیوے اور بعضون نے کہا ہے کہ دل مین جواب دیوے اور عطا اور نخعی اور
ثوری نے کہا ہی کہ نماز پڑہے بعد جواب دیوے اور ابو حنیفہ نے کہا کہ جواب نہ دیوے نہ زبان سے نہ اشارے سے اب
نمازی کو سلام کرنا مکروہ ہی یا جائز ہے اس مین اختلاف ہی شافعی نے کہا نمازی کو سلام نہ کرے اگر کرے گا تو جواب کا
حق نہین رکہتا (کیونکہ وہ نماز مین ہے کیونکر جواب دیگا) ۔ علماء نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ اگر نمازی
قصداً جان بوجہہ کر کہ نماز مین بات کرنا حرام ہے بلا ضرورت بات کرے تو نماز باطل ہو جاویگی لیکن اگر
ضرورت سے کرے تو شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک نماز باطل ہو جاوے گی اور اوزاعی اور
بعض مالکیہ کے نزدیک ضرورت سے بات کرنا نماز مین جائز ہے اور اگر سہو لے سے بات کرے تو ہمارے نزدیک

نماز باطل نہ ہوگی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہو جاوے گی تیسرے یہ کہ اشارے سے سلام کا جواب دینا نماز مین درست ہی اور خفیف عمل سے نماز باطل نہین ہوتی چوتھی یہ کہ اگر کسے عذر سے سلام کا جواب نہ دے سکے تو سلام کرنے والے سے وہ عذر بیان کر دیوے تاکہ اسکو دل کو رنج نہو

بَابُ جَوَازِ لَعْنِ الشَّيْطَانِ فِي أَثْنَاءِ الصَّلٰوةِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ وَجَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلٰوةِ

شیطان پر لعنت کرنا اور اُس سے پناہ مانگنا نماز مین اور عمل قلیل کرنا نماز کے اندر درست ہی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ جَعَلَ يَفْتِكُ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ وَإِنَّ اللّٰهَ أَمْكَنَنِي مِنْهُ فَذَعَتُّهُ فَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى جَنْبِ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا تَنْظُرُونَ إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ أَوْ كُلُّكُمْ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جنگا شریر جن پچھلی رات کو مجھے پکڑنے لگا میری نماز توڑ دینے کے لئے لیکن اللہ تعالے نے اُس کو میرے قابو مین کر دیا مین نے اُس کا گلا دبایا اور میرا قصد تہا کہ اوسکو مسجد کے ایک ستون سے باندہ دون تاکہ صبح کو تم سب اوسکو دیکھو لیکن مجھے اپنے بہائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی انہون نے یہ دعا کی تہی اے پروردگار میرے مجھکو بخشدے اور ایسی سلطنت دے جو بعد میرے پہر کسیکو نہ ملے تو اللہ تعالے نے اُن کو ویسے ہی سلطنت دی شیطان اون کے تابع تھے جن مسخر تھے ہوا اور پرند اونکی اطاعت مین تہی اپہر اللہ تعالے نے اُسکو بہگا دیا ذلت کے ساتھ ف نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جن موجود ہین اور بعضے آدمیون کو دکہائی دیتے ہین اور یہ جو اللہ تعالے نے فرمایا کہ شیطان اور اُسکے کنبے والے تمکو دیکھتے ہین اس طرح سے کہ تم اُن کو نہین دیکھتے تو یہ محمول ہے غالب اور اکثر احوال پر اور اگر شیطان اور جنون کا دیکھنا محال ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جن کو کیونکر دیکھتے اور کیسے فرماتے کہ میرا قصد اُسکی باندہ دینے کا تہا تاکہ سب لوگ اوس کو دیکھین بلکہ مدینے کے بچے اُس سے کہیلین قاضی عیاض نے کہا بعضون نے یہ کہا ہے کہ اُن کا دیکھنا اُن کی اصلی صورتون مین محال ہے بدلیل ظاہر آیت کے مگر پیغمبرون کے لئے جائز ہی اور جن کے لئے خرق عادت ہو سکتا ہے اور اور لوگ جو دیکھتے ہین وہ دوسری صورتون مین دیکھتے ہین نووی نے کہا یہہ نرا دعوے ہے اگر اسکی کوئی صحیح دلیل نہ ہو تو وہ قبول کے لائق نہین امام ابو عبید اللہ مازری نے کہا جن اجسام لطیفہ مین روحانیہ تو احتمال ہے کہ وہ ایسی صورت پکڑ لین جسکی وجہ سے اُن کو باندہ سکین

فتنظروا

صلى الله عليه وسلم

پہردہ اپنی اصلی صورت پر نہ جاسکین تاکہ بچے ان سے کہیل سکین اور اگر خرق عادت ہو تو اور باتین بہی ممکن ہین نشتے یہ جو فرمایا کہ مجہکو حضرت سلیمان کی دعا یاد آئی اس کا یہ مطلب ہی کہ چونکہ اللہ تعالے نے ان کی دعا قبول فرمائی تہی اور ایسی سلطنت جو جنون اور پرندون اور ہوا کو بہی شامل ہوا انہین کے واسطے خاص تہی اسلیے مینے اس سلطنت مین انکا شریک ہونا مناسب نہ جانا مجہسے نہ ہوسکا عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَوْلُهُ فَذَعَتُّهُ وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ فَدَعَتُّهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُّ أَخْذَهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ترجمہ ابو الدردا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کہڑے ہوئے تو ہمنے سنا آپ کہتے تہے پناہ مانگتا ہون مین اللہ کی تجہہ سے پہر فرمایا مین تجہپر لعنت کرتا ہون جیسی اللہ نے تجہپر لعنت کی تین بار اور اپنا ہاتہ بڑہایا جیسے کوئی چیز لیتے ہین جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آج ہمنے آپکو نماز مین وہ باتین کرتے سنا جو پہلے کبہی نہین سنی تہین اور یہ بہی ہمنے دیکہا آپنے اپنا ہاتہ بڑہایا آپنے فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس انگار کا ایک شعلہ لیکر آیا میرا منہ جلانے کو مینے تین بار کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہون تجہسے پہر مینے کہا تجہپر لعنت کرتا ہون جیسے اللہ نے لعنت کی تجہپر پوری لعنت وہ پیچہے نہ ہٹا تینون بار آخر مین نے چاہا اس کو پکڑلون قسم خدا کی اگر ہمارے بہائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بندہا رہتا اور مدینہ کے بچے اس سے کہیلتے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بغیر قسم دیئے کے بہی قسم کہانا درست ہی جب کوئی امر عظیم ہو یا مبالغہ منظور ہو کسی خبر کی صحت مین اور حدیثون مین ایسا بہت آیا ہی

باب جَوَازِ حَمْلِ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنَّ ثِيَابَهُمْ مَحْمُوْلَةٌ عَلَى الطَّهَارَةِ حَتّٰى يَتَحَقَّقَ نَجَاسَتُهَا وَأَنَّ الْفِعْلَ الْقَلِيْلَ لَا يُبْطِلُ الصَّلٰوةَ وَكَذَا إِذَا فُرِّقَ الْأَفْعَالُ نماز مین بچون کا اٹہا لینا درست ہی اور ان کے کپڑے محمول طہارت پر ہین جب تک نجاست ثابت نہو اور عمل قلیل نماز کو باطل نہین کرتا اسیطرح متفرق کا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ

بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اور آپ اٹہائی ہوئے تہے امامہ بنت زینب اپنی نواسی کو جو ابو العاص کی بیٹی تہی جب آپ کہڑے ہوتے تو اسکو اٹہا لیتے پہر جب سجدہ کرتے تو اس کو زمین پر بٹہا دیتے ف نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ لڑکو نکا بدن اور کپڑا پاک سمجہا جاویگا جب تک انکی نجاست پر یقین نہ ہو اور فعل قلیل سے نماز باطل نہیں ہوتی اور امام شافعی کا مذہب یہ ہی کہ لڑکے یا لڑکی یا اور کسی جانور پاک کا اٹہانا فرض یا نفل نماز میں درست ہی اور امام اور مقتدی اور منفرد سب کے لئے جائز ہے اور مالکیہ نے اس کا جواز نفل نماز سے خاص کیا ہے لیکن یہہ لغو ہے کیونکہ خود حدیث سے ثابت ہے کہ آپ امام تہے اور امامہ کو اٹہائے ہوئے تہے بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہی بعضوں نے کہا یہ حضرت سے خاص ہے بعضوں نے کہا ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا مگر یہ سب باتیں باطل اور مردود ہیں اور حدیث سے اس امر کا جواز ثابت ہی کہ قواعد شرع کے یہ امر خلاف نہیں ہے کیونکہ آدمی پاک ہی اور بچے کے بدن اور کپڑے کو پاک سمجہنا چاہیے جبتک نجاست پر کوئی دلیل قایم نہو (انتہے مختصراً) عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَاتِقِهِ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا امامت کرتے ہوئے اور امامہ بنت عاص آپ کی نواسی آپکے کاندہے پر تہیں جب آپ رکوع کرتے تو اُن کو بٹہا دیتے اور جب سجدے سے کہڑے ہوتے تو پہر اُن کو کاندہے پر بٹہا لیتے عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عُنُقِهِ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہی انہوں نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ نماز پڑہاتے تہے اور امامہ بنت ابی العاص انکی گردن پر تہیں آپ جب سجدہ کرتے تو اُن کو بٹہلا دیتے عَنْ اَبِي قَتَادَةَ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوْسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ اَنَّهُ اَمَّ النَّاسَ فِي تِلْكَ الصَّلٰوةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین یہ نہین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کر رہی تہے **بَابُ جَوَازِ الْخُطْوَةِ وَالْخُطْوَتَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذٰلِكَ اِذَا كَانَ لِحَاجَةٍ وَجَوَازِ صَلٰوةِ الْاِمَامِ عَلٰى مَوْضِعٍ اَرْفَعَ مِنَ الْمَاْمُوْمِيْنَ لِلْحَاجَةِ كَتَعْلِيْمِهِمُ الصَّلٰوةَ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ** نماز مین دو ایک قدم چلنا ضرورت سے درست ہی اور یہ کام مکروہ نہیں

باب فی اتخاذ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والقیام علیہ فی الصلٰوۃ

جب کسی ضرورت کیلئے ہو اور امام کا بلند جگہہ ہونا مقتدیون سے کسی ضرورت کیلئے جیسے تعلیم نماز اور سوا اسکو جو ضرورت ہے
درست ہے۔ عَنْ اَبِی حَازِمٍ اَنَّ نَفَرًا جَاءُوْا اِلٰی سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَدْ تَمَارَوْا فِی الْمِنْبَرِ مِنْ اَیِّ عُوْدٍ هُوَ فَقَالَ
اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مِنْ اَیِّ عُوْدٍ هُوَ وَمَنْ عَمِلَهٗ وَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ اَوَّلَ یَوْمٍ جَلَسَ
عَلَیْهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَا عَبَّاسٍ فَحَدِّثْنَا قَالَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی امْرَاَةٍ
قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ اِنَّهٗ لَیُسَمِّیْهَا یَوْمَئِذٍ انْظُرِیْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ یَعْمَلُ لِیْ اَعْوَادًا اُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَیْهَا فَعَمِلَ
هٰذِهِ الثَّلَاثَ دَرَجَاتٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَتْ هٰذَا الْمَوْضِعَ فَهِیَ مِنْ
طَرْفَاءِ الْغَابَةِ وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَیْهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ وَرَاءَهٗ وَهُوَ
عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرٰی حَتّٰی سَجَدَ فِیْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ
عَلَی النَّاسِ فَقَالَ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِیْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِیْ ترجمہ ابو حازم روایت
ہے کچھ لوگ سہل بن سعد پاس آئے اور منبر کی باب مین جہگڑنے لگے وہ کس لکڑی کا تہا انہون نے کہا مین جانتا ہون
وہ جس لکڑی کا تہا اور جس نے اُسکو بنایا اور مین نے دیکہا جب پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر بیٹہے مین
نے کہا ای ابو عباس پھر بیان کرو ہم سے یہ سب حال انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
عورت کو کہلا بہیجا۔ ابو حازم نے کہا سہل بن سعد اُس دن اُس عورت کا نام لیتے تہے۔ تو اپنے غلام
کو جو بڑہئی ہی اتنی فرصت دی کہ میرے لئے چند لکڑیان بنا دی مین ان لکڑیون پر لوگون سے بات کرونگا
(یعنی وعظ و نصیحت کرون گا) پہر اُس غلام نے تین سیڑہیون کا منبر بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
وہ مسجد مین اس مقام مین رکہا گیا اُس کی لکڑی غابہ کی جہاؤ کی تہی (غابہ ایک مقام ہے مدینے کی بلندی
مین) اور مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر کہڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگون نے بہی آپکے پیچہے
تکبیر کہی اور آپ منبر پر تہے پہر آپنے رکوع سے سر اُٹہایا اور اُلٹے پاؤن پیچہے اترے یہان تک کہ سجدہ کیا منبر کی
جڑہ مین پہر لوٹے یہان تک کہ فارغ ہوئے نماز سے بعد اسکے متوجہ ہوئے لوگون کی طرف اور فرمایا ای لوگو
مین نے یہ اس لئے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑہنا سیکہو **ف** یعنی مین اُونچی جگہہ پر اسواسطے کہڑا
ہوا کہ تم سب کو دکہلائی دون ورنہ بعضے لوگ مجہکو نہ دیکہہ سکتے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کے لئے
نماز مین ایک دو قدم پیچہے یا آگے یا داہنے یا بائین ہٹنا درست ہی اور اس نماز مین کچھ کراہت نہین ہوتی اور یہ بہی معلوم
ہوا کہ بلند جگہہ پر اگر امام کہڑا ہو اور مقتدی پست جگہہ مین کسی ضرورت سے تو کچھ قباحت نہین ہے۔ علماء نے

ترجمہ

کہاہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر مین تین سیڑہیان تہین تو آپ دو قدم چلکر نیچے اوترے اور منبر کے
بازو سجدہ کیا منبر بنانے کا استحباب اور خطیب کا منبر پر کہڑا ہونا یا اور کسی اونچے مقام پر اور عمل قلیل سے نماز فاسد
نہونا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ عمل قلیل سے نماز نہین ٹوٹتی پر بلاضرورت مکروہ ہے اسی طرح عمل کثیر
اگر بدفعات ہو تو نماز نہین ٹوٹتی کیونکہ حضرت کئی بار منبر پر چڑہے اور اترے ہونگے عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ اَتَوْا
سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلُوْهُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ مِنْبَرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقُوا الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ
حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَاب كَرَاهَةِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوةِ نماز میں کمر پر ہاتھ
رکہنے کی ممانعت عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا
وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر پر ہاتہ رکہکر نماز پڑہنے سے ف حدیث مین مختصرا کا لفظ ہے جس کے معنے
اکثر علماء کے نزدیک یہی ہین کہ کمر پر ہاتہ رکہکر اور بعضون نے کہا لکڑی ہاتہ مین لیکر اُس پر ٹیکا دیکر اور
بعضون نے کہا مختصرا کے معنے یہ ہین کہ پوری سورت نہ پڑہے اول یا آخر سے دو چار آیتین پڑہ دے اور بعضون نے
کہا کہ نماز کے ارکان اچہی طرح ادا نہ کرے اور قیام اور رکوع اور سجدے مین جتنا ٹہرنا چاہیئے اوتنا نہ ٹہرے اور
صحیح وہی معنے ہے جو پہلے مذکور ہوا اور اُس کے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہودی ایسا کیا کرتے تہے اور بعضون نے
کہا کہ یہ فعل شیطان کا ہے بعضون نے کہا ابلیس جنت سے اسی طرح اترا تہا یعنے ہاتہ کمر پر رکہے ہوئے بعضون نے
کہا مغرور لوگ ایسا کیا کرتے ہین بَاب كَرَاهَةِ مَسْحِ الْحَصٰی وَتَسْوِیَةِ التُّرَابِ فِی الصَّلٰوةِ کنکریان پونچہنے
اور مٹی برابر کرنے کی ممانعت نماز مین عَنْ مُعَیْقِیْبٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ فِی الْمَسْجِدِ
یَعْنِی الْحَصٰی قَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ذکر آیا کنکریان پونچہنے کا آپنے فرمایا اگر ضرورت پڑے تو ایک بار پونچہ لیوے اور بار بار ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ
خلاف ہے ادب اور تواضع کے عَنْ مُعَیْقِیْبٍ اَنَّهُمْ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْحِ فِی الصَّلٰوةِ
فَقَالَ وَاحِدَةً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِیْهِ حَدَّثَنِیْ مُعَیْقِیْبٌ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عَنْ مُعَیْقِیْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الرَّجُلِ یُسَوِّی التُّرَابَ
حَیْثُ یَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سجدہ کی جاے مین مٹی برابر کرنے کے لئے اگر ایسی ضرورت پڑے تو ایک بار کرے بَاب النَّهْیِ عَنِ الْبُصَاقِ

باب النهي عن البصاق في الصلوة

فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا مسجد مین تھوکنے کی ممانعت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی دیوار مین تھوک لگا ہوا دیکھا (یعنے گاڑھا بلغم) آپنے اس کو کھرچ ڈالا پھر متوجہ ہوئے لوگون کیطرف اور فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھتا ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ اُس کے مونہ کے سامنے ہی جب وہ نماز پڑھ رہا ہے **ف** پھر جب اللہ تعالے مُنہ کے سامنے ہوا تو ادھر تھوکنا بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ نووی نے کہا اللہ کے سامنے ہونے سے یہان مراد یہ ہے کہ وہ جہت سامنے ہے جسکو اُس نے بڑا کیا (یعنے قبلہ) اور بعضون نے کہا قبلہ اللہ مراد ہے یعنے قبلہ اللہ کا سامنے ہی اور بعضون نے کہا ثواب اس کا عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَاٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ اِلَّا الضَّحَّاكَ فَاِنَّ فِي حَدِيْثِهٖ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے ایسی ہی روایت ہی جیسے اوپر گذری اس مین بصاق یعنے تھوک کے بدلے نخامہ ہی اور نخامہ کہتے ہین غلیظ بلغم کو جو سر یا سینہ سے نکلتا ہے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَوْ اَمَامَهٗ وَلٰكِنْ يَّبْزُقُ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کیجانب مین بلغم دیکھا آپنے ایک کنکری سے اُسے کھرچ ڈالا پھر منع کیا داہنے یا سامنے کیطرف تھوکنے کو اور فرمایا بائین طرف تھوکو یا قدم کے نیچے **ف** اس حدیث سے رد ہوگیا جہمیہ کا جو قائل ہین کہ خدا ہر ایک جگہہ اور ہر مکان مین ہے اور دلیل لاتے ہین ابن عمر کی حدیث سے جو ابھی گذری کہ اللہ نمازی کے مُنہ کے سامنے ہے کیونکہ اگر اللہ ہر جگہہ اور مکان مین ہوتا تو بائین طرف اور قدم کے نیچے بھی معاذاللہ وہ ہوگا پھر ادھر تھوکنا کیونکر جایز ہوا اہلسنت اور جماعت کا مذہب یہ ہی کہ اللہ تعالے عرش کے اوپر ہے اور اس کا علم اور قدرت سب جگہہ ہے یعنے وہ عرش پر رہ کر ہر ایک چیز کو جانتا ہی اور سب پر اختیار رکھتا ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ اور ابوسعید سے ایسے ہی روایت ہی جیسے اوپر گذری عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ اَوْ مُخَاطًا

أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلے کی دیوار مین
تہوک یا رینٹ دیکہا آپنے اسکو کہرچ ڈالا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهِ فَيَتَنَخَّعُ
أَمَامَهُ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسْتَقْبَلَ فَيُتَنَخَّعَ فِي وَجْهِهِ فَإِذَا تَنَخَّعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَنَخَّعْ عَنْ يَسَارِهِ
تَحْتَ قَدَمِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ الْقَاسِمُ فَتَفَلَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ مَسَحَ
بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین قبلے
کیطرف تہوک دیکہا تو لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم مین سے کوئی اپنے
پروردگار کیطرف منہ کرکے کہڑا ہوتا ہے پہر اپنے سامنے تہوکتا ہے کیا تم مین سے کوئی اس بات کو پسند
کرتا ہے کہ کوئی اُس کی طرف مُنہ کرے پہر اُس کے مونہہ پر تہوک دیوے جب تم مین سے کسی کو
تہوک آوے تو بائین طرف قدم کے نیچے تہوکے اگر جگہہ نہ ہو تو ایسا کرے قاسم نے جو راوی ہے اس حدیث کا
یون بیان کیا کہ اپنے کپڑے مین تہوکا پہر مل ڈالا اُسی کپڑے کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر
فعل نماز مین درست ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ تہوک یا بلغم یا رینٹ یہ سب پاک ہین اور اس مین کسیکا اختلاف نہین ہے
مگر خطابی نے نقل کیا ابراہیم نخعی سے کہ تہوک نجس ہے اور مین خیال کرتا ہون کہ یہ روایت صحیح نہین ہے (نووی)
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ
هُشَيْمٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ ثَوْبَهُ بَعْضَهُ
عَلَى بَعْضٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی جیسے اوپر گذری اتنا زیادہ ہے کہ ابوہریرہ نے کہا گویا مین اب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہہ رہا ہون آپ کپڑے کو الٹ پلٹ کرتے تہے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ترجمہ انس بن مالک
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہتا ہے تو گویا اپنے پروردگار سے
کان مین بات کرتا ہے (ایسا قرب نماز مین ہوتا ہے تو خوب دل لگا کر نماز پڑہنا چاہیے) اس لئے اپنے سامنے
اور داہنی طرف نہ تہوکے لیکن بائین طرف قدم کے نیچے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ترجمہ انس بن مالک

سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد مین تہوکنا گناہ ہے اور اُس کا کفارہ یہ ہی اگر تہوکے
تو مٹی مین دبا دیوے (یہ جب ہی کہ مسجد کچی ہو اور جو زمین پکی ہو تو تہوک کو پونچھ ڈالے تا کہ اور نمازیون کو تکلیف
نہو) عن شعبة قال سالت قتادة عن التفل في المسجد فقال سمعت انس بن مالك يقول
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول التفل في المسجد خطيئة وكفارتها دفنها
ترجمہ شعبہ سے روایت ہی مین نے قتادہ سے پوچہا مسجد مین تہوکنا کیسا ہے انہون نے کہا مین نے انس بن
مالک سے سنا وہ کہتے تہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تہے مسجد مین تہوکنا گناہ ہے اور کفارہ
اس کا یہ ہی کہ اسکو مٹی مین داب دیوے ف نووی نے کہا مسجد مین تہوکنا بالکل گناہ ہے اگرچہ تہوکنے کی ضرورت
پڑے تو اپنے کپڑے مین تہوکے اگر مسجد مین تہوکا تو گنہگار ہوا اب اس کا کفارہ یہ ہے کہ مٹی مین دبا دے
اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تہوکنا اُسی کے لئے گناہ ہے جو اُس کو مٹی مین نہ دبا دے تو اُس نے غلطی کی
عن ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عرضت على اعمال امتي حسنها و
سيئها فوجدت في محاسن اعمالها الاذى يماط عن الطريق ووجدت في مساوي اعمالها
النخاعة تكون في المسجد ولا تدفن ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میرے سامنے لائے گئے اعمال میرے امت کے اچہے اور برے سب تو مین نے اُن کے نیک کامو مین
یہ ہی دیکہا راہ سے ایذا دینے والی چیز (جیسے کانٹا پتہر نجاست) ہٹانا اور ان کے برے اعمال مین مین نے دیکہا
بلغم جو مسجد مین ہو اور دفن نہ کیا جاوے ف یعنے پونچہا نہ جاوے یا مٹی مین دبایا نہ جاوے اس سے معلوم ہوا
کہ صرف تہوکنے والا گنہگار نہ ہوگا بلکہ اور جو کوئی مسجد مین دتہوک دیکہے اور اسکو نہ دفن کرے وہ بہی گنہگار ہوگا
عن عبد الله بن الشخير قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأيته تنخع
فدلكها بنعله ترجمہ عبد اللہ بن الشخیر سے روایت ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نماز
پڑہی آپنے تہوکا پہر زمین پر مل ڈالا اپنے جوتی سے (اُس وقت مسجد کچی تہی تو زمین پر مل ڈالنا کافی تہا اگر مسجد پکی ہو
تو پونچہنا ضرور ہے) عن عبد الله بن الشخير انه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم قال فتنخع
فدلكها بنعله اليسرى ترجمہ اس روایت مین یہ ہے کہ آپنے اپنی بائین جوتی سے اُسکو مل دیا باب
جواز الصلوة في النعلين جوتیان پہن کر نماز پڑہنے کا بیان عن ابي مسلمة سعيد بن يزيد
قال قلت لانس بن مالك كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في النعلين قال نعم

ترجمہ ابو سلمہ سعید بن یزید سے روایت ہی مین نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جوتیان پہن کر نماز پڑہتے تہے انہون نے کہا ہان **ف** نودی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو
اور موزے پہنے ہوئے نماز پڑہنا درست ہی جب تک انکی نجاست کا یقین نہو اگر موزی کے نیچے نجاست لگ جاوے
صرف اس کا رگڑنا زمین پر نماز کے لئے کافی ہے یا نہین اس مین دو قول ہین **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي
مَسْلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** كَرَاهَةِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ لَهُ
أَعْلَامٌ جس کپڑے مین بیل بوٹے بنے ہون اُس مین نماز پڑہنا مکروہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ وَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ فَاذْهَبُوا بِهَا إِلٰى أَبِي
جَهْمٍ وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر
مین نماز پڑہی جس مین نقش و نگار تہے اور فرمایا میرا دل ان نقشون مین پڑ گیا اسکو لے جاؤ ابو جہم کے پاس اور مجہے اُس
کی کملی لا دو **ف** ابو جہم نے یہ نقش نگار کی چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ دی تہی آپ نے قبول کیا
پہر نماز مین دل اسکی بیل بوٹون پر چلا گیا اور خضوع اور خشوع مین خلل واقع ہوا اس واسطے آپنے اسکو
واپس کر دیا اور اسکی بدلے سادہ کمل ابو جہم سے منگوا لیا تاکہ ابو جہم کو رنج نہو - سبحان اللہ پیغمبرون کی نماز
کیسے خلوص سے ہوتی تہی کہ ذرا ہی جس چیز کا خیال نماز مین آجاتا اس چیز کو دور کر دیتے - نودی نے کہا اس حدیث
سے یہ بات نکلی کہ نماز مین کمال حضور اور خضوع لازم ہے اور جو چیز حضور قلب کو مانع ہو اوس کو دور کرنا
چاہیے - اس حدیث سے یہ بہی نکلا کہ مسجد کے محراب یا دیوارون کو آراستہ کرنا اور اُسپر نقش و نگار کرنا
مکروہ ہے ایسا نہو کہ نماز مین اون چیزون کیطرف خیال ہو جاوے - یہ بہی معلوم ہوا کہ اگر نماز مین کوی اور
خیال آجاوے تو نماز ہو جاتی ہے اور اسپر اجماع ہے فقہا کا لیکن بعض سلف اور اصحاب زہد سے منقول
ہے کہ نماز صحیح نہین ہوتی - ہمارے اصحاب کے نزدیک نماز مین سجدے کی جاے کو دیکہنا چاہیے اور اور
طرف نگاہ نہ ڈالنا چاہیے اور بعضون نے کہا کہ آنکہین بند کرنا مکروہ ہے اور میرے نزدیک کراہت کی کوی
وجہ نہین ہے مگر جب نقصان کا ڈر ہو انتہے مختصرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي خَمِيصَةٍ ذَاتِ أَعْلَامٍ فَنَظَرَ إِلٰى عَلَمِهَا فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ اذْهَبُوا بِهٰذِهِ
الْخَمِيصَةِ إِلٰى أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا فِي صَلَاتِي **ترجمہ**
ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک چادر اوڑہ کر نماز پڑہنے کو کہڑے ہوئے جس پر نقش

ونگار تہے آپ اُس کے نشانونکیطرف دیکہنے لگے جب نماز پڑہ چکے تو فرمایا اس چادر کو ابوجہم بن حذیفہ پاس لیجاؤ
اور ان کا کمل مجہکو لادو کیونکہ اس چادر نے مجہے ابہی غافل کردیا نماز مین عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ خَمِيْصَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكَانَ يَتَشَاغَلُ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَعْطَاهَا
اَبَا جَهْمٍ وَّاَخَذَ كِسَاءً لَهُ اَنْبِجَانِيًّا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک چادر تہی جس مین بیل بوٹے تہے آپ نماز مین اُس کے بیل بوٹے کی طرف لگ جاتے
آخر آپنے وہ چادر ابوجہم کو دیدی اور ان سے کمل لے لیا سادہ (جس مین نقش ونگار نتہا) بَابُ كَرَاهِيَةِ
الصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَكْلَهٗ فِي الْحَالِ جب کہانا سامنے آجاوے اور
اس کے کہانے کا قصد ہو تو بن کہائے نماز پڑہنا مکروہ ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ ترجمہ انس
بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کہانا سامنے آجاوے اودہر نماز کہڑی ہو تو
پہلے کہالو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُرِّبَ الْعَشَاءُ
وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِهٖ قَبْلَ اَنْ تُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عشا کی نماز قریب آوے اور کہانا بہی
سامنے آجاوے تو کہانا کہالو مغرب کی نماز سے پہلے اور مت جلدی کرو نماز کیطرف کہانا چہوڑکر (اسلئے کہ کہانے
کیطرف دل لگا رہے گا) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ
عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے بہی ایسی ہی روایت ہی جیسے انس کی
بَابٌ مِنْهُ
پہلی روایت اوپر گذری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ
عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے سامنے شام کا کہانا
رکہا جاوے اودہر نماز کہڑی ہو تو پہلے کہانا کہالیوے اور جلدی نہ کرے نماز کے لئے جب تک کہانے سے
فراغت نہو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے دوسری روایت
بہی ایسی ہی ہے جیسے اوپر گذری عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ قَالَ تَحَدَّثْتُ اَنَا وَالْقَاسِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ
حَدِيْثًا وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لَحَّانَةً وَكَانَ لِاُمِّ وَلَدٍ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ مَالَكَ لَا تَحَدَّثُ

كَمَا يُحَدِّثُ ابْنُ أَخِي هٰذَا أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْ أَيْنَ أُتِيتَ هٰذَا أَدَّبَتْهُ أُمُّهُ وَأَنْتَ أَدَّبَتْكَ أُمُّكَ قَالَ فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَأَضَبَّ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَأَى مَائِدَةَ عَائِشَةَ قَدْ أُتِيَ بِهَا قَامَ قَالَتْ أَيْنَ قَالَ أُصَلِّي قَالَتِ اجْلِسْ قَالَ إِنِّي أُصَلِّي قَالَتِ اجْلِسْ غُدَرُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ ترجمہ ابن ابی عتیق سے روایت ہے مین اور قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق (حضرت عائشہ کے بھتیجے) ایک حدیث بیان کرنے لگے اور قاسم بن محمد غلطی بہت کرتے تھے اور اُن کی ماں ام ولد تھین (یعنے وہ کنیز زادی تہی) حضرت عائشہ نے اُن سے کہا قاسم تجھے کیا ہوا تو اس بھتیجے کیطرح (یعنے ابن ابی عتیق کیطرح) باتین نہین کرتا البتہ مین جانتی ہون تو جہان سے آیا اسکو اسکی ماں نے تعلیم کیا (اور وہ آزاد تہی تو اس کا لڑکا بہی اچھا ہوشیار رہا) اور تجھکو تیری ماں نے (جو لونڈی تہی آخر لونڈی کا اثر کہان جاتا ہے) یہ سنکر قاسم کو غصہ آیا اور حضرت عائشہ پر طیش کیا جب انہون نے دیکھا کہ حضرت عائشہ کے لئے دسترخوان بچھایا گیا تو وہ اُٹھے حضرت عائشہ نے پوچھا کہان جاتا ہے قاسم نے کہا نماز کو جاتا ہون حضرت عائشہ نے کہا بیٹھ انہون نے کہا مین نماز کو جاتا ہون حضرت عائشہ نے کہا ارے بیوفا بیٹھ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے نماز نہین پڑھنا چاہیئے جب کہانا سامنے آدے یا پاخانہ یا پیشاب لگا ہوا ہو ف حضرت عائشہ نے قاسم کو بیوفا اسلئے کہا کہ ذراسی بات مین وہ خفا ہو گئے اور یہ نہ سمجھے کہ حضرت عائشہ اول تو سب مومنین کی ماں اور سب کے نزدیک واجب التعظیم ہین اور قاسم کی تو سگی پہوپہی بہی تہین اور ان کے باپ محمد کے مارے جانے کے بعد حضرت عائشہ ہی نے اُن کو پالا پوسا تہا پہر جس شخص کے ایسے احسان ہون اور وہ اپنا بزرگ ہو اُس کی بات کا برا ماننا خصوصًا جبکہ وہ بات سچ ہو کمال درجہ کی ناشکری اور بے وفائی ہے عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ الْقَاسِمِ ترجمہ حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری پر اس مین قاسم کے قصے کا ذکر نہین ہے ف نووی نے کہا ان حدیثون سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب کہانا سامنے آوے تو نماز پڑہنا مکروہ ہے اُس شخص کے لئے جو کہانیکا ارادہ رکہتا ہو کیونکہ اگر کہانے سے پہلے نماز پڑہے گا تو شاید نماز مین کہانے کا خیال رہے اور دل نہ لگے ایسے ہی جو وقت پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہووے اور یہ کراہت اُسوقت ہے جب وقت مین گنجائش ہو اگر وقت تنگ ہو اور یہ خیال ہو کہ اگر کہانا کہاوے یا استنجا کرے تو نماز کا وقت جاتا رہے گا تو نماز پڑہ لیوے اور ہمارے بعض اصحاب سے یہ منقول ہے کہ ایسی حالت مین بہی نماز نہ پڑہے بلکہ کہانے اور استنجا سے فارغ ہو کر پڑہے گو وقت چلا جاوے اس لئے کہ مقصود نماز سے دل لگنا

ہے جب دل ہی نہ لگے تو کیا فائدہ اور اگر وقت میں گنجایش ہو لیکن نماز پہلے پڑھ لیوے تو مکروہ ہوگی اگرچہ درست ہو جاوے گی اور اہل ظاہر سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہ ہوگی (نووی) **بَاب** نَهْيِ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا اَوْ كُرَّاثًا اَوْ نَحْوَهَا مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيْهَةٌ مِنْ حُضُوْرِ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَذْهَبَ ذٰلِكَ الرِّيْحُ وَاِخْرَاجِهٖ مِنَ الْمَسْجِدِ جو شخص لہسن یا پیاز یا اور کوئی بدبودار چیز کہاوے تو وہ مسجد میں نہ آوے جبتک یہ بو اسکے منہ سے نہ جاوے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَاْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ قَالَ زُهَيْرٌ فِيْ غَزْوَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے جنگ میں جو شخص اس درخت میں سے کہاوے (یعنے لہسن کے درخت کو) تو وہ نہ آوے مسجدوں میں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ممانعت ہر مسجد کے لئے ہے اور قاضی عیاض نے بعض علما سے نقل کیا ہے کہ خاص مسجد نبوی میں جانے سے ممانعت ہے اور یہ ممانعت مسجد میں جانے سے ہے نہ پیاز اور لہسن کہانے سے کیونکہ پیاز اور لہسن کا کہانا باجماع علماء درست ہے اور قاضی عیاض نے بعض علماء سے ان کی حرمت نقل کی ہے کیونکہ وہ مانع ہے جماعت میں شریک ہونے سے اور جماعت میں آنا ان کے نزدیک فرض عین ہے اور قیاس کیا ہے علماء نے پیاز اور لہسن پر ہر بدبودار چیز کو اور مسجد پر ہر مجلس علم اور عبادت کو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيْحُهَا يَعْنِي الثُّوْمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس درخت میں سے کہاوے یعنے لہسن کے درخت میں سے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پہٹکے جب تک اسکی بو دور نہ ہو **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنِ الثُّوْمِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا وَلَا يُصَلِّيْ مَعَنَا ترجمہ عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے انس سے پوچہا لہسن کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کہاوے وہ ہمارے پاس نہ آوے نہ ہمارے ساتھ نماز پڑہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُؤْذِيْنَا بِرِيْحِ الثُّوْمِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کہاوے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پہٹکے اور ہم کو نہ ستاوے لہسن کی بو سے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَاَكَلْنَا مِنْهُمَا فَقَالَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ

باب النهي عن اتيان المساجد لمن اكل الثوم

فلا يقربنا ولا يصلي معنا

وكان يؤذينا

باب النهي عن الاكل ... المسجد لمن اكل الثوم

المنتنة

الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسُ ترجمہ جابر سے روایت ہی
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور گندنا کہانے سے پہر ہم کو ضرورت ہوئی اور ہم نے کہایا تو آپنے فرمایا
جو کوئی اس بدبودار درخت مین سے کہاوے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آوی اس لئے کہ فرشتون کو بہی تکلیف ہوتی ہے
جیسے آدمیون کو تکلیف ہوتی ہے **ف** یعنے نہ صرف بدبودار چیز کی استعمال سے آدمی ناخوش ہوتے ہین بلکہ
فرشتون کو بہی بدبو ناگوار ہے اور ان کو تکلیف ہوتی ہے جب پیاز اور لہسن کی بو کا یہ حال ہی تو بدبودار تمباکو
کی استعمال سے بہی فرشتون کو نفرت ہوگی۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد اور نمازیون سے خالی ہو
تب بہی ان چیزون کا استعمال کرکے مسجد مین نہ جاوی شاید وہان فرشتے موجود ہون **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ**
قَالَ وَفِي رِوَايَةِ حَرْمَلَةَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا
أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ
بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا رَآهُ
كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی اور اپنے گہر بیٹہے ایک
بار آپکے پاس ایک ہانڈی لائے جس مین ترکاریان تہین آپنے اس مین بری بو پائی تو پوچہا اس مین کیا
پڑا ہے جب آپ کو معلوم ہوا تو آپنے فرمایا اس کو فلان صحابی پاس لے جاؤ اس نے جب دیکہا تو اس کا کہانا
برا سمجہا اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کہایا) آپنے فرمایا تو کہالے مین تو اس سے سرگوشی
کرتا ہون جس سے تو نہین کرتا (یعنے فرشتون سے) **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّومِ وَقَالَ مَرَّةً مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا
يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُو آدَمَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت یعنے لہسن مین سے کہاوے
اور کبہی یون فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن یا گندنا کہاوے وہ ہماری مسجد مین نہ آوے اس
لئے کہ فرشتون کو تکلیف ہوتی ہے ان چیزون سے جن سے آدمیون کو تکلیف ہوتی ہے
(یعنے بدبو اور غلاظت سے) **عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ** بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ
يُرِيدُ الثُّومَ فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسْجِدِنَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت
مین صرف لہسن کا ذکر ہے اور پیاز اور گندنے کا ذکر نہین ہی **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ** قَالَ لَمْ نَعْدُ

أن فتحت خيبر فوقعنا أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في تلك البقلة الثوم والناس
جياع فأكلنا منها أكلا شديدا ثم رحنا إلى المسجد فوجد رسول الله صلى الله عليه وسلم
الريح فقال من أكل من هذه الشجرة الخبيثة شيئا فلا يقربنا في المسجد فقال الناس حرمت
حرمت فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال أيها الناس إنه ليس بي تحريم ما أحل
الله لي ولكنها شجرة أكره ريحها ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم لوٹے نہ تھے کہ خیبر کا قلعہ
فتح ہو گیا اس روز ہم لوگ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ لہسن پر گرے لوگ بھوکے تھے خوب کہایا
پھر مسجد مین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بو معلوم ہوئی آپنے فرمایا جو شخص ناپاک درخت مین سے
کہاوے وہ مسجد کے پاس نہ پھٹکے لوگ بولے لہسن حرام ہو گیا حرام ہو گیا یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو پہونچی آپنے فرمایا ای لوگو مین وہ چیز حرام نہین کرتا جسکو اللہ تعالے نے میرے لئے حلال کیا ہے لیکن لہسن
کی بو مجہکو بری معلوم ہوتی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لہسن حرام نہین ہے
اور اس پر اجماع ہے علما کا اب اسمین اختلاف ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکا کہانا درست تہا
یا نہین اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ درست تہا آپ کو اسکی بو سے نفرت تہی اسواسطے کہاتے **عن**
أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على زراعة بصل هو وأصحابه
فنزل ناس منهم فأكلوا منه ولم يأكل آخرون فرحنا إليه فدعا الذين لم يأكلوا
البصل وأخر الآخرين حتى ذهب ريحها ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پیاز کے کہیت پر گذرے اپنے صحابہ کے ساتہہ تو بعضے لوگ اترے انہون نے پیاز کہائی اور بعضون نے
نکہائی پہر ہم آپ پاس گئے تو جن لوگون نے نہ کہائی تہی ان کو تو آپنے پاس بلایا اور جنہون نے کہائی تہی ان
کے بلانے مین دیر کی یہان تک کہ اسکی بو جاتی رہے **عن** معدان بن أبي طلحة أن عمر بن الخطاب
خطب يوم الجمعة فذكر نبي الله صلى الله عليه وسلم وذكر أبا بكر قال إني رأيت كأن
ديكا نقرني ثلاث نقرات وإني لا أراه إلا حضور أجلي وإن أقواما يأمرونني أن أستخلف
وإن الله تعالى لم يكن ليضيع دينه ولا خلافته ولا الذي بعث به نبيه صلى الله عليه
وسلم فإن عجل بي أمر فالخلافة شورى بين هؤلاء الستة الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو عنهم راض وإني قد علمت أن أقواما يطعنون في هذا الأمر أنا ضربتهم بيدي هذه

عَلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ ثُمَّ اِنِّيْ لَا اَدَعُ بَعْدِيْ
شَيْئًا اَهَمَّ عِنْدِيْ مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مَا
رَاجَعْتُهٗ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ مَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْهِ حَتّٰى طَعَنَ بِاِصْبَعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ فَقَالَ يَا عُمَرُ اَلَا
تَكْفِيْكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَاءِ وَاِنِّيْ اِنْ اَعِشْ اَقْضِ فِيْهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِيْ بِهَا مَنْ يَقْرَاُ
الْقُرْاٰنَ وَمَنْ لَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ عَلٰى اُمَرَاءِ الْاَمْصَارِ فَاِنِّيْ اِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ
عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوْا عَلَيْهِمْ وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِيْنَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ وَيَقْسِمُوْا فِيْهِمْ فَيْئَهُمْ وَيَرْفَعُوْا اِلَيَّ
مَا اَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ اَمْرِهِمْ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ لَا اَرَاهُمَا اِلَّا
خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلُ وَالثُّوْمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ
رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ اَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ اَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا ترجمہ

معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا جمعہ کے دن اور ذکر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا
اور ابو بکر صدیق کا اور کہا مین نے خواب مین دیکھا ایک مرغ نے مجھے تین ٹھونگین ماربن مین سمجھتا ہون
اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری موت اب نزدیک ہے بعض لوگ مجھ سے یہ کہتے ہین کہ تم اپنا جانشین اور خلیفہ کسی کو
کر دو لیکن اللہ تعالے اپنے دین کو برباد نہین کریگا نہ اپنی خلافت کو نہ اس چیز کو جو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو دیکر بہیجا تہا اگر میری موت جلد ہو جاوے تو خلافت مشورہ کے اوپر چہہ آدمیونکے اندر رہیگی
ف یعنے لوگ مشورہ کرکے چہہ آدمیون مین سے جسکو چاہین خلیفہ کر لین وہ چہہ آدمی یہ تہے عثمان اور علی
اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید بہی اگرچہ عشرہ مبشرہ مین
تہے لیکن حضرت عمرؓ نے اپنی قرابت کی وجہ سے ان کا نام نہین لیا جیسے اپنے بیٹے عبد اللہ کا نام نہین لیا ت جن سے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم راضی رہے وفات تک اور مین جانتا ہون کہ بعضے لوگ طعن کرتے ہین اس کام مین
جنکو مین نے خود اپنے اس ہاتہہ سے مارا ہے اسلام پر پہر اگر انہون نے ایسا کیا (یعنے اس طعن کو درست
سمجہا) تو وہ دشمن ہین اللہ کے اور کافر گمراہ ہین اور مین اپنے بعد کسی چیز کو اتنا مشکل نہین چہوڑتا جتنا کلالہ ف
کلالہ وہ شخص ہے جو مر جاوے اور اولاد نہ چہوڑے نہ ماں باپ ت مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کسی بات کو اتنی بار نہین پوچہا جتنی بار کلالہ کو پوچہا اور آپ نے بہی اتنی سختی مجہہ پر کسی بات مین نہین کی جتنی اس مین
کی یہان تک کہ آپ نے اپنی انگلی سے ٹہونسا مارا میرے سینے مین اور فرمایا اے عمر کیا تجہکو وہ آیت بس نہین جو گرمی

کے موسم مین اوترے سورہ نساء کے اخیر مین (وَيَسْتَفْتُونَكَ عَنِ الْكَلَالَةِ اخیر تک) اور مین اگر جیون تو کلالہ مین
ایسا فیصلہ کرون گا جسکے موافق ہر شخص حکم کرے خواہ قرآن پڑہا ہو یا نہ پڑہا ہو پہر حضرت عمر نے کہا یا اللہ مین تجھکو گواہ
کرتا ہون اون لوگون پر جنکو مینے حکومت دی ہے ملکون کی (یعنے نائبون اور صوبہ دارون اور عاملون پر) مین نے
ان کو اسی لئے بہیجا کہ وہ انصاف کرین اور لوگون کو دین کی باتین تبلاوین اور اپنے پیغمبر کا طریقہ سکہاوین اور اونکا مال
ہوا مال جو لڑائی مین ہاتہ آوے بانٹ دین اور جس بات مین اُن کو مشکل پیش آوے اُس کو مجہہ سے دریافت کرین پہر اے
لوگو مین دیکہتا ہون تم دو درختون کو کہاتے ہو اور مین ان کو ناپاک سمجہتا ہون وہ کون پیاز اور لہسن اور مینے دیکہا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان دونون کی بو کسی شخص مین سے آتی تو آپکے حکم سے وہ نکالا جاتا مسجد سے بقیع کے
طرف اب اگر کوئی ان کو کہاوے تو خوب پکا کر کہاوے (تاکہ منہ مین اُن کی بو نہ رہے) ف اس حدیث سے اگرچہ پیاز اور لہسن کی
اباحت نکلتی ہے مگر کچے پیاز اور لہسن کہانے کی کراہت ہی نکلتی ہے کیونکہ کچے مین بو بہت ہوتی ہے پہر جب پیاز اور لہسن کا
یہ حال ہوا تو تمباکو کہا کر یا حقہ یا چپٹہ پیکر یا اور کوئی بدبودار چیز استعمال کر کے مسجد مین آنا ضرور مکروہ ہوگا اگر خوب
منہ صاف اور پاک کر کے آوے تو قباحت نہین ہے عَنْ قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ قتادہ سے دوسری
روایت ایسی ہے جیسے اوپر گذری باب النہی عَنْ نَشْدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ
سَمِعَ النَّاشِدَ گمی ہوئی چیز مسجد مین ڈہونڈہنے کی ممانعت اور جو کوئی ڈہونڈہے اسکو کیا کہنا چاہیے عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ
فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسیکو کوئی گمی ہوئی چیز مسجد مین ڈہونڈہتے سنے (یعنے وہ اپنی بلند آواز سے
اپنی چیز کے لئے لوگونکو پکارے) تو کہے خدا کرے تیری چیز نہ ملے اس لئے کہ مسجدین اسواسطے نہین بنائی گئین ف کہ لوگ
اس مین اپنی گمی ہوئی چیزین ڈہونڈہین یا خرید و فروخت یا اور معاملات دنیا کے کرین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے دوسری روایت بہی ایسی
ہی ہے جیسے اوپر گذری عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ ترجمہ بریدہ سے
روایت ہے ایک شخص نے مسجد مین پکارا اور کہا کسنے پکارا سرخ اونٹ کیطرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا خدا کرے تجہے نہ ملے مسجدین تو جن کامون کے لئے بنی ہین اُنہی کے لئے بنی ہین ف اون مین اور کام

نہین کرنا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد مین آواز بلند کرنا مکروہ ہے لیکن ابو حنیفہ نے علم اور خصومت کیلئے جائز رکھا ہے اور مسجدین جن کامون کے لئے بنی ہین وہ یہ ہین ذکر الٰہی اور نماز اور علم دین اور ذکر خیر قاضی نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسجد مین کوئی دنیا کا کام جیسے سلائی وغیرہ منع ہے ۔ بعضون نے لڑکونکو پڑہانے سے بھی مسجد مین منع کیا ہی اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مسجد مین وہ کام دنیا کے منع ہین جن سے خاص خاص شخصونکو فائدہ ہوتا ہے لیکن نفع عام کے کام جیسے درستی اسباب اور سامان جہاد وغیرہ تو وہ درست ہین (نووی)

عن بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ ترجمہ بریدہ سے روایت ہی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تو ایک شخص کہڑا ہوا اور پکارا اور کہا کس نے پکارا سرخ اونٹ کیطرف آپنے فرمایا تیرا اونٹ نملے مسجدین جن کامون کے لئے بنائی گئین ہین اونہی کے لئے بنائی گئین ہین عن بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَاَدْخَلَ رَاْسَهُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا ترجمہ بریدہ سے روایت ہی ایک گنوار آیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑہ چکے تہے اور اپنا سر مسجد کے دروازے سے اندر کیا پہر بیان کیا اُسیطرح جیسے اوپر گذرا

بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلٰوةِ وَالسُّجُوْدِ لَهُ نماز مین بہولنے اور سجدہ سہو کرنے کا بیان

عن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی جب نماز پڑہتا ہی تو شیطان آتا ہی اسکو بہلانیکو یہانتک کہ اسکو یاد نہین رہتا کتنی رکعتین پڑہین جب ایسا ہووے تو دو سجدے کرے بیٹہے بیٹہے عن الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گذرا ف امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا سہو کے باب مین پانچ حدیثین آئی ہین ایک تو یہی حدیث ابوہریرہ کی اس مین یہ ہی کہ جب نماز کی رکعتون مین شک ہو کتنی پڑہین تو دو سجدے کرے لیکن یہ بیان نہین کیا کہ یہ دو سجدے کب کرے سلام سے پہلے یا سلام کے بعد ایک حدیث ابو سعید کی ہے اس مین یہ ہی کہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے ایک حدیث ابن مسعود کی ہے جسمین پانچوین رکعت کے لئے کہڑے ہونا اور بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا مذکور ہی ایک حدیث ذوالیدین کی ہے جسمین دو رکعت کے بعد بہول سے سلام کرنا اور باتین کرنا اور بعد سلام کے سجدہ سہو منقول ہے ایک حدیث ابن بحینہ

کی ہے اوس مین دو رکعتین پڑھ کر اٹھ کھڑے ہونے اور سلام سے پہلے سجدہ سہو کا بیان ہے اب علمانے اختلاف کیا ہے ان احادیث پر عمل کرنے مین داؤد ظاہری نے کہا اونپر قیاس درست نہین ہے اور ہر ایک حدیث پر جیسے وارد ہے اسیطرح عمل کرنا چاہیے امام احمد بھی داؤد کے ساتھ ہین ان خاص نمازون مین جنکا ذکر ان حدیثون مین ہے اور باقی نمازون مین ان کے نزدیک سلام سے پہلے سجدہ کرنا چاہیے پھر جن لوگون نے قیاس کیا عمل کیا ہے ان مین سے بعض یہ کہتے ہین کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے بعد سلام کے سجدہ کرے چاہے قبل سلام اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہمیشہ سلام کے بعد سجدہ کرے اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ سلام سے پہلے سجدہ کرے اور امام مالک کے نزدیک اگر سہو سے کچھ نماز مین زیادتی ہوئی ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرے اور جو کمی ہوئی ہو تو سلام سے پہلے کرے اور سب سے قوی مذہب امام مالک کا ہے پھر شافعی کا لیکن امام مالک کے مذہب پر اگر دو سہو ہوئے ہون ایک سے زیادتی ہوئی ہو اور ایک سے کمی تو سلام سے پہلے سجدہ کرے اور یہ اختلاف فضل مین ہے نہ جواز مین اور دو یا تین یا زیادہ سہوون کے لئے دو ہی سجدے کافی ہین اور اسپر اتفاق ہے علماء کا انووی مختصراً

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ بِالْاَذَانِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ الْاَذَانَ فَاِذَا قُضِیَ الْاَذَانُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ فَاِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ یَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ یَكُنْ یَذْكُرُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ یَدْرِیْ كَمْ صَلّٰی فَاِذَا لَمْ یَدْرِ اَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰی فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا بھاگتا ہے تا کہ اذان سنائی نہ دے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے تو پھر بھاگتا ہے پھر جب تکبیر ہو چکتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور نمازی کے دل مین وسوسے ڈالتا ہے کہتا ہے وہ بات یاد کر اور یہ بات یاد کر اُن اُن باتون کو یاد دلاتا ہے جو کبھی یاد نہ کرتا یہان تک کہ وہ بھول جاتا ہے کتنی رکعتین پڑھین پھر جب تم مین سے کسیکو یاد نہ رہے کتنی رکعتین پڑھین تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لیوے

ف نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس کے مطلب مین امام حسن بصری اور ایک جماعت سلف نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور کہا ہے کہ جب نمازی کو شک ہو رکعتون کی کمی یا زیادتی مین تو وہ بیٹھ کر دو سجدے کر لیوے اور شعبی اور اوزاعی اور ایک جماعت سلف نے یہ کہا ہے کہ پھر نئے سرے سے نماز پڑھے یہان تک کہ یقین حاصل ہو اگر پھر شک ہو تو پھر نئے سرے سے پڑھے چاہے بار بار کے چوتھی بار بھی شک ہو تو اعادہ نہ کرے اور مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جب شک ہو تین رکعتین

پڑہین یا چار تو ایک رکعت اور پڑہی اور سجدہ سہو کرے تا کہ چار کا یقین ہو جاوے انتہی مختصر عن ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشیطان اذا ثوب بالصلوۃ ولی ولہ ضراط فذکر نحوہ
وزاد فہنّاہ ومنّاہ وذکرہ من حاجاتہ مالم یکن یذکر ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب اذان ہوتی ہے نماز کی تو پاد تا ہوا پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے پہر اسکو کر رغبتیں دلاتا ہے
اور آرزوئین دلاتا ہے اور وہ وہ کام یاد دلاتا ہے جو اسکو کبہی یاد نہ آتے عن عبد اللہ بن بحینۃ قال صلی
لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین من بعض الصلوات ثم قام فلم یجلس فقام الناس
معہ فلما قضی صلوتہ ونظرنا تسلیمہ کبر فسجد سجدتین وہو جالس قبل التسلیم ثم
سلم ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ اسدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی نماز مین دو رکعتین پڑہکر
کہڑے ہو گئے اور بیٹہنا بہول گئے لوگ بہی آپکے ساتہ کہڑے ہو گئے جب آپ نماز پڑہ چکے اور ہم انتظار مین تہے کہ اب سلام
پہیرین گے آپنے تکبیر کہی اور دو سجدے کئے بیٹہے بیٹہے سلام سے پہلے پہر سلام پہیرا عن عبد اللہ بن
بحینۃ الاسدی حلیف بنی عبد المطلب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فی صلوۃ
الظہر وعلیہ جلوس فلما اتم صلوتہ سجد سجدتین یکبر فی کل سجدۃ وہو جالس قبل
ان یسلم وسجدہما الناس معہ مکان ما نسی من الجلوس ترجمہ عبد اللہ بن بحینہ اسدی سے
روایت ہے جو حلیف تہے بنی عبد المطلب کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز مین بیچ کا قعدہ بہول گئے اور اٹہ
کہڑے ہوئے جب آپ نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کیے ہر سجدے کے لئے تکبیر کہی سلام سے پہلے بیٹہے بیٹہے اور لوگون
نے بہی آپکے ساتہ دو سجدے کیے یہ عوض تہا اس قعدہ کا جسکو بہول گئے تہے عن عبد اللہ بن
مالک ابن بحینۃ الازدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فی الشفع الذی یرید
ان یجلس فی صلوتہ فمضی فی صلوتہ فلما کان فی آخر الصلوۃ سجد قبل ان یسلم ثم سلم
ترجمہ عبد اللہ بن مالک بن بحینہ ازدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا دوگانہ پڑہکر کہڑے ہو گئے
جس کے بعد بیٹہنے کا قصد تہا پہر آپ نماز پڑہی چلے گئے جب نماز تمام ہوئی تو سجدہ کیا سلام سے پہلے پہر سلام پہیرا
عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احدکم
فی صلوتہ فلم یدر کم صلی ثلاثا ام اربعا فلیطرح الشک ولیبن علی ما استیقن ثم
یسجد سجدتین قبل ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن لہ صلوتہ وان کان صلی اتماما لاربع

كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
مین سے کوئی شک کرے اپنی نماز مین (کتنی رکعتین پڑہین ہین) اور معلوم نہ ہوسکے کہ تین پڑہین یا چار تو شک
کو دور کرے اور جس قدر کا یقین ہو اُسکو قائم کرے پہر سلام سے پہلے دو سجدے کر لیوے اب اگر اُس نے پانچ
رکعتین پڑہین ہین تو یہ دو سجدے ملکر چہ رکعتین ہو جاوین گی اور اگر پوری چار پڑہی ہین تو اُن دونون
سجدون سے شیطان کے مُنہ مین خاک پڑے گی **ف** یعنی وہ ذلیل اور خوار ہوگا اس کا مطلب تو یہ تہا کہ نماز
مین خلل آوے اور یہان کچہ خلل نہین ہوا بلکہ اور دو سجدون کا ثواب زیادہ حاصل ہوا الحمد للہ **عَنْ**
زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ مَعْنَاهُ قَالَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ كَمَا قَالَ سُلَيْمَانُ
بْنُ بِلَالٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ لَا
وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَثَنّٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ
ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ اَنْبَأْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى
كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ
ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ علقمہ سے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی يَسْجُدُ
اور نماز مین کچہ کمی یا بیشی ہوئی جب آپنے سلام پہرا تو لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا نماز مین کوئی نیا
حکم ہوا ہے آپنے فرمایا وہ کیا لوگون نے کہا آپنے ایسا ایسا کیا یہ سنکر آپنے اپنے دونون پاؤن کو جہکایا اور
قبلے کیطرف مُنہ کیا اور دو سجدے کئے پہر سلام پہیرا اور ہماری طرف مُنہ کیا اور فرمایا اگر نماز کے باب
مین کوئی نیا حکم ہوتا تو مین تم کو بتلاتا بات اتنی ہے کہ مین بہی آدمی ہون جیسے اور آدمی بہولتے ہین مین
بہی بہولتا ہون جب مین بہول جاؤن تو مجہے یاد دلا دو اور جب تم مین سے کوئی نماز مین شک کرے تو سوچ کر
جو ٹہیک معلوم ہو اوسپر نماز پوری کرے پہر دو سجدے کرے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا
ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی باتون مین بہول چوک ہوتی اور یہی مذہب ہی جمہور علما کا اور یہی ظاہر ہے قرآن
اور حدیث سے پر اللہ تعالے آپ کو جتا دیتا لو بہول چوک پر آپ قائم نہ رہتے اب یہ جتانا بہول کے ساتھہ ہی ہوتا
یا دیر کے بعد اسمین علما کا اختلاف ہی امام الحرمین نے اسمین دیر جائز رکہی ہی آپکی حیات تک اور ایک طائفہ علما نے
عبادات اور تبلیغات مین سہو کو جائز نہین رکہا ہے جیسے اقوال تبلیغی مین بالاتفاق سہو جائز نہین ہے

مگر یہ مذہب صحیح نہیں ہو انتہے مختصراً عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ فَلْيَنْظُرْ
أَحْرَى ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ وَفِيْ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ۔ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گزرا عَنْ
مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مَنْصُوْرٌ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ عَنْ
مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الَّذِيْ يَرٰى أَنَّهُ الصَّوَابُ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ هٰؤُلَاءِ
وَقَالَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا لفظوں کا اختلاف ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهُ أَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا
فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ
رکعتیں پڑہیں جب سلام پھیرا تو لوگوں نے کہا کیا نماز زیادہ ہوگئی آپنے فرمایا کیسے انہوں نے کہا آپنے پانچ
رکعتیں پڑہیں تب آپنے دو سجدے کیے **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور سلف
کی کہ جو شخص ایک رکعت زیادہ پڑہ لیوے بہولے سے اُسکی نماز باطل نہ ہوگی بلکہ اگر سلام کے بعد علم ہو تو نماز صحیح ہوگی پر
سجدہ سہو کر لیوے اگر سلام کے قریب ہی اس کا علم ہو اور جو دیر کے بعد معلوم ہو تو سجدہ نکرے اور اگر سلام کے پہلے یہ بات معلوم ہو تو
فوراً بیٹھ جاوے اور تشہد پڑہے اگرچہ قیام میں ہو یا رکوع میں یا سجدے میں اب سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے یا سلام کے بعد اسمیں
اختلاف ہی جیسے اوپر گذرا اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہی کہ اگر بہولے سے پانچویں رکعت پڑہ لی اور اخیر کا قعدہ نہیں کیا تو
نماز باطل ہوگئی (یعنے نفل ہوگئے) اب ایک رکعت اور پڑہ لیوے اور چہوں رکعتیں نفل ہوجاوینگی اور فرض پہر
سے پڑہے اور جو قعدہ اخیر کر چکا ہی تو پانچویں کے ساتہ ایک رکعت اور ملا لیوے اب چار فرض ادا ہوگئے اور دو نفل
اس حدیث سی ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا مذہب رد ہوتا ہی کیونکہ حضرت نے نہ پانچویں کے ساتہ اور ایک رکعت ملائی نہ قعدہ اخیر کیا کیا
کہ آپ کو بعد سلام کے معلوم ہوا اب شافعی کا یہ قول ہی کہ زیادتی خواہ قلیل ہو یا کثیر نماز کو باطل نہیں کرتی مثلاً
ایک رکوع کے بدلے کئی رکوع بہولے سے کرے یا تین یا چار سجدے کرے البتہ سجدہ سہو کر لینا ایسی صورت میں مستحب ہے
واجب نہیں ہی (نووی مختصراً) عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمَّا
سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا أَبَا شِبْلٍ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّا مَا فَعَلْتُ قَالُوْا بَلٰى قَالَ وَكُنْتُ فِيْ نَاحِيَةِ
الْقَوْمِ وَأَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلٰى قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ لِيْ وَأَنْتَ أَيْضًا يَا أَعْوَرُ تَقُوْلُ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم خمسا فلما انفتل توشوش القوم بينهم فقال ما شانكم قالوا يا رسول الله هل زيد
في الصلوة قال لا قالوا فانك قد صليت خمسا فانفتل ثم سجد سجدتين ثم سلم ثم قال انما انا بشر
مثلكم انسى كما تنسون زاد ابن نمير في حديثه فاذا نسي احدكم فليسجد سجدتين ترجمہ ابراہیم وزاد
بن سوید سے روایت ہے علقمہ نے ظہر کی نماز پڑہائی تو پانچ رکعتین پڑہین اور جب سلام پہیرا تو لوگون نے
کہا اے ابوشبل (کنیت ہے علقمہ کی) تمنے پانچ رکعتین پڑہین اونہون نے کہا نہین لوگون نے کہا بیشک تمنے
پانچ رکعتین پڑہین اور مین ایک کونے مین تہا بچہ کم سن تہا مین نے بہی کہا ہان تم نے پانچ رکعتین پڑہین اونہون نے
کہا او کانی تو بہی یہی کہتا ہے **ف** ابراہیم بن سوید علقمہ کے شاگرد تہے اور اپنے شاگرد یا چہوٹے ناتے والے
کو ایسے الفاظ کہنے مین مضایقہ نہین بشرطیکہ وہ برا نہ مانے۔ یہ ابراہیم کانی تہے اور یہ وہ ابراہیم نہین ہین جو
علقمہ کے مشہور شاگرد اور حماد کے استاد ہین وہ ابراہیم بن یزید نخعی ہین **ف** مین نے کہا ہان یہ سنکر وہ مڑے
اور دو سجدے کئے پہر سلام پہیرا اور کہا عبداللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری ساتہ
پانچ رکعتین پڑہائین جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگون نے کہس پہس شروع کی آپنے فرمایا کیا ہوا تم کو
انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑہ گئی آپنے فرمایا نہین انہون نے فرمایا آپنے پانچ رکعتین پڑہین
یہ سنکر آپ مڑے اور دو سجدے کئے پہر سلام پہیرا اور فرمایا مین آدمی ہون جیسے تم بہول جاتے ہو مین بہی بہول
جاتا ہون اور نمیر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب تم مین سے کوئی بہول جاوے تو دو سجدے کرے **عن**
عبد الله قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسا فقلنا يا رسول الله ازيد في
الصلوة قال وما ذاك قالوا صليت خمسا قال انما انا بشر مثلكم اذكر كما تذكرون وانسى كما
تنسون ثم سجد سجدتي السهو ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑہائی تو پانچ رکعتین پڑہین ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز بڑہ گئے آپنے فرمایا کیسے ہم نے کہا آپنے
پانچ رکعتین پڑہین آپنے فرمایا مین آدمی ہون تمہاری طرح یاد رکہتا ہون جیسے تم یاد رکہتے ہو اور بہول جاتا ہون جیسے تم بہول
جاتے ہو پہر دو سجدے کئے سہو کے **عن** عبد الله قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فزاد او نقص باب ترجمہ ن صلی بنا
قال ابراهيم والوهم مني فقيل يا رسول الله ازيد في الصلوة شيء فقال انما انا بشر مثلكم انسى
كما تنسون فاذا نسي احدكم فليسجد سجدتين وهو جالس ثم تحول رسول الله صلى الله عليه
وسلم فسجد سجدتين ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہمنے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تو آپنے

زیادہ کیا یا کم کیا ابراہیم نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا قسم خدا کی یہ بہول مجہسے ہوئی ہے ہمنے کہا یا رسول اللہ
کیا نماز کے باب مین کوئی نیا حکم ہوا آپنے فرمایا نہین ہمنے بیان کیا جو آپنے کیا تہا تب آپنے فرمایا جو کوئی نماز مین زیادتی
کرے یا کمی تو وہ دو سجدے کرے پہر آپنے دو سجدے کئے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سلام پہیرنے کے بعد
کوئی بات بہی کر لیوے تو بہی قباحت نہین دو سجدے سہو کے کر لیوے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّہْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْکَلَامِ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے سہو کے سلام اور کلام کے پیچہے کئے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِمَّا زَادَ اَوْ نَقَصَ قَالَ اِبْرَاہِیْمُ وَاَیْمُ اللّٰہِ مَا جَاءَ ذَاکَ
اِلَّا مِنْ قِبَلِیْ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدَثَ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْءٌ فَقَالَ لَا قَالَ فَقُلْنَا لَہُ الَّذِیْ صَنَعَ
فَقَالَ اِذَا زَادَ الرَّجُلُ اَوْ نَقَصَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ قَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے
ہمنے نماز پڑہی ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو آپنے زیادہ کیا یا کم کیا ابراہیم نے کہا قسم اللہ کی یہ (وہم) میری طرف سے ہی
ہے پہر ہمنے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز مین کوئی نیا حکم پیدا ہوا ہے تو آپنے فرمایا نہین پہر ہمنے وہ بات
کہی جو آپنے کی تہی (یعنے زیادتی یا نقصان) تو آپنے فرمایا جب کوئی آدمی کچہہ زیادہ کرے یا کم کرے تو چاہئے کہ سہو کے
دو سجدے کرے کہا راوی نے پہر آپنے دو سجدے سہو کے کئے **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ اِمَّا الظُّہْرَ وَاِمَّا الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَتٰی جِذْعًا
فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَنَدَ اِلَیْہَا مُغْضَبًا وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَہَابَا اَنْ یَّتَکَلَّمَا وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فہابا ہ تیکلما ہ
یَقُوْلُوْنَ قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ فَقَامَ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ اَمْ نَسِیْتَ
فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا فَقَالَ مَا یَقُوْلُ ذُو الْیَدَیْنِ قَالُوْا صَدَقَ لَمْ
تُصَلِّ اِلَّا رَکْعَتَیْنِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَسَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ کَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ کَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ کَبَّرَ وَرَفَعَ قَالَ وَ
اُخْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّہٗ قَالَ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز پڑہائی ظہر یا عصر کی اور دو رکعتین پڑہ کر سلام پہیرا پہر ایک لکڑی کے پاس آئے جو مسجد مین قبلہ
کیطرف لگی تہی اور اس پر ٹیکا دیکر غصے مین کہڑے ہوئے اوس وقت جماعت مین حضرت ابو بکر اور
حضرت عمر بہی موجود تہے وہ دونون ڈر سے بات نہ کر سکے اور لوگ جلدی جلدی نکلے یہ کہتے ہوئے کہ نماز گہٹ گئی
پہر ایک شخص جسکو ذو الیدین (دو ہاتہہ والا اگرچہ سب کے دو ہاتہہ ہوتے ہین پر اسکے ہاتہہ لمبے تہے اسواسطے

یہ نام ہوگیا اٹھتی کہڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ کیا نماز گہٹ گئی یا آپ بہول گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر داہنے اور بائین
دیکہا اور کہا ذوالیدین کیا کہتا ہے لوگون نے کہا وہ سچ کہتا ہے یا رسول اللہ آپنے دو ہی رکعتین پڑہین یہ سنکر آپنے
دو رکعتین اور پڑہین اور سلام پہیرا پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پہر تکبیر کہی اور سر اٹہایا پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پہر تکبیر کہی
اور سر اٹہایا محمد بن سیرین نے کہا مجہسے یہ بیان کیا گیا کہ عمران بن حصین نے کہا اور سلام پہیرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَی صَلٰوةِ الْعَشِیِّ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ سُفْیَانَ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ
رَكْعَتَیْنِ فَقَامَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِیْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ یَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی النَّاسِ
فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِیَ مِنَ الصَّلٰوةِ
ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی
نماز پڑہائی اور دو رکعتین پڑہ کر سلام پہیر دیا تو ذوالیدین اٹہا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز گہٹ گئی یا آپ بہول گئے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کوئی بات نہین ہوئی (یعنی نہ نماز گہٹی نہ مین بہولا) وہ بولا کچہ تو ضرور ہوا ہے یا رسول اللہ آپنے لوگون
کیطرف رخ کیا اور پوچہا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے وہ لوگ بولے ہان سچ کہتا ہے یا رسول اللہ تب آپنے جتنی نماز رہ گئی تہی وہ پوری کی
پہر دو سجدے کئے بیٹہے بیٹہے سلام کے بعد عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ
ثُمَّ سَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ نے دو رکعتین پڑہین ظہر کی پہر سلام پہیرا تو ایک شخص آیا بنی سلیم مین سے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز گہٹ گئی یا آپ
بہول گئے اور بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَا اَنَا اُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ
مِن بَيْنِ — الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَیْنِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے مین نماز پڑہ رہا تہا رسول اللہ کے ساتہ ظہر کی آپنے دو رکعت پڑہکر سلام پہیر دیا تو ایک شخص اٹہا بنی سلیم مین سے پہر وہی نقل
بیان کیا جو اوپر گذرا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ
ن بلبايه — ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ یُّقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِیْ یَدَیْهِ طُوْلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ صَنِیْعَهٗ وَخَرَجَ
غَضْبَانَ یَجُرُّ رِدَاءَهٗ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ عمران
بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ نے عصر کی تین رکعتین پڑہکر سلام پہیر دیا اور اپنے گہر چلے گئے تب آپکے پاس ایک شخص گیا

جن کو خرباق کہتے تہے اور اس کے ہاتہہ ذرا لنبے تہے وہ بولا آپنے جو آپ نے کیا تہا (یعنے تین رکعتین پڑہنے کا
حال بیان کیا) آپ غصے مین نکلی چادر کہینچتے ہوئی (کیونکہ نماز کا آپکو بہت خیال تہا اور اسی وجہ سے جلدی
کی اور چادر اوڑہنے کے موافق بہی نہ ٹہرے) یہانتک کہ لوگون پاس پہونچ گئے اور پوچہا کیا یہ سچ کہتا ہے لوگون نے
کہا ہان پہر آپنے ایک رکعت پڑہی اور سلام پہیرا پہر دو سجدے کئے پہر سلام پہیرا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِّنَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ
فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيْطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَخَرَجَ مُغْضَبًا فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِيْ
كَانَ تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ
نے عصر کی تین رکعتین پڑہکر سلام پہیر دیا (بہولے سے) پہر آپ اٹہے اور حجرے مین چلے گئے اتنے مین ایک شخص
لنبے ہاتہہ والا اٹہا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز گہٹ گئی آپ یہ سُنکر غصے مین نکلے اور جو رکعت رہ گئی تہی اسکو
پڑہا پہر سلام پہیرا پہر دو سجدے کیئے سہو کے پہر سلام پہیرا

بَابُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ باب سجدہ تلاوت کے بیان مین

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَيَقْرَءُ سُوْرَةً فِيْهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ
وَنَسْجُدُ مَعَهٗ حَتّٰى مَا يَجِدُ بَعْضُنَا مَوْضِعًا لِّمَكَانِ جَبْهَتِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑہتے تہے تو وہ سورۃ پڑہتے جسمین سجدہ کی آیت ہوتی اور سجدہ کرتے آپکے ساتہہ جو لوگ
ہوتے وہ بہی سجدہ کرتے یہانتک کہ ہم مین سے بعضون کو اپنی پیشانی رکہنے کے جگہہ نہ ملتی ف نووی نے کہا
ہمارا اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے اور ابو حنیفہ اس کو واجب کہتے
ہین اور سجدہ تلاوت سنت ہے پڑہنے والے پر اور سننے والے پر اور مستحب ہے اُس سامع پر جو نہین سنتا اب اگر سننے والا
نماز مین پڑہنے والے کے پیچہے نہین ہے تو سننے والے کو اختیار ہے جتنا چاہے اپنا سجدہ لنبا کرے یا چہوٹا پڑہنے والے کے سجدے
سے اور جو پڑہنے والا بوجہ حدث یا نابالغی کے سجدہ نہ کرے جب بہی سننے والا سجدہ کر سکتا ہے اور بعض علماء نے کہا ہے
نابالغ اور محدث اور کافر کی تلاوت سے سننے والا سجدہ نہ کرے لیکن صحیح پہلا قول ہے انتہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ بِنَا حَتّٰى ازْدَحَمْنَا عِنْدَهٗ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا
مَكَانًا لِّيَسْجُدَ فِيْهِ فِيْ غَيْرِ صَلٰوةٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کبہی رسول اللہ قرآن پڑہتے اور سجدہ کی
آیت تلاوت کرتے تو ہماری ساتہہ سجدہ کرتے یہانتک کہ ہجوم کی وجہ سے ہم مین سے کسی کو سجدے کی جگہہ نہ ملتی اور
نماز کے باہر ہوتا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ

باب سجود القرآن

ف باب جنہ

معہ عيْرَ اَنَّ شيخًا اخذ كفًّا مِّنْ حصًى اَوْ تُرَابٍ فرفعه اِلٰى جبهته وَقَالَ يكفيني هٰذا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لقد
رَأيته بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم پڑہی اور اسمین سجدہ
کیا آپکے پاس جتنے لوگ بیٹھے تھے اون سبنے سجدہ کیا مگر ہماری بوڑہی (امیہ بن خلف) نے ایک مٹھی بہر مٹی یا کنکر ہاتہہ مین لیکر
پیشانی سے لگایا اور کہا یہی کافی ہے مجہکو۔ عبد اللہ نے کہا مین نے دیکہا اسکو وہ بوتا کفر کی حالت مین مارا گیا ف بدر کی
لڑائی مین یہ صلہ تہا اسکی ناشکری اور بے ادبی کا اللہ تعالے نے اسکو ایمان نہین دیا جسوقت سورہ والنجم اوتری اور آپنے سجدہ
کی آیت پڑہی اور سجدہ کیا تو آپکے ساتہہ سب لوگون نے یہان تک کہ مشرکون اور جنون نے بہی سجدہ کیا ابن عباس نے
کہا بلکہ یہ خبر مشہور ہوگئی کہ مکہ والے مسلمان ہوگئے قاضی عیاض نے کہا سبب اون سب کے سجدہ کرنیکا یہ تہا کہ یہ سجدہ سب سجدون
کے پہلے اوترا عبد اللہ بن مسعود نے ایسا ہی کہا ہے اور جو بعض مفسرین اور مخبرین نے نقل کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
غلطی سے اس سورت مین ایک آیتہ پڑہ دی تہے جس سے مشرکون کے اوتار کی تعریف نکلتی تہی یہ بالکل جہوٹ اور بے
اصل اسواسطے کہ اللہ کے سوا دوسرے کسی معبود کی تعریف کرنا کفر ہے اور کفر کی نسبت آپکی طرف محال ہے اور شیطان کی یہ
طاقت نہین کہ آپکی زبان سے ایسی بات نکلوا دے (نووی) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ
ن باب منه
الْقِرَاءَةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ وَزَعَمَ اَنَّهٗ قَرَأَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى فَلَمْ يَسْجُدْ ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہی انہون نے پوچہا زید بن ثابت سے امام کے
پیچہے پڑہنے کو انہون نے کہا امام کے پیچہے کچہہ نہ پڑہنا چاہیے (سوا سورہ فاتحہ کے) اور کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑہی پہر آپنے سجدہ نہین کیا ف امام ابو حنیفہ نے زید بن ثابت کے قول سے استدلال
کیا ہی اور امام کے پیچہے مطلق قرات سے منع کیا ہے خواہ سورہ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورہ خواہ سری نماز ہو یا جہری اور
ہمارا مذہب یہ ہے کہ مقتدی کو قرات فاتحہ امام کے پیچہے پڑہنا چاہیے سری اور جہری نمازمین اور زید کے قول کا جواب یہ ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑہے اوس کی نماز نہین ہوتی اور فرمایا جب تم میرے پیچہے نماز پڑہو
کوئی سورت نہ پڑہو سوا سورہ فاتحہ کے اور اسکے سوا اور حدیثین بہی ہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین زید
بن ثابت کے قول پر مقدم ہین دوسری یہ کہ زید کا مطلب قرات کی ممانعت سے یہ ہی کہ سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی
سورت نہ پڑہی جاوے اور یہ تاویل ضرور ہی تاکہ اور احادیث کے خلاف نہووے اور یہ جو زید نے کہا کہ انہون نے سورہ
والنجم پڑہی رسول اللہ صلعم کے سامنے اور آپنے سجدہ نہ کیا یہ بظاہر دلیل ہی امام مالک کی جو کہتے ہین مفصل مین کوئی
سجدہ نہین ہے اور سورہ والنجم اور اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک کے سجدہ منسوخ ہین اس حدیث سے یا عبد اللہ

ابن عباس کی حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہین کیا مفصل مین جب سے مدینہ مین آئے
اور یہ مذہب ضعیف ہی کیونکہ ابوہریرہ کی روایت مین ہی کہ ہمنے سجدہ کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اذا السماء
انشقت اور اقرأ باسم ربک مین اور اجماع کیا ہی علمانے اس امر پر کہ ابوہریرہ ۷ھ ہجری مین مسلمان ہوئے اور
ابن عباس کی حدیث کا اسناد ضعیف ہی وہ دلیل لانے کے لائق نہین اور زید کی حدیث سے سجدے کا ترک ثابت
ہوتا ہی اور ظاہر ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہی تو اسکا ترک جائز ہے اب اختلاف کیا ہی علمانے کہ سارے قرآن مین کتنے
سجدے تلاوت کے ہین تو امام شافعی اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہی کہ قرآن مین سب چودہ سجدے ہین دو سورہ
حج مین اور تین مفصل مین اور صاد مین سجدہ تلاوت نہین ہی بلکہ سجدہ شکر ہے اور امام مالک اور ایک جماعت علما کے
نزدیک سب گیارہ سجدے ہین اون کے نزدیک مفصل کے تینون سجدے ساقط ہین اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک سب
سجدے چودہ ہین لیکن سورہ حج مین ایک سجدہ ہی اور صاد مین ایک سجدہ ہی اور احمد اور ابن شریح کے نزدیک پندرہ سجدے
ہین انہون حج کے دونون سجدون کو اور صاد کے سجدے کو بھی قائم رکھا اور مقامات سجدے کے مشہور ہین حرف
حم کے سجدے کے مقام مین اختلاف ہی امام مالک اور ایک جماعت سلف کے نزدیک یہ سجدہ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُونَ
پر ہی اور ابوحنیفہ اور شافعی اور جمہور کے نزدیک لَا يَسْأَمُونَ پر (نووی) عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا
هُرَيْرَةَ قَرَأَ لَهُمْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا ترجمہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہی ابوہریرہ نے سورہ اذا السماء انشقت پڑہا تو سجدہ کیا
جب نماز سے فارغ ہوئے تو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت مین سجدہ کیا تھا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک مین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَجَدَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اذا السماء انشقت و اقرأ باسم ربک مین عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ قَالَ سَجَدْتُّ
بِهَا خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ وَقَالَ ابْنُ

مثلہ

نقلتہ لہ

عبدِ الاعلیٰ اَزالُ اَسجدُ بہا ترجمہ ابورافع سے روایت ہے میں نے نماز پڑہی ابوہریرہ کے ساتھ عشا کی
انہوں نے سورہ پڑہا اذا السماء انشقت اور سجدہ کیا اس میں میں نے کہا (نماز کے بعد) یہ سجدہ تم نے کیسا
کیا انہوں نے کہا میں نے تو یہ سجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کیا ہے اور میں اسکو کرتا رہوں گا یہاں تک
کہ آپ سے ملوں۔ ابن عبد الاعلیٰ کی روایت میں یوں ہے کہ میں یہ سجدہ ہمیشہ کرتا رہوں گا عَنِ التَّیْمِیِّ
بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّھُمْ لَمْ یَقُوْلُوْا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَسْجُدُ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ تَسْجُدُ (ن)
فِیْھَا فَقَالَ نَعَمْ رَاَیْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْھَا فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِیْھَا حَتّٰی اَلْقَاہُ (یسجد)
قَالَ شُعْبَۃُ قُلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابورافع سے روایت ہے میں نے ابوہریرہ
کو دیکہا وہ سجدہ کرتے تہے سورہ اذا السماء انشقت میں میں نے کہا تم اس سورت میں سجدہ کرتے ہو انہوں نے
کہا ہاں میں نے اپنے جیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا وہ سجدہ کرتے تہے اس صورت میں تو میں بہی
ہمیشہ اس سورت میں سجدہ کیا کرونگا یہاں تک کہ آپ سے مل جاؤں (عالم آخرت میں) **بَابُ**
صِفَۃِ الْجُلُوْسِ فِی الصَّلٰوۃِ وَکَیْفِیَّۃِ وَضْعِ الْیَدَیْنِ عَلَی الْفَخِذَیْنِ نماز میں کیونکر بیٹہنا چاہیے اور
دونوں ہاتہ دونوں رانوں پر کیونکر رکہنا چاہیے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (ن)
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِی الصَّلٰوۃِ جَعَلَ قَدَمَہُ الْیُسْرٰی بَیْنَ فَخِذِہٖ وَسَاقِہٖ وَفَرَشَ (فخذہ)
قَدَمَہُ الْیُمْنٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی
وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہٖ ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹہتے
تو بائیں پاؤں کو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور داہنا پاؤں بچہاتے اور بایاں ہاتہ بائیں گہٹنے پر
رکہتے اور داہنا ہاتہ داہنے ران پر اور انگلی سے اشارہ کرتے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ یَدْعُوْ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَیَدَہُ الْیُسْرٰی
عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہِ السَّبَّابَۃِ وَوَضَعَ اِبْہَامَہٗ عَلٰی اِصْبَعِہِ الْوُسْطٰی وَیُلْقِمُ کَفَّہُ
الْیُسْرٰی رُکْبَتَہٗ ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتے دعا کرنے (ن باصبعہ الیمنٰی)
کو تو داہنا ہاتہ داہنے ران پر رکہتے اور بایاں ہاتہ بائیں ران پر اور کلمے کی اونگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا
انگوٹہا بیچ کی انگلی پر رکہتے اور بائیں ہتہیلی کو بایاں گہٹنا دیتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى بَاسِطَهَا عَلَيْهَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مین بیٹھتے تو دونون ہاتھ گھٹنون پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کے کلمہ کے انگلی کو اٹھاتے اُس سے دعا کرتے اور بایان ہاتھ بائین گھٹنے پر بچھا دیتے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلٰثًا وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد مین بیٹھتے تو بایان ہاتھ بائین گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور ۵۳ کی شکل بناتے اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے ف نووی نے کہا یہ جو عبد اللہ بن زبیر کی حدیث مین بیٹھنے کی شکل آئی ہی اسکو تورک کہتے ہین اور یہ سنت ہی لیکن اس روایت مین جو داہنے قدم کے بچھانیکا ذکر ہے یہ مشکل ہی کیونکہ تورک مین باتفاق علما داہنا پاؤن کھڑا رکھنا سنت ہی اور احادیث صحیحہ سے یہی ثابت ہی قاضی عیاض نے کہا شاید یہ غلطی ہی اور صحیح یہ ہی کہ بچھایا بائین قدم کو لیکن بائین قدم کا تو ذکر خود روایت مین موجود ہی کہ اسکو ران اور پنڈلی کے بیچ مین کر لیتے اور شاید فرش کی جگہ نصب کا لفظ صحیح ہو یعنے کھڑا کیا داہنے قدم کو اور ایک تاویل یہ ہے کہ داہنے قدم کا بچھانا بھی درست ہی اور یہی صحیح اور مختار ہی اگرچہ انگلیون کی پورون پر کھڑا کرنا پاؤن کا مستحب ہی اور علما کا اختلاف ہی اس مسئلہ مین کہ کیونکر بیٹھنا افضل ہے دونون جلسون مین امام مالک کے نزدیک تورک افضل ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دونون مین افتراش افضل ہے یعنے بایان پاؤن بچھا کر اُس پر بیٹھنا اور داہنا پاؤن کھڑا کرنا اور امام شافعی کے نزدیک پہلے جلسے مین افتراش اور دوسرے مین تورک افضل ہے۔ اب یہ جو ایک روایت مین یون آیا ہے کہ اپنا انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھا اور دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ ۵۳ کی شکل بنائی ان مین تطبیق یون ہے کہ کبھی ایسا کیا اور کبھی ایسا کیا اور بعضون نے یہ کہا ہی کہ پہلی روایت مین بیچ کی انگلی پر رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اس کے نیچے کے قریب رکھا اس صورت مین ۵۳ کی شکل بن جاوے گی۔ اور اشارہ کرنا کلمے کی انگلی سے مستحب ہی بدلیل احادیث صحیحہ کے لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ الا اللہ کہتے وقت اشارہ کرے اور یہ اشارہ صرف کلمے کی انگلی سے چاہیے اگر وہ کٹی ہو یا کوئی عذر ہو تو دوسری انگلی سے اشارہ نکرے اور سنت یہ ہی کہ اشارہ کرتے وقت

اپنی نگاہ بھی ادہر ہی رکھی (انتہے مختصرا) مترجم کہتا ہی کہ احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مین بیٹھتے تو اسی طرح سے بیٹھتے یعنی کلمہ کی انگلی سے اشارہ کئے ہوئے اب خاص الا اللہ
کے وقت اشارہ کرنا یہ کسی حدیث صحیح سے ثابت نہین ہی اس لئے اہل حدیث کا عمل اس پر ہی کہ وہ شروع
قعدہ سے آخر تک کلمہ کی انگلی سے اشارہ کئے رہتے ہین اور یہی صحیح ہے **عن** عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
الْمُعَاوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ
نَهَانِي فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فَقُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ
الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى
فَخِذِهِ الْيُسْرٰى **ترجمہ** علی بن عبد الرحمن معاوی سے روایت ہی مجھکو عبد اللہ بن عمر نے دیکھا
نماز مین کنکریون سے کھیلتے ہوئے جب مین نماز سے فارغ ہوا تو مجھکو منع کیا اور کہا کہ ایسا کیا کر جیسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے مین نے کہا وہ کیسے کرتے تھے انہون نے کہا آپ جب نماز مین بیٹھتے
تو داہنی ہتھیلی داہنی ران پر رکھتے اور سب انگلیون کو بند کر لیتے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے جو انگھوٹھے کے
پاس ہے (یعنی کلمہ کی انگلی سے) اور بائین ہتھیلی بائین ران پر رکھتے **عن** عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
الْمُعَاوِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ قَالَ سُفْيَانُ
وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِهٖ عَنْ مُسْلِمٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيْهِ مُسْلِمٌ **ترجمہ** اس حدیث کا
وہی جو اوپر بیان ہوا **باب** السَّلَامِ لِلتَّحْلِيْلِ مِنَ الصَّلٰوةِ عِنْدَ فَرَاغِهَا وَكَيْفِيَّتِهٖ نماز ختم
کرنیکے وقت سلام پھیرنا کیونکر ہے **عن** اَبِيْ مَعْمَرٍ اَنَّ اَمِيْرًا كَانَ بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ
اللّٰهِ اَنّٰى عَلِقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ **ترجمہ**
ابو معمر سے روایت ہی مکہ مین ایک امیر تہا وہ دو سلام پھیرا کرتا عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہان سے سیکھی حکم کی روایت مین
ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے **عن** اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهٗ مَرَّةً
اَنَّ اَمِيْرًا اَوْ رَجُلًا سَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنّٰى عَلِقَهَا **ترجمہ** اس روایت کا وہی جو اوپر
گذرا یعنے ایک امیر یا ایک آدمی نے دو سلام پھیرے تو عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہان سے سیکھی **عن** سَعْدٍ
قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى

الحصباء … الحصى

نا باب التسليم في الصلوة

بَيَاضَ خَدِّهٖ **ترجمہ** سعد سے روایت ہی مین دیکہا کرتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی اور بائین طرف سلام پہیرتے یہان تک کہ آپ کی گال کی سفیدی مجہکو دکہلائی دیتی **ف** نووی نے کہا اس مین دلیل ہے امام شافعی اور جمہور سلف اور خلف کے مذہب کی جو کہتے ہین نماز کے بعد دو سلام کرنا چاہیے اور امام مالک اور ایک جماعت علما کا یہ قول ہی کہ ایک ہی سلام کرنا سنت ہی پر اونکی دلیلین ضعیف ہین اور احادیث صحیحہ سے دو سلام کرنا ثابت ہوتا ہی اور بغرض تسلیم یہ بات نکلتی ہے کہ ایک سلام پر اقتصار کرنا جائز ہی اب اس پر اجماع ہی علما کا کہ جب ایک ہی سلام ہی مگر ایک سلام کرے تو منہ کو قبلے ہی کیطرف رکہے اور جو دو سلام کرے تو ایک داہنی طرف کرے اور ایک بائین طرف کرے اور ہر سلام مین اتنا منہ پہیرے کہ اس طرف سے ایک گال دکہلائے دیوے یہی صحیح ہی اور بعضون نے کہا کہ دونون گال دکہلائی دیوین اور سلام نماز کا ایک رکن ہی جسکے بغیر نماز صحیح نہین ہوتی یہی قول ہی جمہور صحابہ اور تابعین اور علماء کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک لفظ سلام سنت ہی اور نماز سے باہر آسکتا ہی کوئی کام نماز کے خلاف کرنے سے سلام ہو یا کلام یا حدث ہو یا قیام انتہے **بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ** نماز کے بعد کیا پڑہنا چاہیے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ہم پہچانتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم جب آپ تکبیر کہتے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ مَعْبَدٍ فَاَنْكَرَهٗ وَقَالَ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهٰذَا قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ اَخْبَرَنِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا جب پہچانتے جب تکبیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمرو بن دینار نے ابو سعید سے روایت کیا عمرو نے کہا مین نے دوبارہ جب اس حدیث کا ذکر ابو معبد سے کیا تو انہون نے انکار کیا اور کہا مین نے تم سے یہ حدیث بیان نہین کی حالانکہ انہون ہی نے مجہ سے بیان کی تہی **ف** اگرچہ ابو معبد نے دوبارہ اس حدیث کی روایت سے انکار کیا مگر عمرو بن دینار ثقہ ہین تو یہ روایت حجت ہوگی امام مسلم اور جمہور فقہا اور اہل حدیث کے مذہب کے موافق **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

باب استحباب الذكر بعد الصلوة

ف النبی

كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا بلند آواز سے ذکر کرنا
فرض نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھا اور مین جب اس ذکر کی آواز سنتا تو معلوم کرتا
کہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے **ف** نووی نے کہا یہ دلیل ہے بعض علمائے سلف کی جو کہتے ہین فرض نماز کے
بعد بلند آواز سے تکبیر کہنا یا ذکر کرنا مستحب ہے، اور متاخرین مین سے ابن حزم ظاہری نے اسکو مستحب جانا ہے اور ابن
بطال اور اور علما نے یہ نقل کیا ہے کہ سارے مذاہب والے ذکر جہری کو مستحب نہین جانتے اور امام شافعیؒ نے
یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید یہ جہر۔ کبھی کبھی کیا ہو لوگون کو سکھلانے کے لئے نہ اس لئے کہ جہر
کرنا مستحب ہے، یا لوگ ہمیشہ ایسا کرتے تھے اور امام یا مقتدی دونون کو لازم ہے کہ فرض کے بعد اگر ذکر کرین تو
آہستہ سے کرین مگر جب امام لوگون کو تعلیم کرنا چاہے تو تھوڑی دیر کے لئے جہر کر سکتا ہے انتہے **بَابُ**
اِسْتِحْبَابِ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ
الدَّجَّالِ وَمِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ درمیان تشہد اور سلام کے عذاب قبر اور
عذاب جہنم اور زندگی اور موت اور مسیح دجال کے فتنہ اور گناہ اور قرض سے پناہ مانگنے کا استحباب **عَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ
وَهِيَ تَقُولُ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ فَارْتَاعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ایک عورت یہودی میرے پاس بیٹھی تھی
وہ کہنے لگی تم کو معلوم ہے قبر مین تم آزمائے جاؤگے (یعنے تمہارا امتحان ہوگا اور جو امتحان مین پوری نہ اترے تو عذاب
ہوگا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانپ گئے اور فرمایا یہود کیواسطے یہ ہوگا حضرت عائشہ نے کہا پھر چند راتین ہم ٹھہرے
بعد اسکے رسول اللہ نے فرمایا تجھکو معلوم ہی میرے اوپر وحی اتری کہ قبروں مین تمہاری آزمائش ہوگی حضرت عائشہ نے کہا
مینے سنا اسدن سے رسول اللہ پناہ مانگا کرتے تھے قبر کے عذاب سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے مینے سنا رسول اللہ علیہ وسلم سے آپ
بعد اسکے پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ

نا باب التعوذ من عذاب القبر في الصلوة

اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اُنْعِمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَجُوْزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَزَعَمَتَا اَنَّ
اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا قَالَتْ فَمَا رَاَيْتُهٗ
بَعْدُ فِيْ صَلٰوةٍ اِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی میرے پاس دو بڑھیان یہودی
مدینہ والون مین سے آئین اور کہنے لگین قبر والون کو عذاب ہوتا ہی قبرون مین مین نے ان کو جھٹلایا اور مجھ اچھا نہ
لگا انکو سچا کہنا پہر وہ دونون چلی گئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی مین نے آپ سے بیان کیا جو ان بڑہیون
نے کہا تہا آپنے فرمایا انہون نے سچ کہا قبر والون کو ایسا عذاب ہوتا ہی جسکو جانور تک سنتے مین حضرت عائشہ
نے کہا اس کے بعد مین نے دیکہا آپ ہر نماز مین قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تہے **عن** عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ
وَفِيْهِ قَالَتْ وَمَا صَلّٰى صَلٰوةً بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَّا سَمِعْتُهٗ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** ام المومنین
عائشہ سے مروی ہے جو اوپر گذرا اس روایت مین یہہ ہے اسکی بعد آپنے کوئی نماز ایسی نہین پڑہی
جس مین قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيْذُ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ علیہ وسلم سے آپ پناہ مانگتے تہے نماز مین دجال کے فتنے سے **عن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ
اَرْبَعٍ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز مین تشہد پڑہے تو چار چیزون سے پناہ مانگے کہے یا اللہ پناہ
مانگتا ہون تیری جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے
عن عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ
وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ **ترجمہ** ام منین عائشہ سے

باب ما يستعاذ منه في الصلوة

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین یہ دعا مانگتے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری قبر کے عذاب سے
اور پناہ مانگتا ہون مین تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زندگی اور موت کے فتنے سے
یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری گناہ سے اور قرضداری سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ آپ اکثر قرضداری
کیون پناہ مانگتے ہین آپنے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہی تو جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ خلاف کرتا ہی **ف**
تو اگرچہ قرضداری کوئی گناہ نہین پر اسکی وجہ سے اور گناہ سرزد ہوتے ہین اسواسطے قرضداری
سے پناہ مانگے حقیقت مین قرضداری بڑی بلا ہے آدمی کو چاہیے کہ بغیر سخت ضرورت کے قرض نہ لے
اور سخت ضرورت یہ ہی کہ مارے بھوک کے مرتا ہو اور سوا اسکے کوئی ایسی ضرورت نہین جس کے لئے قرض
کی بلا مین پڑے اور شادی یا موت کی رسمین تو محض لغو ہین ان کے لئے مسلمان کو قرض لینا ضرور
نہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ
مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اخیر تشہد پڑھ چکے تو چار چیزون سے پناہ مانگے جہنم کے عذاب
سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فساد سے اور دجال کی برائی سے **عَنْ**
الْاَوْزَاعِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ وَلَمْ یَذْكُرِ الْاٰخِرَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین صرف تشہد کا لفظ ہے اخیر کا لفظ نہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ
قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ
وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے
اور زندگی اور موت کے فساد سے اور دجال کی برائی سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے اللہ کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو خدا کی
دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کے فتنے سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ
كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے عذاب سے قبر کے اور عذاب سے دوزخ کے اور فتنے سے دجال کے **عن** ابْنِ
عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ
الْقُرْاٰنِ يَقُولُ قُولُوا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ **قَالَ** مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بَلَغَنِي
اَنَّ طَاوُسًا قَالَ لِابْنِهِ دَعَوْتَ بِهَا فِي صَلٰوتِكَ فَقَالَ لَا قَالَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ لِاَنَّ طَاوُسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلٰثَةٍ
اَوْ اَرْبَعَةٍ اَوْ كَمَا قَالَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے تحقیق کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے
ان کو یہ دعا جس طرح سکھاتے اُن کو سورہ قرآن سے فرماتے کہو اے اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے عذاب سے دوزخ کے
عذاب سے قبر کے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتے ہیں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنے
سے کہا مسلم بن الحجاج نے پہونچا مجھکو کہ کہا طاوس نے اپنے بیٹے سے تو نے یہ دعا مانگی نماز میں کہا نہیں کہا
پھر پڑھ اپنی نماز تحقیق کہ طاوس نے روایت کیا اس حدیث کو تین یا چار راویوں سے یا جیسا کہ کہا ف امام
نووی نے کہا طاوس کے قول سے اس دعا کے پڑھنے کی بہت تاکید ثابت ہوئی ہے اور ظاہراً یہ بات نکلتی ہے
کہ اس دعا کا پڑھنا واجب ہے جب تو انہوں نے نماز کے اعادے کا حکم دیا لیکن اکثر علما کا یہ مذہب ہے کہ یہ دعا واجب نہیں
بلکہ مستحب ہے اور شاید طاوس کی غرض تاکید تھی نہ وجوب انتہی **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ
وَبَيَانِ صِفَتِهِ نماز کے بعد کیا ذکر کرنا چاہیے **عن** ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا
الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ يَقُولُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ **ترجمہ** ثوبان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تین بار استغفار
کرتے اور کہتے اللّٰہم سے اخیر تک کہا ولید نے میں نے اوزاعی سے پوچھا استغفار کیونکر ہے کہا استغفر اللہ کہتے یعنی
مغفرت مانگتا ہوں میں اللہ سے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ
اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَفِي رِوَايَةٍ

ابنِ نمیرٍ یا ذَا الجَلالِ وَالاِکرَامِ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر اسقدر کہ کہتے اللھم سے اخیر تک یعنی یا اللہ تو سالم ہے سب عیبوں
سے اور تجھی سے ہے سلامتی یعنے تمام عالم کی بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے اور ابن نمیر کی روایت میں یا
ذا الجلال ہے عَنْ عَاصِمٍ بِھٰذَا الاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ یَا ذَا الجَلَالِ وَالاِکْرَامِ ترجمہ جو اوپر ہوا اور اس روایت میں بھی یا ذا الجلال
والاکرام ہے عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَی المُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ کَتَبَ المُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ لَہُ المُلْکُ وَلَہُ الحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ
وَلَا یَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْکَ الجَدُّ ترجمہ وراد سے جو مولے ہیں مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ
نے حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے اور سلام پھیرتے تو کہتے لا الٰہ سے اخیر تک
یعنے کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے
تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے یا اللہ جو تو دے اوسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دے اوسے کوئی دے
نہیں سکتا اور کسی کی کوشش تیرے آگے پیش نہیں جاتی عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَی المُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ مثلہ
عَنِ المُغِیْرَۃِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ فِیْ رِوَایَتِھِمَا قَالَ
فَاَمْلَاھَا عَلَیَّ المُغِیْرَۃُ فَکَتَبْتُ بِھَا اِلٰی مُعَاوِیَۃَ ترجمہ وراد سے جو غلام آزاد ہیں مغیرہ بن شعبہ
کی روایت ہے اور مغیرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی روایت کی مثل راوی ہیں اور ابو بکر اور ابو کریب نے اپنی
روایتوں میں کہا کہ وراد نے کہا مغیرہ نے مجھے بتایا اور میں نے اس دعا کو حضرت معاویہ کو لکھ بھیجی عَنْ اَبِیْ لُبَابَۃَ
اِبْنِ وَرَّادٍ مَوْلَی المُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ کَتَبَ المُغِیْرَۃُ بْنُ شُعْبَۃَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ کَتَبَ ذٰلِکَ الکِتٰبَ لَہٗ وَرَّادٌ
اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ حِیْنَ سَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِھِمَا اِلَّا قَوْلَہٗ وَھُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فَاِنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْہُ ترجمہ ابی لبابہ نے کہا معاویہ کو مغیرہ نے وراد کے ہاتھ سے
لکھوا بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب سلام پھیرے نماز کا مثل ابو بکر اور ابو کریب
کی روایت کے مگر اس میں وھو علی کل شئ قدیر کو ذکر نہیں کیا عَنْ وَرَّادٍ کَاتِبِ المُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ
قَالَ کَتَبَ مُعَاوِیَۃُ اِلَی المُغِیْرَۃِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَنْصُوْرٍ وَالاَعْمَشِ ترجمہ وراد کاتب مغیرہ نے کہا کہ

معاویہ نے مغیرہ کو لکھہ بہیجا مثل روایت منصور اور اعمش کے عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
عُمَيْرٍ سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ
سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا
الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ عبدہ اور عبد الملک دونون نے وراد سے سُنا جو منشی تہے مغیرہ کے کہ لکھہ بہیجا معاویہ
نے مغیرہ کو کہ مجہ کو کوئی دعا ایسی لکھہ بہیجو جو سُنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غرض انہون نے لکھہ
بہیجا کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہتے تہے جب نماز سے فارغ ہوتے لا الہ سے اخیر تک اور
ترجمہ اس دعا کا اوپر گذرا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ باب منه
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ترجمہ ابی الزبیر نے کہا ابن الزبیر ہمیشہ ہر نماز کے بعد
سلام پہیرنے کیوقت لا الہ الا اللہ سے کافرون تک پڑہتے یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہین اسکو کوئی
شریک ہے اسکا اسی کی ہی سلطنت اور اسی کی لیے ہی سب تعریف اور وہ سب کچہ کر سکتا ہی اور نہ گناہ سے
بچنے کی طاقت نہ عبادت کرنیکی قوت ہی مگر ساتہہ اللہ کے نہین ہی کوئی معبود لائق عبادت کے اور نہین
پوجتے ہین ہم مگر اسی کو اسیکا ہی سب احسان اور اسیکو ہی بزرگی اور اسی کے لئے ہی تعریف اچہی نہین ہے کوئی معبود
لائق عبادت کے مگر اللہ ہم نری اُسی کی عبادت کرنیوالے ہین اگرچہ پڑے برا مانین کافر اور کہا راوی نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہی پڑہا کرتے تہے ہر نماز کے بعد عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلَى لَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ
كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ترجمہ ابی الزبیر سے جو مولے ہین
اون کے روایت ہے کہ عبد اللہ بن زبیر اس دعا کے ساتہہ یعنی جو اوپر مذکور ہوئی ہر نماز کے بعد اپنی
آواز بلند کرتے تہی جیسے ابن نمیر نے روایت کی ہی اور اسکی آخر مین یہ کہا کہ ابن الزبیر کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی

اور لمبدسے یہ پڑھا کرتے تھے ہر نماز کے بعد **ف** ابن نمیر کی روایت وہی ہے جو ابھی اوپر گذری **عن**
ابی الزبیر قال سمعت عبد اللہ بن الزبیر یخطب علی ھذا المنبر وھو یقول کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سلم فی دبر الصلوۃ او الصلوات فذکر بمثل حدیث ھشام
بن عروۃ **ترجمہ** ابی الزبیر نے کہا میں نے سنا عبد اللہ بن الزبیر سے کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر اور کہتے تھے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو ہر نماز کے آخر میں کہتے اور پھر ذکر کی حدیث مانند روایت ہشام
بن عروہ کے **ف** ہشام کی روایت وہی ہے جو ابی الزبیر سے اوپر مذکور ہوئی جس میں دعا مذکور ہے **عن** موسی
بن عقبۃ ان ابا الزبیر المکی حدثہ انہ سمع عبد اللہ بن الزبیر وھو یقول فی اثر الصلوۃ اذا
سلم بمثل حدیثہما وقال فی آخرہ وکان یذکر ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ موسی بن عقبہ سے ابو الزبیر مکی نے بیان کیا کہ انہوں نے سنا ہے عبد اللہ بن زبیر سے کہ وہ کہتے تھے
ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے وہی دعا پڑھتے جو روایت کی ہشام اور حجاج نے ابو الزبیر اور اسکے آخر میں کہا
کہ ذکر کرتے تھے وہ اس دعا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی ھریرۃ ان فقراء المہاجرین
اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا قد ذھب اھل الدثور بالدرجات العلی والنعیم قال
المقیم فقال وما ذاک قالوا یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ویتصدقون
ولا نتصدق ویعتقون ولا نعتق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلا اعلمکم شیئا تدرکون
بہ من سبقکم وتسبقون بہ من بعدکم ولا یکون احد افضل منکم الا من صنع مثل ما صنعتم
قالوا بلی یا رسول اللہ قال تسبحون وتکبرون وتحمدون فی دبر کل صلوۃ ثلاثا وثلاثین مرۃ
قال ابو صالح فرجع فقراء المہاجرین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا سمع اخواننا
اھل الاموال بما فعلنا ففعلوا مثلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء وزاد غیر قتیبۃ فی ھذا الحدیث عن اللیث عن ابن عجلان قال سمی فحدثت
بعض اھلی ھذا الحدیث فقال وھمت انما قال تسبح اللہ ثلثا وثلاثین وتحمد اللہ ثلثا قال لک
وثلاثین وتکبر اللہ ثلثا وثلاثین فرجعت الی ابی صالح فقلت لہ ذلک فاخذ بیدی
فقال اللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر وسبحان اللہ والحمد للہ حتی تبلغ من جمیعھن
ثلاثۃ وثلاثین قال ابن عجلان فحدثت بھذا الحدیث رجاء ابن حیوۃ فحدثنی ثلاثا

بِمِثْلِهٖ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابی ہریرہؓ راوی
ہین کہ فقراء مہاجرین حضرتؐ کی خدمت مین آئے اور عرض کی کہ مالدار لوگ بلند درجون پر پہونچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتین
لوٹ لین آپنے فرمایا کیون انہون نے عرض کی کہ نماز پڑہتے ہین وہ جیسے ہم پڑہتے ہین اور روزہ رکہتے ہین جیسے ہم
رکہتے ہین اور وہ صدقہ دیتے ہین اور ہم نہین دے سکتے اور غلام آزاد کرتے ہین اور ہم نہین آزاد کر سکتے تو آپنے
فرمایا مین تمہین ایسی چیز سکہا دون کہ جو تم سے آگے ہون انکو تم پالو اور اپنے سے پیچہے والونکی ہمیشہ آگے رہو
اور کوئی تمسے درجہ مین بڑہ کر نہ ہو مگر وہ جو وہی کام کرے جو تم کرتے ہو انہون نے عرض کی کہ ہان یا رسول اللہ آپنے
فرمایا تسبیح و تکبیر و تحمید کرو ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ مرتبہ ابو صالح نے کہا پہر مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے
اور عرض کی کہ ہمارے بہائیون نے سن پایا جو اہل مال ہین ہماری اس دعا کو اور وہ بہی پڑہنے لگے جیسے ہم پڑہتے ہین
تب آپنے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے دے (یعنے اس مین میرا کیا اختیار ہے) غیر قتیبہ نے اس روایت مین
یہ بڑہایا کہ لیث بن عجلان سے راوی ہین کہ سمی نے کہا مین نے یہ حدیث اپنی کسی گہر والون سے بیان کی تو انہون
نے کہا کہ تم بہول گئے اس روایت مین یون ہے کہ تسبیح کرے تو اللہ کی تینتیس بار اور تحمید کرے تو اللہ کی تینتیس بار اور تکبیر
کہے اللہ کی تینتیس بار پہر مین ابی صالح کے پاس گیا اور مین نے ان سے اس کا ذکر کیا تو انہون نے میرا ہاتہ پکڑا اور
کہا اللہ اکبر سے الحمد تک تینتیس بار کہے یعنے اللہ بڑا ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور اللہ بڑا ہے اور
پاک ہے اللہ اور سب تعریف اسی کے لیے ہے ابن عجلان نے کہا مین نے یہ حدیث رجا ابن حیوہ سے بیان کی تو
انہون نے بہی اسی کی مثل مجہ سے روایت کی ابی صالح سے انہون ابی ہریرہ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ
بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ قُتَیْبَةَ عَنِ اللَّیْثِ اِلَّا اَنَّهٗ اَدْرَجَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَوْلَ
اَبِیْ صَالِحٍ ثُمَّ رَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِیْنَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِیْثِ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ یَقُوْلُ سُهَیْلٌ اِحْدٰى
عَشَرَةَ اِحْدٰى عَشَرَةَ فَجَمِیْعُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ ثَلٰثَةٌ وَّثَلٰثِیْنَ ترجمہ ابی ہریرہ راوی ہین کہ فقراء مہاجرین ثَلَاثُوْنَ
نے عرض کی یا رسول اللہ مال والے بلند درجون پر پہونچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتین لے گئے غرض روایت کی انہون نے
مثل حدیث قتیبہ کی جو لیث سے مروی ہے مگر اتنی بات انہون نے مدرج کی (اور ادراج یہ ہے کہ راوی کا قول کسی روایت مین
ملا دے) ابی ہریرہؓ کی روایت مین ابی صالح کے قول سے کہ پہر لوٹ کر آئے فقراء مہاجرین آخر حدیث تک اور زیادہ کیا
حدیث مین کہ سہیل نے کہا کہ ہر کلمہ گیارہ گیارہ بار کہے کہ سب ملکر تینتیس بار ہو جاوین ف سہیل کی روایت مین

اگیارہ بار ہر کلمہ آیا ہے یہ اور روایتون کے منافی نہین ہی جنمین تینتیس بار کا ذکر ہے بلکہ جن روایتون مین
تینتیس بار آیا ہے وہ معتبر راویون کی زیادت ہے اور زیادت ثقات کی معتبر اور مقبول ہے بلکہ بعض
راویون نے پوری سو سو بار پڑہنے کو روایت کیا ہے اور وہ زیادت بہی قابل قبول ہے اور ایک روایت مین
تکبیر چونتیس بار آئی ہے اور وہ بہی قابل قبول ہے اور اگر احتیاط منظور ہو تو تسبیح اور تحمید کو تینتیس تینتیس بار اور
تکبیر کو چونتیس بار کہے اور آخر مین لا اله الا الله وحده لا شریک له کو آخر تک پڑہ لیوے کہ سب روایتون پر عمل ہو جاوے
یہ مضمون ہے نووی کا **عن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ
لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ
تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً **ترجمہ** کعب بن عجرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نماز کے پیچہے کچہ ایسی دعائین پڑہنے کی ہین کہ انکا پڑہنے والا یا ان کا بجالانے والا ہر نماز فرض کے بعد کبہی محروم
نہین ہوتا یعنے ثواب سے یا بلند درجون سے اتینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد اور تینتیس بار اللہ اکبر کہنا
عن كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ
اَوْ فَاعِلُهُنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً فِيْ
دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ **ترجمہ** جو اوپر گذرا **عن** الْحَكَمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حکم سے بہی اسی اسناد سے
اسی کی مثل مروی ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ
كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ
وَّتِسْعُوْنَ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر تینتیس بار تو یہ ننانوے
کلمہ ہون گے اور پورا سیکڑا یون کرے کہ ایک بار لا الہ سے قدیر تک پڑہ لے یعنے کوئی معبود لائق عبادت کے
نہین مگر اللہ اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہین اس کا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ ہر
چیز پر قادر ہے تو بخشے جاتے ہین گناہ اسکے اگرچہ دریا کی پہین کے برابر یعنے بے حد ہون **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثل روایت پہلی کی **بَابُ** مَا يُقَالُ بَيْنَ تَكْبِيْرَةِ الْاِحْرَامِ وَالْقِرَاءَةِ

ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ
اَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ

ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ
اَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ

وَقَالَ

هنيهة

تکبیر تحریمہ اور قراءت کے بیچ کی دعاؤں کا بیان عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ فِی الصَّلٰوةِ سَکَتَ هُنَیَّةً قَبْلَ اَنْ یَّقْرَءَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَرَاَیْتَ سُکُوْتَکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ **ترجمہ** ابی ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تہوڑی دیر چپ رہتے پہر قراءت کرتے تو مین نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون مین دیکہتا ہون کہ آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان چپ ہو جاتے ہین تو کیا پڑہتے رہتے ہین آپ نے فرمایا مین کہتا ہون اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ دور کر دے مجہے میرے گناہون سے جیسے دور کیا تونے مشرق کو مغرب سے یا اللہ صاف کر دے مجہے میری خطاؤن سے جیسے صاف ہوتا ہے کپڑا سفید میل سے یا اللہ دہو دے میرے گناہون کو برف سے اور پانی اور اولون سے **ف** کہا امام نووی نے دلیل ہے یہ روایت امام شافعی اور ابو حنیفہ اور امام احمد اور جمہور کی کہ وہ سب دعای افتتاح کو مستحب جانتے ہین اور اس باب مین بہت احادیث وارد ہوئی ہین اسی مین ہے یہ حدیث اور حدیث حضرت علی کی جسمین انی وجہت وجہی کی دعا مذکور ہے ذکر کی ہے وہ مسلم نے اسکے بعد ابواب صلوٰة اللیل وغیرہ مین اور اسکے سوا اور روایتین ہین اور مین نے ان کو شرح مہذب مین جمع کیا ہے عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَمْ یَسْکُتْ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت پر کہڑے ہوتے قراءت شروع کرتے الحمد سے اور چپ نرہتے (یعنے دعای استفتاح نہ پڑہتے) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِالْکَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ بِهَا فَاِنَّهٗ لَمْ یَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِیَ النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ اثْنَیْ عَشَرَ مَلَکًا یَّبْتَدِرُوْنَهَا اَیُّهُمْ یَرْفَعُهَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صف مین ملگیا اور اس کی سانس چڑہ گئی تہی تو اس نے کہا الحمد للہ سے مبارکا فیہ تک یعنے سب تعریف اللہ کی ہے بہت تعریف اور پاک

اور برکت والی) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپنے فرمایا یہ کہنے والا کون تھا جسنے یہ کلمات کہے سو قوم کے لوگ سب چپ ہو رہے پھر آپنے فرمایا کس نے کہے یہ کلمات البتہ اسنے کوئی بری بات نہیں کہی سو ایک شخص نے عرض کی کہ مین آیا اور میری سانس چڑھ گئی تھی سو مینے ان کلمات کو کہا تو آپنے فرمایا مین نے بارہ فرشتون کو دیکھا کہ ایک پر ایک گرے ہے کہ کون اُن مین کا اس کو اوپر لے جاوے (یعنے خداوند تعالے کے پاس

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ فِي الْقَوْمِ مِنَ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَّسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ مِنْ رَسُولِ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابن عمر نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کہ ایک شخص نے حاضرین مین سے کہا اللہ اکبر سے اصیلا تک (یعنے اللہ بڑا ہی سب بڑائی اسکو سجتی ہے اور بہت تعریف ہی اس کو اور پاک ہی اللہ پاکی بولنا ہی صبح اور شام) پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس نے کہی یہ کلمے تو ایک شخص نے عرض کی قوم مین سے کہ مین نے کہا یا رسول اللہ تو فرمایا آپنے مجھے تعجب آیا جب کھولے گئے اوس کے لئے دروازے آسمان کے ابن عمر نے کہا مین نے ان کلمات کو کبھی نہین چھوڑا جب سے یہ بات سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب اتیان الصلوٰۃ بالسکینۃ

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِتْيَانِ الصَّلٰوةِ بِوَقَارٍ وَّسَكِينَةٍ وَّالنَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِهَا سَعْيًا

وقار اور تسکین سے نماز مین آنیکا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے جب نماز شروع ہو جاوے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے تسکین سے اور جو ملے امام کے ساتھہ پڑھ لو اور جو نہ ملے اسکو پورا کر لو **ف** نووی نے کہا سب نمازون کا یہی حکم ہے جمعہ ہو خواہ غیر جمعہ اور اللہ تعالے نے جو فرمایا ہے فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللهِ وہان بھی سعی سے مراد آہستہ چلنا ہی ہے اور دوڑنے سے منع اس لئے فرمایا کہ جب نماز کا ارادہ کیا گویا نماز مین داخل ہو گیا پس ضرور ہے کہ اُس کے آداب کا لحاظ رکھے اسی لئے ایک روایت مین یہ مضمون بھی آیا ہے کہ جب تم نے نماز کا قصد کیا نماز مین ہو گئے اور یہ جو فرمایا کہ جو نہ ملے اوسے پورا کر لو اس سے تنبیہ ہو گئی کہ اگر نماز کے فوت

ہونیکا خوف ہو جب بہی وقار سے آنا چاہیے دوڑنا کود نا پہاندنا ضرور نہین اور اکثر عوام بلکہ خواص بہی اس سے غافل
ہین اور امام شافعی اور جمہور علما کا قول ہے سلف وخلف سے کہ جو امام کے ساتہہ مسبوق نے نماز ادا کی وہ اول حصہ
نماز کا ہی اور جو امام کے سلام کے بعد ادا کرے گا وہ آخر حصہ ہی اور ابو حنیفہ کا مذہب اسکے خلاف ہی کہ وہ امام کے سلام
کے بعد کی نماز کو اول نماز کہتے ہین اسلیئے آخر کی رکعتون مین سورۃ پڑہتے ہین اور قوی وہی مذہب اول ہی اور یہ
جو روایت مین آیا ہے وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ بیان قضا بمعنے ادا ہے یہی جواب جمہور نے حنفیہ کو دیا ہی نہ یہ کہ وہ
نماز قضائے جز اول ہی چنانچہ عرب کہتا ہے قَضَيْتُ حَقَّ فُلَانٍ یعنے ادا کیا مین نے حق فلانیکا **عَنْ** اَبِي
هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَا
تُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى
الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر کہی جاوے نماز
فرض کی تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ تسکین سے آؤ جو ملے پڑہلو اور جو فوت ہوا سے پورا کرلو اس لئے کہ جب کوئی تم
مین سے نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز مین ہو جاتا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَاْتُوْهَا
وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَسْعَ
اِلَيْهَا اَحَدُكُمْ وَلٰكِنْ لِيَمْشِ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ صَلِّ مَا اَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ **ترجمہ**
ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی تو کوئی تم مین سے دوڑ کر نہ
چلے لیکن آہستہ چلے آرام سے اور وقار سے اور پڑہ جو تجہے ملے اور ادا کر جو تجہ سے آگے امام نے پڑہ لی ہے
عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ
جَلَبَةً فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالُوْا اسْتَعْجَلْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ
فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا سَبَقَكُمْ فَاَتِمُّوْا **ترجمہ** ابو قتادہ نے کہا ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ کہ آپنے لوگون کے کہڑ بڑ سنی تو فرمایا یعنے بعد نماز کے کہ کیا حال ہی تمہارا انہون نے عرض کی کہ ہمنے جلدی کی نماز کے
لئے آپنے فرمایا ایسا نکرو جب تم آؤ نماز کو تو آرام سے آؤ پہر جو ملے پڑہلو اور جو تم سے آگے ہو چکی اسے پورا کرلو **عَنْ** شَيْبَانَ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** مَتٰى يَقُوْمُ النَّاسُ لِلصَّلٰوةِ **ترجمہ** نمازی کب کہڑے ہوں نماز کیواسطے **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ

بالصلوة
وما

اقیمت الصلوۃ

قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی وقال ابن
حاتم اذا اقیمت او نودی ترجمہ ابو قتادہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی
تو کہڑے نہ ہو جب تک مجہے دیکہہ نہ لو ابن حاتم نے شک کیا کہ اذا اقیمت الصلوۃ ہی یا نودی **ف** یعنی پہلے سے
نماز کے لئے کہڑے نہ ہو کہ شاید میرے نکلنے مین دیر ہو تو تمہی تکلیف ہو سبحان اللہ کیا شفقت ہی نبی امی کی اپنی امت
پر اس سے معلوم ہو گیا کہ جب امام حاضر ہو جب تکبیر کہی جاوے اور شافعیہ کا مذہب یہ ہی کہ جب تک موذن اقامت
سے فارغ نہو تب تک کوئی کہڑا نہو اور عامہ علما کا مذہب ہی کہ جب موذن تکبیر شروع کرے سب لوگ کہڑے ہو جاوین
اور انس رضی اللہ عنہ کی عادت تہی کہ جب امام قد قامت الصلوۃ کہتا جب کہڑے ہوتے اور ابو حنیفہ کا قول ہی اور
اور کوفیون کا کہ حی علی الصلوۃ کیوقت کہڑے ہون اور قد قامت الصلوۃ کیوقت امام تکبیر تحریمہ باندہے اور جمہور
علما کا سلف سے خلف تک یہ قول ہی کہ موذن جب تک تکبیر سے فارغ نہ ہو تب تک تکبیر تحریمہ نہ باندہی جاوے نووی نے ایسا ہی لکہا ہے
عن ابی قتادۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و زاد اسحاق فی روایتہ حدیث معمر و
شیبان حتی ترونی قد خرجت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ یقول اقیمت الصلوۃ
فقمنا فعدلنا الصفوف قبل ان یخرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ فاتی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حتی اذا قام فی مصلاہ قبل ان یکبر ذکر فانصرف وقال لنا مکانکم فلم نزل قیاما
ننتظرہ حتی خرج الینا وقد اغتسل ینطف راسہ ماء فکبر فصلی بنا **ترجمہ** ابو ہریرہ کہتے ہین کہ
ایک بار نماز کی تکبیر کہی گئی اور ہمنے صفین برابر کین حضرت کے نکلنے سے پہلے پہر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے
یہان تک کہ جب اپنی جگہہ مین کہڑے ہو گئے ابہی تکبیر تحریمہ نہین باندہی تہی کہ آپکو یاد آگیا اور گہر مین لوٹ
گئے اور ہم سے فرما گئے کہ اپنی اپنی جگہ کہڑے رہو ہم سب کہڑے آپکے منتظر تہے کہ آپ نکلے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تہا پہر
تکبیر کہی اور ہمارے ساتہہ نماز پڑہی **ف** شاید اسی کے بعد آپنے یہ فرمایا ہو کہ جب تک مجہے دیکہہ نہ لو تب تک کہڑے
نہ ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبیر دوبارہ نہین کہی غرض ثابت ہوا عدم اعادہ تکبیر کا ایسے واقعات سے اور معلوم ہوا کہ عبادات
مین انبیا سے بہول ہو سکتی ہی کہ لوازم بشریت ہی **عن** ابی ہریرۃ قال اقیمت الصلوۃ وصف الناس صفوفہم
فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام مقامہ فاومی الیہم بیدہ ان مکانکم فخرج وقد اغتسل
وراسہ ینطف الماء فصلی بہم **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا ایک بار نماز کی تکبیر کہی اور لوگون نے صف باندہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نکلے اور اپنے مقام مین کہڑے ہوئے پہر ہمکو ہاتہہ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہون پر رہو اور آپ صف سے نکل گئے اور غسل کیا اور سر سے پانی ٹپک رہا تہا

باب اذا خرج الامام بعد الاقامۃ یعود

پھر سب کے ساتھ نماز پڑہی **عن** ابی ہریرۃ ان الصلوٰۃ کانت تقام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فیأخذ الناس مصافہم قبل ان یقوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقامہ **ترجمہ** ابو
سے روایت ہی کہ نماز کی تکبیر آپ کے واسطے کہی جاتی تہی اور لوگ صفون مین اپنی جگہہ لیتے تہے قبل اس کے حضرت
کہڑے ہون اپنی جگہہ مین **ف** نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ دیکہتے رہتے ہوتے
حضرت کے نکلنے کو اور لوگ نہ دیکہتے ہوتے جب حضرت بلال کو معلوم ہوا کہ حضرت تشریف لاتے مین انہون نے
تکبیر شروع کی اور لوگ جب حضرت کو دیکہے کہڑے ہو گئے اور اپنی اپنی جگہہ پر برابر ہو گئے پہر جب صفوف برابر
ہو چکی اپنی جگہہ پر تشریف لا کر نماز شروع کر دی اور اسکے خلاف جہان مروی ہو وہ قضیہ اتفاقیہ ہو یا بیان جواز کے
واسطے **عن** جابر بن سمرۃ قال کان بلال یؤذن اذا دحضت فلا یقیم حتی یخرج النبی صلی اللہ | دحضت الشمس
وسلم فاذا خرج اقام الصلوٰۃ حین یراہ **ترجمہ** جابر نے کہا بلال جب زوال ہوتا اذان دیتے اور اقامت
نہ کہتے یہان تک کہ حضرت تشریف لاوین جب آپ تشریف لاتے اور بلال دیکہہ لیتے تب تکبیر کہتے **ف**
جیسا ہم ابہی اوپر کہہ آئے

باب من ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ فقد ادرک تلک الصلوٰۃ

جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ فقد ادرک الصلوٰۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پالی اس نے وہ نماز پالی **ف** اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے **اول**
کہ جس نے ایک رکعت پڑہنے کے موافق کسی نماز کا وقت پالیا مثلاً کافر اسوقت اسلام لایا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون عاقل
ہوا یا حائضہ حیض سے پاک ہوئی وہ نماز اس پر فرض ہو گئی **دوسری** یہ کہ جس نے ایک رکعت امام کے ساتھ
پڑہ لی وہ جماعت کی فضیلت کو پاچکا اب اگر جمعہ کی نماز تہی تو ایک رکعت اور پڑہ لے اور ظہر اوس سے ساقط ہو گئی
تیسری یہ کہ ایک رکعت کسی نے قبل طلوع آفتاب پڑہ لی یا قبل غروب آفتاب ادا کر لی اور بعد اسکے آفتاب طلوع
ہو گیا یا غروب ہو گیا تو اسکو نماز صبح اور عصر کی مل گئی باقی نماز ادا کرے اور قضا نہ ہوئی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ مع الامام فقد ادرک الصلوٰۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑہ لی اوسکو نماز مل گئی یعنی
جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث یحیی
عن مالک ولیس فی حدیث احد منہم مع الامام وفی حدیث عبید اللہ قال فقد ادرک

الصلوۃ کلھا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر ان راویون کی روایت مین مع الامام کا لفظ نہین ہے اور عبید اللہ نے کلہا کا لفظ زیادہ کیا **ف** جس نے ایک رکعت پالی اوس نے ساری نماز پالی جیسے عبید اللہ کی روایت مین ہے اس کا یہ مطلب نہین ہے کہ اب باقی رکعتین ادا ہی نہ کرے کہ خلاف اجماع مسلمین ہے بلکہ مراد وہی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے کہ اسکو ثواب جماعت کا ملگیا یا وہ نماز اس پر فرض ہو چکی یا ادا ہوئی قضا نہ ہوئی اور باقی رکعتین ضرور ادا کرے کذا قال النووی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب منہ

قال من ادرک رکعۃ من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو ایک رکعت ملی صبح کے قبل طلوع آفتاب کے اسکو صبح کی نماز مل چکی اور جسکو ایک رکعت عصر کی ملی قبل غروب آفتاب کے اسکو عصر کی نماز مل چکی **ف** مطلب اس کا ہم اوپر بیان کر چکے اور خلاصہ یہ ہے کہ مثلاً کسی نے صبح کی نماز کی ایک رکعت قبل طلوع شمس پڑہی اور ایک رکعت بعد طلوع ادا کی تو نماز اوس کی صحیح ہوئی اور باطل نہین ہوئی یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد کا اور تمام علمائے سلف و خلف کا اور خلاف حنفیہ کا اس مین باطل اور مردود ہے اور ظاہر حدیث سے اسکا بطلان ظاہر ہے اور عصر کی نماز کی صحت مین سب کا اتفاق ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من العصر سجدۃ قبل ان تغرب الشمس او من الصبح قبل ان تطلع فقد ادرکہا والسجدۃ انما ہی الرکعۃ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے عصر کی نماز سے ایک سجدہ قبل غروب آفتاب پالیا یا صبح سے قبل طلوع اُسنے وہ نماز پالی اور سجدہ سے مراد رکعت ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرکہا ومن ادرک من الفجر رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** معمر بہذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب اوقات الصلوۃ الخمس پنجگانہ نمازون کے وقتون کے بیان مین

عن ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز اخر العصر شیئا فقال لہ عروۃ اما ان جبریل قد نزل فصلی امام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ عمر اعلم ما تقول یا عروۃ فقال سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول سمعت ابا مسعود یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نزل جبریل علیہ الصلوۃ والسلام فامنی

فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ترجمہ ابن شہاب زہری سے روایت ہی کہ عمر بن عبد العزیز نے ایکدن نماز عصر مین کچھ دیر کی تو عروہ نے اُن سے کہا کہ بیشک جبرئیل علیہ السلام اوترے اور نماز پڑہی انہون امام ہوکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو عمر بن عبد العزیز نے کہا سمجھکر کہو کیا کہتے ہو تم ای عروہ اُنہون نے کہا مین نے سُنا ہے بشیر بن ابی مسعود سے وہ کہتے تہے مین نے سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جبرئیل اوترے اور میرے امام ہوئے اور مین نے اون کے ساتھ نماز پڑہی اور پہر نماز پڑہی اور پہر نماز پڑہی پہر نماز پڑہی پہر نماز پڑہی ان کے ساتھ حساب کرتے تہے اپنی انگلیون پر پانچ نمازون کا ف نووی نے کہا اگرچہ اس روایت مین اوقات نماز مذکور نہین ہین لیکن جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایتون مین اوقات مذکور مین جنکو ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کیا ہے اور شاید یہان راوی نے اُس روایت کیطرف اشارہ کر دیا کہ مخاطب پوری روایت کو یاد رکہتا ہے باقی رہی تاخیر نماز مین جب تک وقت باقی ہے جمہور کے نزدیک روا ہی اگرچہ اول وقت ادا کرنا افضل اور بہتر ہے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ انْظُرْ مَا تُحَدِّثُ يَا عُرْوَةُ أَوَ إِنَّ جِبْرِيلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ وَلَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ الْفَيْءُ ترجمہ ابن شہاب زہری سے روایت ہی کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے ایکدن نماز عصر مین دیر کی سو ان پاس عروہ بن زبیر آئے اور خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایکدن نماز مین دیر کی تہی کوفہ مین تو ان کے پاس ابو مسعود انصاری آئے اور کہا ای مغیرہ تم نے یہ کیا کیا تم یہ نہین جانتے کہ جبرئیل علیہ السلام اُترے اور نماز پڑہی اور حضرت صلعم نے اُن کے ساتھ نماز پڑہی پہر نماز پڑہی اور حضرت نے بہی نماز

پڑہی پہر نماز پڑہی اور حضرت نے بہی پڑہی پہر پڑہی انہون نے اور حضرت نے بہی پڑہی پہر پڑہی اور حضرت نے بہی پڑہی پہر فرمایا
جبرائیل نے کہ آپ کو ایسا ہی حکم ہوا ہے (یعنے باوجود اس اہتمام کے خداوند جلیل نے بانزال جبرائیل ع اوقات
نماز تعلیم فرمائی پہر تم اس مین تاخیر کیون کرتے ہو) تب کہا عمر بن عبد العزیز نے عروہ سے کہ اے عروہ تم کیا کہتے ہو کیا جبرائیل نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوقات نماز تعلیم فرمائی عروہ نے کہا ہان ایسا ہی بشیر بن ابی مسعود اپنے باپ سے
روایت کرتے تہے پہر عروہ نے کہا اور روایت کی مجہسے حضرت ام المومنین عائشہ بی بی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ایسے وقت پڑہتے تہے کہ دہوپ انکی آنگن مین ہوتی تہی دیوار
پر چڑہنے نہ پاتی تہی **ف** اللہ اللہ ایک زمانہ ایسا تہا کہ ایک دن کی تاخیر صلوۃ سے جو خلیفہ وقت و امیر المومنین
سے واقع ہوئی تہی فوراً انپر مواخذہ کیا گیا اور ایک یہ ایام بد انجام ہین کہ ہزارون بلکہ لاکہون اہل اسلام جانتے
بہی نہین کہ نماز کیا چیز ہے امراء تو کبہی بہولے سے قبلہ رخ نہین کرتے اور اس روایت مین ایک اعتراض ہی کہ پوری
روایت مین حضرت جبرائیل ع نے ایکدن اول وقت سب نمازین ادا کین ہین ایکدن آخر وقت مستحب مین
پہر اس سے تو خود جواز تاخیر معلوم ہوتا ہی اور جب تاخیر کا جواز ثابت ہوا تو استدلال عروہ کا کیونکر درست ہوگا مگر اسکا
جواب یون دیا ہے کہ شائد خلیفہ نے آخر وقت مستحب سے بہی زیادہ تاخیر کی اب استدلال انکا صحیح ہوگیا کہ اسقدر
تاخیر جائز نہین **عن** عائشۃ رض کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی العصر والشمس طالعۃ فی حجرتی
لم یفیٔ الفیٔ بعد وقال ابو بکر لم یظہر الفیٔ بعد **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تہے اور سورج میرے حجرے مین چمکتا تہا **عن** عائشۃ زوج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس فی حجرتہا
لم یظہر الفیٔ من حجرتہا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہی کہ خبر دی انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تہے اور دہوپ انکی آنگن سے اوپر نہ چڑہتی تہی **ف** معلوم ہوا کہ آنگن آپکا
چہوٹا تہا اور دیوارین اس سے بہی زیادہ چہوٹی تہین کہ جب سایہ دیوار ایک مثل ہوجاتا تہا دہوپ آنگن مین
رہتی تہی بعد اسکے اوپر چڑہ جاتی تہی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
العصر والشمس واقعۃ فی حجرتی **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عصر کی نماز پڑہتے تہے اور ابہی سورج میرے حجرہ مین ہوتا **عن** عبد اللہ بن عمرو ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النبی
قال اذا صلیتم الفجر فانہ وقت الی ان یطلع قرن الشمس الاول ثم اذا صلیتم الظہر فانہ وقت

اِلیٰ اَنْ یَّحْضُرَ الْعَصْرُ فَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّہٗ وَقْتٌ اِلیٰ اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ فَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْمَغْرِبَ فَاِنَّہٗ
وَقْتٌ اِلیٰ اَنْ یَّسْقُطَ الشَّفَقُ فَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْعِشَاءَ فَاِنَّہٗ وَقْتٌ اِلیٰ نِصْفِ اللَّیْلِ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت
ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم صبح کی نماز پڑھ چکو تو وقت اسکا باقی ہی جبتک اوپر کا کنارہ سورج کا نہ نکلے
پہر جب تم ظہر پڑہ چکو تو اسکا وقت باقی ہے جبتک کہ عصر کا وقت آوے پہر جب عصر پڑہ چکو تو اسکا وقت باقی ہے
جبتک آفتاب زرد نہو پہر جب مغرب پڑہ چکو تو اسکا وقت باقی ہی جبتک شفق غروب ہو پہر جب تم عشا پڑہ چکو
تو اسکا وقت باقی ہی آدہی رات تک **ف** یہ حدیث دلیل ہے جمہور کی کہ اوقات خمسہ انکے نزدیک اسیوقت تک ممتد
ہیں مگر عشا کا وقت مستحب نصف شب تک ہے جیسا اس حدیث مین آیا ہی اور وقت جواز اسکا صبح تک ہے جیسا ابو قتادہ
کی روایت مین آگے آتا ہی اس باب مین کہ جو شخص نماز بہول جاوے یا سو جاوے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّہْرِ مَا لَمْ یَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ
الْمَغْرِبِ مَا لَمْ یَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ اِلیٰ نِصْفِ اللَّیْلِ وَوَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ **ترجمہ** صلوۃ الفجر
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت ظہر کا باقی ہی جبتک کہ عصر کا وقت نہ آوے یعنے آفتاب
کا سایہ ایک مثل ہو جاوے اور وقت مستحب عصر کا باقی ہی جب تک کہ آفتاب زرد نہو اور وقت مغرب کا باقی ہی جب
تک نور آفتاب نکلے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّہْرِ اِذَا
زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ کَطُوْلِہٖ مَا لَمْ یَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ
یَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلیٰ نِصْفِ اللَّیْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ
تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِکْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّہَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ **ترجمہ** عبد اللہ قرنی الشیطان
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وقت ظہر کا جب ہوتا ہی کہ سورج ڈہل جاوے اور رہتا ہی جب تک کہ ہو جاوے
سایہ آدمی کا اسکی لنبان کے برابر جب تک عصر کا وقت نہ آوے اور وقت عصر کا جب تک رہتا ہی کہ آفتاب زرد نہو
اور وقت مغرب کا جبتک رہتا ہی کہ شفق غائب نہو اور وقت عشا کا جب تک رہتا ہی کہ بیچ کی آدہی رات
نہو اور وقت نماز فجر کا طلوع فجر سے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے پہر جب آفتاب نکل آوے تو نماز سے رکا رہ اسلیے کہ وہ شیطان کے
دونون سینگونمین سے نکلتا ہی **ف** نووی نے کہا شفق سے مراد وہ سرخی ہی جو آسمان پر ظاہر ہوتی ہی اور یہی
مذہب ہے امام شافعی اور جمہور فقہا کا اور اہل لغت کا اور ابو حنیفہ اور مزنی اور ایک فرقہ فقہا اور اہل لغت کا کہتا ہی مراد
اس سے وہ سپیدی ہی جو بعد زوال سرخی کے بہی تہوڑی دیر رہتی ہے مگر قول اول راجح ہی چنانچہ اس بارہ مین نووی نے

فجر کا باقی ہے جبتک
کہ تیزی شفق کی نہ جاوے اور وقت مستحب عشا کا باقی ہے جبتک کہ آدہی رات ہو اور وقت

تہذیب اللغات اور شرح مہذب مین بہت دلائل نقل کئے ہین اور شیطان کے سینگون سے یا تو
اس کی جماعت اور گروہ مراد ہے یا اُس کا ایک کنارا سر کا اور ظاہر حدیث معنے ثانی پر دال ہے اور مطلب
ہے کہ وہ کئی وقت اپنا سر سورج کے نزدیک کر دیتا ہے کہ جو لوگ سورج کو سجدہ کرین وہ سجدہ گویا اُس مردود فی الصلوٰۃ
کو ہووے اور اس وقت گویا شیطان اور اسکے گروہ کا غلبہ اور تسلط ہوتا ہے اس لئے اُسوقت نماز کو منع
فرمایا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّہٗ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ
الصَّلَوٰاتِ فَقَالَ وَقْتُ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ مَالَمْ یَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ اِذَا زَالَتِ
الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَآءِ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَیَسْقُطْ قَرْنُھَا
الْاَوَّلُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مَالَمْ یَسْقُطِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ
ترجمہ عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نمازون کا وقت پوچھا فرمایا نماز فجر کا وقت جبتک ہے کہ اوپر کا کنارہ سورج کا
نہ نکلے اور نماز ظہر کا وقت جب ہے کہ آفتاب ڈھل جاوے آسمان کے بیچ سے جبتک کہ عصر کا وقت نہ آوے اور عصر کا وقت جب
ہے کہ آفتاب زرد ہووے اور اوپر کا کنارہ اس کا ڈوب نہ جاوے اور وقت نماز مغرب کا جب ہے کہ آفتاب ڈوب جاوے جبتک کہ
شفق نہ ڈوبے اور وقت نماز عشا کا آدھی رات تک ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ
یَقُوْلُ لَا یُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَۃِ الْجِسْمِ ترجمہ عبداللہ نے کہا مینے اپنے باپ یحیی سے سُنا کہ فرماتے تھے علم آرام
طلبی کے ساتھ نصیب نہین ہوتا ف نووی نے کہا اگرچہ اس حدیث کو مواقیت صلوۃ سے کچھ تعلق نہین مگر تاہم
امام مسلم نے اسجگہ شاید اسلئے ذکر کر دیا کہ عبداللہ بن عمر کی روایت کو جو کئی عمدہ طریقون سے روایت کیا ہے اور اسکی
کثرت فوائد اور وفور مقاصد پر نظر کی تو علم کی علو منزلت کا خیال کر کے لوگون کی ترغیب وتحریص کیلئے اسکو نقل
کر دیا کہ لوگ ہمیشہ علم کے طالب رہین عَنْ بُرَیْدَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَہٗ عَنْ وَقْتِ
الصَّلٰوۃِ فَقَالَ لَہٗ صَلِّ مَعَنَا ھٰذَیْنِ یَعْنِی الْیَوْمَیْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ
الظُّھْرَ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ بَیْضَآءُ نَقِیَّۃٌ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ
ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ کَانَ الْیَوْمُ الثَّانِیْ
اَمَرَہٗ فَاَبْرَدَ بِالظُّھْرِ فَاَبْرَدَ بِھَا فَاَنْعَمَ اَنْ یُّبْرِدَ وَصَلَّے الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ اَخَّرَھَا فَوْقَ الَّذِیْ
کَانَ وَصَلَّے الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ یَّغِیْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّے الْعِشَآءَ بَعْدَ مَا ذَھَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ وَصَلَّے الْفَجْرَ
فَاَسْفَرَ بِھَا ثُمَّ قَالَ اَیْنَ السَّآئِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِکُمْ

يَوْمًا وَاحِدًا ترجمہ بریدہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے نماز کا وقت پوچہا سو آپنے فرمایا
تم دو روز ہمارے ساتہہ نماز پڑہو پہر جب آفتاب ڈہل گیا بلال کو حکم دیا انہون نے اذان دی پہر حکم دیا
انہون نے اقامت کہی پہر عصر پڑہی اور سورج بلند تہا سفید صاف پہر حکم دیا سو اقامت کہی مغرب کی جب
آفتاب ڈوب گیا پہر حکم دیا سو اقامت کہی عشا کی جب شفق ڈوب گئی پہر حکم دیا سو اقامت کہی فجر کی جب فجر
طلوع ہوئی پہر جب دوسرا دن ہوا حکم کیا تو ٹہنڈی وقت پڑہی ظہر اور بہت ٹہنڈی وقت پڑہے اور عصر پڑہی
اور سورج بلند تہا مگر روز اول سے زیادہ تاخیر کی اور مغرب پڑہی قبل شفق ڈوبنے کے اور عشا پڑہی بعد تہائی رات
کی اور فجر پڑہی جب خوب روشنی ہو گئی پہر فرمایا وہ سائل کہان ہی جو نماز کا وقت پوچہتا تہا اوس نے عرض
کی کہ مین حاضر ہون ای رسول اللہ کے آپنے فرمایا کہ یہ جو دونون وقت تم نے دیکہے ان کے بیچ مین سب وقت
ہی تہماری نماز کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقت مغرب کا بہی دراز ہے ایسا تنگ نہین جیسا
بعضون نے سمجہا ہے کہ بعد غروب آفتاب کے اتنا ہی وقت ہی کہ آدمی اس مین طہارت کر کے نماز ادا کر لے
اور اس حدیث مین آپنے اسکی جواب کو کر کے بتا دیا کہ اس مین زبانی بتانے سے زیادہ ایضاح اور سہولت
ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تاخیر بیان کے وقت حاجت سے جائز ہے اور یہی مذہب ہے جمہور اصولیین کا
اور یہ بہی معلوم ہوا کہ کسی مصلحت دینی سے تاخیر نماز کی وقت مستحب تک روا ہی نہ یہان تک کہ وقت مکروہ آجاوے
عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ ف فقال له
اشْهَدْ مَعَنَا الصَّلٰوةَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ بِغَلَسٍ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ
حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ
وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ حِينَ وَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ الْغَدَ فَنَوَّرَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ أَمَرَهُ
بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ تُخَالِطْهَا صُفْرَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ
يَقَعَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضِهِ شَكَّ حَرَمِيٌّ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ
أَيْنَ السَّائِلُ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتَ وَقْتٌ ترجمہ بریدہ نے کہا کہ ایک مرد آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور نماز
کی وقت آپ سے پوچہی آپنے فرمایا تم ہمارے ساتہہ نماز مین حاضر رہو پہر حکم کیا بلال کو انہون نے اذان دی تاریکی
مین پہر نماز پڑہی صبح کی جب صبح طلوع ہوئی پہر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈہلا آسمان کے بیچ سے پہر حکم کیا عصر کا
اور سورج بلند تہا پہر حکم دیا مغرب کا جب سورج ڈوبا پہر حکم دیا عشا کا جب شفق ڈوبی پہر دوسرے دن حکم

دیا صبح کا جب روشنی ہو گئی پھر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈھل گیا تھا آسمان کے بیچ سے پھر حکم کیا ان کو عصر کا اور
سورج بلند تھا پھر حکم کیا ان کو مغرب کا جب سورج ڈوب گیا پھر حکم کیا ان کو عشاء کا جب جاتی رہی شفق پھر حکم
کیا ان کو دوسرے دن اور روشنی مین پڑی صبح پھر حکم کیا ان کو ظہر کا اور ٹھنڈے ہی وقت پڑھا پھر حکم کیا انکو عصر کا اور
سورج سفید صاف تھا کہ اس مین زردی نہین ملنے پائی تھی پھر حکم کیا ان کو مغرب کا قبل اسکے کہ شفق جانے پائے
پھر حکم کیا ان کو عشا کا جب ثلث لیل گذر گئی یا اس سے کچھ کم شک کیا ابن حرمی نے (جو راوی حدیث مین) پھر
جب صبح ہوئی فرمایا کہان ہے وہ سائل پھر فرمایا اس درمیان مین جو تم نے دیکھا سب وقت ہے عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَتَاہُ سَائِلٌ یَسْأَلُہٗ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ
شَیْئًا قَالَ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِیْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا یَکَادُ یَعْرِفُ بَعْضُہُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ
بِالظُّہْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ انْتَصَفَ النَّہَارُ وَھُوَ کَانَ اَعْلَمَ مِنْہُمْ ثُمَّ
اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِیْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَہٗ المغرب
فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْہَا وَالْقَائِلُ
یَقُوْلُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ کَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّہْرَ حَتّٰی کَانَ قَرِیْبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ
ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰی انْصَرَفَ مِنْہَا وَالْقَائِلُ یَقُوْلُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی کَانَ
عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰی کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ
فَقَالَ الْوَقْتُ بَیْنَ ھٰذَیْنِ ترجمہ ابی موسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک سائل حاضر ہوا
اور اوقات نماز پوچھے آپ نے اسوقت کچھ جواب نہین دیا اس لئے کہ آپکو کر کے بتانا منظور تھا) پھر ادا کی فجر جب فجر
نکلی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے (یعنے اندھیرے کے سبب سے) پھر حکم کیا اور ادا کی ظہر جب ڈھل گیا آفتاب
اور کہنے والا کہتا تھا کہ دوپہر ہو گئے اور حضرت صلعم سب سے بہتر جانتے تھے پھر حکم کیا ان کو اور ادا کی عصر اور سورج بلند تھا
پھر حکم کیا ان کو اور ادا کی مغرب جب سورج ڈوب گیا پھر حکم کیا ان کو اور ادا کی عشا جب ڈوب گئی شفق پھر حکم کیا فجر کا
دوسرے دن اور جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے کو ہے پھر تاخیر کی ظہر مین یہان تک کہ قریب
ہو گیا کل کے عصر پڑھنے کا وقت پھر تاخیر کی عصر مین یہان تک کہ جب فارغ ہوئے کہنے والا کہتا تھا کہ آفتاب سرخ ہو گیا
پھر تاخیر کی مغرب کی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گئی پھر تاخیر کی عشا کی یہان تک کہ تہائی رات ہو گئی اول کی پھر صبح ہوئی
اور سائل کو بلایا اور فرمایا وقت نماز کے ان دونون وقتون کے بیچ مین ہین عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ اَنَّ سَائِلًا

اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ غَیْرَ اَنَّہٗ
قَالَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ یَّغِیْبَ الشَّفَقُ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ **ترجمہ** ابی موسے نے وہی روایت کی جو اوپر
گذری صرف اتنا فرق ہے کہ اس راوی نے کہا کہ نماز پڑہی مغرب کی قبل غروب شفق کے دوسرے دن **باب**
اِسْتِحْبَابِ الْاِبْرَادِ بِالظُّہْرِ فِیْ شِدَّۃِ الْحَرِّ لِمَنْ یَّمْضِیْ اِلَی الْجَمَاعَۃِ وَیَنَالُہُ الْحَرُّ فِیْ طَرِیْقِہٖ گرمی مین
ظہر ٹہنڈی وقت پڑہنے کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے بِالصَّلٰوۃِ
کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ٹہنڈے وقت پڑہو یعنی نماز ظہر کی
اس لئے کہ گرمی کی شدت دوزخ کی بہاپ سے ہے **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّہُمَا سَمِعَا
اَبَا ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ سَوَاءً **ترجمہ** ابی سلمہ اور سعید بن المسیب
دونون نے ابوہریرہ سے وہی حدیث سنی جو اوپر گذری **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ الْیَوْمُ الْحَارُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ **قَالَ** عَمْرٌو
وَحَدَّثَنِی ابْنُ شِہَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِنَحْوِ ذٰلِکَ عَنِ الصَّلٰوۃِ
ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو ٹہنڈے وقت نماز ادا کرو اس لئے
کہ شدت گرمی کی جہنم کی بہاپ سے ہی عمرو نے کہا مجہ سے ابن شہاب نے انہون نے ابن مسیب سے اور ابی سلمہ سے روایت
کی کہ ابی ہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کی مانند **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ہٰذَا الْحَرَّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْہَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا عَنِ الْحَرِّ
فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ **ترجمہ** دونون روایتون کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ
اَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالظُّہْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ اَبْرِدْ
اَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ وَقَالَ اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ
حَتّٰی رَاَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ **ترجمہ** ابوذر نے کہا اذان دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن نے ظہر کی تو آپ نے فرمایا ذرا ٹہنڈا ہو جو دو ذرا
ہونے دو یا فرمایا ذرا انتظار کرو ذرا انتظار کرو اور فرمایا شدت گرمی کی جہنم کی بہاپ سے ہی پہر جب شدت سے گرمی ہوا کرے
نماز کو ٹہنڈے وقت ادا کرو ابوذر نے کہا یہان تک انتظار رہا کہ ہمنے ٹیلون کا سایہ دیکہ لیا **ف**

یعنی بہت دیر ہوئی اس لئے کہ ٹیلا زمین سے تھوڑا ملا ہوا ہوتا ہے اور چارون طرف سے دبا ہوا اوس کا سایہ
نہین پڑتا مگر جب کہ زوال کو زیادہ دیر ہو جاوے مگر اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھی ہو اسلئے کہ
اگر یہ ہوتا تو راوی اسی مثل کو بیان کرتا کہ یہ بیان تھا بخلاف ٹیلون کے سایے کے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ
يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ اَكَلَ
بَعْضِيْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ
مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکایت
کی دوزخ کی آگ نے اپنے پروردگار کے آگے اور عرض کی کہ اے رب کھا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو تو اجازت
دی اوس کو دو سانس کی ایک سانس جاڑے مین اور ایک سانس گرمی مین سو اسی وجہ سے ہے جو تم پاتے
ہو شدت گرمی اور سردی کی **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ
فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ اَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ اِلٰى رَبِّهَا فَاَذِنَ
لَهَا فِيْ كُلِّ عَامٍ بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ **ترجمہ** اور جو گذرا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتِ النَّارُ رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَاْذَنْ لِيْ اَتَنَفَّسْ
فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ اَوْ زَمْهَرِيْرٍ فَمِنْ
نَفَسِ جَهَنَّمَ وَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ اَوْ حَرُوْرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دوزخ نے کہا اے رب میرے کھا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو سو
اجازت دی مجھ کو دو سانسون کی سو اجازت دی اُسے دو سانسون کی ایک سانس جاڑے مین ایک گرمی
مین سو جو پاتی ہو تم سردی سے وہ جہنم کے سانس سے ہے اور جو پاتے ہو تم گرمی سے وہ بھی جہنم کی سانس سے ہے
ف نووی نے ذکر کیا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ اللہ تعالی نے دوزخ کو ادراک اور قوت تکلم دی ہے کہ اوس نے
اپنے رب سے شکایت کی اور اہل سنت کا مذہب ہے کہ دوزخ اور جنت دونون مخلوق اور موجود ہین اور یہ سب حدیثین
اپنے ظاہر پر محمول ہین ظاہر حدیث یہی ہے اور ابراد مشروع ہے ظہر مین نہ عصر مین مگر نزدیک اشہب مالکی
کے اور صلوة جمعہ مین ابراد جمہور کے نزدیک مشروع نہین مگر بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک **باب** اِسْتِحْبَابِ
تَقْدِيْمِ الظُّهْرِ فِيْ اَوَّلِ الْوَقْتِ فِيْ غَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنے کا بیان
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ

ترجمہ جابر نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم ظہر پڑہا کرتے تھے جب آفتاب ڈہل جاتا تہا **ف** اس حدیث
سے ثابت ہوا کہ جب گرمی نہو تو اول وقت پڑہنا ظہر کا مستحب ہے **عن** خبابؓ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ فِی الرَّمْضَاءِ فَلَمْ یُشْکِنَا ترجمہ خبابؓ نے کہا ہم نے شکایت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت دہوپ مین نماز پڑہنے کی (یعنے ظہر مین) تو ہماری شکایت کو قبول نہ فرمایا **ف**
شاید یہ لوگ خواہان ہوں گے کہ وقت مستحب سے بہی زیادہ تاخیر فرما دین **عن** خبابؓ قَالَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَکَوْنَا اِلَیْہِ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ یُشْکِنَا قَالَ زُھَیْرٌ قُلْتُ لِاَبِیْ اِسْحَاقَ
اَفِی الظُّھْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفِیْ تَعْجِیْلِھَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ خبابؓ نے کہا ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین اور شکایت کی آپ سے سخت دوپہر کی تو آپنے قبول نہ فرمائی زہیر نے کہا مین نے ابی اسحاق
سے پوچہا کیا ظہر کی نماز کی شکایت تہی انہون نے کہا ہان مین نے کہا اول وقت نماز ادا کرنے کی انہون نے
کہا ہان **عن** انس بن مالکؓ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شِدَّۃِ الْحَرِّ
فَاِذَا لَمْ یَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ یُّمَکِّنَ جَبْھَتَہٗ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَہٗ فَسَجَدَ عَلَیْہِ ترجمہ انسؓ نے
کہا ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گرمی کی شدت مین پہر جب کسی سے پیشانی
سجدہ مین زمین پر نہ رکہی جاتی تہی تو اپنا کپڑا بچہا کر اس کے اوپر سجدہ کرتا تہا **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ التَّبْکِیْرِ
بِالْعَصْرِ عصر اول وقت پڑہنے کا بیان **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ حَیَّۃٌ فَیَذْھَبُ الذَّاھِبُ اِلَی الْعَوَالِیْ
فَیَاْتِی الْعَوَالِیَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ لَمْ یَذْکُرْ قُتَیْبَۃُ فَیَاْتِی الْعَوَالِیَ ترجمہ انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہتے تہے اور سورج بلند رہتا تہا اور اس مین گرمی ہوتی تہی اور جانیوالا
جاتا تہا اونچے کنارون تک اور وہ وہان پہونچ جاتا تہا اور آفتاب بلند رہتا تہا قتیبہ نے اپنی روایت مین اونچے کنارون کا
ذکر نہین کیا **عن** انسؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْعَصْرَ بِمِثْلِہٖ سَوَاءً
ترجمہ مثل روایت بالا کے ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَذْھَبُ الذَّاھِبُ اِلٰی قُبَاءٍ
فَیَاْتِیْھِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ ترجمہ انسؓ نے کہا ہم نماز عصر پڑہکر قبا کو جاتے تہے اور وہان پونچکر بہی
آفتاب بلند رہتا تہا **ف** بعضے کنارے بلند مدینہ کے آٹہ میل تک تہے اور بعضے تین میل و سیل تک اور قبا مدینہ سے
تین میل تہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰی بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ

فیکن ھب

نَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ ترجمہ انس نے کہا ہم نماز پڑھ چکتے تھی پھر آدمی جاتا تھا بنی عمرو بن عوف کے
محلہ مین اوران کو نماز پڑہتے ہوئے پاتا ف نووی نے ذکر کیا کہ بنی عمرو بن عوف مدینہ سے دو میل پر تہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلعم کی مسجد مین بہت اول وقت نماز عصر ہوتی تہی اور افضل یہی ہے
عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ
مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَقُلْنَا لَهٗ اِنَّمَا انْصَرَفْنَا
السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ
الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا ترجمہ علا سے روایت ہی کہ وہ انس بن مالک کے
گہر گئے ظہر پڑھ کر اور انس کا گہر مسجد کے پاس تہا پہر جب ہم لوگ گئے اون کے یہان تو انہون نے کہا تم عصر پڑھ چکے ہمنے کہا
ہم تو ابہی ظہر پڑہکر آئے ہین تو انہون نے کہا عصر پڑھ لو پہر جب عصر پڑھ چکے تو انہون نے کہا مین نے سنا ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے یہ نماز منافق کی ہے کہ بیٹہا سورج کو دیکہتا ہے پہر جب وہ دونون سینگون پر ما
شیطان کے پہونچتا ہے اٹہکر چار چونچین مارتا ہے خدا کو نہین یاد کرتا مگر تہوڑا عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ يَقُوْلُ
صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي
الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهٖ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَهٗ ترجمہ ابی امامہ کہتے ہین کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز کے ساتھ ظہر پڑہی
پہر گئے انس بن مالک کے پاس اور ان کو دیکہا کہ وہ نماز پڑہتے ہین عصر کی تو مین نے کہا ای میرے چچا یہ کون سی
نماز ہی انہون نے فرمایا عصر کی اور یہ وہ نماز ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑہا کرتے تھے یعنے
وقت مسنون یہی ہے) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَّنْحَرَ جَزُوْرًا لَّنَا وَنَحْنُ
نُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَهَا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهٗ فَوَجَدْنَا الْجَزُوْرَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ ثُمَّ
طُبِخَ مِنْهَا ثُمَّ اَكَلْنَا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ ترجمہ انس نے کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی
پہر جب فارغ ہو چکے بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے ہم چاہتے ہین کہ ایک اونٹ اپنا ذبح
کرین اور آرزو رکہتے ہین کہ آپ بہی تشریف لاوین آپنے فرمایا اچہا پہر آپ چلے اور ہم بہی گئے آپکے ساتھ اور اونٹ

ابہی ذبح نہین ہوا تہا پہر وہ ذبح ہوا اور کاٹا گیا اور پکایا اور کہایا ہمنے اُسمین سے قبل غروب آفتاب کے **ف**
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت بہت اول وقت عصر کی نماز پڑہا کرتے تہے کہ یہ سب کام ایک پہر سے کم مین نہین
ہو سکتے اور سحدیث سے قبول کرنا دعوت کا ثابت ہوا خواہ اول روز مین ہو خواہ آخر روز مین **عن** رَافِعِ بْنِ
خَدِیْجٍ یَقُوْلُ کُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ
قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْکُلُ لَحْمًا نَضِیْجًا قَبْلَ مَغِیْبِ الشَّمْسِ **ترجمہ** رافع کہتے ہین کہ ہم نماز عصر پڑہتے تہے رسول اللہ صلعم کیساتہ
اور پہر اُونٹ ذبح ہوتا تہا اور اسکے دس حصے تقسیم ہوتے تہے اور وہ پکایا جاتا تہا اور پختہ گوشت ہم کہاتے تہے قبل
غروب آفتاب کے **عن** الْاَوْزَاعِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ کُنَّا نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَمْ یَقُلْ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَہٗ **ترجمہ** اوزاعی نے اسی اسناد سے یہ روایت کی فقط
اتنا ہی کہا انہون نے کہا ہم ذبح کرتے تہے اونٹ کو زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عصر کے اور نہین کہا کہ
ہم نماز اون کے ساتہ پڑہتے تہے **باب** التَّغْلِیْظِ فِیْ تَفْوِیْتِ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عصر کی نماز کے فوت ہونیکے تشدد کا
بیان **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ تَفُوْتُہٗ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ کَاَنَّمَا
وُتِرَ اَھْلَہٗ وَمَالَہٗ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جاوے گویا کہ
اہل اور مال ہلاک ہو گیا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْہُ الْعَصْرُ
فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلَہٗ وَمَالَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** الدَّلِیْلِ لِمَنْ قَالَ الصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی ھِیَ صَلٰوۃُ
الْعَصْرِ بیچ کی نماز عصر کی نماز ہے اُس کا بیان **عن** عَلِیٍّ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْاَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللّٰہُ قُبُوْرَھُمْ وَبُیُوْتَھُمْ نَارًا کَمَا حَبَسُوْنَا وَشَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی حَتّٰی غَابَتِ
الشَّمْسُ **ترجمہ** علیؓ نے کہا احزاب کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ انکی قبرون اور گہرونکو آگ سے بہر دیوے جیسے انہون
نے روکا اور مشغول کر دیا ہمکو نماز وسطی سے (یعنے نماز عصر سے) یہان تک کہ آفتاب غروب ہو گیا **ف** نووی نے کہا ابن مسعود کی
روایت مین تصریح آگئی ہے کہ نماز وسطی نماز عصر ہے اور صحابہ کا اختلاف تہا کہ نماز وسطی جو قرآن مین مذکور ہے کون سی نماز ہے
حضرت علی اور ابن مسعود اور ابو ایوب اور ابن عمرؓ اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور ابی ہریرہؓ اور عبیدہ سلمانی اور حسن بصری
اور ابراہیم نخعی اور قتادہ اور ضحاک اور کلبی اور مقاتل اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہم کا مذہب یہی ہے
کہ وہ نماز عصر ہے اور ترمذی نے کہا یہی قول ہے اکثر علما صحابہ کا اور جو ان کے بعد ہین اور ماوردی نے لکہا ہے
یہی مذہب ہے امام شافعی کا اس لئے کہ احادیث اس بارہ مین صحت کے ساتہ وارد ہو چکی ہین اور شافعی نے نص کیا ہے

کہ وہ صبح ہے اس لئے کہ انکو احادیث عصر کی نہین پہونچی اور اگر پہونچتی تو وہ بھی اسی کے قائل ہوتے کہ وہ نماز عصر ہے
اس لئے کہ اصل مذہب انکا اتباع احادیث ہی اور ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ وہ نماز صبح ہی اور یہ منقول عمر بن خطاب
اور معاذ بن جبل اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور عطا اور عکرمہ اور مجاہد اور ربیع بن انس اور مالک اور شافعی
اور جمہور شافعیہ وغیرہم سے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ وہ ظہر ہے اور یہ منقول ہے زید بن ثابت اور
اسامہ بن زید اور ابی سعید خدری اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن شداد سے اور ایک روایت
ابو حنیفہ سے بھی ایسی ہی آئی ہے اور قبیصہ بن ذویب نے کہا وہ مغرب ہی اور کسی نے کہا ان لوگون کے سوا
کہ وہ عشا ہے اور کسی نے کہا کہ وہ نماز پنجگانہ سے کوئی نماز مبہم ہے کہ ہم کو اس کا علم نہین اور بعضون
نے کہا پانچون نمازین وسطی ہین نقل کی یہ قاضی عیاض نے اور بعضون نے کہا وہ نماز جمعہ ہی اور صحیح ان سب
قولون سے دو قول ہین ایک صبح دوسری عصر اور صحیح تر عصر ہے بسبب وُرود احادیث صحیحہ صریحہ کے اور جس نے
جمعہ کہا اس کا مذہب تو نہایت ضعیف ہی اور جسنے کہا پانچون نمازین ہین وہ تو ضعیف کیا بلکہ غلط ہی عَنْ
هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْاَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى اٰبَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ نَارًا اَوْ بُيُوْتَهُمْ
اَوْ بُطُوْنَهُمْ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْبُيُوْتِ وَالْبُطُوْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَقَالَ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ وَلَمْ يَشُكَّ ترجمہ قتادہ کی روایت مین بیوت اور قبور کا لفظ وارد ہوا ہی اور
راوی کو شک نہین ہی عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ
وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فُرْضَةٍ مِّنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ
مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ اَوْ قَالَ قُبُوْرَهُمْ وَبُطُوْنَهُمْ نَارًا ترجمہ علی سے روایت ہی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کے دن (یہ غزوہ مشہور ہے ہجرت کے چوتھے سال ہوا ہی اور بعضون نے کہا پانچوین
سال ہوا ہی) ایک راستہ پر خندق کے بیٹھے ہی تھے اور فرماتے تھے کہ ان کافرون نے باز رکھا ہمکو نماز وسطی سے
یہان تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور انکی قبرون اور گھرون کو یا فرمایا قبرون اور پیٹون کو آگ سے بھر دے عَنْ عَلِيٍّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ
بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ترجمہ علی نے کہا فرمایا رسول
اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے دن باز رکھا ان کافرون نے ہم کو نماز وسطی سے نماز عصر سے اللہ تعالے بھر دے انکے گھرون

اور قبرون کو آگ سے بہر دیا آپنے نماز عصر کو مغرب اور عشا کے بیچ مین **ف** یہ تاخیر سہواً ہوئی اور نسیاناً یا بسبب
استعمال دشمن کے قبل صلوٰۃ خوف کے باقی رہا اب اگر اشتغال عدو کے ساتھ ہو تو صلوٰۃ خوف پڑہنا چاہیے اور
تاخیر کرا نہین اور بخاری مین ہے کہ فقط نماز عصر فوت ہوئی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی ایک نماز
فوت ہوئی اور موطا مین ہے کہ ظہر و عصر دونون فوت ہوئی اور اور کتب مین ہے کہ چارون نمازین ملا کر پڑہین ظہر و عصر
و مغرب و عشا اور تطبیق اسمین یون ہے کہ واقعہ احزاب کا کئی روز رہا تہا اسمین کئی بار ایسا اتفاق ہوا ہوگا ایکبار ایسا
ایکبار ویسا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِكُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ
الْعَصْرِ حَتّٰى احْمَرَّتِ الشَّمْسُ اَوِ اصْفَرَّتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ
الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا اَوْ حَشَى اللّٰهُ اَجْوَافَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا
ترجمہ عبد اللہ نے کہا روک دیا مشرکون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے یہان تک کہ سرخ ہوگیا آفتاب یا زرد
ہوگیا سو فرمایا آپنے کہ انہون نے روک دیا ہم کو نماز وسطےٰ نماز عصر سے اللہ انکی پیٹون مین اور قبرون مین آگ
بہر دی یا فرمایا حشی اللہ یعنی دونون سے ایک ہی **عَنْ** اَبِیْ یُوْنُسَ مَوْلٰی عَائِشَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَتْنِیْ عَائِشَةُ
اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّیْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى
قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَیَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا
لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابی یونس جو مولےٰ ہین
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یعنی غلام آزاد انہون نے کہا مجہ سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک قرآن ہمین لکہدو اور
فرمایا کہ جب تم اس آیت پر پہونچو حافظوا علی الصلوات تو مجہے خبر دو پہر جب مین اس تک پہونچا مین نے ان کو خبر دی
انہون نے مجہے بتلایا کہ یون لکہو حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا
لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنے حفاظت کرو نمازونکی اور نماز وسطےٰ اور نماز عصر کی اور کہڑے ہو اللہ کے آگے ادب سے اور فرمایا کہ
ایسا ہی سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى
الصَّلَوٰتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَرَاْنَاهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ
الْوُسْطٰى فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيْقٍ لَهٗ هِیَ اِذًا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ اَخْبَرْتُكَ كَيْفَ
نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ براء ابن عازب نے کہا اتری یہ آیت حافظوا علی الصلوات وصلوٰۃ
العصر یعنے حفاظت کرو نمازون پر اور نماز عصر پر اور پڑہتے رہے ہم اسکو جب تک اللہ نے چاہا پہر یہ منسوخ ہو گئی

اور اتری حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ یعنے حفاظت کرو نمازون پر اور بیچ کی نماز پر) تو ایک شخص بیٹھا تھا شقیق کے پاس غرض اُس نے کہا کہ اب تو صلوٰۃ وسطیٰ یہی نماز عصر ہے تو براء نے کہا مین تو تم کو خبر دے چکا کہ یہ کیونکر اوتری اور کیونکر اللہ تعالےٰ نے اسکو منسوخ کر دیا اور اللہ ہی خوب جانتا ہے مسلم نے کہا روایت کی یہہ ہم سے اشجعی نے سفیان ثوری سے انہون نے اسود بن قیس سے انہون نے شقیق سے انہون نے براء بن عازب سے کہ کہا انہون نے پڑہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک زمانہ تک مانند روایت فضیل بن مرزوق کے (یعنے جو اوپر گذری) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ یَسُبُّ کُفَّارَ قُرَیْشٍ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ مَا کِدْتُ اَنْ اُصَلِّیَ الْعَصْرَ حَتّٰی کَادَتْ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ اِنْ صَلَّیْتُھَا فَنَزَلْنَا اِلٰی بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَھَا الْمَغْرِبَ **ترجمہ** جابر نے کہا کہ عمر بن خطاب خندق کے دن آئے اور قریش کے کافرون کو برا کہنے لگے اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے قسم ہے اللہ کی مین نہین جانتا کہ مین نے نماز پڑہی ہو عصر کی یہانتک کہ آفتاب قریب غروب کے ہو گیا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی مین نے بھی نہین پڑہی غرض پھر گئے ہم ایک مین کنکریلی کی طرف اور وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وضو کیا ہم سب نے اور نماز پڑہی آپنے عصر کی بعد غروب آفتاب کے پہر نماز پڑہی بعد اسکے مغرب کی **عَنْ** یَحْیَی بْنِ کَثِیْرٍ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَاب فَضْلِ صَلٰوتَیِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَالْمُحَافَظَۃِ عَلَیْھِمَا نماز صبح اور عصر کی فضیلت اور انکی محافظت کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلٰٓئِکَۃٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَۃٌ بِالنَّھَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْأَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے پیچھے آتے رہتے ہین تمہارے پاس فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے (یعنے حفاظت کے لئے) اور جمع ہوتے ہین نماز فجر اور نماز عصر مین پہر چڑھ جاتے ہین جو رات کو تمہارے پاس تھے اور پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ کس حال مین چھوڑا تمنے میرے بندون کو وہ عرض کرتے ہین کہ جب ہمنے انکو چھوڑا جب بہی وہ نماز پڑہتے تھے (یعنے صبح کی) اور جب ہم اُن کے پاس گئے جب بہی وہ نماز پڑہتے تھے **ف** اس حدیث سے نماز فجر اور عصر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِی الزِّنَادِ

ترجمہ ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا فرشتے آتے جاتے ہین تمہارے پاس آخر
حدیث تک مثل روایت ابی الزناد کی جو ابہی اوپر گذری عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَھُوَ یَقُوْلُ
کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ اَمَا اِنَّکُمْ
سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا
عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا یَعْنِی الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ قَرَأَ جَرِیْرٌ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا ترجمہ جریر کہتے تہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہے
تہے کہ آپنے چودہوین رات کے چاند کیطرف دیکہا اور فرمایا کہ بیشک تم دیکہو گے اپنے پروردگار کو جیسے دیکہتے
ہو اس چاند کو ہرگز ایک دوسرے کی آڑ مین نہ ہو گے اسکے دیکہنے مین پہر اگر تم سے ہو سکے تو نماز دسورج نکلنے
کے قبل کی نماز مین اور سورج غروب ہونیکی نماز مین یعنے فجر اور عصر مین پہر پڑہی جریر نے یہ آیۃ فسبح (یعنے پاکی
بول اپنے رب کی تعریف کے ساتہہ قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب کے) کہا مسلم نے اور روایت کی ہم ابوبکر
بن ابی شیبہ نے انہون نے عبد اللہ بن نمیر اور ابو اسامہ سے اور وکیع سے اس اسناد سے اور اس مین یہ ہے کہ آپنے
فرمایا تم پیش کئے جاؤگے اپنے پروردگار کے آگے پہر دیکہو گے اسکو جیسا دیکہتے ہو اس چاند کو اور کہا کہ پہر پڑہی یہہ
آیت اور جریر کا نام نہین لیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت باریتعالے کی جانب فوق مین ہوگی
اور یہی وجہ ہوگی کہ کوئی کسی کے آڑ مین نہ ہو گا اور یہ بغیر جانب فوق کے نہین ہو سکتا پس رد ہو گیا اسمین قول
جہمیان ناپاک کا جو منکر ان فوق ہین اور نووی نے لکہا ہے کہ دیدار آلہی خاص ہے ساتہہ مومنونکے غرض کفار سے
محروم ہین گے اور ایسے ہی منافقین بہی اُس تعلے کو نہ دیکہین گے اسی پر ہین جمہور اہلسنت عَنْ عُمَارَۃَ
بْنِ رُؤَیْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَنْ یَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰی قَبْلَ طُلُوْعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا یَعْنِی الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْبَصْرَۃِ اَاَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ
رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِیْ ترجمہ عمارہ نے کہا سنا مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے نہ داخل ہو گا کبہی وہ شخص دوزخ مین جس نے نماز ادا کی قبل طلوع آفتاب
کے اور قبل غروب آفتاب کے یعنے فجر اور عصر کی سو ایک شخص نے بصریوالون مین سے کہا کہ تم نے سنا ہے اس کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون کہا ہان اسنے کہا اور مین بہی گواہی دیتا ہون کہ مین نے بہی سنا

بیان دیدار الٰہی جانب فوق مین

ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے **عن**
عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَلِجَ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ بِالْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتَهُ مِنْهُ **ترجمہ** عمارہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا داخل نہ ہوگا دوزخ میں جس نے نماز پڑھی آفتاب نکلنے کے پہلے اور ڈوبنے کے پہلے اور ان کے
پاس ایک آدمی تھا بصرے والوں میں سے اُس نے کہا کیا تم نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے
کہا کہ ہاں میں گواہی دیتا ہوں اسپر کہ میں نے یہ آپ سے سنا ہے کہا اس بصری نے کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں
کہ میں نے بھی سنا ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایسے مکان سے کہ میں سنتا تھا اس بات کو اُن
سے **عن** أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ
الْجَنَّةَ **ترجمہ** ابی بکر نے اپنے باپ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا جو دو ٹھنڈی
نمازیں ادا کرے داخل ہوگا جنت میں یعنے صبح اور عصر **عن** هَمَّامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب بَيَانِ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ اول وقت مغرب غروب شمس سے ہے اسکا بیان

عن سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ
وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ **ترجمہ** سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز مغرب پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈوب جاتا
تھا اور پردہ میں چھپ جاتا **عن** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ **ترجمہ** رافع کہتے تھے کہ ہم نماز پڑھکے مغرب کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھرتے اور ہر ایک ہم میں سے دیکھ سکتا تھا اپنے تیر گرنے کی جگہہ کو (یعنے اتنی
روشنی ہوتی تھی) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فوراً بعد غروب آفتاب نماز مغرب شروع ہو جاتی تھی
عن أَبِي النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بِنَحْوِهِ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا

باب وَقْتِ الْعِشَاءِ وَتَأْخِيرِهَا عشا کے وقت اور اسمیں تاخیر کرنیکا بیان **عن**
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً
مِنَ اللَّيَالِي بِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ وَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حتّٰی قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لِاَهْلِ الْمَسْجِدِ حِيْنَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ مَا يَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّفْشُوَ
الْاِسْلَامُ فِي النَّاسِ زَادَ حَرْمَلَةُ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَذُكِرَ لِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تَنْزُرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلٰوةِ
وَذٰلِكَ حِيْنَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ ایک رات دیر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا مین جسے لوگ عتمہ کہتے ہین اور نہ نکلے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یہان تک کہ عرض کیا عمر بن خطاب نے کہ سو گئین عورتین اور لڑکے پہر نکلے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آپنے مسجد والون سے جب نکلے کہ نہین انتظار کرتا اس نماز کا زمین پر کوئی سوا تمہارے
(یہ بشارت دی کہ وہ لوگ خوش ہوجائین) اور یہ واقعہ اس سے پہلے تہا کہ اسلام لوگونمین پہیلے حرملہ نے اپنی روایت
مین یہ بات زیادہ کی کہ ابن شہاب نے کہا اور ذکر کیا مجہہ سے یعنی راوی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تم لوگون کو یہ جائز نہین کہ اللہ کے رسول سے نماز کا تقاضا کرو اور یہ جب فرمایا کہ جب عمر نے پکارا تہا رضی اللہ عنہ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الزُّهْرِيِّ وَذُكِرَ لِيْ وَمَا بَعْدَهٗ ترجمہ ابن شہاب نے
اسی اسناد سے مثل اسکی روایت کی اور اسمین زہری کا یہ قول کہ ذکر کیا مجہے آخر تک مذکور نہین عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى
نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فَقَالَ اِنَّهٗ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ
الرَّزَّاقِ لَوْلَا اَنْ يَّشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات دیر
لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشا مین یہانتک کہ بڑا حصہ رات کا گذر گیا اور مسجد مین جو لوگ تہے سو گئے
پہر آپ نکلے اور نماز پڑہی اور فرمایا یہی وقت ہی اسکا اگر مجہے یہ خیال نہ ہوتا کہ مشقت نہ ڈالون مین اپنی امت
پر اور عبد الرزاق کی روایت مین ہی کہ اگر مشقت نہ ہوتی میری امت پر ف یہ جو فرمایا کہ یہی وقت ہے
اس کا اس سے یہ مراد نہین کہ بعد نصف لیل کے وقت ہی بلکہ مراد یہی ہے کہ تاخیر کرنا نصف لیل تک روا ہے
اور ثلث تک وقت مختار ہی چنانچہ اور روایتو نمین اس کی تصریح آچکی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَّنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ اِلَيْنَا
حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ فَلَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ

حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِىْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى ترجمہ عبداللہ نے کہا ٹہیرے رہے ہم ایکدن انتظار کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز عشا کیواسطے پہر نکلے آپ ہماری طرف جب گذر گئی تہائی رات یا بعد اس کے پہر نہین جانتے ہم کہ آپ کو کچہ کام ہو گیا تہا اپنے گہر مین یا کچہ اور تہا پہر فرمایا آپنے جب نکلے کہ تم انتظار کرتے تہے ایسی نماز کا کہ کوئی دین والا تمہارے سوا اس کا انتظار نہین کرتا تہا اور اگر بار نہ ہوتا میری امت پر تو پڑہتا مین ان کے ساتہہ اسی وقت یہ نماز پڑہا کرتا پہر حکم فرمایا مؤذن کو اور اقامت کہی اس نے اور نماز پڑہی آپنے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَاَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِى الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اللَّيْلَةَ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن عشا کی نماز کیوقت کسی شغل مین مشغول ہو گئے اور اس مین دیر کی یہانتک کہ ہم سو گئے مسجد مین اور پہر جاگے پہر سو گئے اور پہر جاگے پہر نکلے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کوئی زمین والون سے آج کی اس نماز کی انتظار مین نہین ہے سوا تمہارے

بابٌ مِنْهُ

عَنْ ثَابِتٍ اَنَّهُمْ سَاَلُوْا اَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ اَوْ كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِىْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ مِنْ فِضَّةٍ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُسْرٰى بِالْخِنْصَرِ ترجمہ ثابت نے کہا لوگون نے انس سے پوچہا حال حضرت صلعم کی انگوٹہی کا تو انہون نے کہا ایکرات دیر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا مین نصف شب تک یا قریب تہا کہ نصف شب ہو جائے پہر آئے آپ اور فرمایا لوگ نمازین پڑہ پڑہ کر سو رہے اور تم جب تک نماز کے منتظر ہو گویا نماز مین ہو یعنی ثواب کی وجہ سے) پہر کہا انس نے گویا مین اب دیکہتا ہون آپ کی انگوٹہی کی چمک کو جو چاندی کی تہی اور انہون نے بائین ہاتہہ کی چہنگلیا سے اشارہ کیا یعنے انگوٹہی اوسی انگلی مین تہی ف اس حدیث سے چاندی کی انگوٹہی پہننا روا معلوم ہوا اور اسپر اجماع ہے مسلمین کا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِّنْ نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَقْبَلَ فَقَالَ

عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ فِيْ يَدِهٖ مِنْ فِضَّةٍ ترجمہ انس نے کہا ہم نے انتظار
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شب یہان تک کہ آدہی رات کے قریب ہوگئی پہر آپ تشریف لائے
اور نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہوئے گویا کہ مین اب نظر کر رہا ہون ان کی انگوہٹی کی چمک کو ان کے
ہاتہ مین اور وہ چاندی کی تہی عَنْ قُرَّةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ
ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس مین ہماری طرف متوجہ ہونیکا ذکر نہین عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ
كُنْتُ اَنَا وَاَصْحَابِي الَّذِيْنَ قَدِمُوْا مَعِيَ فِي السَّفِيْنَةِ نُزُوْلًا فِيْ بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ
نَفَرٌ مِّنْهُمْ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَصْحَابِيْ وَلَهٗ بَعْضُ الشُّغْلِ فِيْ
اَمْرِهٖ حَتّٰى اَعْتَمَ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ
فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهٗ عَلٰى رِسْلِكُمْ اَعْلِمُكُمْ وَاَبْشِرُوْا اَنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ يُّصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ
غَيْرُكُمْ لَا نَدْرِيْ اَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَرَجَعْنَا فَرِحِيْنَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو موسے نے کہا کہ مین اور میرے رفیق جو آئے تہے کشتی مین یہ سب اُترے
ہوئے تہے کنکریلی زمین مین بقیع کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تہے اور ایک جماعت ہم مین کی
باری باری روز آتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عشا کے وقت سو ایکدن مین چند یارون کے
ساتہ حاضر خدمت ہوا اور آنحضرتؐ کو کچہ کام تہا کہ اسمین مشغول تہے یہان تک کہ دیر ہوئی نماز مین اور
رات قریب نصف کے ہوگئی پہر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑہی سب کے ساتہ پہر جب فارغ ہوئے
تو حاضرین سے فرمایا ذرا ٹہیرو مین تم کو خبر دیتا ہون اور بشارت ہو تم کو کہ اللہ کا احسان تمہارے اوپر یہ تہا کہ کوئی
آدمی اسوقت سوا تمہارے نماز نہین پڑہتا تہا یا فرمایا نہ نماز پڑہی اسوقت کسینے سوا تمہارے راوی کہتا ہے مین نہین
جانتا کہ کون سی بات کہی ان دونون مین سے کہا ابو موسے نے کہ پہر پہرے ہم خوشی خوشی اس بات کے سننے کے سبب
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَيَّ حِيْنٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ
اَنْ اُصَلِّيَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ يَقُوْلُهَا النَّاسُ الْعَتَمَةَ اِمَامًا وَّخِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَعْتَمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ قَالَ حَتّٰى رَقَدَ نَاسٌ وَاسْتَيْقَظُوْا

باب فضل
الصلوٰة
الناس

وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ فَقَالَ عَطَاءٌ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَخَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ يَقْطُرُ
رَاْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى شِقِّ رَاْسِهِ قَالَ لَوْلَا اَنْ يَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُصَلُّوْهَا
كَذٰلِكَ قَالَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِهِ يَدَهُ كَمَا
اَنْبَاَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَبَدَّدَ لِيْ عَطَاءٌ بَيْنَ اَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيْدٍ ثُمَّ
وَضَعَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهِ عَلٰى قَرْنِ الرَّاْسِ ثُمَّ صَبَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّاْسِ حَتّٰى مَسَّتْ اِبْهَامُهُ
طَرَفَ الْاُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ بِشَيْءٍ اِلَّا كَذٰلِكَ
قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ ذُكِرَ لَكَ اَخَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ قَالَ لَا اَدْرِيْ قَالَ
عَطَاءٌ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اُصَلِّيَهَا اِمَامًا وَخِلْوًا مُؤَخَّرَةً كَمَا صَلَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْلَتَئِذٍ فَاِنْ شَقَّ عَلَيْكَ ذٰلِكَ خِلْوًا اَوْ عَلَى النَّاسِ فِي الْجَمَاعَةِ وَاَنْتَ اِمَامُهُمْ فَصَلِّهَا وَسَطًا
لَا مُعَجَّلَةً وَلَا مُؤَخَّرَةً ترجمہ ابن جریج نے کہا مین نے عطا سے کہا کون سا وقت بہتر ہے تمہارے نزدیک
کہ اُس وقت مین نماز پڑہا کرون عشا کی جسکو لوگ عتمہ کہتے ہین خواہ امام ہو کر خواہ تنہا سو عطا نے کہا سنا
مین نے ابن عباس سے کہ فرماتے تہے کہ دیر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز مین یہانتک کہ لوگ
سو گئے اور پہر جاگے اور پہر سو گئے اور پہر جاگے پہر عمر بن خطاب نے کہا کہ نماز (یعنے پکارا کہ نماز کا وقت ہو گیا)
پہر عطا نے کہا کہ ابن عباس نے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گویا کہ مین ان کو اب دیکہہ رہا ہون کہ سر مبارک
سے انکے پانی ٹپک رہا تہا ہاتہہ رکہے ہوئے تہے وہ اپنی سر کے اوپر اور فرمایا آپنے کہ اگر بار نہ ہوتا میری امت پر تو
مین انہی حکم کرتا کہ اسیوقت پڑہا کرتے وہ اس نماز کو کہا ابن جریج نے کہ مین نے عطا سے کیفیت پوچہی
کہ کیونکر رکہا تہا ہاتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر اور کس طرح بتایا تہا تم کو ابن عباس نے سو کہولی
عطا نے اپنی انگلیان تہوڑی سی پہر رکہی انگلیون کے کنارے اپنے سر پر پہر جہکایا ان کو سر سے اور پہرا
یہان تک کہ پہونچا انگوٹہا آپ کا کان کے اس کنارے کیطرف جو کنارہ مونہہ کیجانب ہے پہر پہنچا انگوٹہا
انکا کنپٹی تک اور داڑہی کے کنارے تک نہ پہیرتا تہا ہاتہہ کسی چیز پر اور نہ پکڑتا تہا کسیکو مگر ایسا ہی مین نے
عطا سے کہا کہ انہون نے یہ بہی ذکر کیا کہ کتنی دیر کی انہون نے عشا مین اُس رات تمین کہا مین نہین
جانتا پہر عطا نے کہا مین دوست رکہتا ہون کہ اسیوقت نماز پڑہون امام ہو کر یا تنہا دیر کر کے جیسے ادا کیا

ن فقال
ن اشق
قلبها

ہے اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس رات مین اور اگر تم پر بار گذرے یا لوگون پر بار ہو اور تم ان کے
امام ہو تو ادا کیا کرو اوسکو متوسط وقت مین نہ جلدی نہ دیر کرکے **ف** سر پر ہاتھ رکھنے کی ہیئت جو ابن
جریج نے دریافت کی یہ محض محبت اور عشق کی بات تہی اور اس امت کے خصائص اور فضائل مین یہ [نسخہ: منه]
بات ہی کہ اپنے نبی کے احوال کو ضبط رکھتی ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤَخِّرُ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ **ترجمہ** جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ علیہ وسلم تاخیر
کیا کرتے تھے نماز عشا مین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّے [بَابٌ مِّنْہُ]
الصَّلَوٰتِ نَحْوًا مِّنْ صَلٰوتِکُمْ وَکَانَ یُؤَخِّرُ الْعَتَمَۃَ بَعْدَ صَلٰوتِکُمْ شَیْئًا وَّکَانَ یُخِفُّ الصَّلٰوۃَ [نسخہ: فِی الصَّلٰوۃِ]
فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ کَامِلٍ یُخَفِّفُ **ترجمہ** جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مثل نماز پڑہا کرتے تہے
اور عشار کی نماز مین تمہاری بہ نسبت ذرا دیر کیا کرتے تہے اور نماز ہلکی پڑہتے تہے اور ابو کامل کی روایت میں
یخفف کا لفظ ہی معنے اسکے بہی وہی ہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ [بَابٌ فِیْ اِسْمِ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ]
اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰے اسْمِ صَلٰوتِکُمْ اَلَا اِنَّہَا الْعِشَاءُ
وَھُمْ یُعْتِمُوْنَ بِالْاِبِلِ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے
غالب ہون تم پر گنوار لوگ کہ مٹا دین تمہاری نماز عشا کے نام کو اس لئے کہ وہ دیر کیا کرتے ہین اونٹون کے دودہ
دوہنے مین یعنے اسیوجہ سے وہ عشا کو عتمہ کہتے ہین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰے اسْمِ صَلٰوتِکُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّہَا فِیْ
کِتَابِ اللّٰہِ الْعِشَآءُ وَاِنَّہَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [نسخہ: فَاِنَّہَا]
وسلم نے فرمایا غالب ہون تم پر گنوار لوگ عشا کی نماز کے نام پر اس لئے کہ وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہی ہے لیکن وہ دیر
کرتے ہین اونٹنیون کے دوہنے مین **ف** یعنے عشا کی نماز کو عشا ہی کہو عتمہ نہ کہو جیسے گنوار لوگ عتمہ کہتے
ہین اور اصل لغت مین عتمہ دیر کرنیکو کہتے ہین چونکہ گنوار لوگ دودہ دوہنے مین اونٹنیون کے دیر کرتے تہے
اس لئے وہ عشا کی نماز کو عتمہ کہتے ہین **بَابُ** اسْتِحْبَابِ التَّبْکِیْرِ بِالصُّبْحِ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِہَا وَھُوَ التَّغْلِیْسُ [بَابُ التَّغْلِیْسِ بِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ]
وَبَیَانِ قَدْرِ الْقِرَاءَۃِ فِیْہَا سویرے جانا صبح کی نماز کے لئے اور اسکی قرات کے بیان مین **عَنْ** عَائِشَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰے عَنْہَا اَنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ کُنَّ یُصَلِّیْنَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ یَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِہِنَّ لَا یَعْرِفُہُنَّ اَحَدٌ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

سے روایت ہی کہ عورتین مومنات نماز پڑہتی تہین صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پہر لوٹتی تہین اپنی چادرون مین لپٹی ہوئین کہ نہ پہچانتا تہا انکو کوئی (یعنے بعد نماز کے ایسا اندہیرا ہوتا تہا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز نہایت اول وقت اندہیرے مین پڑہنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور کا اور اس حدیث سے حاضر ہونا عورتونکا بہی ثابت ہوا اگرچہ خوف فتنہ کا ہو **عن** عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ کَانَ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ یَشْہَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِہِنَّ ثُمَّ یَنْقَلِبْنَ اِلٰی بُیُوْتِہِنَّ وَمَا یُعْرَفْنَ مِنْ تَغْلِیْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوۃِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مومن بی بیان حاضر ہوتی تہین نماز فجر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اپنی چادرون مین لپٹی ہوئین اور پہر لوٹ جاتی تہین اپنے گہرون کو اور نہ پہچان پڑتی تہین بسبب سویرے پڑہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُصَلِّی الصُّبْحَ فَیَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِہِنَّ مَا یُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ فِیْ رِوَایَتِہٖ مُتَلَفِّفَاتٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح ادا کرتے تہے اور عورتین اپنی چادرون مین لپٹی ہوئی جاتین تہین اور اندہیرے مین پہچان نہ پڑتین تہین اور انصاری نے اپنی روایت مین متلففات کہا معنے اس کے بہی وہی ہین لپٹی ہوئین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّہْرَ بِالْہَاجِرَۃِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِیَّۃٌ وَّالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ اَحْیَانًا یُؤَخِّرُہَا وَاَحْیَانًا یُعَجِّلُ کَانَ اِذَا رَاٰہُمْ قَدِ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَاِذَا رَاٰہُمْ قَدْ اَبْطَؤُا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ کَانُوْا اَوْ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْہَا بِغَلَسٍ **ترجمہ** جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی دوپہر کے وقت اور نہایت گرمی مین (یعنے بعد زوال کے) پڑہا کرتے تہے اور عصر ایسے وقت مین کہ آفتاب صاف ہوتا اور مغرب جب کہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشا مین کبہی تاخیر کرتے اور کبہی اول وقت پڑہتے جب دیکہتے کہ لوگ جمع ہو گئے اول وقت پڑہ لیتے اور جب دیکہتے کہ لوگ دیر مین آئے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز ادا کرتے تہے اندہیرے مین **ف** اس سے ثابت ہوا کہ ظہر اول وقت ادا کرنا مستحب ہی اور مغرب بمجرد غروب آفتاب اور عشا مین جماعت کے حضور اور انکی

النبی

خاطرداری ضرور ہے عن محمد بن عمرو بن الحسن بن علیؒ قال کان الحجاج یؤخر الصلوات
فسألنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما عن حدیث غندر ترجمہ محمد بن عمرو بن حسن بن
علی نے کہا کہ حجاج نمازون مین دیر کرتا تہا تو ہم نے جابر سے پوچہا تو انہون نے وہی روایت بیان
کی جو اوپر گذری جسکو غندر نے روایت کیا ہے عن سیار بن سلامۃ قال سمعت ابی یسئل
ابا برزۃ رضی اللہ عنہ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت آنت سمعتہ
قال فقال کانما اسمعہ الساعۃ قال سمعت ابی یسئلہ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال کان لا یبالی بعض تاخیرھا قال یعنی العشاء الی نصف اللیل ولا یحب اسمعک ن
النوم قبلہا والحدیث بعدھا قال شعبۃ ثم لقیتہ بعد فسألتہ فقال وکان یصلی الظہر ولا ن
حین تزول الشمس والعصر یذھب الرجل الی اقصی المدینۃ والشمس حیۃ قال والمغرب
لا ادری ای حین ذکر قال ثم لقیتہ بعد فسألتہ فقال وکان یصلی الصبح فینصرف الرجل
فینظر الی وجہ جلیسہ الذی یعرف فیعرفہ قال وکان یقرأ فیہا بالستین الی المائۃ ترجمہ سیار یعرفہ ن
بن سلامہ نے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ پوچہتے تہے ابو برزہ سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
کا شعبہ نے کہا کیا تم نے سنا ابو برزہ سے انہون نے کہا مین گویا ابہی سن رہا ہون (یعنے مجہے ایسا یاد ہے) پہر کہا
سیار نے کہ مین نے اپنے باپ کو سنا کہ وہ ابو برزہ سے پوچہتے تہے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تو
کہا انہون نے کہ پرواہ نہ کرتے تہے آپ اگر عشا مین آدہی رات تک تاخیر ہو جاوے اور اس کے آگے
سونیکو اچہا نہ جانتے تہے اور نہ اسکے بعد باتین کرنے کو شعبہ نے کہا کہ پہر مین ان سے (یعنے سیار سے ملا) اور
پوچہا تو کہا انہون نے کہ ظہر پڑہتے تہے جب آفتاب ڈہل جاتا اور عصر جبکہ جاتا آدمی (یعنے بعد نماز کے)
کنارے تک مدینہ کے اور آفتاب مین گرمی رہتی اور کہا کہ مغرب کو مین نہین جانتا کہ کیا ذکر کیا پہر ملاقات
کی مین نے اون سے پوچہا تو کہا انہون نے کہ صبح ایسے وقت پڑہتے کہ بعد نماز کے آدمی اپنے ہمنشین کو
دیکہتا جسکو پہچانتا تہا تو پہچان لیتا اوسکو اور اس مین ساٹہہ آیتون سے سو آیتون تک پڑہتے ف سو
قبل عشا کے سلنے کو مکروہ جانتے کہ ہمین احتمال ہے نماز قضا ہونیکا یا وقت مختار و عمدہ نکل جانیکا اور اسکے بعد
باتون کو سلیئے برا جانتے کہ احتمال ہے کہ زیادہ جاگے اور تہجد کو نہ اٹہہ سکے یا زیادہ جاگنے کے سبب دن کے ضروری
کامون مین حرج ہو عن ابی برزۃ رضی اللہ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَالِي بَعْضَ تَاخِيرِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَكَانَ لَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا
وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَالَ اَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ترجمہ
ابی برزہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرواہ نہ کرتے تھے اگر عشا مین آدہی رات تک تاخیر ہوتی
اور اس کے قبل سونے کو اور اوس کے بعد باتون کو برا جانتے شعبہ نے کہا کہ مین اُن سے پہر ملا تو انہون نے کہا تہائی رات
تک عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ
الْعِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَيَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ
الْمِائَةِ اِلَى السِّتِّيْنَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ حِيْنَ يَعْرِفُ بَعْضُنَا وَجْهَ بَعْضٍ ترجمہ ابی برزہ کہتے تھے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کو پڑہتے تھے تہائی رات مین اور اس کے آگے سونے کو اور اسکی بعد باتون کو
برا جانتے اور نماز فجر مین سو آیتون سے ساٹہہ تک پڑہتے اور فارغ ہوتے ایسے وقت کہ ایک دوسرے
کا منہ پہچان لیتا بَابُ كَرَاهَةِ تَاخِيْرِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا الْمُخْتَارِ وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَامُوْمُ
اِذَا اَخَّرَهَا الْاِمَامُ عمدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہے اور جب امام ایسا کرے تو لوگ کیا
کرین اس کا بیان عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَآءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا اَوْ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ
عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ
فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ لَمْ يَذْكُرْ خَلَفٌ عَنْ وَقْتِهَا ترجمہ ابی ذر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تم کیا کرو گے جب تمہارے اوپر ایسے امیر ہون گے کہ نماز آخر وقت ادا کرین گے یا فرمایا نماز کو مار
ڈالین گے اُس کے وقت سے مین نے عرض کیا کہ پہر آپ کیا حکم فرماتے ہین مجھکو آپنے فرمایا تم اپنے وقت
پر ادا کر لینا پہر اگر ان کے ساتہہ ہی اتفاق ہو تو پہر پڑہ لینا کہ وہ تمہارے لیے نفل ہو جائین گے اور خلف
جو راوی ہے اوس نے عَنْ وَقْتِهَا کا لفظ روایت نہین کیا ف نووی نے کہا کہ تاخیر سے عمدہ
وقت سے تاخیر کرنا مراد ہے یعنے جب امام عمدہ وقت سے تاخیر کرین تو تم اکیلے پڑہ لو پہر اگر
جماعت مین جاتا ہو تو دوبارہ ادا کر لو کہ جماعت مین پہوٹ نہ پڑے اور نوبت فتنہ کی نہ آوے اور فجر اور
عصر کے بعد دوبارہ اعادہ نہ کرے اس لیے کہ ان کے بعد نفل جائز نہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض وہی ہے
جو پہلے ادا کی عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَاخِيْرِ الصَّلٰوةِ عَنْ وَقْتِهَا

وکلم ۱

ذرٍّ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا
كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَّاِلَّا كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ ترجمہ ابی ذرنے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو ذر میرے بعد ایسے حاکم ہون گے کہ وہ نمازکو مار ڈالین گے (یعنے
آخر وقت پڑھینگے) تو تم اپنی نماز اپنے وقت پر پڑھ لیا کرنا پھر اگر انہون نے وقت پر پڑھی تو خیر نہین تو
نماز جو اُن کے ساتھ تم نے پڑھی وہ نفل ہوگئی اور نہین تو تم نے بچا لیا اپنی نماز کو عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ
اللہُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ خَلِیْلِیْ اَوْصَانِیْ اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِیْعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ وَ
اَنْ اُصَلِّیَ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ اَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ
وَاِلَّا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً ترجمہ ابی ذرنے کہا کہ میرے دوست نے (یعنے رسول اللہ علیہ وسلم نے) مجھے
وصیت کی کہ مین حاکم کی بات سنون اور اسکا کہا مانون اگر ایک غلام ہاتھ پیر کٹا ہوا ہو اور یہ کہ نماز
پڑھون مین اپنے وقت پر پھر اگر پاؤن مین لوگون کو کہ وہ پڑھ چکے تو مین اپنی نماز پہلے ہی محفوظ کر چکا اور
نہین تو وہ میرے لئے نفل ہوگئے (یعنے جو دوبارہ اُن کے ساتھ پڑھ لونگا) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِیْ كَیْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ قَوْمٍ یُؤَخِّرُوْنَ
الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قَالَ مَا تَاْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَاِنْ تَاْمُرُنِیْ
اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ وَاَنْتَ فِی الْمَسْجِدِ فَصَلِّ ترجمہ ابی ذرنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
ہاتھ مارا میری ران پر کہ کیا کرے گا تو جب رہ جاویگا ایسے لوگون مین جو نمازمین دیر کرینگے اوسکے وقت
تو انہون نے عرض کی کہ آپ کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز ادا کر لینا اور اپنے کام کو
چلے جانا پھر اگر تکبیر ہو اور تم مسجد مین ہو تو لوگون کے ساتھ بھی پڑھ لو عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ
اَخَّرَ ابْنُ زِیَادٍ الصَّلٰوةَ فَجَاءَنِیْ عَبْدُ اللہِ بْنُ الصَّامِتِ فَاَلْقَیْتُ لَهٗ كُرْسِیًّا فَجَلَسَ عَلَیْهِ فَذَكَرْتُ
لَهٗ صَنِیْعَ ابْنِ زِیَادٍ فَعَضَّ عَلٰی شَفَتِهٖ فَضَرَبَ فَخِذِیْ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ كَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ
كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللہِ كَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ صَلِّ عَلٰی فَخِذِیْ
الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ اِنِّیْ قَدْ صَلَّیْتُ فَلَا اُصَلِّیْ ترجمہ ابی
العالیہ نے کہا ابن زیاد نے ایکدن نماز مین دیر کی اور عبد اللہ بن صامت میرے پاس آئے اور مینے ان کے لئے کرسی
ڈالدی وہ اس پر بیٹھے اور مین نے ان سے عبد اللہ کے کام کا ذکر کیا انہون نے اپنے ہونٹ چبائے (یعنے افسوس اور

غصہ سے) اور میری ران پر ہاتھ مارا پھر کہا کہ مین نے ابی ذر سے پوچھا جیسے تمنے مجھ سے پوچھا سو انہوں نے
میری ران پر ہاتھ مارا جیسے مین نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے جیسے تم نے مجھسے پوچھا تو آپنے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے مین نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا
اور فرمایا کہ نماز پڑھ لیجیو تو اپنے وقت پر پھر اگر تجھ کو ان کے ساتھ بھی نماز ملی تو پھر اُن کے ساتھ پڑھ لے
اور یہ نہ کہہ کہ مین پڑھ چکا ہون اب نہین پڑھتا اسلیئے کہ اسمین جماعت مین پھوٹ پڑیگی **عَنْ**
اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اَوْ قَالَ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ قَوْمٍ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ
عَنْ وَقْتِهَا فَصَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اِنْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ مَعَهُمْ فَاِنَّهَا زِیَادَۃُ خَیْرٍ ترجمہ
ابی ذر نے کہا کیا ہوگا جب باقی رہے گا تو ایسے لوگون مین جو دیر کرتے ہین نماز مین اپنے وقت سے
تو پڑھ لینا تم نماز کو اُس کے وقت پر پھر اگر تکبیر ہو تو لوگون کے ساتھ بھی پڑھ لے اسلیئے کہ اسمین نیکی
کی زیادتی ہے **عَنْ** اَبِی الْعَالِیَۃِ الْبَرَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
نُصَلِّیْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ خَلْفَ اُمَرَاءَ فَیُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِیْ ضَرْبَۃً اَوْجَعَتْنِیْ
وَقَالَ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ عَنْ ذٰلِكَ فَضَرَبَ فَخِذِیْ وَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَلُّوا الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِهَا وَاجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَۃً قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ
ذُكِرَ لِیْ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فَخِذَ اَبِیْ ذَرٍّ ترجمہ ابی العالیہ نے کہا مین نے عبد اللہ
بن صامت سے کہا ہم جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہین حاکمون کے پیچھے اور وہ نماز کو اخیر وقت ادا کرتے ہین ابی العالیہ نے
کہا کہ عبد اللہ نے میری ران پر ایک ہاتھ مارا کہ میرے درد ہونے لگا اور کہا مین نے ابو ذر سے پوچھا اسی بات
کو تو انہون نے بھی میری ران پر ایک ہاتھ مارا اور کہا کہ مینے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی
بات کو تو آپنے فرمایا نماز پڑھ لیا کرو تم اپنے وقت مسنون پر اور ان کے ساتھ کی نماز کو نفل کر دیا کرو راوی
نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا کہ ذکر کیا مجھ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابو ذر کی ران پر ہاتھ مارا
بَابُ فَضْلِ صَلٰوۃِ الْجَمَاعَۃِ وَبَیَانِ التَّشْدِیْدِ فِی التَّخَلُّفِ عَنْهَا وَاَنَّهَا فَرْضُ كِفَایَۃٍ نماز جماعت کی
فضیلت اور اسکی ترک ندامت اور اسکی فرض کفایہ ہونیکا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ اَحَدِكُمْ وَحْدَہٗ بِخَمْسَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا ترجمہ ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جماعت کی اکیلے شخص کی نماز سے پچیس ۲۵ درجہ بڑھکر ہے

قال قال

اصلے

اوجعتنی

ما باب فی فضل الصلوۃ جماعۃ

الصَّلٰوة
الجمع
خمسة
فی الجمیع

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِیْعِ عَلٰی صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً قَالَ وَتَجْتَمِعُ مَلٰٓئِکَةُ اللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَةُ النَّهَارِ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت اکیلے کی نماز پر پچیس درجہ افضل ہے اور فرشتے رات کے اور دن کے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں ابوہریرہ نے کہا چاہو تم یہ آیت پڑھ لو کہ قرآن فجر کا حاضر ہونیکا سبب ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ مَّعْمَرٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مثل روایت عبد الاعلی کے معمر سے مگر اس میں بخمسۃ وعشرین ہے مطلب دونوں کا ایک ہی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت کی اکیلے شخص کی پچیس نمازوں کے برابر ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ مَعَ الْاِمَامِ اَفْضَلُ مِنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ صَلٰوةً یُّصَلِّیْهَا وَحْدَهٗ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز امام کے ساتھ اکیلی پچیس نماز سے افضل ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً ترجمہ ابن عمر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جماعت اکیلی نماز سے ستائیس درجہ افضل ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ سَبْعًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ نُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ بِضْعًا وَّعِشْرِیْنَ وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ سَبْعًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً ترجمہ ابن نمیر نے اپنے باپ سے اسی روایت میں بیس پر کئی درجہ روایت کی ابوبکر نے اپنی روایت میں ستائیس درجہ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِضْعًا وَّعِشْرِیْنَ ترجمہ ابن عمر نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے بیس پر کئی درجہ فرمائے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ فتنة

بِضْعٌ

بَابُ التَّغْلِیْظِ فِی التَّخَلُّفِ عَنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِی الْجَمَاعَةِ

فقد ناسا في بعض الصلوات فقال لقد هممت ان امر رجلا يصلي بالناس ثم اخالف
الى رجال يتخلفون عنها فامر بهم فيحرقوا عليهم بحزم الحطب بيوتهم ولو علم
احدهم انه يجد عظما سمينا لشهدها يعني صلوة العشاء ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگون کو کسی نماز مین نپایا تو فرمایا مین نے ارادہ کیا کہ حکم کرون
ایک شخص کو کہ امامت کرے نماز کی اور مین جاؤن ان کیطرف جو نماز مین نہین آے او حکم کرون
کہ ایک ڈہیر لکڑیون کا لگاکر ان کے گہرون کو جلادین اور اگر کوئی شخص ایک موٹی فربہ جانور کی ہڈی پاوے
تو ضرور آوے مراد رکہتے تہے آپ نماز عشا کو (یعنے نماز کو نہین آتے اور ہڈی سنکر دوڑتے ہین) عن
ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اثقل صلوة على
المنافقين صلوة العشاء وصلوة الفجر ولو يعلمون ما فيهما لاتوهما ولو حبوا ولقد هممت
ان امر بالصلوة فتقام ثم امر رجلا فيصلي بالناس ثم انطلق معي برجال معهم حزم
من حطب الى قوم لا يشهدون الصلوة فاحرق عليهم بيوتهم بالنار ترجمہ ابوہریرہ رضی
اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز عشا اور فجر منافقون پر بہت بہاری ہے
اور اگر اس کا اجر جانتے تو گہٹنون پر چل کر آتے اور مین نے تو ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دون کہ قایم کیجاوے اور ایک شخص کو
کہون کہ نماز پڑہاوے لوگون کو پہر چند لوگون کو ساتہہ لیکر جاؤن کہ ایک ڈہیر لکڑیون کا لیکر جو لوگ نماز
مین نہین آے ہین ان کے گہر جلادون عن ابي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد هممت
ان امر فتياني ان يستعدوا لي بحزم من حطب ثم امر رجلا يصلي بالناس ثم تحرق بيوت
على من فيها ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کین اور یہ
بہی روایت کی کہ آپنے فرمایا مین نے ارادہ کیا کہ حکم کرون اپنے جوانون کو کہ ایک ڈہیر لکڑیون کا لگاوین
اور حکم کرون مین ایک شخص کو جو نماز پڑہاوے اور جلادون گہر لوگون سمیت (یعنے جو نماز مین نہین آے
ہین) عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مثل حدیث
بالا کی روایت کی عن عبد الله رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
لقوم يتخلفون عن الجمعة لقد هممت ان امر رجلا يصلي بالناس ثم احرق على رجال

بيوتا

يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ ترجمہ عبد اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا جو لوگ جمعہ مین حاضر نہین ہوتے ہین اُن کے حق مین کہ مین ارادہ کرتا ہون کہ حکم کرون ایک شخص کو جو لوگون کو نماز پڑہادے پہر مین جلا دون اُن لوگون کے گہر جو جمعہ مین نہین آیے ہین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص اندہا آیا اور عرض کی کہ ای رسول اللہ مجہ کو کوئی کہینچ کر مسجد تک لانیوالا نہین اور اُس نے چاہا کہ آپ اجازت دین تو گہر مین نماز پڑہ لیا کرے آپنے اسے اجازت دی پہر جب وہ لوٹ گیا آپنے فرمایا تم آذان سنتے ہو اس نے عرض کی ہان آپنے فرمایا تم مسجد مین آیا کرو **ف** نووی نے کہا ہے کہ یہ سائل عبد اللہ ابن ام مکتوم تہے چنانچہ سنن ابی داؤد مین مفصل آیا ہے اور اس حدیث مین دلیل ہے اُن کی جو جماعت کے فرض ہونے کے قائل ہین اور جمہور نے (یعنے جنکے نزدیک جماعت واجب ہی) یہ جواب دیا ہے کہ ان کے پوچہنے کا مطلب یہ تہا کہ مین گہر مین پڑہ لیا کرون اور ثواب جماعت کا پاؤن اپنے عذر کی وجہ سے تو یہ آپنے قبول نہ فرمایا اور تائید جمہور کی اس طور پر بہی ہوتی ہے کہ جماعت عند العذر معاف ہوجاتی ہے اس پر اجماع ہے سب مسلمانون کا دلیل اس پر عتبان بن مالک کی روایت ہی جو آگے کے باب مین آوے گی **عن** اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ ترجمہ ابی الاحوص نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا کہ ہم لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ نماز جماعت سے پیچہے نہین رہتا مگر منافق (یعنے تارک الجماعت کو ہم منافق جانتے ہین) کہ جسکا نفاق کہلا ہوا ہو یا بیمار ہو اور بیمار بہی دو شخصون کے کندہے پر ہاتہ رکہکر چلتا تہا اور نماز مین ملتا تہا (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین) اور کہا انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو دین اور ہدایت کی باتین سکہا ئین اور انہی ہدایت کی باتون سے ہی نماز پڑہنا ایسے مسجد مین جہان آذان ہوتی ہو **ف** ان سب حدیثون سے حضور جماعت کا وجوب ثابت ہوتا

(باب یجب اتیان المسجد علی من سمع النداء)

(باب صلوٰۃ الجماعۃ من سنن الہدی)

ہے اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور اس حدیث سی شفقت اوٹہا کر سجد مین آنا ثابت ہوتا ہے **عن** عبدِ اللہِ رضی الله تعالے
اللہ عنہ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَلْقَی اللہَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰؤُلَآءِ الصَّلَوٰتِ حَیْثُ یُنَادٰی
بِھِنَّ فَاِنَّ اللہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْھُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ
کَمَا یُصَلِّیْ ھٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِہٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ
وَمَا مِنْ رَجُلٍ یَتَطَھَّرُ فَیُحْسِنُ الطُّھُوْرَ ثُمَّ یَعْمِدُ اِلٰی مَسْجِدٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا کَتَبَ
اللہُ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ یَخْطُوْھَا حَسَنَۃً وَّیَرْفَعُہٗ بِھَا دَرَجَۃً وَّیَحُطُّ عَنْہُ بِھَا سَیِّئَۃً وَلَقَدْ
رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَآ اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ کَانَ الرَّجُلُ یُؤْتٰی بِہٖ یُھَادٰی بَیْنَ
الرَّجُلَیْنِ حَتّٰی یُقَامَ فِی الصَّفِّ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا جس کو خوش لگے کہ اللہ سے ملاقات کرے قیامت کیدن
مسلمان ہوکر تو ضرور ہے کہ حفاظت کرے ان نمازون کی جہان آذان ہوتی ہو اس لیئے کہ اللہ تعالے نے تمہارے
نبی کے لیے طریقے ہدایت کے مقرر کر دیے اور یہ نمازین بہی انہین مین ہین اور اگر تم پڑہو ان کو گہرون مین جیسے
فلانا جماعت کا چہوڑنے والا اپنے گہر مین پڑہتا ہے تو بیشک چہوڑ دیا تمنے طریقہ اپنے نبی کا اور اگر چہوڑا
تم نے طریقہ اپنے نبی کا تو بیشک تم گمراہ ہو گئے اور کوئی ایسا نہین ہے کہ طہارت کرے اور اچہی طرح طہارت
کرے پہر ارادہ کرے کسی مسجد کا ان مسجدون مین سے مگر اللہ تعالے اوس کے ہر قدم پر کہ وہ رکہتا ہی
ایک نیکی لکہتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک بدی گہٹاتا ہے اور ہم اپنے تئین ایسا دیکہتے تہے کہ نہین
غیر حاضر ہوتا تہا جماعت سے مگر منافق جسکا نفاق کہلا ہوتا تہا اور آدمی دو شخصون کے کاندہون پر ہاتہ
رکہہ کے چلایا جاتا تہا یہان تک کہ کہڑا کر دیا جاتا تہا صف مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسقدر
بیمار کو بہی جماعت مین آنا مستحب ہے **عن** اَبِی الشَّعْثَآءِ قَالَ کُنَّا قُعُوْدًا فِی الْمَسْجِدِ مَعَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ یَمْشِیْ فَاَتْبَعَہٗ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
بَصَرَہٗ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تعالے عَنْہُ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابی الشعثاء نے کہا ہم مسجد مین بیٹہے تہے ابو ہریرہ کے ساتہہ کہ موذن نے اذان
دی اوس ایک شخص مسجد سے اٹہا اور جانے لگا تو ابو ہریرہ اسکو دیکہتے رہے یہان تک کہ وہ باہر چلا گیا تب ابو ہریرہ نے
کہا کہ اس شخص نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی **عن** اَبِی الشَّعْثَآءِ الْمُحَارِبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ
اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَرَاٰی رَجُلًا یَجْتَازُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا بَعْدَ الْاَذَانِ فَقَالَ اَمَّا ھٰذَا

باب النهي عن الخروج من المسجد اذا اذن المؤذن

فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ ترجمہ ابی الشعثاء نے کہین نے ابوہریرہ سے سنا کہ فرماتے تہے اس شخص نے نافرمانی
کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اُسکو کہا جو مسجد سے باہر چلا گیا تہا بعد آذان کے ف ان حدیثون سے
معلوم ہوا کہ بعد آذان کے مسجد سے نکلنا نہ چاہیئے جبتک کہ فرض ادا نہ کرے مگر اس شخص کو کہ عذر رکہتا
ہو جیسے کسی دوسرے مسجد کا امام ہو یا پاخانے پیشاب کو جاتا ہو کہ پہر آنے کی نیت رکہتا ہو عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَۃَ قَالَ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَقَعَدَ
وَحْدَہٗ فَقَعَدْتُ اِلَیْہِ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلَّی
الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّیْلِ وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّہٗ
ترجمہ عبدالرحمن نے کہا عثمان بن عفان مسجد مین آئے اور اکیلے بیٹہ گئے مین اُن کے پاس جا بیٹہا
انہون نے فرمایا اے میرے بہتیجے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تہے جس نے
عشا کی نماز جماعت سے پڑہی تو گویا آدہی رات تک نماز نفل پڑہتا رہا (یعنے ایسا ثواب پاویگا) اور جس نے
صبح کی نماز جماعت سے پڑہی وہ ساری رات نماز پڑہتا رہا ف اس سے دونو نمازون کی جماعت سے ادا
کرنے کا بڑا ثواب معلوم ہوا گویا دونون نمازین جس نے بجماعت ادا کین وہ آرام سے سویا بہی اور ڈیڑہ رات تک
عبادت کا ثواب بہی پایا سبحان اللہ سنت مین کیا مزا ہے کہ آرام بہی ملتا ہے اور زیادہ ثواب بہی ہے عَنْ
اَبِیْ سَہْلٍ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ ابی سہل نے بہی اس اسناد سے مثل اس روایت کی
بیان کیا عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فَہُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ فَلَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ فَیُدْرِکَہٗ فَیَکُبَّہٗ فِیْ
نَارِ جَہَنَّمَ ترجمہ جندب کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑہی نماز صبح کی وہ اللہ کی
پناہ مین ہے سو اللہ اپنی پناہ کا حق جس سے طلب کریگا اُسکو نہ چہوڑیگا اور ڈالدیگا اُس کو جہنم مین (یعنی
اگر اسکو ستاؤگے جو صبح کی نماز پڑہ چکا ہے تو گویا اللہ کی پناہ مین خلل ڈالا اور اسکا حق تلف کیا) عَنْ
جُنْدُبٍ الْقَسْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ
الصُّبْحِ فَہُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ فَلَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّطْلُبْہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ
بِشَیْءٍ یُّدْرِکْہُ ثُمَّ یَکُبَّہٗ عَلٰی وَجْہِہٖ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنِ الْحَسَنِ
عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْیَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہٰذَا وَلَمْ یَذْکُرْ فَیَکُبَّہٗ فِیْ نَارِ

جہنم ترجمہ حسن کی روایت میں بھی وہی مضمون ہے مگر دوزخ میں ڈالنے کا ذکر نہیں **بَابُ**
الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ لِعُذْرٍ کسی عذر کے سبب سے جماعت کا معاف ہونا **عَنْ** عِتْبَانَ
ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا
مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ
بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَمْ أَسْتَطِعْ
أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ وَوَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي مُصَلًّى لِتَخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللهِ فَأَتَّخِذَهُ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ
أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ خَزِيرَةٍ ها
قَالَ فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذُوُو عَدَدٍ فَقَالَ الدَّارِ
قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ لَهُ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ
وَجْهَ اللهِ قَالَ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلْمُنَافِقِينَ قَالَ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ
أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ فَصَدَّقَهُ بِذٰلِكَ **ترجمہ** الرَّبِيعِ
عتبان جو صحابی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بدر میں حاضر ہوئے ہیں اور انصار میں ہیں وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول میری آنکھیں
جاتی رہیں اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں اور جب مینہ برستا ہی نالا آتا ہے جو میرے اور انکے
بیچ میں ہے تو میں ان کی مسجد میں نہیں جا سکتا کہ امامت کروں اونکی اور آرزو رکھتا ہوں اے اللہ کے
رسول کہ آپ تشریف لاویں اور ایک جگہہ نماز پڑہیں (یعنے میرے گھر میں) تاکہ میں اسی نماز کی جگہہ

مقرر کر دون تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا مین ایسا ہی کرون گا اگر اللہ نے چاہا
عتبان نے کہا پہر صبحکو رسول اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر بہی آپکے ساتھ تھے جب کچھ
دن چڑہا اور آواز دی رسول اللہ علیہ وسلم نے اور مین نے آپ کو بلایا اور آپ جب گہر مین
آئے تو بیٹھے نہین اور فرمایا تم کہان چاہتے ہو کہ مین نماز پڑہون تمہارے گہر مین کہا انہون نے کہ مین
نے ایک کونا بتایا اور آپ نے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا اور ہم سب آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپنے دو رکعت
پڑہ کر سلام پہیرا اور ہم نے آپ کو روک رکہا تھا گوشت کی کرڑی کیواسطے جو آپکے لئے پکائی تھی اور محلہ کے لوگ
بہی آگئے یہان تک کہ کئی آدمی جمع ہو گئے گہر مین سو ایک شخص نے اُن مین سے کہا کہ مالک بن دخشن کہان
ہے تو کسی نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور رسول کو دوست نہین رکہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ یہ نہ کہو اوسکو تم نہین دیکہتے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے چاہتا ہے اس کلمہ سے رضامندی اللہ کی لوگون نے
کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے پہر کہا ایک شخص نے کہ ہم اُسکی توجہ اور خیر خواہی منافقون کے ساتھ دیکھتے
ہین تب رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے حرام کیا ہے آگ پر اُسکو جو کہے لا الہ الا اللہ اور چاہتا
ہو اس کہنے سے رضامندی اللہ کی ابن شہاب نے کہا پھر مین نے حصین بن محمد انصاری سے پوچھا اس روایت
کو اور وہ بنی سالم مین کے سردار ہین جو روایت کی محمود بن ربیع نے سو تصدیق کی انہون نے

ف اس حدیث مین کئی فائدے ہین ایک یہ کہ جب کسی کا وعدہ کرے تو انشاء اللہ کہے دوسرے برکت ڈہونڈہنا
نیکون کے ساتھ اور ان کی نشانیون اور مقامون سے تیسرے نماز ادا کرنا نیکون کی نماز کی جگہہ مین چوتھے
افضل شخص کا دعوت قبول کرنا اور اپنے سے کم درجہ والے کے گہر جانا پانچوین معاف ہونا جماعت کا
عذر کے سبب سے چھٹے امام اور عالم کے ساتھ جانا اُسکے رفیق کا ساتوین اجازت چاہنا باہر سے آنیوالا کا
گہر والے سے آٹھوین یہ کہ پہلے عمدہ اور دین کے کام شروع کرے چنانچہ پہلے آپنے نماز ادا کی نوین
نفل کا جماعت سے ادا کرنا دسوین دن کے نماز بہی دو دو رکعت افضل ہونا مثل رات کی نماز کے اور شافعیہ
کا یہی مذہب ہے اور جمہور کا گیارہوین مستحب ہونا اسکا کہ محلہ مین جب کوئی شخص نیک آدمی آئے تو اسکو ملنے کو
آوین اور اسکی زیارت سے مشرف ہون اور اسکی صحبت سے فیض اُٹھاوین اور یہی حق ہے ہر عالم دیندار کا
کا تمام مسلمانون پر بارہوین گہر مین نماز کی جگہہ مقرر کرنا جائز ہے بخلاف مسجد کے تیرہوین بُری ذکر
کسی کے لوگون کو روک دینا چودہوین یہ کہ لا الہ الا اللہ کا قائل صدق دل سے دوزخ مین ہمیشہ نہ رہیگا۔

اسکے اور بھی بہت سے فوائد ہین جو بخوف طول معرض تحریر مین نہ آسکے (نووی) **عن** محمود بن الربیع
عن عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق
الحدیث بمعنی حدیث یونس غیر انہ قال فقال رجل این مالک بن الدخشن او الدخیشن
وزاد فی الحدیث قال محمود فحدثت بھذا الحدیث نفرا فیھم ابو ایوب الانصاری رضی
اللہ عنہ فقال ما اظن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما قلت قال فحلفت ان رجعت
الی عتبان ان اسالہ قال فرجعت الیہ فوجدتہ شیخا کبیرا قد ذھب بصرہ وھو امام
قومہ فجلست الی جنبہ فسالتہ عن ھذا الحدیث فحدثنیہ کما حدثنیہ اول مرۃ قال
الزھری ثم نزلت بعد ذلک فرائض وامور نری ان الامر انتھی الیھا فمن استطاع
ان لا یغتر فلا یغتر **ترجمہ** محمود نے عتبان سے روایت کی کہ انہون نے کہا آیا مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کی روایت یونس کی ہم معنے (یعنے جو اوپر مذکور ہو چکی) مگر اتنی بات
زیادہ تہی کہ ایک شخص نے کہا کہان ہین مالک بن دخشن یا کہا دخیشن اور یہ بہی زیادہ کیا کہ محمود نے کہا
کہ مین نے یہ روایت چند شخصون مین کہ ان مین ابو ایوب انصاری بہی تہے تو انہون نے کہا مین نہین
گمان کرتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہو جو تم کہتے ہو سو مین نے قسم کہائی
کہ مین پہر جاکر عتبان سے پوچہون گا سو مین ان کے پاس گیا اور ان کو بہت بوڑہا پایا کہ انکہین جاتی
رہی تہین اور وہ اپنی قوم کے امام تہے سو ہم اُن کے بازو پر جا بیٹہے اور مین نے اون سے یہی حدیث پوچہی تو
انہون نے ویسی ہی بیان کر دی جیسے مجہہ سے پہلے بیان کی تہی زہری نے کہا کہ اُس کے بعد اور چیزین فرض
ہوئین اور بہت سی احکام الٰہی اوترے کہ جنکو ہم جانتے ہین کہ کام اونپر ختم ہو گیا ہے پہر جو یہ چاہے کہ دہوکا نکہاوے
تو ضرور ہی کہ دہوکا نکہاوے **ف** یعنی یہ نہ سمجہے کہ یہ دو رکعت نماز ہے بلکہ یہ ابتدائی اسلام کی بات ہی اسکے بعد
اور احکام الٰہی بہت سی اترے ہین **عن** محمود بن الربیع رضی اللہ عنہ قال انی لاعقل مجۃ مجھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دلو فی دارنا قال محمود فحدثنی عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ قال
قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بصری قد ساء وساق الحدیث الی قولہ فصلی بنا رکعتین
وحبسنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جشیشۃ صنعناھا لہ ولم یذکر ما بعدہ
من زیادۃ یونس ومعمر **ترجمہ** محمود نے کہا مجہے یاد ہے ایک کلی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہمارے محلہ کے ڈول سے کی تہی اور محمود نے کہا روایت کی مجہسے عتبان نے کہ کہا انہون نے عرض
کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری بصارت کم ہوگئی ہے اور بیان کی حدیث یہانتک کہ کہا
عتبان نے کہ دو رکعت پڑہی آپنے ہمارے ساتہہ اور روک رکہا ہم نے آپ کو ایک کہانے کے لیے جس کو
جشیشہ کہتے ہین کہ وہ ہم نے آپ کے لیے پکایا تہا اور اس کے بعد کا ذکر نہین کیا جیسے یونس اور معمر نے ذکر کیا
ہے **ف** جشیشہ یہ ہے کہ گیہون کا باریک آٹا لیا اور اس مین گوشت ڈال کر پکایا یا کہجور ڈالکر اور بخاری
کی روایت مین مذکور ہے کہ محمود نے کہا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے مونہہ پر کلی کی اور اس
روایت سے جواز نکلا ملاطفت اور مزاح کا لڑکون کے ساتہہ اُن کے دل خوش کرنیکو اس لئے کہ بچون
کا دل ایسی باتون سے بہت خوش ہوتا ہے اور آپنے ارادہ کیا کہ اس خوشی کے سبب سے ہمارے فیض صحبت کو
یاد رکہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا **باب** جَوَازِ الْجَمَاعَةِ فِي النَّافِلَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ وَخُمْرَةٍ
وَثَوْبٍ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الطَّاهِرَاتِ نفل مین جماعت اور بوریے وغیرہ پر پڑہنے کا بیان **عن**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَاُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ **ترجمہ** انس نے کہا کہ اون کی دادی
نے جنکا نام ملیکہ تہا بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کہانیکے لیے جو انہون نے پکایا تہا پہر حضرت
نے اس مین سے کہایا اور فرمایا کہ کہڑے ہو مین تمہاری خیر و برکت کے لئے نماز پڑہون انس نے کہا کہ مین ایک
بوریا لے کہڑا ہوا جو بہت بچہانے سے کالا ہوگیا (یعنے مستعمل تہا) اور اس پر مین نے پانی چہڑکا اور آنحضرت
اوس پر کہڑے ہوئے اور مین نے اور ایک یتیم نے آپکے پیچہے صف باندہی اور بوڑہی بہی ہمارے پیچہے
کہڑی ہوئین پہر نماز پڑہائی آپنے دو رکعتین اور سلام پہیرا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا قبول
کرنا دعوت کا اگرچہ ولیمہ نہ ہو اور جماعت مین نفل نماز پڑہنا اور جائز ہوا برکت لینا ساتہہ نماز نیکون کی
اپنے گہر مین اور شاید آپ کو ان کی تعلیم بہی منظور ہو علی الخصوص عورت کی کہ عورتین مسجد مین آپ کی
ہیئت نماز کو بخوبی نہین دیکہہ سکتی تہین اسوجہ سے کہ پیچہے رہتی تہین اور ثابت ہوا نماز پڑہنا بوریون

وغیرہ پر جو چیز پاک ہو اگرچہ مستعمل ہوا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ امام کے سوا جب دو آدمی ہون تو صف امام کے پیچہے باندہ لین اور عورت پیچہے کہڑی رہے اگرچہ اکیلی ہو اور پانی چہڑکنا بورئیے پر اسکو نرم کرنے کے لیے تہا اور قاضی عیاض نے کہا ہی کہ شک نجاست کے سبب سے پانی چہڑکا مگر صحیح وہی ہے جو ہم نے پہلے کہا ہے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم احسن الناس خلقا فربما تحضر الصلوۃ وھو فی بیتنا قال فیامر بالبساط الذی تحتہ فیکنس ثم ینضح ثم یؤم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونقوم خلفہ فیصلی بنا قال وکان بساطھم من جرید النخل ترجمہ انس مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سی زیادہ اچہے تہے اخلاق مین اور کبہی آپ کو نماز کا وقت آجاتا اور آپ ہمارے گہر مین ہوتی تو حکم کرتے ہمارے بچہونے کو جو آپکے نیچے ہوتا کہ اسکو جہاڑ دیتے پہر پانی چہڑک دیتے پہر امامت کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم لوگ آپکے پیچہے کہڑے ہو جاتے اور ہمارے ساتہہ آپ نماز پڑہتے اور آپکا بچہونا کہجور کے پتون کا تہا ف اس سے بے تکلفی انبیا کی ثابت ہوئی عن انس رضی اللہ تعالے عنہ قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا وما ھو الا انا و امی وام حرام خالتی فقال قوموا فلاصلی بکم فی غیر وقت صلوۃ فصلی بنا فقال رجل لثابت این جعل انسا منہ قال جعلہ علی یمینہ ثم دعا لنا اھل البیت بکل خیر من خیر الدنیا والاخرۃ فقالت امی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خویدمک ادع اللہ لہ قال فدعا لی بکل خیر وکان فی اخر ما دعا لی بہ ان قال اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیہ ترجمہ انس نے کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گہر اور گہر مین تہا اور میری مان اور میری خالہ اور آپ نے فرمایا کہڑے ہو مین تمہارے لیے نماز پڑہون اور سو وقت کسی نماز فرض کا وقت نہ تہا پہر آپ نے نماز پڑہی اور ایک شخص نے ثابت سے پوچہا کہ حضرت نے انس کو کہان کہڑا کیا انہون نے کہا اپنے دہنی طرف پہر دعائے خیر کی ہم سب گہر والون کے لیے سب بہتریون کی خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی سو عرض کی میری مان نے کہ اے اللہ کے رسول یہ آپ کا چہوٹا خادم ہے (یعنے انس) اس کے لیے آپ دعا فرمادین سو آپنے میرے لیے ہر چیز مانگی اور اخیر مین اس دعا کی عرض کی کہ یا اللہ اسکا مال زیادہ کر اور اولاد زیادہ دے پہر اس مین برکت عنایت فرما عن انس بن مالک ان

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِہٖ وَبِاُمِّہٖ اَوْ خَالَتِہٖ قَالَ فَاَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَاَقَامَ
الْمَرْاَۃَ خَلْفَنَا ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اور میری ماں یا خالہ کو نماز پڑھائی
(یعنے امامت کی) اور مجھ اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے **عَنْ** مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَنَا حِذَاءَہٗ
وَرُبَّمَا اَصَابَنِیْ ثَوْبُہٗ اِذَا سَجَدَ وَکَانَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ ترجمہ میمونہ ام المومنین بیوی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور مین آپ کے برابر حاضر
ہوتی اور کبھی آپ کا کپڑا مجھکو لگ جاتا تھا جب سجدہ کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے آپ بوریے پر **عَنْ**
اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَہٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حَصِیْرٍ
یَسْجُدُ عَلَیْہِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
حاضر ہوا اور آپ کو دیکھا کہ نماز پڑھتے ہین آپ بوریے پر اور اسی پر سجدہ کرتے ہین

باب فَضْلِ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ فِیْ جَمَاعَۃٍ نماز فرض بجماعت ادا کرنیکی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ
تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَصَلٰوتِہٖ فِیْ سُوْقِہٖ بِضْعًا وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً وَذٰلِکَ اَنَّ اَحَدَھُمْ
اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِدَ لَا یَنْھَزُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَا یُرِیْدُ اِلَّا الصَّلٰوۃَ فَلَمْ (رفع اللہ)
یَخْطُ خُطْوَۃً اِلَّا رُفِعَ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃٌ وَحُطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃٌ حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ
الْمَسْجِدَ کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ مَا کَانَتِ الصَّلٰوۃُ ھِیَ تَحْبِسُہٗ وَالْمَلٰئِکَۃُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَحَدِکُمْ
مَا دَامَ فِیْ مَجْلِسِہِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ یَقُوْلُوْنَ اللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ
مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْہِ مَا لَمْ یُحْدِثْ فِیْہِ ترجمہ ابوہریرہ ..... نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نماز آدمی کی جماعت سے اسکے گھر اور بازار کی نماز سے بیس پر کئی درجہ افضل ہے اور اسکا سبب یہ ہی کہ آدمی
نے جب وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو آیا کہ نہین اٹھایا اسکو مگر نماز نے اور نہین ارادہ ہوا
اس کا مگر نماز کا تو کوئی قدم نہین رکھتا ہی مگر بلند کر دیتا ہے اللہ تعالے اُس کے عوض مین اسکا ایک
درجہ اور گھٹا دیتا ہے ایک گناہ یہانتک کہ داخل ہوتا ہے پھر جب مسجد مین آگیا تو گویا وہ نماز ہی مین
ہے جبتک نماز اُس کو روک رہی ہے اور فرشتے اسکے لئے دعاے خیر کر رہے ہین جب تک

کہ وہ اپنی جگہہ مین ہے جہان نماز پڑہی ہے اور کہتے ہین فرشتے کہ یا اللہ رحم کر اسپر یا اللہ بخشدے اسکو
یا اللہ توبہ قبول کر اسکی جب تک کے وہ ایذا نہین دیتا جبتک وہ حدث نہین کرتا یعنے تب تک فرشتے
یہی کہتے رہتے ہین **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِہٖ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ
ارْحَمْہُ مَالَمْ یُحْدِثْ وَاَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَاکَانَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ **ترجمہ** ابوہریرہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے دعائے خیر کرتے ہین تمہارے ہر ایک کے لئے جب
تک وہ اپنی نماز کی جگہہ بیٹہا رہتا ہی کہ یا اللہ بخشدے اسکو یا اللہ رحم کر اوس پر جب تک کہ وہ گوز نہین کرتا
اور ہر ایک تمہارے مین کا نماز مین ہے جب تک نماز اُسکو روک رہی ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلٰوۃٍ مَاکَانَ فِیْ مُصَلَّاہُ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ
وَتَقُوْلُ الْمَلٰئِکَۃُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ حَتّٰی یَنْصَرِفَ اَوْ یُحْدِثَ قُلْتُ مَا یُحْدِثُ
قَالَ یَفْسُوْ اَوْ یَضْرِطُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک آدمی
منتظر نماز کا اپنی نماز کی جگہہ مین بیٹہا رہتا ہے تب تک وہ نماز ہی مین ہے اور فرشتے اُسکی لئے کہتے رہتے
ہین کہ یا اللہ بخش اُسکو اور رحم کر اُسپر یہان تک کہ وہ چلا جاوے یا حدث کرے راوی کہتا ہی کہ مین
نے پوچہا کہ حدث کیا ہے تو کہا بہسکی چہوڑے یا گوز کرے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَادَامَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ لَایَمْنَعُہٗ اَنْ یَّنْقَلِبَ
اِلٰی اَھْلِہٖ اِلَّا الصَّلٰوۃُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی نماز مین ہے
جب تک نماز اوس کو روک رہی ہے نہین روکتی اوسی گہر جانے سے مگر نماز **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَدُکُمْ مَاقَعَدَ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ فِیْ
صَلٰوۃٍ مَالَمْ یُحْدِثْ تَدْعُوْ لَہُ الْمَلٰئِکَۃُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ **ترجمہ**
ابوہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک تم مین کا نماز مین ہے جب تک نماز کا
منتظر ہے جب تک اوس نے گوز نہین کیا فرشتے اوس کے لئے دعا کرتے ہین یا اللہ بخش اسکو یا اللہ
رحم کر اُسپر **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ھٰذَا **ترجمہ** ابوہریرہ نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی مضمون روایت کیا **عن** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ اِلَيْهَا مَمْشًى فَاَبْعَدُهُمْ
وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَنَامُ
قَالَ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ **ترجمہ** ابوموسے نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہے اوتنا ہی ثواب بہی اوس کو
زیادہ ہے اور جو نماز کا منتظر ہے کہ امام کے ساتھہ پڑہیگا اُس کا ثواب بہی زیادہ ہے اوس شخص سے
کہ پڑہ لے اور سو رہا اور ابوکریب کی روایت مین یہ لفظ ہی حتّٰی یصلیہا سے آخر تک اور مطلب دونون
کا ایک ہی ہے **عن اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ** قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَ
كَانَ لَا تُخْطِئُهُ صَلٰوةٌ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ اَوْ قُلْتُ لَهٗ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ
قَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ يُكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ اِلَى الْمَسْجِدِ
وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ
لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ **ترجمہ** ابی بن کعبؓ نے کہا کہ ایک شخص تہا کہ اُس کے مکان سے زیادہ کسی کا مکان
مسجد سے دور نہ تہا اور کبہی کوئی جماعت اسکی نجاتی تو اس سے کہا گیا یا مین نے کہا کہ تم اگر ایک گدہا
خرید لو کہ اُس پر سوار ہو کر آیا کرو اندہیری اور دہوپ مین تو خوب ہو اُس نے کہا مین یہ نہین چاہتا
کہ میرا گہر مسجد کے بازو مین ہو اس لئے کہ مین چاہتا ہون کہ میرے قدم لکہے جاوین مسجد کیطرف اور
میرا لوٹنا بہی جب مین لوٹون گہر کو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعلٰے نے اِن سب کا
ثواب تمہارے لیئے اکہٹا کیا ہے **عن اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ** قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بَيْتُهٗ
اَقْصٰى بَيْتٍ فِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلٰوةُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَتَوَجَّعْنَا لَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ يَا فُلَانُ لَوْ اَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيْكَ مِنَ الرَّمْضَاءِ وَيَقِيْكَ
مِنْ هَوَامِّ الْاَرْضِ قَالَ اَمَ وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ بَيْتِيْ مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَحَمَلْتُ بِهٖ حِمْلًا حَتّٰى اَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ فَدَعَاهُ
فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ لَهٗ اَنَّهٗ يَرْجُوْ فِيْ اَثَرِهِ الْاَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ **ترجمہ** ابی بن کعبؓ نے کہا کہ انصار مین ایک شخص
تہے کہ گہر اُن کا سب گہرون مین مدینہ کے دور تہا مسجد سے اور کوئی جماعت ان کی جانے نہ پاتی

تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تو ہم لوگون کو ان پر ترس آیا اور مین نے اون سے کہا کہ کاش تم ایک
گدہا خرید لو کہ تمہین گرمی سے اور راہ کے کیڑے مکوڑون سے بچاوے انہون نے کہا کہ سنو قسم ہے اللہ
کی کہ مین یہ نہین چاہتا کہ میرا گہر بندہا ہوا ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر سے اور یہ بات اسکی مجہپر بہت بار
اور گران گذری اور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی آپنے ان کو بلایا اونہون
نے حضرت سے بہی یہی کہا کہ مجہسے کہا تہا اور ذکر کیا کہ اپنے قدمون کا اجر چاہتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ بیشک تمکو اجر ہے جس کے تم امید وار ہو عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً مِّنَ الْمَسْجِدِ
فَاَرَدْنَا اَنْ نَّبِيْعَ بُيُوْتَنَا فَنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ
خَطْوَةٍ دَرَجَةً ترجمہ ابو الزبیر نے جابر سے سُنا کہ انہون نے کہا ہمارے لوگون کے گہر مسجد سے دور تہے تو ہم نے
چاہا کہ بیچ ڈالین اور مسجد کے قریب آرہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو روکا اور فرمایا کہ تمہین ہر
قدم پر ایک درجہ ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ
الی قرب بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُمْ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ
اٰثَارُكُمْ ترجمہ جابر نے کہا کچہ جگہین خالی ہوئین مسجد کے گرد تو بنو سلمہ کے قبیلہ والون نے چاہا
کہ مسجد کے پاس اوٹہہ آوین اور یہ خبر رسول اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ تمہاری خبر ہم کو
پہونچی ہے کہ تم چاہتے ہو کہ مسجد کے قریب آرہو انہون نے عرض کی کہ ہان ای اللہ کے رسول ہم نے
چاہا تو ہے تب آپنے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے ہی گہرون مین رہو تمہارے قدم لکہی جاتے ہین
یعنی ثواب انکا ملے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا
اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ وَالْبِقَاعُ خَالِيَةٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِيْ
سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ فَقَالُوْا مَا كَانَ يَسُرُّنَا اَنَّا كُنَّا تَحَوَّلْنَا ترجمہ جابر نے کہا بنو سلمہ
نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجاوین اور کچہ گہر خالی تہے تو یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا اے
بنی سلمہ اپنے ہی گہرون مین رہو تمہارے قدم لکہے جاتے ہین تو انہون نے کہا اس فرمانے سے ہم ایسے خوش

ہوئے کہ وہاں سے آٹھ آنے سے اتنی خوشی نہ ہوتی **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَهَّرَ فِیْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَشٰى اِلٰى بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِیَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ
اللّٰهِ كَانَتْ خُطُوَاتُهٗ اِحْدٰهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَّالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً **ترجمہ** ابوہریرہ نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو طہارت کرے اپنے گھر میں پھر جاوے کسی اللہ کے گھر میں
کہ ادا کرے کسی فرض کو اللہ کے فرضوں میں سے تو اسکے قدم ایسے ہوں گے کہ ایک سے تو برائیاں اتریں
گی اور دوسرے سے درجے بڑھیں گے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِیْ حَدِيْثِ بَكْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ
لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ
قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا **ترجمہ**
ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بھلا دیکھو کہ اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو کہ
وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہیگا صحابہ نے عرض کی کہ نہیں فرمایا
یہی مثال ہے پانچ نمازوں کی کہ اللہ تعالے اُس کی برکت سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے **عَنْ** جَابِرٍ وَّ
هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ
الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهَرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ
قَالَ الْحَسَنُ وَمَا يُبْقِیْ ذٰلِكَ مِنَ الدَّرَنِ **ترجمہ** جابر نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے بہتی گہری نہر کی ہے کہ کسی کے دروازے پر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار
نہاتا ہو حسن نے کہا کہ نہ باقی رہے گا اس پر کچھ میل **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا اَوْ
رَاحَ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو یا شام کو گیا مسجد میں اللہ
تعالے نے اس کی ضیافت طیار کی ہر صبح اور شام میں **بَابُ** فَضْلِ الْجُلُوْسِ فِیْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ
الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہ بیٹھنے اور مسجدوں کی فضیلت کا بیان **عَنْ**
سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيْرًا كَانَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُّصَلَّاهُ الَّذِیْ يُصَلِّیْ فِيْهِ الصُّبْحَ اَوِ الْغَدَاةَ

ف: باب المشی الی الصلوٰۃ تمحی به الخطایا وترفع به الدرجات

حتی تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس قام وکانوا یتحدثون فیاخذون فی امر الجاہلیۃ
فیضحکون ویتبسم ترجمہ سماک بن حرب نے کہا کہ مین نے جابر سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے انہون نے کہا ہان بہت پہر کہا کہ آپ کی عادت تہی کہ اپنی نماز کی جگہہ مین بیٹہے رہتے
صبح کے بعد جب تک کہ آفتاب نہ نکلتا پہر جب سورج نکلتا اوٹہہ کہڑے ہوتے اور لوگ ذکر
حسناء — کیا کرتے تہے کفر کے زمانے کا اور ہنستے تہے اور آپ بہی مسکراتے رہتے عن جابر بن سمرۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی الفجر جلس فی مصلاہ حتی تطلع الشمس حسناء ترجمہ
حسناء — جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑہ چکتے اپنی جگہہ مین بیٹہے رہتے جبتک کہ
آفتاب خوب نہ نکل آتا عن سماک بھذا الاسناد ولم یقول حسناء ترجمہ سماک سے
یہی مروی ہے اسی اسناد سے مگر اس مین حسنا کا لفظ نہین عن عبد الرحمن بن مھران
مولی ابی ھریرۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال احب البلاد الی اللہ عز وجل مساجدھا وابغض البلاد الی اللہ تعالی اسواقھا
ترجمہ عبد الرحمن جو مولے ہین ابوہریرہ کے وہ ابوہریرہ سے راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شہرون مین سے پیاری جگہہ اللہ کے نزدیک مسجدین ہین اور سب سے بری اللہ کے نزدیک بازار ہین
ف بازارون مین شیطان کا جہنڈا کہڑا ہوتا ہے گالی گلوچ ایک دوسرے کو دیتے ہین اور فسق وفجور کا
زور وشور رہتا ہے بخلاف اس کے مسجدون مین ذکر الہی نماز روزہ وزہد وعبادت خوف خدا کا چرچا رہتا ہے

باب من احق بالامامۃ امامت کا مستحق کون ہے اس کا بیان عن ابی سعید الخدری قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانوا ثلاثۃ فلیؤمھم احدھم واحقھم بالامامۃ اقرؤھم
ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص ہون تو ایک انمین امام ہوجائے
اور زیادہ حقدار امامت کا وہ ہے جو قرآن زیادہ پڑہا ہو عن قتادۃ بھذا الاسناد مثلہ عن
عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی مسعود الانصاری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ
سواء فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء
اسلاما — فاقدمھم سلما ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ

تعالی بازار … افضل المساجد

قال او شجعۃ فی روایتہ مکان سلما سنا ترجمہ ابو مسعود نے کہا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو اگر قرآن مین برابر ہون تو جو سنت زیادہ جانتا ہو اگر سنت
مین برابر ہون تو جسنے ہجرت پہلی کی ہو اگر ہجرت مین برابر ہون تو جو اسلام پہلے لایا ہو اور کسی کی حکومت
کی جگہہ مین جاکر اُسکی امامت نہ کرے اور نہ اُس کے گہر مین اُسکی مسند پر بیٹہے مگر اُس کے حکم سے اشجع نے اسلام کی جگہہ
عمر کو ذکر کیا یعنے جسکی عمر زیادہ ہو عن الاعمش بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی مسعود
یقول قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ واقدمھم
قراءۃ فان کانت قراءتھم سواء فلیؤمھم اقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء — وإن كان
فلیؤمھم اکبرھم سنا ولا یؤمن الرجل الرجل فی اھلہ ولا فی سلطانہ ولا یجلس علی — ولا تؤمن
تکرمتہ فی بیتہ الا ان یاذن لک او باذنہ ترجمہ ابی مسعود کہتے تہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے — ولا تجلس
ہم سے فرمایا امامت کرے لوگون کی وہ جو قرآن زیادہ جانتا ہو اور خوب قرآن پڑہتا ہو
اگر قراءت مین برابر ہون تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر ہجرت مین برابر ہون تو جو سن مین
مین بڑا ہو اور کسی کی امامت نہ کرے اوس کے گہر مین اور نہ اوسکی حکومت کی جگہہ مین اور نہ بیٹہے اسکی
مسند پر اوسکی گہر مین جب تک وہ تجہے اجازت نہ دے یا فرمایا اُسکی اجازت سے عن مالک بن
الحویرث قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن شببۃ متقاربون فاقمنا
عندہ عشرین لیلۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحیما رفیقا فظن انا قد
اشتقنا اھلنا فسألنا عمن ترکنا من اھلنا فاخبرناہ فقال ارجعوا الی اھلیکم
فاقیموا فیھم وعلموھم ومروھم فاذا حضرت الصلوۃ فلیؤذن لکم احدکم
ثم لیؤمکم اکبرکم ترجمہ مالک بن حویرث نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے اور جوان جوان تہے ہم سن اور بیس دن آپ کی خدمت مین رہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نہایت مہربان اور نرم دل تہے آپنے معلوم کیا کہ ہم لوگ وطن کے مشتاق ہو گئے تو پوچہا
آپنے کہ کن کن لوگون کو تم اپنے وطن میں چہوڑ آئے اپنے عزیز و اقارب مین سے اور خبر دی ہم نے آپ کو
تب فرمایا آپنے لوٹ جاؤ تم اپنے وطن کو اور وہان رہو اور لوگون کو اسلام کی باتین سکہاؤ و بتاؤ پہر جب
نماز کا وقت آوے تو ایک شخص تم مین کا اذان دے اور امامت کرے جو تم مین بڑا ہو عمر مین

ف اس حدیث سے اذان اور جماعت اور امامت کا حکم ہوا اور چونکہ وہ لوگ ہجرت اور علم میں
برابر تھے لہذا آپ نے ان کو یہی حکم دیا کہ جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَبِيْ
سُلَيْمَانَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاسٍ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ
وَاقْتَصَّا جَمِيْعًا الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ ترجمہ مالک بن حویرث نے کہا کہ آیا میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند لوگوں کے ساتھ جو ہم سن تھے اور بیان کیا حدیث کو آخر تک عَنْ
مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا الْاِقْفَالَ مِنْ
عِنْدِهٖ قَالَ لَنَا اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا ترجمہ مالک نے کہا کہ آیا میں اور ایک
رفیق میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر جب لوٹنا چاہا ہم نے ان کے پاس سے تو فرمایا آپ نے کہ جب نماز کا وقت
آوے تو اذان دینا اور اقامت کہنا اور امامت کرے جو تم میں کا بڑا ہو عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ
الْحَذَّاءُ وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ ترجمہ خالد نے اسی اسناد سے یہی روایت کی اور اس میں اتنا زیادہ کیا
کہ حذاء نے کہا کہ وہ دونو قراءت میں برابر تھے **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ الْقُنُوْتِ فِيْ جَمِيْعِ الصَّلٰوةِ اِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسْلِمِيْنَ
نَازِلَةٌ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ وَاسْتِحْبَابِهٖ فِي الصُّبْحِ دَائِمًا وَبَيَانِ اَنَّ مَحَلَّهٗ بَعْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ
فِي الرَّكْعَةِ الْاَخِيْرَةِ وَاسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِهٖ قنوت نمازوں میں پڑھنا مستحب ہے جب مسلمانوں پر کوئی
بلا نازل ہو اور پناہ مانگی ساتھ اللہ کے اور مستحب ہونا اس کا صبح کی نماز میں اور اس بات کا بیان کہ محل
اس کا دوسری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے پیچھے ہے اور اونچی پڑھنا اس کا مستحب ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَ
يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَاْسَهٗ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ
بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ
وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِيْ يُوْسُفَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ثُمَّ بَلَغَنَا اَنَّهٗ تَرَكَ ذٰلِكَ لَمَّا اُنْزِلَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ
فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کی قراءت سے فارغ ہو جاتے اور سر
مبارک رکوع سے اٹھاتے (یعنی دوسری رکعت میں) کہتے سمع اللہ سے اخیر تک یعنی سنا اللہ نے جس نے اس کی حمد کی اے رب ہمارے
تجھی کو ہے سب تعریف پھر کہتے کھڑے کھڑے یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ

یہ سب مسلمان کفار کے ہاتھ مقید تہے اور نجات دی ضعیف لوگون کو مومنون مین سے یعنے جو مکہ والون کے
ہاتھ مین دبے پڑے ہین یا اللہ سخت کر اپنی روندن مضر پر اور ڈالدی اُن پر قحط مثل زمانہ یوسف علیہ السلام
کی یعنے جیسے مصر مین سات برس واقع ہوا تہا) یا اللہ لعنت کر لحیان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ کو
(جنہون نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی) پہر ہم کو خبر پہونچی کہ آپنے یہ بد دعا موقوف کی
جب یہ آیت اُتری لَیْسَ لَکَ الآیۃ یعنے اے نبی تم کو اس کام کا کچہ اختیار نہین اللہ چاہے اُن کی توبہ قبول کرے
چاہے اپنی عذاب کرے کہ وہ ظالم ہین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے استحباب قنوت کا دائما ثابت
ہوا اور محل اسکا بعد رکوع رکعت اخیر کے معلوم ہوا اور استحباب جہر کا بہی ثابت ہو جیسا کہ مذہب ہے شافعی
کا اور مذہب امام شافعی کا یہی ہے کہ قنوت مسنون ہے نماز صبح مین علی الدوام باقی رہین اور نمازین اُس مین
تین قول ہین صحیح اور مشہور یہ ہے کہ جب کوئی بلائے عام نازل ہو جیسے غلبہ اعدائے دین کا یا قحط و وبا تو
تمام نمازون مین امام قنوت پڑہے اور نہین تو نہین اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونو حال مین قنوت
پڑہی یعنے وبا وغیرہ ہو یا نہ ہو تیسرا قول یہ ہے کہ کسی حال مین نہ پڑہے مگر صحیح وہی قول اول
ہے اور رفع یدین اس مین مستحب ہے اور منہہ پر بعد ختم قنوت کے ہاتہ نہ پہیرے اور بعضون نے
ہاتہ پہیرنا ہی مستحب کہا ہے اور صدر پر ہاتہ پہیرنے کو سب نے مکروہ کہا ہے اور ادعیات ماثورہ مین سے
جو دعا جی چاہے پڑہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی قَوْلِہٖ
وَاجْعَلْھَا عَلَیْھِمْ کَسِنِیْ یُوْسُفَ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَہٗ **ترجمہ** ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت بیان کی کسنی یوسف تک اور اس کے بعد کچہ ذکر نہین کیا **عن**
اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ حَدَّثَھُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرَّکْعَۃِ فِیْ
صَلٰوۃٍ شَھْرًا اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ یَقُوْلُ فِیْ قُنُوْتِہٖ اَللّٰھُمَّ نَجِّ الْوَلِیْدَ بْنَ
الْوَلِیْدِ اَللّٰھُمَّ نَجِّ سَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ اَللّٰھُمَّ نَجِّ عَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ اَللّٰھُمَّ
نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا
عَلَیْھِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ثُمَّ رَاَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکَ الدُّعَاءَ بَعْدُ فَقُلْتُ اُرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَدْ تَرَکَ الدُّعَاءَ لَھُمْ قَالَ فَقِیْلَ وَمَا تُرَاھُمْ قَدْ قَدِمُوْا **ترجمہ** ابو سلمہ سے روایت ہے کہ

ابو ہریرہ نے اون سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑہا بعد رکوع کے ایک مہینہ تک
سمع اللہ لمن حمدہ تو اپنی قنوت مین کہتے یا اللہ چہوڑدے ولید بن ولید کو یا اللہ چہوڑدی سلمہ بن ہشام
کو یا اللہ چہوڑدے عیاش بن ابی ربیعہ کو یا اللہ چہوڑدے ضعیف مومنون کو یا اللہ سخت کر اپنی روندن
مضر پر یا اللہ ڈالدے ان پر قحط مثل قحط یوسف علیہ السلام کے زمانے کی ابوہریرہ نے کہا پہر دیکہا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے دعا چہوڑدی اسکے بعد تو مین نے کہا کہ مین دیکہتا ہون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے دعا چہوڑدی تو لوگون نے کہا کہ دیکہتے نہین ہو جنکے لئے دعا کرتے تہے وہ تو آگئے
(یعنے کافرون کے پاس سے چہوٹ لئے) عن ابی سلمۃ ان ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ اخبرہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ہو یصلی العشاء اذ قال سمع اللہ لمن حمدہ ثم
قال قبل ان یسجد اللہم نج عیاش بن ابی ربیعۃ ثم ذکر بمثل حدیث الاوزاعی
الی قولہ کسنی یوسف ولم یذکر ما بعدہ ۞ ترجمہ ابی سلمہ کی روایت سے مروی ہے
وہی مضمون جو اوپر گذرا مگر اس مین کسنی یوسف کے بعد کچہ مذکور نہین عن ابی ہریرۃ رضی
اللہ عنہ یقول واللہ لاقربن بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان ابو ہریرۃ
رضی اللہ عنہ یقنت فی الظہر والعشاء الآخرۃ وصلوۃ الصبح ویدعو للمؤمنین ویلعن
الکفار ترجمہ ابو ہریرہ کہتے تہے کہ واللہ مین اداکرون تمہارے ساتہہ نماز جو قریب قریب ہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے پہر ابو ہریرہ قنوت پڑہتے تہے ظہر اور عشا اور صبح مین اور مومنون کے لئے دعا

ف
باب منہ

کرتے تہے اور کافرون پر لعنت کرتے تہے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال دعا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی الذین قتلوا اصحاب بئر معونۃ ثلاثین صباحا یدعو علی

ب
تعالے

رعل وذکوان ولحیان وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ قال انس انزل اللہ عز وجل
فی الذین قتلوا ببئر معونۃ قرآنا قرأناہ حتی نسخ بعد ان بلغوا قومنا ان قد لقینا
ربنا فرضی عنا ورضینا عنہ ۞ ترجمہ انس بن مالکؓ نے کہا بددعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان لوگون پر جنہون نے قتل کیا تہا بیر معونہ کے لوگون کو تیس دن تک (یعنی بددعا کی تیس دن
تک بددعا کرتے تہے آپ رعل اور ذکوان اور لحیان اور عصیہ پر کہ نافرمانی کی انہون نے اللہ کی اور اسکے رسول
کی انسؓ نے کہا کہ اللہ تعالے نے اوتارا ان مقتولون شہیدون کے حال مین جو بیر معونہ پر قتل ہوگئے

تھے اس آیت کو پڑہا ہمنے اوسی قرآن کی طرح پہر منسوخ ہوگئی ان بلغوا سے آخر تک یعنے پہونچا
دو بشارت ہماری طرف سے ہماری قوم کو ہم ملے اپنے پروردگار سے اور وہ راضی ہوا ہم سے اور ہم راضی
ہوئے اُس سے **ف** بیر معونہ ایک زمین کا نام ہے درمیان بنی عامر اور بنی سلیم کے وہان ستر قاری
قرآن کے آپنے بہیجے تہی کافرون نے ان کو قتل کر دیا قصہ اُن کا مفصل کتاب القراءۃ مین آویگا انشاء
اللہ تعالے **عن** مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا **ترجمہ** محمد نے کہا مین نے
انس سے کہا کہ کیا قنوت پڑہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے نماز مین انہون نے کہا ہان بعد رکوع
کے تہوڑی دیر **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَيَقُوْلُ عُصَيَّةُ
عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا قنوت پڑہا رسول اللہ علیہ وسلم نے مہینہ
تک بعد رکوع کے نماز صبح مین بد دعا کرتے تہے اوپر رعل اور ذکوان کے اور فرماتے تہے کہ عصیہ نے نافرمانی
کی اللہ اور اُس کے رسول کی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ
شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَدْعُوْ عَلٰى بَنِيْ عُصَيَّةَ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر مین بعد رکوع کے ایک مہینہ تک قنوت پڑہا بد دعا کرتے تہے آپ بنی عصیہ کے
قبیلہ پر **عن** عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُهٗ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ
قَبْلَ الرُّكُوْعِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ
بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى اُنَاسٍ قَتَلُوْا
اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ **ترجمہ** عاصم نے انس سے پوچہا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہی یا بعد
تو انہون نے کہا پہلے مین نے کہا بعض لوگ دعوے کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت
پڑہا ہی رکوع کے بعد تو انہون نے کہا قنوت پڑہا رسول اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک بد دعا کرتے
تہے آپ ان لوگون پر جنہون نے چند اصحاب کو آپکے قتل کر دیا تہا کہ انہی قاری کہتے تہے **عن** محمد کہ
يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَجَدَ عَلٰى سَرِيَّةٍ مَّا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِيْنَ الَّذِيْنَ اُصِيْبُوْا
يَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ كَانُوْا يُدْعَوْنَ الْقُرَّاءَ فَمَكَثَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى قَتَلَتِهِمْ

ترجمہ انس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو کسی چھوٹے لشکر کے لئے اسقدر غصہ ہوتے کبھی
نہیں دیکھا جسقدر ان ستر صحابیوں کے لئے آپ غصہ ہوئے جو بیر معونہ میں شہید ہوئے کہ انہیں
قاری کہتے تھے اور آپ ایک ماہ تک برابر ان کے قاتلوں پر بددعا کرتے رہے عن انس عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بهذا الحديث ويزيد بعضهم على بعض عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم
قنت شهرا يلعن رعلا وذكوان وعصية عصوا الله ورسوله عن انس عن النبي صلى الله
عليه وسلم بنحوه ترجمہ ان کا اوپر کئی بار گذر چکا عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قنت شهرا يدعو على احياء من احياء العرب ثم تركه ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا اور کئی گھرانوں پر عرب کی بددعا کی پھر چھوڑ دیا عن البراء بن عازب ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقنت في الصبح والمغرب ترجمہ براء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح
اور مغرب میں قنوت پڑھتے تھے عن البراء رضي الله عنه قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في
الفجر والمغرب ترجمہ اوپر ہو چکا عن خفاف بن ايماء الغفاري رضي الله عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم في صلوة اللهم العن بني لحيان ورعلا وذكوان وعصية عصوا الله
ورسوله غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله ترجمہ خفاف نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کسی نماز میں یا اللہ لعنت کر بنی لحیان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ کو کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اور بنی
غفار کی اللہ مغفرت کرے اور سلم کو اللہ بچاوے عن الحارث بن خفاف انه قال قال خفاف بن ايماء
رضي الله عنه ركع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم رفع رأسه فقال غفار غفر الله لها و
اسلم سالمها الله وعصية عصت الله ورسوله اللهم العن بني لحيان والعن رعلا و
ذكوان ثم وقع ساجدا قال خفاف فجعلت لعنة الكفرة من اجل ذلك
ترجمہ حارث نے کہا کہ خفاف نے کہا کہ رکوع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پھر سر مبارک اٹھایا اور کہا کہ غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو بچاوے اور عصیہ نے اللہ اور
اس کے رسول کی نافرمانی کی یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور رعل اور ذکوان کو پھر سجدہ
میں گئے خفاف نے کہا کہ اسی سبب سے کفار پر قنوت میں لعنت کہی جاتی ہے عن
خفاف بن ايماء بمثله الا انه لم يقل فجعلت لعنة الكفرة من اجل ذلك ترجمہ

خفاف سے وہی روایت مذکور ہے مگر اس مین یہ فقرہ نہین کہ کفار اسی سبب سے لعنت کہی جاتی ہے **باب** قضاء الصلٰوۃ الفائتۃ واستحباب تعجیل قضائہا نماز کی قضا کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من غزوۃ خیبر سار لیلۃ حتے اذا ادرکہ الکرٰی عرس وقال لبلال اکلأ لنا اللیل فصلی بلال ما قدر لہ ونام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فلما تقارب الفجر استند بلال الی راحلتہ مواجہ الفجر فغلبت بلالا عیناہ وہو مستند الی راحلتہ فلم یستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا بلال ولا احد من اصحابہ حتے ضربتہم الشمس فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولہم استیقاظا ففزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای بلال فقال بلال اخذ بنفسی الذی اخذ بابی انت وامی یا رسول اللہ بنفسک فقال اقتادوا فاقتادوا رواحلہم شیئا ثم توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بلالا فاقام الصلٰوۃ فصلی بہم الصبح فلما قضی الصلٰوۃ قال من نسی الصلٰوۃ فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ تعالٰی قال اقم الصلٰوۃ لذکری قال یونس وکان ابن شہاب یقرأہا للذکری **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے غزوہ خیبر سے چلے ایک رات کو یہان تک کہ جب آپ اونگنے لگے آخر شب مین اتر پڑے اور بلال سے کہا کہ تم ہمارا پہرا دو آج کی رات تو بلال نماز پڑہتے رہے جتنی اونکی تقدیر مین تہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اور آپکے اصحاب بہی پہر جب صبح قریب ہوئی بلال نے اپنی اونٹنی پر تکیہ لگایا مشرق کی طرف منہ کرکے اور اُن کی آنکہہ لگ گئی پہر نہ جاگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال نکوئی اور شخص آپکے اصحاب سے یہان تک کہ اُنپر دہوپ پڑی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اول جاگے اور گہبرائے اور فرمایا اے بلال تو بلال نے عرض کی کہ میری جان کو بہی اُسی نے پکڑ لیا جس نے آپ کی جان کو پکڑا میرے مان باپ فدا ہون آپ پر اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا اونٹون کو ہانکو پہر ہانکا تہوڑی دور اونٹون کو پہر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلال کو اور تکبیر کہی نماز کی اور صبح کی نماز ادا کی پہر جب نماز پڑہ چکے فرمایا جو بہول جاوے نماز کو پڑہ لیوے جب یاد آوے اس لئے کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے قائم کرو نماز میری یاد کے لئے یونس نے کہا کہ ابن شہاب اس آیت کو یون پڑہتے اقم الصلٰوۃ للذکرٰی یعنے قائم کر نماز کو یاد داشت کے لئے **عن** ابی ہریرۃ قال عرسنا

ن: باب من نسی صلٰوۃ او نام عنہا فلیصلہا اذا ذکرہا

ن: استند

ن: ابن

ن: قال

مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نستیقظ حتی طلعت الشمس فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لیاخذ کل رجل برأس راحلتہ فان ھذا منزل حضرنا فیہ الشیطان
قال ففعلنا ثم دعا بالماء فتوضأ ثم سجد سجدتین وقال یعقوب ثم صلی سجدتین
ثم اقیمت الصلوٰۃ فصلی الغداۃ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا ایک شب ہم آخر رات مین اترے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور نہ جاگے یہان تک کہ سورج نکل آیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص
اونٹ کی نکیل پکڑے کہ یہ مکان ہی شیطان کا پہر ہمنے ایسا ہی کیا یعنے اس میدان سے باہر ہوگئے
پہر پانی منگایا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑہی اور یعقوب نے سجدے کی جگہہ صلی کہا پہر نماز کی تکبیر ہوئی
اور صبح کی فرض نماز ادا کی عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتاتون الماء ان شاء اللہ غدا فانطلق
الناس لا یلوی احد علی احد قال ابو قتادۃ فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر
حتی ابہار اللیل وانا الی جنبہ قال فنعس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمال عن راحلتہ
فاتیتہ فدعمتہ من غیر ان اوقظہ حتی اعتدل علی راحلتہ قال ثم سار حتی تہور اللیل مال
عن راحلتہ قال فدعمتہ من غیر ان اوقظہ حتی اعتدل علی راحلتہ قال ثم سار حتی اذا کان من
اخر السحر مال میلۃ ہی اشد من المیلتین الاولیین حتی کاد ینجفل فاتیتہ فدعمتہ فرفع راسہ
فقال من ھذا قلت ابو قتادۃ قال متی کان ھذا مسیرک منی قلت ما زال ھذا مسیری
منذ اللیلۃ قال حفظک اللہ بما حفظت بہ نبیہ ثم قال ھل ترانا نخفی علی الناس ثم قال
ھل تری من احد قلت ھذا راکب ثم قلت ھذا راکب اخر حتی اجتمعنا فکنا سبعۃ رکب قال فمال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الطریق فوضع راسہ ثم قال احفظوا علینا صلوتنا
فکان اول من استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس فی ظھرہ قال فقمنا فزعین
ثم قال ارکبوا فرکبنا فسرنا حتی اذا ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بمیضاۃ کانت معی فیہا شیء من ماء
قال فتوضأ منہا وضوءا دون وضوء قال وبقی فیہا شیء من ماء ثم قال لابی قتادۃ احفظ علینا
میضاتک فسیکون لہا نبأ ثم اذن بلال بالصلوٰۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین
ثم صلی الغداۃ فصنع کما کان یصنع کل یوم قال ورکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورکبنا معہ

قال فجعل بعضنا يهمس إلى بعض ما كفارة ما صنعنا بتفريطنا في صلاتنا ثم قال أما لكم في
أسوة ثم قال إنه ليس في النوم تفريط إنما التفريط على من لم يصل الصلاة حتى يجيء وقت
الصلاة الأخرى فمن فعل ذلك فليصلها حين ينتبه لها فإذا كان الغد فليصلها عند
وقتها ثم قال ما ترون الناس صنعوا قال ثم قال أصبح الناس فقدوا نبيهم فقال أبو بكر و
عمر رضي الله عنهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدكم لم يكن ليخلفكم وقال الناس
إن رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أيديكم فإن يطيعوا أبا بكر وعمر رضي الله عنهما
يرشدوا قال فانتهينا إلى الناس حين امتد النهار وحمي كل شيء وهم يقولون يا رسول
الله هلكنا عطشنا فقال لا هلك عليكم ثم قال أطلقوا لي غمري قال ودعا بالميضأة
فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصب وأبو قتادة يسقيهم فلم يعد أن رأى الناس
ما في الميضأة تكابوا عليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحسنوا الملأ كلكم
سيروى قال ففعلوا فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصب وأسقيهم حتى ما
بقي غيري وغير رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثم صب رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال لي اشرب فقلت لا أشرب حتى تشرب يا رسول الله قال إن ساقي القوم آخر
هم شربا قال فشربت وشرب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فأتى الناس الماء جامين
رواء قال فقال عبد الله بن رباح إني لأحدث هذا الحديث في مسجد الجامع إذ
قال عمران بن حصين انظر أيها الفتى كيف تحدث فإني أحد الركب تلك الليلة قال
قلت فأنت أعلم بالحديث قال ممن أنت قلت من الأنصار قال حدث فأنتم أعلم
بحديثكم قال فحدثت القوم فقال عمران لقد شهدت تلك الليلة وما شعرت
أن أحدا حفظه كما حفظته **ترجمہ** ابو قتادہ نے کہا خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ
نے اور فرمایا تم چلوگے آج زوال کے بعد اور اپنی ساری رات اور پہونچوگے پانی پر اگر خدا نے چاہا
تو کل صبح کو سو چلے لوگ اس طرح کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا ابو قتادہ نے کہا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی اور میں آپکے بازو پر تھا اور آپ اونگنے
لگے اور اپنی سواری پر سے جھکے (یعنے غلبہ خواب سے) اور میں نے آکر آپ کو ٹیکا دیا) یعنے تاکہ

قال ثم

لأحدث الناس

فقلت

زفانتم

نہ گر پڑین) بغیر اس کے کہ مین آپ کو جگاؤن یہان تک کہ آپ پہر سیدہے ہو کر بیٹھ گئے پہر چلے یہانتک
کہ جب بہت رات گذر گئی پہر آپ جہکے اور مین نے پہر ٹیک دیا بغیر اس کے کہ آپ کو جگاؤن یہان تک کہ پہر
آپ سیدہے ہو کر بیٹھ گئے پہر چلے یہان تک کہ آخر وقت سحر ہوا پہر ایک بار بہت جہکی کہ اگلے دو بار سے
بہی زیادہ کہ قریب تہا کہ گر پڑین پہر مین آیا اور آپ کا ٹیکنا بن گیا پہر آپنے سر اٹہایا اور فرمایا کہ یہ کون ہے
مین نے عرض کی ابو قتادہ آپنے فرمایا کہ تم کب سے میرے ساتہہ اس طرح چل رہے ہو مین نے عرض کی
کہ مین رات سے آپکے ساتہہ اسیطرح چل رہا ہون آپنے فرمایا اللہ تعالے تمہاری حفاظت کرے جیسے
تمنے اُس کے نبی کی حفاظت کی پہر آپنے فرمایا کہ تم دیکہتے ہو ہم کو کہ ہم چہپے ہوئے ہین لوگون کی
نظرون سے پہر آپنے فرمایا کہ تم دیکہتے ہو کسی کو مین نے کہا یہ ایک سوار ہے پہر کہا یہ ایک اور سوار
ہے یہان تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ سے ایکطرف الگ
ہوئے اور اپنا سر زمین پر رکہا (یعنے سونیکو) اور فرمایا خیال رکہنا تم لوگ ہماری نماز کا (یعنے نماز کے وقت جگا دینا
پہر پہلے جو جاگے وہ رسول اللہ ہی تہے اور آفتاب آپ کی پیٹہہ پر آگیا پہر ہم لوگ گہبرا کر اُٹہے اور آپنے
فرمایا سوار ہو پہر چلے یہان تک کہ جب دہوپ چڑہ گئی اور آپ اترے اپنا وضو کا لوٹا منگوایا کہ
میرے پاس تہا اور اس مین تہوڑا سا پانی تہا پہر آپنے اس سے وضو کیا (جو اور وضوؤن سے کم تہا
یعنے بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس مین تہوڑا سا پانی باقی رہ گیا پہر ابی قتادہ سے فرمایا کہ
ہمارے لوٹے کو رکہہ چہوڑو کہ اُس کی ایک کیفیت عجیب ہوگی پہر آذان کہی بلال نے نماز کی اور نماز
پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین پہر فرض نماز صبح کی ادا کی اور ویسی ہی ادا کی جیسے ہر
روز ادا کرتے ہین اور آپ بہی سوار ہوئے اور ہم بہی آپکے ساتہہ پہر ہر ایک ہم مین سے چپکے چپکے
کہتا تہا کہ آج ہمارے اس قصور کا کیا اتار ہوگا جو ہم نے نماز مین قصور کیا تب آپنے فرمایا کیا تم لوگون
پیشوا مین نہین ہون پہر فرمایا کہ سونے مین کیا قصور ہے قصور تو یہ ہے کہ ایک آدمی نماز نہ پڑہے یہانتک
کہ دوسرا وقت نماز کا آجاوے (یعنے جاگنے مین قضا کر دے) پہر جو ایسا کرے (یعنے نماز اُس کی قضا
ہو جاوے) تو لازم ہے کہ جب ہشیار ہو ادا کرے پہر جب دوسرا دن آوے تو اپنی اوقات متعینہ پر نماز
ادا کرے (یعنے یہ نہین کہ ایک بار قضا ہو جانے سے نماز کا وقت ہی بدل جاوے) پہر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو
کہ لوگون نے کیا کیا ہوگا پہر فرمایا کہ لوگون نے جب صبح کی تو اپنے نبی کو نہ پایا تب ابوبکر اور عمرؓ نے کہا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پیچھے ہوں گے آپ ایسے نہیں کہ تمہیں پیچھے چھوڑ جاویں اور لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ علیہ وسلم تم سے آگے ہیں پھر وہ لوگ اگر ابوبکر اور عمر کی بات مانتے تو سیدھی راہ پاتے (یہ خبر آپ نے معجزہ کے طور پر دیدی) راوی نے کہا کہ پھر ہم لوگوں تک پہونچے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور ہر چیز گرم ہو گئی اور لوگ کہنے لگے اے رسول اللہ کے ہم تو مر گئے اور پیاسے ہو گئے آپ نے فرمایا نہیں تم نہیں مرے پھر فرمایا کہ ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ اور وہ لوٹا منگوایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالنے لگے اور ابوقتادہ لوگوں کو پلانے لگے پھر جب ہی لوگوں نے دیکھا کہ پانی ایک لوٹا ہی بھر رہا ہے تو لوگ گرے اس پر (یعنی ہر شخص ڈرنے لگا کہ پانی تھوڑا ہے کہیں میں محروم نہ رہ جاؤں) تب آپ نے فرمایا اچھی طرح آہستگی سے لیتے رہو تم سب سیر ہو جاؤ گے غرض پھر لوگ اطمینان سے لینے لگے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پانی ڈالتے تھے اور میں پلاتا تھا یہاں تک کہ کوئی نہ باقی رہا میرے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کہا راوی نے کہ پھر ڈالا اور فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیو میں نے عرض کی کہ میں نہ پیوں گا جب تک آپ نہ پئیں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا قوم کا پلانے والا سب کے آخر میں پیتا ہے پھر میں نے پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا کہا راوی نے پھر پہونچے لوگ پانی پر خوش خوش اور آسودہ کہا (راوی) نے کہ کہا عبداللہ بن رباح نے کہ میں لوگوں سے یہی حدیث روایت کرتا تھا جامع مسجد میں کہ عمران بن حصین نے کہا کہ غور کرو اے جوان بیٹھے کہ تم کیا کہتے ہو اس لئے کہ میں بھی اس رات کا ایک سوار تھا تو میں نے کہا تم خوب واقف ہو گے اس بات سے انہوں نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو میں نے کہا میں انصار میں سے ہوں انہوں نے کہا تو تم خوب جانتے ہو اپنی حدیثوں کو پھر میں نے بیان کی پوری روایت لوگوں سے تب عمران نے کہا میں بھی اس رات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ جیسا تم نے یاد رکھا ایسا اور کسی نے یاد رکھا ہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث میں کئی معجزے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے **ایک** تو خبر دینا آپ کا کہ اس لوٹے سے عجیب کیفیت ظاہر ہوگی اور ویسا ہی ہوا کہ سیکڑوں آدمی اس سے سیراب ہوئے **دوسری** تھوڑے پانی کا بہت ہو جانا **تیسری** آپ کا یہ فرمانا کہ سب سیراب اور آسودہ ہو جاؤ گے اور ویسا ہی ہوا **چوتھی** آپ کا یہ خبر دینا کہ ابوبکر و عمر نے یوں کہا اور اور لوگوں نے یہ کہا اور ویسا ہی کہا تھا **پانچویں** آپ نے خبر دی کہ آج کی رات رات بھر چلو گے اور صبح کو پانی پر پہونچو گے اور ویسا ہی ہوا **انتہی**

عمران بن حصين رضي الله عنه قال كنت مع نبي الله صلى الله عليه وسلم في مسير له
فادلجنا ليلتنا حتى اذا كان في وجه الصبح عرسنا فغلبتنا اعيننا حتى بزغت الشمس قال
فكان اول من استيقظ منا ابو بكر وكنا لا نوقظ نبي الله صلى الله عليه وسلم من
منامه اذا نام حتى يستيقظ ثم استيقظ عمر رضي الله عنه فقام عند نبي الله صلى الله
عليه وسلم فجعل يكبر ويرفع صوته حتى استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم
فلما رفع راسه ورأى الشمس قد بزغت فقال ارتحلوا فسار بنا حتى اذا ابيضت الشمس
نزل فصلى بنا الغداة فاعتزل رجل من القوم لم يصل معنا فلما انصرف قال له رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا فلان ما منعك ان تصلي معنا قال يا نبي الله اصابتني جنابة فامره
رسول الله صلى الله عليه وسلم فتيمم بالصعيد فصلى ثم عجلني في ركب بين يديه
ن اذا — نطلب الماء وقد عطشنا عطشا شديدا فبينا نحن نسير اذ نحن بامرأة سادلة رجليها
بين مزادتين فقلنا لها اين الماء قالت ايهاه ايهاه لا ماء لكم قلنا فكم بين اهلك
وبين الماء قالت مسيرة يوم وليلة قلنا انطلقي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
قالت وما رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نملكها من امرها شيئا حتى انطلقنا
ن عطاشا — بها فاستقبلنا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألها فاخبرته مثل الذي اخبرتنا
واخبرته انها موتمة لها صبيان ايتام فامر براويتها فانيخت فمج في العزلاوين
العلياوين ثم بعث براويتها فشربنا ونحن اربعون رجلا عطاشا حتى روينا وملأنا
كل قربة معنا واداوة وغسلنا صاحبنا غير انا لم نسق بعيرا وهي تكاد
تنضرج من الماء يعني المزادتين ثم قال هاتوا ما كان عندكم فجمعنا لها
من كسر وتمر وصر لها صرة فقال لها اذهبي فاطعمي هذا عيالك واعلمي انا
لم نرزأ من مائك شيئا فلما اتت اهلها قالت لقد لقيت اسحر البشر او انه لنبي كما
ن ذاك — زعم كان من امره ذيت وذيت فهدى الله ذلك الصرم بتلك المرأة فاسلمت
واسلموا ترجمہ عمران بن حصین نے کہا کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کسی سفر میں سو
ایک رات شب کو چلے ہم یہانتک کہ جب آخر رات ہوئی اترے اور ہماری آنکھ لگ گئی یہانتک کہ دہوپ

نکل آئی سو سب سے پہلے ابو بکر جاگے اور ہماری عادت تہی کہ نبی صلے اللہ علیہ کو نیند سے نہین جگاتے
تہے اسلئے کہ شاید وحی نازل ہوتی ہو جب تک کہ آپ خود نہ جاگین پہر حضرت عمر جاگے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس کہڑے ہو کر اللہ اکبر بلند آواز سے کہنے لگے یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے پہر جب آپنے
سر اٹہایا اور سورج کو دیکہا کہ نکل آیا تب فرمایا کہ چلو اور ہمارے ساتہ آپ ہی چلے یہان تک کہ جب دہوپ
صاف ہو گئی نماز پڑہی ہمارے ساتہ صبح کی اور ایک شخص جماعت سے الگ رہا کہ اس نے ہمارے ساتہ
نماز نہین پڑہی جب آپ نماز سے فارغ ہوے اس سے فرمایا کہ تم کیون ہمارے ساتہ نماز کے ادا کرنے سے
باز رہے اس نے عرض کی کہ اے نبی اللہ کے مجہے جنابت ہو گئی ہے سو حکم دیا اس کو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ اس نے تیمم کیا خاک پر اور نماز پڑہی پہر مجہے آگے دوڑایا آپنے چند سوارون کے ساتہ کہ ہم
پانی ڈہونڈہین اور ہم بہت پیاسے ہو گئے تہے پہر ہم چلے جاتے تہے کہ ایک عورت کو دیکہا کہ اپنے دو دو
پیر لٹکائے دو پکہالون پر بیٹہی چلی جاتی ہے یعنے اونٹ پر سو ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہان ہے کہا اسنے
بہت دور ہے بہت دور ہے تم کو پانی نہین ملسکتا ہم نے کہا کہ تیرے گہر والون سے پانی کتنی دور ہے
اس نے کہا ایک رات دن کا رستہ ہے پہر ہمنے کہا چل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور آپنے
اس کا حال پوچہا سو مین نے ان کو خبر دی اسکے حال سے جیسے اس نے خبر دی تہی اور کہا مین نے کہ وہ
یتیمون والی ہے اور اسکو کئی بچے بن باپ کے ہین غرض آپ نے فرمایا کہ اونٹ اس کا بٹہایا جاوے سو
وہ بٹہایا گیا اور آپنے اس پکہالون کے اوپر کے دہانون مین کلی کی اور اونٹ کو پہر کہڑا کر دیا پہر ہم سب نے
پانی پیا اور ہم سب چالیس آدمی تہے بہت پیاسے یہان تک کہ ہم سب آسودہ ہو گئے اور اپنے ساتہ
کی سب مشکین بہر لین اور چہاگلین اور جس رفیق کو جنابت تہی ان کو بہی نہلوایا مگر کسی اونٹ کو پانی
نہین پلایا اور اسکی پکہالین ویسی ہی پانی سے پہٹی پڑتی تہین پہر فرمایا جسکے پاس تم مین کچہہ ہو لاؤ
سو جمع کیا ہم نے بہت سے ٹکڑون اور کہجورون کو اور ایک پوٹلی اس کے آپنے باندہی
اور فرمایا اوس نیک بخت سے کہ یہ لے جا اور اپنے بچون کو کہلا اور جان لے کہ ہم نے
تیرا پانی کچہہ نہین گہٹایا پہر جب وہ اپنے گہر پہونچی کہنے لگی کہ آج مین اس بڑے
جادوگر آدمی سے ملی یا بے شک وہ نبی ہے جیسا دعوے کرتا ہے اور آپ کا
سارا معجزہ بیان کیا کہ یہہ یہہ گذرا سو اللہ تعالے نے اوس گانون بہر کو اوس عورت

کیونکہ جب ہدایت کی اور وہ بہی اسلام لائے اور گاؤن والے بہی اسلام لائے **ف** اس حدیث مین
بڑا معجزہ ہے رسول اللہ علیہ وسلم کا اور نرم دلی اور سخاوت آپ کی اور جواز تیمم کا وقت نہ ملنے پانی
کے اور یہ بہی کہ جنب کو جب پانی ملے غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو **عن** عمران بن الحصین
رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فسرینا لیلۃ حتی
اذا کان من اخر اللیل قبیل الصبح وقعنا تلک الوقعۃ التی لا وقعۃ عند المسافر احلی منہا فما
ایقظنا الا حر الشمس وساق الحدیث بنحو حدیث سلم بن زریر وزاد ونقص وقال فی
الحدیث فلما استیقظ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ورای ما اصاب الناس وکان اجوف
جلیدا فکبر ورفع صوتہ بالتکبیر حتی استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشدۃ
صوتہ فلما استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکوا الیہ الذی اصابہم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ضیر ارتحلوا واقتص الحدیث **ترجمہ** عمران
بن حصین نے کہا کہ ہم ایک رات چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہانتک کہ جب اخیر رات
ہوئی اور صبح قریب ہوئی تو پڑ گئے اور اس پڑنے سے مسافر کو کوئی لینا مزیدار نہین پہر نہ جگایا ہم کو
مگر دہوپ کی گرمی نے اور بیان کی روایت مثل روایت سلم بن زریر کی یعنے جو اوپر گذری اور اسمین
یہ بہی ہے کہ حضرت عمر جاگے اور لوگون کا حال دیکہا اور وہ بڑی آواز والے قوی تہے غرض انہون نے
اللہ اکبر کہنا شروع کیا اور آواز بلند کی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اون کے
بلند آواز سے پہر جب آپ جاگے لوگون نے اپنا حال عرض کیا آپنے فرمایا کچہ حرج نہین چلو اور آخر تک
روایت بیان کی **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من نسی صلوۃ فلیصلہا اذا ذکرہا لا کفارۃ لہا الا ذلک قال قتادۃ واقم
الصلوۃ لذکری **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز کو بہول جاوے تو ادا کرے
جب یاد آوے یہی اس کا کفارہ ہے قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اور قائم کر تو نماز میری یاد کرنیکو
عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر لا کفارۃ لہا الا ذلک
ترجمہ انس نے یہی روایت بیان کی مگر اوس مین کفارہ کا ذکر نہین کیا **عن** انس بن مالک
رضی اللہ عنہ قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی صلوۃ او نام عنہا

فكفارتها ان يصليها اذا ذكرها ترجمہ اسکا اوپر گذرا **عن** انس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رقد احدكم عن الصلوة او غفل عنها فليصلها اذا ذكرها فان الله تعالى يقول اقم الصلوة لذكري **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جب کوئی سو جاوے یا غافل ہو جاوے نماز سے تو چاہیے کہ جب یاد کرے پڑھ لے اس لئے کہ الله تعالے فرماتا ہے قائم کرو نماز کو میری یاد کے لئے

كتاب صلوة المسافرين وقصرها

مسافر کی نماز کا بیان **عن** عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت فرضت الصلوة ركعتين ركعتين في الحضر والسفر فاقرت صلوة السفر وزيد في صلوة الحضر **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی الله عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا فرض ہوئی نماز دو دو رکعت حضر میں بھی اور سفر میں بھی پھر سفر کی نماز ویسی ہی رہی اور حضر کی بڑھا دی گئی **ف** نووی نے کہا کہ امام شافعی اور مالک بن انس اور اکثر علما کا مذہب یہ ہی کہ قصر اور پورا پڑہنا نماز کا سفر میں دونوں جائز ہیں مگر قصر افضل ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ پورا پڑہنا افضل ہے اور مذہب صحیح اور مشہور یہی ہے کہ قصر افضل ہے اور ابو حنیفہ رحمة الله علیہ اور اکثروں کا مذہب یہ ہے کہ قصر واجب ہے اور پورا پڑہنا جائز ہی نہیں اور دلیل ان کی یہی حدیث ہی اور یہ بھی دلیل ہے کہ فعل آنحضرت صلے الله علیہ وسلم کا اور آپکے یاروں کا یہی تہا کہ وہ سفر میں قصر کیا کرتے تہے اور شافعیہ کے نزدیک وہ روائتیں دلیل ہیں جنمیں مذکور ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں جو صحاب ہوتے تہے ان میں کوئی پوری پڑہتا کوئی قصر کرتا کوئی روزہ رکہتا کوئی افطار کرتا اور ایک دوسرے پر طعن نہ کرتا اور یہ روائتیں صحیح مسلم وغیرہ میں وارد ہو چکی ہیں اور حضرت عثمان ہمیشہ پوری نماز پڑہا کرتے اور ایسی ہی حضرت عائشہ رضی الله عنہا جو سب مجتہدوں کی ماں ہیں اور ظاہر معنے الله کے اس قول کی بہی یہی ہیں فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلوة اور جو لوگ پوری نماز کے جواز کے سفر میں قائل ہوئے ہیں انہوں نے حضرت عائشہ کی اس روایت کا جواب یہہ دیا ہی کہ فرض ہوئیں دو رکعتیں یعنے جو ارادہ کرے کہ اقتصار انہی دو رکعت پر کرے اور ہم جواز اتمام کے اگر قائل ہوں تو سب روایتوں میں تطبیق ہو جاتی ہے **عن** عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت فرض الله الصلوة حين فرضها ركعتين ثم اتمها في الحضر فاقرت صلوة السفر على الفريضة

باب جو فرض الصلوة ركعتين ركعتين ... صلوة المسافرين وقصرها

اَلْاُوْلٰی ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا اللہ نے فرض
کی نماز دو رکعت پھر بڑہادی حضر مین اور اتنی ہی رکہی سفر مین جتنے پہلے فرض ہوے تہے عَنْ
عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ الصَّلٰوۃَ اَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَکْعَتَیْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوۃُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ
صَلٰوۃُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّھْرِیُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَۃَ مَا بَالُ عَآئِشَۃَ تُتِمُّ فِی السَّفَرِ قَالَ اِنَّھَا تَاَوَّلَتْ کَمَا
تَاَوَّلَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ترجمہ اس کا وہی جو اوپر گذرا کہا زہری نے کہ مین نے عروہ
سے پوچہا کہ پہر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر مین پوری نماز کیون پڑہتی تہین (یعنے ان کے نزدیک
تو دو ہی رکعت فرض تہی) تب انہون نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہی تاویل کی جو
تاویل کی حضرت عثمان نے یعنی وہ بہی پوری پڑہتے تہے جیسا ہم ابہی اوپر کہہ آئے ہین) عَنْ یَعْلَی بْنِ
اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ
الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ
مِنْہُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ
اللّٰہُ بِھَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَہٗ ترجمہ یعلی بن امیہ نے کہا کہ مین نے حضرت عمر سے پوچہا کہ
اللہ تعالے تو فرماتا ہے کہ کچہ مضائقہ نہین اگر قصر کرو تم نماز مین اگر خوف ہو تم کو کہ ستاوین گے کافر لوگ
اور اب تو لوگ امن مین ہو گئے (یعنے اب قصر کیا ضرور ہے) تو انہون نے کہا کہ مجہ کو بہی یہی تعجب ہوا
جیسے تم کو تعجب ہوا تو پوچہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ نے
تم کو صدقہ دیا تو اس کا صدقہ قبول کرو (یعنے بغیر خوف کے بہی سفر مین قصر کرو) ف یہ ان لوگون کی
دلیل ہے جو قصر کو افضل یا واجب کہتے ہین عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ
ابْنِ اِدْرِیْسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰہُ الصَّلٰوۃَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ
فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ . . . . وَفِی الْخَوْفِ رَکْعَۃً ترجمہ عبداللہ
بن عباس نے کہا کہ اللہ تعالے نے تمہارے نبی کی زبان سے حضر مین چار رکعت مقرر کر دی اور سفر مین دو اور خوف
مین ایک ف نووی نے کہا کہ ایک گروہ نے سلف کے اسی قول پر عمل کیا ہے کہ خوف کے وقت ایک رکعت ادا کی ہے
چنانچہ حسن اور ضحاک اور اسحق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے اور امام شافعی اور مالک اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ صلوۃ خوف صلوۃ
امن کے برابر ہے یعنے حضر مین چار اور سفر مین دو رکعات اور ایک رکعت ان لوگون کے نزدیک کسی حال مین

باب قصر صلوٰۃ المسافر

مانت

نا ابن نمیر

روا نہین اور انہون نے اس قول کا جواب یہہ دیا ہے کہ ایک رکعت سے مراد وہ رکعت ہی جو امام کے ساتہ
ادا ہوتی ہی اور دوسری الگ پڑہ لیجاتی ہی جیسا روایات صحیحہ مین نماز خوف کا انداز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے اور اس تاویل سے تطبیق ہو جاتی ہے ان حدیثون مین اور اس قول مین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ
تَعَالٰی فَرَضَ الصَّلٰوۃَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمُسَافِرِ رَکْعَتَیْنِ وَعَلَی الْمُقِیْمِ اَرْبَعًا وَ
فِی الْخَوْفِ رَکْعَۃً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ مُوْسَی بْنِ سَلَمَۃَ الْھُذَلِیِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ کَیْفَ
اُصَلِّیْ اِذَا کُنْتُ بِمَکَّۃَ اِذَا لَمْ اُصَلِّ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ رَکْعَتَیْنِ سُنَّۃَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ترجمہ موسے بن سلمہ سے مروی ہے کہ مین نے پوچہا ابن عباس سے کہ جب مین مکہ مین ہون (یعنی سفر مین)
اور امام کے ساتہ نماز نہ ہو تو انہون نے فرمایا کہ دو رکعت ادا کرنے سنت ہی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو القاسم
کنیت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عَنْ قَتَادَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ قَالَ فَصَلّٰی لَنَا الظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ
وَاَقْبَلْنَا مَعَہٗ حَتّٰی جَاءَ رَحْلَہٗ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَہٗ فَحَانَتْ مِنْہُ الْتِفَاتَۃٌ نَحْوَ حَیْثُ صَلّٰی فَرَاٰی
نَاسًا قِیَامًا فَقَالَ مَا یَصْنَعُ ھٰؤُلَاءِ قُلْتُ یُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ یَا ابْنَ اَخِیْ
اِنِّیْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ
صَحِبْتُ اَبَا بَکْرٍ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی
قَبَضَہُ اللّٰہُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَقَدْ کَانَ لَکُمْ
فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ترجمہ حفص نے کہا کہ مین عبد اللہ بن عمر کے ساتہ تہا مکہ کی راہ مین تو
انہون نے ہمکو ظہر کی دو رکعت پڑہائی پہر آئے اور ہم بہی ان کے ساتہ آئے یہان تک کہ اپنی اترنیکی جگہہ
پہونچی اور بیٹہہ گئے اور ہم بہی ان کے ساتہ بیٹہہ گئے تو انکی نگاہ اسطرف پڑی جہان نماز پڑہی تہی تو کچہہ لوگونکو
کہڑے دیکہا پوچہا یہ کیا کرتے ہین مین نے کہا سنتین پڑہتے ہین انہون نے کہا مجہے سنت پڑہنا ہوتی تو مین نماز ہی
پوری پڑہتا (یعنی فرض پوری کرتا) پہر کہا ای میرے بہتیجے مین صحبت مین رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین
تو انہون نے دو رکعت سے زیادہ نہ پڑہین یہانتک کہ اللہ تعالے نے انہے وفات دی اور ابو بکر کے ساتہ رہا تو دو رکعت
سے زیادہ نہ پڑہی انہون نے یہان تک کہ اللہ نے ان کو بہی وفات دی اور حضرت عمر کے ساتہ
رہا تو انہون نے بہی دو رکعت سے زیادہ نہ پڑہی یہان تک کہ اللہ نے ان کو بہی وفات دی

اور ساتھ رہا مین حضرت عثمان کے تو انہون نے دو سے زیادہ نہ پڑہی یہان تک کہ اللہ نے انکو بہی وفات دی اور اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چال اچھی ہے **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ سنتون کا پڑہنا سفر مین سنت نہین ہے بلکہ علمانے اسے مکروہ کہا ہے چنانچہ ابن عمرؓ کا مذہب یہی ہے اور اور علماء کا اور امام شافعی اور جمہور علمانے کہا ہے کہ سفر مین سنت کا حکم نفل کا ہو جاتا ہے اور عبد اللہ بن عمر نے یہ جو کہا کہ حضرت عثمان نے آخر عمر تک دو رکعتون سے زیادہ نہین پڑہین حالانکہ دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ وہ پوری نماز پڑہتے تہے سفر مین سو تفصیل اس کی یہ ہے کہ ایک روایت مین آیا ہے کہ چہہ برس کے بعد اپنی خلافت کے وہ پورا پڑہنے لگے نماز کو اور ایک روایت مین آٹہہ برس مروی ہوئے ہین اور یہ پورا پڑہنا انکا منیٰ مین تہا باقی غیر منیٰ مین وہ بہی دو ہی پڑہتے ہے پس عبد اللہ بن عمر نے شاید یہ مراد لی کہ غیر منے مین دو ہی پڑہتے تہے **عن** حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَعُوْدُنِيْ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ **ترجمہ** حفص نے کہا مین ایک بار بیمار ہوا اور ابن عمر میری بیمار پرسی کو آئے تو مین نے اُن سے سنتون کا پڑہنا سفر مین پوچہا انہون نے کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا سفر مین اور کبہی انکو سنت پڑہتے نہ دیکہا اور اگر مجہے سنت پڑہنا ہوتا تو مین فرض ہی پورے کرتا اور اللہ تعالے فرماتا ہے تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال اچہی ہے **عن** انَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین ظہر چار رکعت پڑہی اور ذو الحلیفہ مین عصر دو رکعت **ف** ذو الحلیفہ مدینہ سے چہہ میل ہے اور بعضون نے سات میل کہا ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے کہ سفر خواہ چہوٹا ہو خواہ بڑا ہو قصر روا ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جب تک دو منزل کا سفر نہ ہو قصر روا نہین اور ابو حنیفہ کا اور ایک گروہ کا مذہب یہ ہے کہ تین منزل کا سفر ضرور ہے اور انہون نے آثار صحابہ پر اعتماد کیا ہے اور جمہور وغیرہ نے اس حدیث کا جواب اہل ظاہر کو یون دیا ہے کہ ذو الحلیفہ

انَسِ بْنِ مَالِک

ما يقصر فيه الصلوٰة من السفر

مین جب آپ تشریف لاے توجہ کا ارادہ تہا غرض وہ منتہاے سفر نہ تہا بلکہ ارادہ آپ کا مکہ کا تہا
اور شروع ہوتا ہے قصر جب کہ مسافر اپنے شہر کے مکانون سے باہر ہو جاوے اور آبادی کی حد سے
نکل جاوے یا اہل خیمہ اپنے خیمون سے باہر ہو جاوین مگر ایک ضعیف روایت مین امام مالک سے مروی
ہے کہ جب تک تین میل نہ جاوے قصر روا نہین ہے اور عطا سے اور ایک جماعت اصحاب ابن
مسعود سے مروی ہے کہ جب ارادہ سفر کا ہو شہر سے نکلنے کے پیشتر ہی قصر روا ہے اور مجاہد کا مذہب
یہی ہے کہ جس دن نکلے اُس دن کی رات جب تک آوے تب تک قصر روا نہین ہے مگر یہ سب روائتین
اتفاق سلف و خلف کے خلاف ہین صحیح یہی ہے کہ بعد خروج قصر روا ہے اور کوئی حد سفر کی بروایت
صحیح شارع سے مروی نہین ہے اور ظاہر یہ کے مذہب کے موید یہ روایات معلوم ہوتی ہین۔
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ
بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** مضمون اس کا بہی
وہی ہے جو اوپر کی روایت مین گذرا **عَنْ** يَحْيَى بْنِ يَزِيْدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ
مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ اَمْيَالٍ اَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شُعْبَةُ الشَّاكُّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** یحیے بن
یزید نے کہا مین نے انس سے پوچہا نماز کے قصر کا حال تو انہون نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نکلتے تین میل یا تین فرسخ شعبہ کو اس مین شک ہے تو دو رکعت پڑہتے **ف** میل چار ہزار قدم
ہین اونٹ کے اور صاحب برہان نے لکہا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چہ مٹہی کا اور صاحب
سراج نے لکہا ہے کہ میل چار ہزار گز ہے اور ہر گز چوبیس انگل کا اور فرسخ تین میل کو کہتے ہین
اور مراد انس کی یہ ہے کہ جب تین میل بستی سے دور ہو جاتے تب قصر کرتے مگر یہ روایات قرآن کے خلاف ہین
اس لئے کہ منطوق قرآن یہ ہے کہ جو مسافر ہو قصر کرے اور جب آدمی بستی سے باہر ہوا مسافر کہلایا خواہ
ایک میل بہی نہ گیا ہو پس اُس کو قصر روا ہو گیا ہے **عَنْ** جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيْلَ
بْنِ السِّمْطِ اِلٰى قَرْيَةٍ عَلٰى رَاْسِ سَبْعَةَ عَشَرَ اَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيْلًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ
لَهٗ فَقَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ
فَقَالَ اِنَّمَا اَفْعَلُ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

تحقیق مقدار میل و فرسخون

ترجمہ جبیر نے کہا میں شرجیل بن سمط کے ساتھ ایک گاؤں کو گیا کہ وہ سترہ یا اٹھارہ میل تھا تو انہوں نے
دو رکعت پڑھیں اور کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ انہوں نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھی اور میں نے انکو
ٹوکا تو انہوں نے کہا میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسا دیکھا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے
عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ وَلَمْ يُسَمِّ شُرَحْبِيلَ وَقَالَ اِنَّهٗ اَتٰى اَرْضًا يُقَالُ
لَهَا دُوْمِيْنُ مِنْ حِمْصَ عَلٰى رَأْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيْلًا ترجمہ شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی اور کہا کہ
روایت ہے ابن سمط سے اور نام نہیں لیا شرجیل کا اور کہا کہ وہ گئے ایک زمین میں اور اسے دومین کہتے
ہیں اور وہ حمص سے اٹھارہ میل ہے (مراد یہ ہے کہ وہاں قصر کیا) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ قُلْتُ
كَمْ اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا ترجمہ انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مدینہ سے مکہ کو اور آپ
دو دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوٹے میں نے کہا مکہ میں کب تک رہے کہا دس روز ف اس حدیث
میں حجۃ الوداع کا ذکر ہے اور آپ چوتھی تاریخ داخل مکہ ہوئے اور پانچویں چھٹی ساتویں کو وہاں رہے
اور آٹھویں کو منی کو روانہ ہوئے اور نویں کو عرفات پہونچے اور دسویں کو پھر منی میں لوٹ کر آئے
اور گیارہویں بارہویں کو وہاں رہے اور تیرہویں کو مکہ کو گئے اور چودہویں کو مدینہ روانہ ہوئے غرض مکہ
اور اسکے گرداگرد میں سب دس روز قیام ہوا اور خاص مکہ میں تین روز اس سے ثابت ہوا کہ جب چار دن سے
کم مسافر کہیں قیام کرے تو قصر ہی پڑھتا رہے اس لئے کہ جب نکلنے اور داخل ہونیکا دن نکلو تو مدت اقامت مکہ
تین ہی دن ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور کا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلعم
بِمِثْلِ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ
اِلَى الْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ ترجمہ انس بن مالک نے کہا نکلے ہم مدینہ سے طرف حج کی پھر بیان کیا جیسے اوپر گذرا
عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اسمیں حج کا ذکر
نہیں عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةَ
الْمُسَافِرِ بِمِنًى وَغَيْرِهٖ رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ
اَتَمَّهَا اَرْبَعًا ترجمہ سالم بن عبداللہ اپنے باپ عبداللہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے نماز مسافر کی پڑھی
منی وغیرہ میں دو رکعت اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے سب نے دو رکعتیں ادا کیں اور عثمان نے اپنی ابتدا خلافت میں

دو ہی رکعتین پڑہین پھر پوری پڑہنے لگے چار رکعت عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بِمِنًى وَلَمْ
يَقُلْ وَغَيْرِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اسمین منے کے خبر کا ذکر نہین عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَعُمَرُ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ
عُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ صَلّٰى بَعْدُ اَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا
صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَاِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهٗ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ نافع نے عبداللہ بن عمر سے روایت
کی انہون نے کہا نماز پڑہی رسول اللہ علیہ وسلم نے منےٰ مین دو رکعتین اور ابو بکر نے اپکے بعد اور عثمان نے اپنی
ابتدائی خلافت مین پہر عثمان چار رکعت پڑہنے لگے تو ابن عمر جب امام کے ساتہ پڑہتے تو چار پڑہتے اور جب اکیلے پڑہتے
تو دو رکعت پڑہتے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى صَلٰوةَ الْمُسَافِرِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ثَمَانِيَ سِنِيْنَ
اَوْ قَالَ سِتَّ سِنِيْنَ قَالَ حَفْصٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّيْ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَاْتِيْ فِرَاشَهٗ
فَقُلْتُ اَيْ عَمِّ لَوْ صَلَّيْتَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَوْ فَعَلْتُ لَاَتْمَمْتُ الصَّلٰوةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے
کہا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے منی مین نماز مسافر کی پڑہی اور ابو بکر اور عمر اور عثمان نے بہی آٹہ برس تک یا کہا کہ چہہ برس تک
حفص نے کہا کہ ابن عمر منے مین دو رکعتین پڑہتے اور اپنی بچھونے پر آجاتے تو مین نے کہا ای میرے چچا کاش کہ آپ بعد
فرض کے دو رکعت اور پڑہتے یعنے سنت کی انہون نے فرمایا اگر مجہو ایسا کرنا ہوتا تو مین اپنی فرض پوری کرتا عَنْ
شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُوْلَا فِي الْحَدِيْثِ بِمِنًى وَلٰكِنْ قَالَ صَلّٰى فِي السَّفَرِ ترجمہ شعبہ نے اسی اسناد سے روایت
کی انہون نے منے کا لفظ نہین کہا و لیکن کہا کہ نماز پڑہی سفر مین عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقِيْلَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاسْتَرْجَعَ
ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّيْ
مِنْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ ترجمہ عبدالرحمن نے کہا نماز پڑہی ہمارے ساتہ عثمان نے منی مین چار رکعت
اور کسی نے اس کا ذکر عبداللہ بن مسعود سے کیا تو انہون نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون پہر کہا مین نے رسول اللہ علیہ
کے ساتہ منی مین دو رکعت پڑہی اور ابو بکر کے ساتہ دو رکعت منی مین اور پڑہی مین نے عمر بن خطاب کے ساتہ منی مین دو رکعت
تو مین آرزو کرتا ہون کہ چار سے دو ہی رکعتین مقبول پڑہی ہوتین تو بہتر تہا ف نووی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود کو مخالفت

عثمان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بری معلوم ہوئی باوجودیکہ عبد اللہ بن مسعود کے نزدیک پوری پڑہنا روا ہے مخالفت آنحضرت کی اور ابو بکر و عمر کی انکو پسند نہین آئی مترجم اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام خلفاء راشدین کے فعل کو سنت نہین سمجہتے تہے ورنہ خلفاء کے فعل پر معترض نہوتے حالانکہ بکثرت صحابہ سے ایسے امور مذکور ہین اور یہی امر صحیح ہے اسلئے کہ مسنون ہونا افعال کا یہ خاصہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ جو حدیث مین مذکور ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین یہان سنت خلفاء سے وہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے کہ جسطرح خلفاء اُسکے پابند رہے ہین اور رہینگے اسی طرح تم بہی پابند رہو نہ یہ کہ اُن کا فعل بہی سنت ہوجاوے ورنہ صحابہ کا انکار ایسے امور پر جو خلفاء راشدین سے ہوئے ہین کچہ معنی نرکہتا تہا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهٗ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ حارثہ بن وہب نے کہا پڑہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ منے مین دو رکعتین حالانکہ لوگ اطمینان سے تہے اور کثرت سے (یعنے کچہ خوف نہ تہا عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَالنَّاسُ اَكْثَرُ مَا كَانُوْا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ مُسْلِمٌ حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ هُوَ اَخُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاُمِّهٖ ترجمہ حارثہ بن وہب خزاعی نے کہا پڑہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے منی مین دو رکعت اور لوگ آپکے ساتہ بہت تہے پہر آپنے حجۃ الوداع مین دوہی رکعتین پڑہی مسلم نے کہا کہ حارثہ بن وہب خزاعی بہائی ہین عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے اور عبید اللہ اور حارثہ کی ماں ایک ہین

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الرِّحَالِ فِي الْمَطَرِ مینہ مین گہرون مین نماز پڑہنے کا بیان

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ترجمہ نافع نے کہا کہ ابن عمر نے اذان دی نماز کی ایک رات مین کہ سردی اور آندہی کی رات تہی تو کہا کہ نماز پڑہ لو اپنے اپنے گہرون مین پہر کہا کہ تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم دیا کرتے تہے موذن کو کہ جب رات سردی کی اور مینہ کی ہو تو بعد اذان کے کہہ دیا کرو

پکار کر اپنے گہرون مین نماز پڑہو ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ عذر کے سبب سے ترک جماعت روا ہی اور جب عذر نہ
ہو تو ترک اس کا جائز نہین عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ نَادٰى بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ وَّمَطَرٍ فَقَالَ فِيْ
اٰخِرِ نِدَائِهٖ اَلَا صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ اَوْ ذَاتُ مَطَرٍ فِي السَّفَرِ اَنْ يَّقُوْلَ اَلَا صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ ترجمہ
عبد اللہ نے اذان دی نماز کی ایسی رات مین کہ اس مین سردی اور ٹھنڈی ہوا تہی اور مینہ تہا پہر اذان کے آخر مین کہدیا کہ اپنے
گہرون مین نماز پڑہ لو اپنے گہرون مین نماز پڑہ لو پہر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ موذن کو حکم دیتے تہے جب سردی
کی اور مینہ کی رات ہوتی سفر مین پکار دیوے لوگو اپنے خیمون مین نماز پڑہ لو عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ نَادٰى بِالصَّلٰوةِ
بِضَجْنَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهٖ وَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَلَمْ يُعِدْ ثَانِيَةً اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ ترجمہ
ابن عمر نے اذان دی نماز کی ضجنان مین پہر بیان کیا جیسے اوپر گذرا مگر اس مین الا صلوا فی رحالکم صرف ایک ہی دفعہ ہے دوسرا جملہ
نہین عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَمُطِرْنَا فَقَالَ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ
مِنْكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ ترجمہ جابر نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے سفر مین اور مینہ برسا تو آپ نے فرمایا جس کا
جی چاہے اپنے بستر پر نماز پڑہ لے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ لِمُؤَذِّنِهٖ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ اِذَا قُلْتَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلْ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ قَالَ فَكَاَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوْا
ذٰلِكَ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ ذَا قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ اِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وَّاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ
اُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْا فِي الطِّيْنِ وَالدَّحْضِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے اپنے موذن سے کہا جس دن مینہ
تہا کہ جب تم شہادتین کہہ چکو تو حی علی الصلوٰۃ نکہو بلکہ یہ کہو نماز پڑہ لو اپنے گہرون مین تو لوگون کو یہہ
نئی بات معلوم ہوئی انہون نے کہا کہ تم کو اس سے تعجب ہوا یہہ تو اس نے کیا ہے جو مجہہ سے بہتر تہے (یعنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) جمعہ اگرچہ واجب ہے مگر مجہ برا معلوم ہوا کہ مین تمہی تکلیف دون اور
تم کیچڑ اور پہسلن مین چلو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا فِيْ يَوْمٍ ذِيْ رَدْغٍ وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ
وَقَالَ قَدْ فَعَلَهٗ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن حارث نے
کہا کہ خطبہ پڑہا ہم پر عبد اللہ بن عباس نے کیچڑ پانی کے دن اور حدیث بیان کی مثل حدیث ابن
علیہ کی (یعنے جو اوپر مذکور ہوئی) اور جمعہ کا ذکر نہین کیا اور یہ کہا کہ یہ کام تو کیا ہے انہون نے

جو مجھ سے بہتر تھے یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ ابْنِ
عَبَّاسٍ یَوْمَ جُمُعَۃٍ فِیْ یَوْمٍ مَطِیْرٍ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّۃَ قَالَ وَکَرِہَ
اَنْ تَمْشُوْا فِی الدَّحْضِ وَالزَّلَلِ ترجمہ عبد اللہ بن حارث نے کہا اذان دی موذن نے ابن عباس کے
جمعہ کے دن جب دن مینہ تہا پھر ذکر کی حدیث مانند ابن علیہ کی اور کہا ابن عباس نے کہ مجھے پسند نہ آیا کہ
تم کیچڑ اور پھسلن میں چلو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَمَرَ مُؤَذِّنَہٗ
فِیْ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ فِیْ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فِیْ یَوْمٍ مَطِیْرٍ بِنَحْوِ حَدِیْثِہِمْ وَذَکَرَ فِیْ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ فَعَلَہٗ
مَنْ ہُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن حارث نے کہا کہ ابن
عباس نے اپنے موذن کو حکم دیا جیسا حدیث معمر میں آیا ہے جمعہ کے دن مینہ کے روز مانند حدیث
اور راویوں کی اور ذکر کیا معمر کی روایت میں کہ ابن عباس نے کہا کیا ہے یہ انہوں نے جو مجھ سے بہتر تھے
یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلم نے کہا اور بیان کی یہ حدیث ہم سے عبد بن حمید نے ان سے احمد بن اسحق نے ان
سے وہیب نے اون سے ایوب نے اون سے عبد اللہ بن حارث نے کہا وہیب نے کہ میں نے یہ حدیث نہیں سنی کہا
حکم کیا ابن عباس نے اپنے موذن کو جمعہ کے دن مینہ کے روز مانند حدیث اور راویوں کے (یعنی جنکی
روایتیں اوپر گذریں) **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ بسبب مینہ کے عذر کے معاف ہو جاتا ہے
اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور فقہا کا **باب** جَوَازِ صَلٰوۃِ النَّافِلَۃِ عَلَی الدَّابَّۃِ فِی السَّفَرِ
حَیْثُ تَوَجَّہَتْ سفر میں سواری پر نفل پڑھنے کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ سُبْحَتَہٗ حَیْثُمَا تَوَجَّہَتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ ترجمہ عبد اللہ بن
عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتے تھے اونٹنی پر وہ جدہر منہ کرے۔ **ف**
اس روایت سے اور روایات باب سے ثابت ہوا کہ نوافل سواری پر خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا
ٹٹو گدہا سب پر روا ہے سفر میں اور اس پر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور صحیح یہی ہے کہ خواہ سفر
طویل ہو یا تھوڑا سب جگہ نفل سواری پر روا ہے یہی مذہب ہے جمہور کا اور شافعیہ کا اور ایک قول
غریب امام شافعی کا یہی ہے کہ جس سفر میں قصر روا ہے وہاں یہ بھی روا ہے ورنہ نہیں اور ابوسعید
اصطخری کا کہنا ہے کہ شہر میں بھی سواری پر نفل روا ہے اور یہی انس بن مالک سے اور ابو یوسف
شاگرد ابو حنیفہ سے مروی ہے غرض ان سب اقوال کا مآل یہ ہے کہ فرض سواری پر روا نہیں ہیں جبتک

کر سواری سے نہ اوترے اور قبلہ کیطرف نہ ادا کرے یہ ایک اجماعی بات ہی مگر شدت خوف کیوقت اگر
قبلہ کیطرف موہنہ کرنا اور قیام اور رکوع و سجود ایسی سواری پر ہو کہ جس پر یہ کہڑا ہو سکے تو فریضہ بہی روا
ہے مثلاً ایسی سواری ہو کہ اوس میں مسجود جا ہو اور یہ صحیح مذہب ہی شافعیہ کا پھر اگر وہ سواری روان ہو تو
صحیح روایت شافعی کی یہ ہے کہ فرض اوس پر روا نہین اور ایک قول یہ بہی ہے کہ روا ہی جیسے کشتی میں
نماز روا ہے بالاتفاق کہ اوس پر ایکا کیا ہے تمام فقہا نے اور نووی نے کہا ہے کہ اگر ایسے سوارون کے
ساتھہ ہے کہ اُترے تو ان کے ساتھہ سے چہوٹ جاوے اور اسکو ضرر پہونچے تو ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ
فرض سواری پر پڑہ لے بحسب امکان یعنے جسطرح ممکن ہو اور اعادہ اُسکا لازم ہے اس لئے کہ یہ عذر نادر ہے
مترجم کہتا ہے کہ ریل بہی ظاہر مین کشتی کی مانند ہے اور چونکہ اب ہمارے زمانہ مین بہت رائج ہو گئی ہے
اور اوتر کر نماز ادا کرنے مین بہت بڑی بڑی ضرر واقع ہوتے ہین پس اگر اوسپر فرض ادا کرین تو یقین
ہے کہ روا ہو اور استقبال قبلہ بہی اگر ممکن ہو تو نماز کے ابتدا کیوقت اُدہر موہنہ کر لین اور چونکہ اب
یہ عذر نادر نہین رہا بلکہ اکثر مسافرون کو اُس کی ضرورت ہوتی ہے لہذا اوس کا اعادہ بہی ضرور نہین
اس لئے کہ ہمارے دین مین حرج نہین اور جہان پانی میسر نہ ہو وہان تیمم سے ادا کرین اور ہرگز قضا نہ کرین
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلٰی رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ
بِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اپنی سواری پر
جدہر وہ منہ کرے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ اِلَی الْمَدِيْنَةِ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهٗ
قَالَ وَفِيْهِ نَزَلَتْ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے اور آپ مکہ سے مدینہ کو آتے تہے جدہر اُس کا موہنہ ہوتا ابن عمر نے کہا کہ اسی مقدمہ
مین اتری ہے یہ آیت کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جدہر تم منہ کرو اودہر موہنہ ہی اللہ کا ف یعنے اس آیت
سے بہی ایسی نماز کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس آیت سے بعضے جاہلان جہمیہ استدلال کرتے ہین
اس امر پر کہ ہر جگہہ اللہ تعالے ذات سے موجود ہے حالانکہ یہ ان کی سفاہت ہی اس لئے کہ پوری آیت یون
ہے وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب جدہر تم منہ
کرو اودہر اس کا موہنہ ہے پس اس آیت مین مشرق اور مغرب دو جہتین جو مذکور ہوئین وہ آسمان

ہی پرہین نہ زمین پر اس سے یہ سمجہنا کہ اللہ زمین پر ذات سے موجود ہے ایسی ہی بات ہے جیسے زمین کو آسمان
یا آسمان کو زمین جاننا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی
عَلٰی حِمَارٍ وَّھُوَ مُوَجِّہٌ اِلٰی خَیْبَرَ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو آپ نماز پڑہتے تہے گدہے پر اور موہنہ آپکا خیبر کی طرف تہا عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّہٗ قَالَ
کُنْتُ اَسِیْرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ قَالَ سَعِیْدٌ فَلَمَّا خَشِیْتُ الصُّبْحَ
نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ اَدْرَکْتُہٗ فَقَالَ لِیْ ابْنُ عُمَرَ اَیْنَ کُنْتَ فَقُلْتُ لَہٗ خَشِیْتُ الْفَجْرَ
فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اَلَیْسَ لَکَ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُسْوَۃٌ
فَقُلْتُ بَلٰی وَاللّٰہِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ عَلَی الْبَعِیْرِ ترجمہ
سعید بن یسار کے بیٹے نے کہا کہ مین عبداللہ بن عمر کے ساتہہ مکہ کے راہ مین جاتا تہا پہر جب صبح ہوجانے
کا خیال ہوا تو مین نے اوترکر وتر پڑہے مجہ سے عبداللہ نے کہا کہ تمہارے لیئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے چال کیا اچہی نہین مین نے کہا کیون نہین قسم اللہ کی تب انہون نے کہا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑہا کرتے تہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جیسے اور نوافل کا حکم ہے
ویسے ہی وتر کا بہی حکم ہے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُمَا تَوَجَّھَتْ بِہٖ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ دِیْنَارٍ
کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے
اپنی سواری پر جدہر اس کا موہنہ ہو عبداللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمر بہی ایسا ہی کرتے تہے عَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ
ترجمہ عبداللہ عمر کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہا کرتے تہے اپنی سواری پر عَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یُسَبِّحُ عَلَی الرَّاحِلَۃِ قِبَلَ اَیِّ وَجْہٍ تَوَجَّہَ وَیُوْتِرُ عَلَیْھَا غَیْرَ
اَنَّہٗ .... لَا یُصَلِّیْ عَلَیْھَا الْمَکْتُوْبَۃَ ترجمہ
عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑہا کرتے تہے سواری پر جدہر وہ موہنہ کرتے
اور اسی پر وتر پڑہتے مگر فرض اوس پر نہ پڑہتے تہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَاہُ

[illegible]

اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِى السَّفَرِ عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ ترجمہ عبداللہ کو ان کے باپ نے خبر دی کہ انہون نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو نفل پڑہتے تہے اپنی سواری پر جدہر اسکا مونہہ ہو عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ تَلَقَّيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّى عَلٰى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ ذَالِكَ الْجَانِبَ وَاَوْمٰى هَمَّامٌ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ لَهُ رَاَيْتُكَ تُصَلِّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ لَوْلَا اَنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ لَمْ اَفْعَلْهُ ترجمہ انس سیرین کے بیٹے نے کہا ہم ملے انس بن مالک کے بیٹے سے جب وہ شام سے آئے تو ملاقات کی ہمنے عین التمر مین (کہ ایک مقام کا نام ہے) اور دیکہا ان کو کہ نماز پڑہتے تہے اپنے گدہے پر اور مونہہ اس کا اس طرف تہا اور اشارہ کیا ہمام نے قبلہ کی بائین طرف تب مین نے ان سے کہا کہ تم قبلہ کے سوا اور طرف نماز پڑہتے ہو انہون نے کہا کہ مین اگر رسول اللہ صلے اللہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکہتا تو کبہی ایسا نہ کرتا

بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِى السَّفَرِ باب سفر مین نمازون کے جمع کرنے کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑہتے **ف** نووی نے کہا کہ امام شافعی اور اکثر کا قول ہے کہ سفر مین ظہر اور عصر کا جمع کرنا روا ہے چاہے ظہر کیوقت مین جمع کرے چاہے عصر کیوقت مین اور اسی طرح مغرب اور عشا کا جمع کرنا روا ہے اور چہوٹے سفر مین شافعی کے دو قول ہین اور جو ابہی اپنے فرودگاہ مین ہے اسکو افضل ہے کہ جمع تقدیم کرے یعنے ظہر اور عصر کو ظہر کے وقت ادا کرکے چلنے لگے اور جو راہ مین ہو اور ایک وقت آجاوے تو دوسرے وقت تک چلا جاوے اور دوسرے وقت مین دونون نمازون کو جمع کرے مثلاً مغرب کو عشا کے ساتھ پڑہے اور یہ جمع تاخیر ہے اور بارش مین جمع تقدیم روا ہے برخلاف جمع تاخیر کے اور یہی مذہب ہے جمہور کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا مین اور امام مالک کے نزدیک بارش کے سبب سے مغرب اور عشا مین جمع روا ہے اور مریض کے لئے امام احمد کے نزدیک اور ایک جماعت شافعیہ کے آگے جمع کرنا درست ہے اور یہی مذہب قوی ہے اور حنفیہ کے نزدیک عرفات کے سوا کہین جمع درست نہین اور مذہب انکا خلاف احادیث صحیحہ ہے اور صحیحین

فَلَقِيْنَا

اور ابوداؤد وغیرہ کی روایتین او نیز حجت ہین اور جو بات خلاف حدیث ہو وہ قابل عمل اور لائق التفات نہین **عن** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ **ترجمہ** نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑہتے بعد غروب شفق کے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑہتے **عن** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ **ترجمہ** سالم نے اپنی باپ سے روایت کی کہ انہون نے دیکھا کہ رسول اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشا ملا کر پڑہتے **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ **ترجمہ** سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب آپکو جلدی چلنا ہوتا سفر مین تو مغرب مین دیر کرکے عشا کے ساتھ پڑہتے **ف** یہ جمع تاخیر ہوئی **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی کہ جب کوچ کرتے آفتاب ڈہلنے سے پہلے تو ظہر مین دیر کرتے عصر کے وقت تک پہر اوترکر دونوکو ملا کر پڑہتے اور اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈہل جاتا تو ظہر پڑہ کر سوار ہوتے **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا **ترجمہ** انس نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی کہ جب ارادہ کرتے نمازون کے اکٹہا کرنے کا سفر مین ظہر مین دیر کرتے کہ اول وقت عصر کا آجاتا پہر دونو ملا لیتے **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ [السَّیرُ] [السیر]
يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰى اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ

بينهما وبين العشاء حين يغيب الشفق ترجمه انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر
مین جلدی ہوتی ظہر مین دیر کرتے کہ عصر کا اول وقت آجاتا پھر دونون کو جمع کرتے اور مغرب مین دیر کرتے
کر جمع کرتے اُسکو عشا کے ساتھ جب شفق ڈوب جاتی ف شفق وہ سرخی ہے جو آفتاب ڈوبنے کے بعد
آسمان پر ظاہر ہوتی ہے اسکو ڈوب جانے کیوقت عشا کا وقت آجاتا ہے اور مغرب کا وقت تمام ہوجاتا ہے
عن ابن عباس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر جميعا
والمغرب والعشاء جميعا في غير خوف ولا سفر ترجمه ابن عباس نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر پڑہی اور مغرب اور عشا ملا کر پڑہی بغیر خوف اور بغیر سفر کے ف
اس کا بیان مفصل آخر مین باب کے آویگا انشاء اللہ تعالے عن ابن عباس رضي الله عنهما قال
صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر والعصر جميعا بالمدينة في غير خوف ولا
سفر قال ابو الزبير فسألت سعيدا لم فعل ذلك فقال سألت ابن عباس رضي الله عنهما
كما سألتني فقال اراد ان لا يحرج احدا من امته ترجمه عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ نماز پڑہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی ملا کر مدینہ مین بغیر خوف اور سفر کے ابو الزبیر نے کہا کہ
مین نے سعید سے پوچھا کہ آپ نے کیون ایسا کیا انہون نے کہا مین نے عبد اللہ بن عباس سے یہی پوچھا جیسا
تم نے مجھ سے پوچھا تو انہون نے کہا کہ حضرت نے چاہا کہ آپ کی امت مین سے کسی کو تکلیف ہو عن سعيد
بن جبير قال حدثنا ابن عباس رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم جمع بين الصلوة في سفرة سافرها في غزوة تبوك فجمع بين الظهر والعصر والمغرب
والعشاء قال سعيد فقلت لابن عباس ما حمله على ذلك قال اراد ان لا يحرج امته
ترجمه سعید جبیر کے فرزند نے کہا کہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا نمازون
کو ایک سفر مین جس مین آپ غزوہ تبوک کو گئے تھے غرض ملا کر پڑہی ظہر اور عصر اور مغرب اور
عشا سعید نے کہا کہ مین نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیون کیا انہون نے کہا تا کہ آپ کی امت
کو تکلیف ہو عن معاذ رضي الله عنه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
في غزوة تبوك فكان يصلي الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء
جميعا ترجمه معاذ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کو گئے تو آپ

ظہر اور عصر ملاتے اور مغرب اور عشا ملاتے عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
قَالَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ ترجمہ معاذ نے کہا کہ جمع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک مین ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو مین نے کہا (یہ قول ہے عامر
بن واثلہ کا) کیون کیا آپنے ایسا معاذ نے کہا ارادہ کیا آپنے کہ آپ کی امت کو تکلیف ہو عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
زونی بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ وَّفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَالَ كَيْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا مَا اَرَادَ اِلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ جمع کیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو مدینہ مین بغیر خوف اور مینہ کے وکیع کی روایت
مین ہے کہ مین نے ابن عباس سے کہا آپنے یہ کیون کیا انہون نے کہا تاکہ آپکی امت کو حرج نہ ہو اور ابی
معاویہ کی روایت مین ہے کہ ابن عباس سے کسی نے کہا کہ کس ارادے سے آپنے یہ کیا انہون نے کہا چاہا
کہ تکلیف نہو آپ کی امت پر عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا
جَمِيْعًا وَّسَبْعًا جَمِيْعًا قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا الشَّعْثَاءِ اَظُنُّهُ اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ
ذلک وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَاَنَا اَظُنُّ ذٰلِكَ ترجمہ ابن عباس نے کہا نماز پڑہی مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہ آٹہ رکعتین اکٹہا کر کے (یعنے ظہر اور عصر ملا کر) اور سات رکعتین اکٹہا (یعنی مغرب اور
عشا ملا کر) مین نے کہا ای ابو الشعثا مین گمان کرتا ہون کہ آپنے ظہر مین تاخیر کی اور عصر اول وقت پڑہی اور
مغرب مین تاخیر کی اور عشا اول وقت پڑہے انہون نے کہا مین بہی یہی گمان کرتا ہون عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ
وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی مدینہ مین سات رکعت
ملا کر اور آٹہ رکعت ملا کر ظہر اور عصر ملا کر اور مغرب اور عشا ملا کر عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ خَطَبَنَا
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُوْمُ
وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ لَا يَفْتُرُ وَلَا

بیننی الصلوۃ الصلوۃ فقال ابن عباس اتعلمنی بالسنۃ لا ام لک ثم قال رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء قال عبد اللہ
ابن شقیق فحاک فی صدری من ذلک شیء فاتیت ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ فسألتہ
فصدق مقالتہ ترجمہ عبد اللہ شقیق کے بیٹے نے کہا وعظ کہا ہم مین ایک دن ابن عباس نے عصر کے
بعد جب آفتاب ڈوب گیا اور تارے نکل آئے اور لوگ کہنے لگے نماز نماز پھر ایک شخص آیا قبیلہ بنی تمیم کا کہ وہ
نہ دم لیتا تہا نہ باز رہتا تہا برابر کہی جاتا تہا نماز نماز تب ابن عباس نے کہا تو مجہے سنت سکہاتا ہے
تیری ماں مرے پہر کہا کہ دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جمع کیا آپنے ظہر اور عصر کو اور مغرب
اور عشا کو عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ میرے دل مین خلش رہی تو مین ابو ہریرہ کے پاس گیا اور ان سے
پوچہا اونہون نے کہا کہ قول ابن عباس کا سچا ہے عن عبد اللہ بن شقیق العقیلی قال
قال رجل لابن عباس رضی اللہ عنہما الصلوۃ فسکت ثم قال الصلوۃ فسکت
ثم قال الصلوۃ فسکت ثم قال لا ام لک اتعلمنا بالصلوۃ کنا نجمع بین الصلوتین
علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ ابن عباس کے پاس ایک
شخص نے کہا نماز پڑہو آپ چپ رہے پہر اوس نے کہا نماز پہر آپ چپ ہو رہے پہر اوس نے کہا نماز پہر آپ
چپ ہو گئے پہر کہا اس سے ابن عباس نے تیری ماں مرے ہمکو تو نماز سکہاتا ہے ہم جمع کیا کرتے تہے دو
نمازون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے زمانے مین **ف** نووی نے کہا یہ سب روائتین صحیح بخاری
اور مسلم مین آچکی ہین اور علما کی اس مین کئی تاویلین اور کئی مذہب ہین اور ترمذی نے اپنی کتاب کے
آخر مین کہا ہے کہ میری اس کتاب مین کوئی حدیث ایسی نہین جسکو ساری امت نے چہوڑ دیا ہو مگر حدیث
ابن عباس کی مدینے مین دو نمازین جمع کرنے کے بغیر خوف اور مینہ کے اور حدیث قتل شارب خمر کی جو
چوتہی بار شراب پیوے اور ترمذی کا یہ قول جو شارب خمر کے باب مین ہے بہت ٹہیک ہے کہ اجماع کے رو سے
وہ منسوخ ہو چکی ہے رہی یہ حدیث ابن عباس کی اسکے عمل ترک کرنے پر اجماع نہین ہوا **ف** مترجم
کہتا ہے حقیقت مین جب ابن عباس سے یہ مروی ہوا عبد اللہ بن شقیق کی روایت سے کہ ہم جمع کیا
کرتے تہے دو نمازین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو اب یہ کیونکر کہہ سکتے ہین کہ اس کے
عمل ترک کرنے پر اجماع ہے اور جو چیز کہ آپکے زمانہ بابرکت مین صحابہ کے معمول بہا ہوا اسکو سارا

(تحقیق مسئلہ جمع صلاتین حضر مین)

زمانہ ملکر کیونکر چھوڑ اسکتا ہے ف بلکہ کسینے یہ تاویل کی کہ آپنے بارش کی وجہ سے جمع کیا اور یہ تاویل
بڑے بڑے متقدمین سے مروی ہوئی ہے مگر وہ ضعیف ہے اس لیئے کہ اوپر کی روایتونمین بغیر خوف
اور مینہ کے ذکر آچکا ہے اور کسینے یہ تاویل کی کہ یہ واقعہ بدلی مین ہوا کہ آپنے ظہر پڑہی پھر جب بدلی کہل
گئی معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آچکا تو عصر بہی پڑہ لی اور یہ بہی باطل ہے اگرچہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ
ظہر اور عصر مین ہو مگر مغرب اور عشا مین نہین ہو سکتا ف اسکے بطلان کی اور بہی ایک وجہ یہ ہے
کہ ابن عباس نے جب وعظ کی دن مغرب مین دیر کی جب بدلی کہان تہی اگر بدلی ہوتی تو اور لوگ
جو نماز کے متقاضی تہے ان کو وقت کیونکر معلوم ہوتا دوسرے اسمین صاف مذکور ہے کہ تارے نکل آئے ف
اور کسینے یہ تاویل کی کہ ایک نماز کو ایسے آخر وقت پڑہا کہ جب اس سے فارغ ہوئے دوسری نماز کا وقت آگیا اور
دونون نمازین ظاہر مین جمع معلوم ہوئین حقیقت مین دونون ایک وقت مین نہین ف جیسے ہمارے
حنفی بہائی جو مذاق حدیث سے واقف نہین ایسی ہی تاویل کرتے ہین ف اور یہ تاویل بہی ضعیف
بلکہ باطل ہے اس لئے کہ یہ مخالف ظاہر ہے اور ایسی مخالفت رکہتی ہے کہ ہرگز اس تاویل کا ٹہیک ہونا
خیال مین نہین آتا اس لئے کہ صاف فعل ابن عباس کا وعظ کے دن اور دلیل پکڑنا انکا اس حدیث
سے اپنی فعل کے صواب ہونے پر اور سچا کہنا ابوہریرہ کا ان کو اور انکار نہ کرنا اوسپر ابوہریرہ کا اس تاویل کی
جڑ سے اڑاتا ہے ف اور کسی نے یہ تاویل کی کہ یہ فعل آپکا مرض یا اور کسی عذر کے سبب سے تہا جو عذر اور
ضرورت مرض کی مانند ہو اور یہ قول احمد بن حنبل کا ہے اور قاضی حسین کا شافعیہ سے اور پسند کیا اسکو
خطابی نے اور متولی اور رویانی نے اصحاب شافعیہ سے اور یہی قول پسندیدہ ہے ظاہر حدیث کی رو سے اور
ابن عباس کے تاخیر کرنے کے رو سے اور ابوہریرہ کی موافقت کے لحاظ سے اور اس وجہ سے بہی کہ مرض مین
یا بعض ضرورتون مین جو مثل مرض کی ہون ف یعنے جسمین آدمی مجبور ہو جاوے . . . . . .
. . . . ف یعنے مینہ سے زیادہ مشقت ہے اور ایک جماعت اماموں
کی اسطرف گئی ہے کہ جمع کرنا حضر مین کسی حاجت کی وجہ سے روا ہے جب اسکی عادت نہ کرے اور یہی
قول ہے ابن سیرین اور اشہب کا اور حکایت کیا ہے اسکو خطابی نے قفال اور شاشی کبیر سے جو اصحاب
شافعیہ مین سے ہین ابی اسحق مروزی سے انہون نقل کیا ہے ایک جماعت سے اصحاب حدیث کی
اور پسند کیا اسکو ابن منذر نے اور موید ہے اس قول کا ابن عباس کا یہ کہنا کہ حضرت صلے اللہ علیہ

وسلم نے چاہا کہ اپنی امت کو تکلیف نہ ہو غرض ابن عباسؓ نے کسی مرض وغیرہ کو اسکی علت نہیں
ف یعنے معلوم ہوا کہ محض واسطے آسانی امت کے یہ امر ہوا خواہ مرض ہو یا نہو یا کوئی اور ضرورت
ہو یا نہ ہو اور جو آسانی ہمارے نبی نے ہمارے لئے چاہی وہ امت کے لوگ کیونکر رد کر سکتے ہین مگر جیسے
یہ آسانی ان روایتون سے ثابت ہوئی ویسے ہی عادت بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حدیثوں
سے ثابت ہوئی کہ پانچون نمازون کو ہمیشہ اپنے وقت پر ادا کرتے تہے اور جمع کی عادت نہ رکہتے تہے پس متبع سنت
کو دونو باتون کا لحاظ ضرور ہے **باب** جواز الانصراف من الصلوة عن اليمين والشمال نماز
پڑہ کے داہنے اور بائین دونو طرف پہرنا روا ہے اسکا بیان **عن** عبد الله قال لا يجعلن احد
كم للشيطان من نفسه جزءا لا يرى الا ان حقا عليه ان لا ينصرف الا عن يمينه
اكثر ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينصرف عن شماله **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ کوئی
اپنی ذات مین سے شیطان کو حصہ نہ دے یہ سمجہہ کر کہ مجہپر واجب ہے داہنی ہی طرف پہرنا نماز کے بعد اکثر مین نے
دیکہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائین طرف بہی پہرتے تہے **ف** جب اتنا سا تعین اپنی جانب
سے شیطان کا حصہ ہوا تو اب جو جاہل لوگ تیجی دسوین یا چہلم یا بسم اللہ کے تعین اپنی جانب سے
قرار دیتے ہین وہ تو پوری شیطان کے حصہ مین آگئے نعوذ باللہ منہا **عن** الاعمش بهذا الاسناد مثله
ترجمہ اعمش سے بہی ایسا ہی مروی ہے اسی سند سے **عن** السدي قال سألت انسا رضي الله عنه
كيف انصرف اذا صليت عن يميني او عن يساري قال اما انا فاكثر ما رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم ينصرف عن يمينه **ترجمة** سدی نے کہا مین نے
انس سے پوچہا کہ مین نماز پڑہ کر کدہر پہرا کرون داہنی طرف یا بائین طرف انہون نے کہا کہ مین نے تو
اکثر رسول اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف پہرتے دیکہا ہے **عن** السدي عن انس ان النبي صلى
الله عليه وسلم كان ينصرف عن يمينه **ترجمہ** سدی نے انس سے روایت کی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف پہرا کرتے تہے **باب** استحباب يمين الامام امام کی
داہنی طرف کہڑا ہونا مستحب ہے اس کا بیان **عن** البراء قال كنا اذا صلينا خلف رسول الله
صلى الله عليه وسلم احببنا ان نكون عن يمينه يقبل علينا بوجهه
قال فسمعته يقول رب قني عذابك يوم تبعث او تجمع عبادك **ترجمہ**

ے سے مروی ہے کہ انہون نے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوست رکھتے تھے کہ
داہنی طرف کھڑے ہوں (یعنی نماز مین) کہ حضرت ہماری طرف منہ کر کے بیٹھین اور مین نے سنا کہ وہ کہتے
تھے رب سے آخر تک یعنی اے رب بچا مجھے اپنے عذاب سے جسدن اٹھاوے تو یا فرماتے جمع کرے تو
اپنے بندون کو **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ کبھی حضرت داہنی طرف پھر کر بیٹھتے کبھی
بائین طرف اور جس راوی نے جو دیکھا بیان کر دیا **عن** مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْ
کُرْ یُقْبِلُ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ **ترجمہ** مسعر نے اسی اسناد سے یہی روایت کی اور موہنہ پھیر کر ہماری طرف بیٹھنے کا
ذکر نہین کیا **ف** اکثر روایتون سے داہنی طرف پھر کر بیٹھنا افضل معلوم ہوتا ہے مگر اس کو واجب
جاننا دہی شیطان کا حصہ ہے **باب** کَرَاهَةِ الشُّرُوْعِ فِیْ نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوْعِ الْمُؤَذِّنِ
فِیْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ فرض شروع ہوئے بعد نفل مکروہ ہونیکا بیان **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَکْتُوْ
بَةُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر ہو نماز فرض کی تو کوئی
نماز نہ پڑھنا چاہیے سوا فرض کے **عن** زَکَرِیَّا بْنِ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** زکریا نے بھی
اسی اسناد سے یہی مضمون روایت کیا **عن** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِیْتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِیْ بِهٖ وَلَمْ یَرْفَعْهُ
ترجمہ عطا بن یسار نے ابوہریرہ سے انہون نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا حماد نے کہا
پھر مین عمر سے ملا تو انہون نے بھی یہی روایت کی مگر حضرت تک نہین پہونچائی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَیْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ یُصَلِّیْ
وَقَدْ اُقِیْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَکَلَّمَهٗ بِشَیْءٍ لَا نَدْرِیْ مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا اَحَطْنَا نَقُوْلُ
مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِیْ یُوْشِكُ اَنْ یُّصَلِّیَ اَحَدُکُمُ
الصُّبْحَ اَرْبَعًا قَالَ الْقَعْنَبِیُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكِ ابْنِ بُحَیْنَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَبُو الْحُسَیْنِ وَقَوْلُهٗ
عَنْ اَبِیْهِ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ خَطَاءٌ **ترجمہ** عبد اللہ مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک شخص کے پاس سے نکلے جب تکبیر ہو چکی تھی صبح کی نماز کی اور کچھ کہا کہ ہم کو معلوم نہ ہوا پھر
جب ہم نماز سے فارغ ہوئے اسکو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ کیا کہا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ

احطنا بہ

ابو الحسین مسلم

نے اسح کہا کہ آپنے فرمایا کہ اب تم مین کوئی چار رکعت پڑہنے لگے گا صبح کی قعنبی نے کہا عبد اللہ بن مالک
ابن بجینہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے ابو الحسین مسلم نے کہا ان کا یہ کہنا کہ وہ روایت کرتے ہین انہ
سے یہ چوک ہے عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُقِيمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَاٰي رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا ترجمہ
ابن بجینہ نے کہا تکبیر ہوئی صبح کی نماز کی اور دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز
پڑہتا ہی اور موذن تکبیر کہہ رہا ہی تو فرمایا تم صبح کی چار رکعت پڑہتے ہو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ
فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فُلَانُ بِاَيِّ الصَّلٰوتَيْنِ اعْتَدَدْتَ اَبِصَلٰوتِكَ وَحْدَكَ اَمْ بِصَلٰوتِكَ
مَعَنَا ترجمہ عبد اللہ سرجس کے بیٹے نے کہا ایک شخص مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
صبح کے فرض پڑہتے تہے تو اُس نے دو رکعت سنت پڑہی مسجد کے کنارے پہر شریک ہوگیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پہر جب آپنے سلام پہیرا فرمایا اے فلانے تمنے فرض نماز کس کو گنا آیا وہ
جو اکیلے پڑہی یا وہ جو ہمارے ساتہہ پڑہی **ف** ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ فرض
ہوتے وقت سنتون کا پڑہنا مکروہ ہے نووی نے کہا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہے کہ بعد اقامت کے
نفل یعنے سنت وغیرہ نہ پڑہے اگرچہ اسکو یقین ہی ہو کہ مجہے امام کے ساتہہ نماز ملجاوے گی اور اس
روایت سے اسکا قول رد ہوگیا جو کہتا ہے کہ سنت پڑہنا روا ہے جب جانے کہ پہلی رکعت امام کے ساتہہ
ملجاوے گی یا یہ خیال ہووے کہ دوسری رکعت ضرور ملجاویگی **مترجم** کہتا ہے جیسے بعضے حنفیون کا
قول ہے جنکو مذاق حدیث نہین **بَابُ** مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ مسجد مین جانے کی
دعاؤن کا بیان عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ اَوْ عَنْ اَبِي اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ترجمہ ابی حمید یا ابی اسید نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد مین آوے تو کہے یا اللہ کہولدے میرے لیئے دروازے
اپنی رحمت کے اور جب نکلے تو کہے یا اللہ مین مانگتا ہون تیرا فضل یعنے رزق اور دنیا کی نعمتین مسلم

باب ما يقول اذا دخل المسجد

نے کہا سنا مین نے یحییٰ بن یحییٰ سے کہ کہتے تھے لکھی مین نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے
اور کہا انہون نے کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ یحییٰ حمانی کہتے تھے روایت ہی ابو اُسید سے کہا مسلم نے روایت کی ہم سے
حامد بن بکر اوے نے اون سے بشر نے اُن سے عمارہ نے اون سے ربیعہ نے اون سے عبد الملک نے ان سے ابی
حمید نے یا ابی اسید نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی **عَنْ** أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَاب** اِسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ تحیۃ
المسجد کا بیان **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ
الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ **ترجمہ** ابو قتادہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی مسجد مین آوے تو دو رکعت نماز بیٹھنے سے پہلے ادا کرے **عَنْ** أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه
وسلم قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ جُلُوْسٌ قَالَ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ
ترجمہ قتادہ نے کہا جو صحابی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مین مسجد مین گیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لوگون مین بیٹھے ہوے تھے تو مین بھی بیٹھ گیا آپنے فرمایا کس نے روکا تمکو دو رکعت پڑھنے سے
قبل بیٹھنے کے مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے آپ کو اور لوگون کو بیٹھے دیکھا (تو مین بھی
بیٹھ گیا) آپنے فرمایا جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے تو جب تک دو رکعت نہ پڑھ لے نہ بیٹھے
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي
وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لِي صَلِّ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** جابر نے کہا میرا کچھ
قرض تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مین ان کے پاس مسجد مین گیا تو مجھ سے فرمایا دو رکعت
پڑھ لو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اشْتَرٰى مِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ**
جابر کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خرید اور جب مدینہ مین آئے
تو فرمایا کہ تم مسجد مین آؤ اور دو رکعتین پڑھو **ف** ان سب سے معلوم ہوا کہ جب مسجد مین
داخل ہو مستحب ہی کہ دو رکعت ادا کرکے بیٹھے بعضے نادان پہلے بیٹھ لیتے مین پھر ادا کرتے ہین یہ محض

د: باب اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین

ن: فی المسجد

باب اذا قدم من سفر صلی فی المسجد

نادانی ہے **باب** استحباب رکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر اول قدومہ
مسافر کو پہلے مسجد میں آکر دو رکعت مستحب ہے اس کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ عنہما قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فابطأ بی جملی و
اعیا ثم قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلی وقدمت بالغداۃ فجئت المسجد
فوجدتہ علی باب المسجد قال الآن حین قدمت قلت نعم قال فدع جملک فقال
وادخل فصل رکعتین قال فدخلت فصلیت ثم رجعت **ترجمہ** جابر نے کہا کہ میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں گیا اور میرے اونٹ نے دیر لگائی
اور تھک گیا پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے اور میں دوسرے دن مسجد پر پہونچا
اور آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا آپنے فرمایا تم ابھی آئے میں نے کہا ہاں آپنے فرمایا اونٹ کو
چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت ادا کرو پھر میں گیا اور دو رکعت پڑھکر پھرا **عن** کعب
ابن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یقدم من سفر
الا نہارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ **ترجمہ**
کعب مالک کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے پھر دن
چڑھے داخل ہوتے اور پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے مسجد میں **باب**
استحباب صلوۃ الضحی نماز چاشت کا بیان **عن** عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ
رضی اللہ عنہا ھل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی قالت لا الا ان یجیء من
مغیبہ **ترجمہ** عبد اللہ نے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے انہوں نے فرمایا نہیں مگر جب سفر سے آتے **عن** عبد اللہ بن
شقیق قال قلت لعائشۃ اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی قالت لا الا
ان یجیء من مغیبہ **ترجمہ** اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت ما رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی سبحۃ الضحی قط وانی لاسبحہا وان کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدع العمل وھو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ الناس
فیفرض علیہم **ترجمہ** حضرت عائشہ مسلمانوں کے ماں فرماتے ہیں کہ میں نے

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی چاشت پڑھتے نہین دیکھا اور مین پڑھا کرتے ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعضے کام کو دوست رکھتے تھے مگر اس خوف سے نہ کرتے تھے کہ اگر لوگ کرنے لگین گے تو کہین فرض نہ ہو جاوے عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّيَزِيْدُ مَاشَاءَ ترجمہ معاذہ نے مسلمانون کی مان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعت نماز چاشت پڑھا کرتے تھے انہون نے فرمایا چار رکعت اور جو چاہتے زیادہ کرتے عَنْ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ وَيَزِيْدُ مَاشَاءَ اللّٰهُ ترجمہ یزید نے بھی اسی سند سے یہی مضمون بیان کیا مگر یہ کہا یا زیادہ کرتے چار سے جتنا اللہ چاہتا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اَرْبَعًا وَّيَزِيْدُ مَاشَاءَ اللّٰهُ ترجمہ مضمون اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ قتادہ سے بھی یہی مضمون اسی سند سے مروی ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنِيْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَوْلَهٗ قَطُّ ترجمہ عبد الرحمن نے کہا مجھے خبر نہ دی کسی نے کہ دیکھا اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے مگر ام ہانی نے کہ انہون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے میرے گہر جس دن مکہ فتح ہوا اور آٹھ رکعت پڑھی کہ مین نے کبھی انکو ایسی جلدی نماز پڑھتے نہین دیکھا فقط اتنی بات تھی کہ آپ رکوع اور سجدہ خوب پورا کرتے تھے (اور قرأت بہت کم پڑھتے تھے) اور ابن بشار نے اپنی روایت مین کبھی کا لفظ نہین کہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلٰى اَنْ اَجِدَ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُّحَدِّثُنِيْ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ لَا اَدْرِيْ اَقِيَامُهٗ فِيْهَا اَطْوَلُ اَمْ رُكُوْعُهٗ اَمْ سُجُوْدُهٗ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ

قَالَتْ فَلَمْ اَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ قَالَ الْمُرَادِيُّ عَنْ يُوْنُسَ وَلَمْ يَقُلْ اَخْبَرَنِيْ ترجمہ عبداللہ نے کہا مین آرزو رکہتا اور پوچہتا پہرتا کہ کوئی مجہے بتادے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت پڑہی ہے تو مین نے کسی کو نہ پایا جو بیان کرے سوا ام ہانی کے جو بیٹی ہین ابی طالب کی کہ انہون نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبدن مکہ فتح ہوا دن چڑہے آئے اور ایک کپڑا لاکر پردہ ڈالکر نہائے پہر کہڑے ہوکر آٹہہ رکعت نماز پڑہی مین نجانتی تہی کہ ان کا قیام لنبا تہا یا رکوع یا سجدہ یہ رکن سب برابر برابر تہے اور مین نے اس کے پہلے اور پیچہے کبہی ان کو چاشت پڑہتے نہین دیکہا مرادی نے کہا روایت ہی یونس سے اور یہہ نہین کہا کہ مجہے خبر دی

عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ اُمُّ هَانِیٍٔ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِیٍٔ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهُ فُلَانُ ابْنُ هُبَیْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ یَا اُمَّ هَانِیٍٔ قَالَتْ اُمُّ هَانِیٍٔ وَذٰلِكَ ضُحًی ترجمہ ام ہانی ابو طالب کی بیٹی کہتی ہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ کو نہاتے پایا اور حضرت فاطمہ آپ کی صاحبزادی ایک کپڑے سے آپ کی آڑ کیے ہوئی تہین پہر مین نے سلام کیا آپنے فرمایا کون مین نے عرض کی کہ ام ہانی ابو طالب کی بیٹی آپنے فرمایا واہ واہ ام ہانی آئین پہر نہا چکے تو کہڑے ہوکر آٹہہ رکعت پڑہی ایک کپڑے مین لپٹے ہوئے پہر جب پڑہ چکے مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے علی بن ابی طالب ایک آدمی کو مارے ڈالتے ہین جسکو مین نے امان دی ہے فلانا ہبیرہ کا بیٹا آپنے فرمایا جسکو ام ہانی نے امان دی اسکو ہم نے امان دی اور ام ہانی نے کہا یہہ نماز چاشت کی تہی

عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ بَیْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِیْ ثَوْبٍ قَدْ خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْهِ ترجمہ ام ہانی نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے گہر مین جس سال مکہ فتح ہوا آٹہہ رکعت نماز پڑہی ایک کپڑا اوڑہ کر کہ اسکے داہنے کنارے کو بائین طرف اور بائین کو داہنی طرف ڈالدیا تہا ف

نووی نے کہا حاصل ان سب روایتون کا یہ ہے کہ چاشت کی نماز سنت موکدہ ہے اور کم سے کم اسکی دو رکعات ہین اور پوری آٹھہ رکعات اور متوسط چار رکعات یا چھہ رکعات اور چونکہ حضرتؐ نے کبھی پڑہی اور کبھی نہ پڑہی اس لیے جنہون نے نہ دیکہا انہون نے انکار کیا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بہی فرمانا ایسا ہی ہے اور ابن عمر سے جو مروی ہوا ہے کہ انہون نے بدعت کہا مراد اس سے یہ ہے کہ مسجدون مین دکہا وا کرکے پڑہنا بدعت ہی جیسا لوگ کرنے لگے تہے اس لیے کہ اصل نفل کا پڑہنا گہر مین ہے یا مواظبت اور ہمیشگی اوس پر بدعت ہی اس لیے کہ حضرتؐ نے اوس پر مداومت نہین کی اور ہمیشگی نہ کرنا آپ کا اس عذر سے تہا کہ خوف تہا فرض ہو جانیکا اور اب یہ خوف نہین اور مستحب ہونا ہمیشگی کا ہمارے حق مین ثابت ہو چکا ہے ابی درداء اور ابی ہریرہ کی روایت سے جو آگے آتی ہین اسیباب مین اور ابن عمر کو شاید آپ کا فعل نہین پہونچا اور آپکے حکم کرنے کی خبر نہین ہوئی اور جمہور علما اوس کے مستحب ہونے کے قائل ہین اور ابن مسعود اور ابن عمر سے توقف بہی مذکور ہے **عن** اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يُصْبِحُ الرَّجُلُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى **ترجمہ** ابو ذر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے پہر ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہی اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہی اور ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہی اور اچہی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہی...... اور ان سب سے کافی ہو جاتی ہین دو رکعتین چاشت کی جس کو وہ پڑلیتا ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ میرے دوست نے مجہو وصیت کی (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تین چیزونکی تین روزی کے ہر مہینہ مین اور دو رکعت چاشت کی اور وتر پڑہ لینے کے قبل سونے کے **ف** جسکو تہجد کیوقت اٹہنے کا یقین نہ ہو اوس کو اول ہی وقت وتر پڑہنا اولی ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ

باب الوصیۃ بصلوۃ الضحی خلیلہ صلعم

رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ ابو ہریرہ سے دوسری سند وہی
مضمون مروی ہوا عن ابی رافع الصایغ قال سمعت اباہریرۃ قال اوصانی خلیلی ابو القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث فذکر مثل حدیث ابی عثمان عن ابی ھریرۃ ترجمہ ابو رافع
نے وہی مضمون ابو ہریرہ سے روایت کیا عن ابی مرۃ مولی ام ھانی عن ابی الدرداء رضی
اللہ عنہ قال اوصانی حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث لن ادعھن ما عشت بصیام
ثلاثۃ ایام من کل شھر و صلوۃ الضحی وبان لا انام حتی اوتر ترجمہ ابی مرہ نے ابو
درداء سے روایت کی کہ انہون نے کہا وصیت کی مجھکو میرے پیارے نے تین چیزون کی
کہ چھوڑون گا مین ان کو جیتے تک جیون گا تین روزے ہر مہینے مین اور نماز چاشت کی اور نہ سونا
بغیر وتر پڑھے **باب** استحباب رکعتی سنۃ الفجر والحث علیھما سنت فجر کی
فضیلت وغیرہ کا بیان عن ابن عمر رضی اللہ عنھما ان حفصۃ ام المؤمنین رضی
اللہ عنھا اخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سکت المؤذن من
الاذان بصلوۃ الصبح وبدا الصبح رکع رکعتین خفیفتین قبل ان تقام الصلوۃ ترجمہ عبداللہ
عمر بن خطاب کے صاحبزادے نے کہا کہ خبر دی ان کو مسلمانون کی مان حفصہ رضی
اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی کہ جب موذن صبح کی آذان دیکر چپ
ہو جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی دو رکعتین ہلکی پڑہتے تکبیر فرض کے پہلے عن نافع بھذا
الاسناد کما قال مالک ترجمہ نافع سے مثل روایت مالک کی اسی اسناد سے مروی ہوا یعنی
جو روایت اوپر گزر چکی عن حفصۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طلع
الفجر لا یصلی الا رکعتین خفیفتین ترجمہ حفصہ رضی اللہ عنہا مسلمانون کی مان نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر نکل آتی تو نہ پڑہتے مگر دو رکعت ہلکی عن شعبۃ بھذا
الاسناد مثلہ ترجمہ شعبہ سے بہی اسی سند سے یہ مضمون مروی ہوا عن سالم عن ابیہ قال
اخبرتنی حفصۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اضاء لہ الفجر صلی رکعتین
ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے انہون نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
جب صبح چمک جاتی دو رکعت ادا کرتے عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ

بابُ رکعتی الفجر

بابُ قنہٖ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَیُخَفِّفُھُمَا ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون
کی مان محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دو رکعت سنت فجر پڑہا کرتے تہے جب آذان سن چکتے اور ہلکی پڑہتے ان کو عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ نَبِیَّ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَآءِ وَالْاِقَامَۃِ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ
ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی ماں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ و
سلم دو رکعت پڑہتے تہے اذان اور صبح کی تکبیر کے درمیان عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا
کَانَتْ تَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَیُخَفِّفُ حَتّٰی اِنِّیْ
اَقُوْلُ ھَلْ قَرَأَ فِیْھِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی دو رکعت اس قدر پڑہتے تہے کہ مین کہتی آپنے) ان مین فاتحہ بہی پڑہی
نہین عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ
الْفَجْرُ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَقُوْلُ ھَلْ یَقْرَأُ فِیْھِمَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر ہوتی دو رکعت پڑہتے کہ مین کہتی کہ سورہ
فاتحہ بہی آپنے اُن مین پڑہی کہ نہین (یعنے ایسی ہلکی پڑہتے) عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ عَلٰی شَیْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ مُعَاھَدَۃً مِّنْہُ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی مسلمانون کی مان نے اللہ ان سے راضی ہو فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل کا
اتنا خیال نہین رکہتے تہے جتنا دو رکعتون کا قبل صبح کے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَسْرَعَ مِنْہُ اِلَی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ترجمہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہین دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نفل
کے لئے جلدی کرتے ہوئے جیسا دیکہا دو رکعتون کے لیے قبل فجر کے عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَکْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا دو رکعتین فجر کی دنیا سے اور جو کچہ اوس مین
ہے بہتر ہین عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ
شَاْنِ الرَّکْعَتَیْنِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لَھُمَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ترجمہ حضرت عا

مسلمانوں کی ماں نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتوں کو فرمایا کہ مجھ کو ساری دنیا سے زیادہ پیاری ہیں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی رکعتی الفجر قل یایھا الکفرون وقل ھو اللہ احد **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی سنتوں میں قل یاایہا الکافرون و قل ہو اللہ احد پڑھے **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی رکعتی الفجر فی الاولی منھما قولوا امنا باللہ وما انزل الینا الایۃ التی فی البقرۃ وفی الاخرۃ منھما امنا باللہ واشھد بانا مسلمون **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دونوں سنتوں میں سے پہلے رکعت میں قولوا امنا باللہ سے آخر تک پڑھتے تھے جو آیتیں سورہ بقرہ میں وارد ہوئی ہیں اور دوسرے میں آمنا باللہ سے آخر تک (اور سرا اس آیت کا یہ ہے قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الآیۃ) **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قولوا امنا باللہ وما انزل الینا والتی فی ال عمران تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الایۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مسلم نے کہا روایت کی ہم سے علی بن خشرم نے اون سے عیسی بن یونس نے اون سے عثمان بن حکیم نے اسی اسناد سے مثل حدیث مروان الفزاری کے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)

باب فضل السنن الراتبۃ وبیان عددھن سنتوں کی فضیلت اور اون کی گنتی کا بیان

عن عمرو بن اوس قال حدثنی عنبسۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما فی مرضہ الذی مات فیہ بحدیث یتسار الیہ قال سمعت ام حبیبۃ رضی اللہ عنہا تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی اثنتی عشرۃ رکعۃ فی یوم و لیلۃ بنی لہ بھن بیت فی الجنۃ قالت ام حبیبۃ فما ترکتھن منذ سمعتھن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال عنبسۃ ماترکتھن منذ سمعتھن من ام حبیبۃ وقال عمرو بن اوس ماترکتھن منذ سمعتھن من عنبسۃ وقال النعمان بن سالم ماترکتھن منذ سمعتھن من عمرو بن اوس **ترجمہ** عمرو بن اوس نے کہا روایت کی مجھ سے عنبسہ نے اوس بیماری میں جس میں وہ مرے ایسی ایک حدیث جس سے خوشی

د. باب القراءة فی رکعتی الفجر

د. باب فضل من صلی اثنتی عشرة رکعة

ہوتی ہے عنبسہ نے کہا سنا مین نے ام حبیبہ سے کہ فرماتی ہتین سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تہے جس نے پڑہی بارہ رکعت رات اور دن مین بنایا جائیگا اُس کے لئے ایک گہر جنت
مین ام حبیبہ نے کہا جب سے مین نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن رکعتون کو نہین
چہوڑا عنبسہ نے کہا جب سے مین نے سنا یہ ام حبیبہ سے ان رکعتون کو نہین چہوڑا عمرو بن اوس نے کہا جب
سے مین نے یہ سنا عنبسہ سے مین نے ان کو نہین چہوڑا النعمان بن سالم نے کہا جب سے مینے یہ سنا عمرو بن
اوس سے ان رکعتون کو نہین چہوڑا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ
ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ نعمان بن سالم سے اسی سند سے
مروی ہے کہ جس نے ہر دن مین بارہ رکعت پڑہی سنت کی اُس کے لئے ایک گہر بنایا جاتا ہی جنت مین
عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ
اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ
بَعْدُ وَقَالَ عَنْبَسَةُ فَمَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ عَمْرٌو مَا بَرِحْتُ اُصَلِّيْهِنَّ بَعْدُ وَقَالَ
النُّعْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ ام حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانون کی ما نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کوئی بندہ مسلمان ایسا نہین کہ اللہ کے واسطے ہر دن مین
بارہ رکعت پڑہی خوشی سے سوا فرض کے مگر بنا تا ہے اللہ تعالے اُسکے واسطے ایک گہر جنت مین یا فرمایا
بنایا جاتا ہی اُس کے لئے ایک گہر جنت مین ام حبیبہ نے فرمایا مین اُسدن سے ہمیشہ پڑہتی ہون اور عنبسہ نے
کہا مین بہی اسدن سے ہمیشہ پڑہتا ہون اور عمرو اور نعمان نے بہی ایسا ہی کہا عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَوَضَّاَ
فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ام حبیبہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ مسلمان ایسا نہین کہ اس نے وضو پورا کیا اور پہر اللہ کے لئے ہر دن مین
اور پہر مثل اوپر کی روایت کے بیان کیا

جاء فی النفل قبل الصلوٰۃ وبعدھا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ
الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ فَاَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ

فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے کہا کہ مین نے پڑہین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ظہر کے قبل دو رکعتین اور ظہر کے بعد دو رکعتین اور مغرب کے بعد دو رکعتین
اور عشا کے بعد دو رکعتین اور جمعہ کے بعد دو رکعتین مگر مغرب اور عشا اور جمعہ کے دو رکعتین نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ آپکے گہر مین پڑہین **ف** اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتون کا
گہر مین پڑہنا افضل ہے اور امام مالک اور ثوری نے کہا ہے دن کے نفل مسجد مین اور رات کے گہر مین
افضل ہین مگر ایک جماعت نے سلف کے کہا ہے کہ سب نفل گہر مین افضل ہین اور ان روایتون
سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنت صبح اور جمعہ گہر مین پڑہتے تہے اور
حدیث مین وارد ہوا ہے کہ آپنے فرمایا گہر مین نماز افضل ہے سوا فرض کے اور یہ ارشاد آپ کا عام ہے
پس سنت یہی ہے کہ سنت گہر مین پڑہے اور ہمیشہ مساجد مین پڑہنا بدعت سے خالی نہین علی الخصوص
فرض ہوتے ہوئے سنتون مین مشغول رہنا کراہت سے خالی نہین مگر اکثر لوگ اس سے غافل ہین

بَابُ جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّفِعْلِ بَعْضِ الرَّكْعَةِ قَائِمًا وَّبَعْضِهَا قَاعِدًا

نفل کہڑے بیٹے اور ایک رکعت مین کچہ کہڑے کچہ بیٹہے جائز ہونے کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ
يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ
وَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ
رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَّلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَّكَانَ اِذَا
قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ
وَّكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** عبداللہ بن شقیق نے کہا مین نے پوچہا حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کا حال تو انہون نے فرمایا نماز
پڑہتے تہے آپ میرے گہر مین قبل ظہر کے چار رکعت پہر نکلتے اور لوگون کے ساتہہ فرض
نماز پڑہتے پہر گہر مین آکر دو رکعت پڑہتے اور لوگون کے ساتہہ مغرب پڑہتے پہر گہر مین آکر دو
رکعت پڑہتے اور عشا لوگون کے ساتہہ پڑہکر گہر مین آتے اور دو رکعت پڑہتے اور رات کو نو رکعت

باب التنفل بالليل والنهار

رواتٍ فی صلوٰۃ اللیل قائمًا وقاعدًا

پڑھتے کہ اسی مین وتر ہوتا اور بڑی رات تک کھڑے پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھے اور کھڑے
ہو کر قرات کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب قرات بیٹھ کر پڑھتے تو سجدہ اور رکوع
بھی بیٹھے ہوئے کرتے اور جب فجر نکلتی تو دو رکعت پڑھتے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا فَاِذَا
صَلّٰی قَائِمًا رَکَعَ قَائِمًا وَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا رَکَعَ قَاعِدًا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی بڑی رات تک نماز پڑھتے پھر جب
کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے کھڑے کرتے اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ کُنْتُ شَاکِیًا بِفَارِسَ فَکُنْتُ اُصَلِّیْ قَاعِدًا
فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا فَقَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق نے کہا مین فارس مین بیمار
ہوا تھا اور بیٹھ کر نماز پڑھا کرتا تھا (پھر جب مدینہ مین آیا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آپ نے
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی رات تک نماز بیٹھ کر پڑھتے اور آخر تک حدیث ذکر کی یعنی جو اوپر
مذکور ہوئی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا وَلَیْلًا طَوِیْلًا سَالْنَا
قَاعِدًا وَکَانَ اِذَا قَرَاَ قَائِمًا رَکَعَ قَائِمًا وَاِذَا قَرَاَ قَاعِدًا رَکَعَ قَاعِدًا **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گزرا
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ الصَّلٰوةَ قَائِمًا
وَقَاعِدًا فَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا رَکَعَ قَائِمًا وَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا رَکَعَ قَاعِدًا **ترجمہ**
عبد اللہ نے کہا ہم نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی تو انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کھڑے بھی نماز پڑھتے تھے اور اکثر بیٹھے بھی پھر
جب شروع کرتے کھڑے کھڑے تو رکوع بھی کرتے کھڑے ہوئے اور جب شروع کرتے بیٹھے ہوئے
تو رکوع بھی کرتے بیٹھے ہوئے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ صَلٰوةِ اللَّیْلِ جَالِسًا حَتّٰی اِذَا کَبِرَ قَرَاَ جَالِسًا

حَتّٰی اِذَا بَقِیَ عَلَیْہِ مِنَ السُّوْرَۃِ ثَلٰثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَأَھُنَّ ثُمَّ رَکَعَ ترجمہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہین دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قرات
کرتے ہون نماز مین بیٹھکر پھر جب بوڑہے ہو گئے بیٹھے بیٹھے قرات کرتے یہان تک جب رہ جاتی سورہ مین سے
تیس یا چالیس آیتین کھڑے ہو کر پڑہتے پہر رکوع کرتے فائدہ اس سے ثابت ہوا کہ ایک ہی رکعت
مین کچھ بیٹھ کر پڑہتے کچھ کھڑے ہو کر عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَأُ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ
ثَلٰثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ یَفْعَلُ فِی
الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے بیٹھے ہوے اور قرات کرتے بیٹھے بیٹھے پہر جب رہ جاتی
تیس یا چالیس آیتین کھڑے ہو کر قرات کرتے پہر رکوع کرتے اور سجدہ پہر دوسری رکعت مین بہی
ایسا ہی کرتے ف دونون روائیتون سے ایک رکعت مین کچھ کھڑا رہنا کچھ بیٹھنا ثابت
ہوا اور یہ جائز ہے امام شافعی اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک اور عامہ علماء کے آگے
کہ برابر ہے پہلے کھڑا ہو پہر بیٹھ جائے یا پہلے بیٹھا ہو پھر کھڑا ہو جائے اور بعض سلف نے اُسکو
منع کیا ہے مگر منع کرنا انکا غلط ہے اور قاضی نے ابو یوسف اور امام محمد شاگردان ابو حنیفہ سے
اور اور دوسرے فقہا سے نقل کیا ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جانا مکروہ ہے اور اگر نیت کی
کھڑے ہو کر تو پہر بیٹھ گیا تو شافعیہ کے اور جمہور کے نزدیک جائز ہے اور ابن قاسم مالکی بہی اسے
جائز کہتے ہین اور اشہب منع کرتے ہین مترجم کہتا ہے بیٹھکر اوٹھنا اور اٹھکر بیٹھنا دونون احادیث
صحیحہ مین وارد ہوا ہے پہر منع کرنا کسی ایک کا سراپا خلاف ہے اور قابل التفات نہین
اس لئے کہ شرع وہی ہے جو نبی سے ثابت ہو نہ رائے اور قیاس کسیکا علے الخصوص جب مخالف نبی
ہو اگرچہ سارا جہان اس کا قائل کیون نہ ہو عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ وَھُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ قَامَ قَدْرَ مَا یَقْرَأُ اِنْسَانٌ اَرْبَعِیْنَ
اٰیَۃً ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے
قرات کرتے پہر جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اتنی دیر کہ آدمی اوس مین چالیس

ف: بیان حکم مخالفت قیاس با حدیث

ن الانسان

اُٹہین پڑہی یعنے پہر رکوع کرتے عن علقمۃ بن وقاص قال قلت لعائشۃ کیف
کان یصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکعتین وہو جالس قالت کان یقرأ
فیہما فاذا اراد ان یرکع قام فرکع ترجمہ علقمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت (شب) سے سوال کیا تو انہون فرمایا کہ بیٹہہ کر پڑہتے پہر
جب ارادہ ہوتا کہ رکوع کرین کہڑے ہو جاتے پہر رکوع کرتے عن عبد اللہ بن شقیق قال
قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا ہل کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وہو قاعد قالت
نعم بعد ما حطمہ الناس ترجمہ عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبہی بیٹہکر نماز پڑہتے تہے اونہون نے فرمایا کہ ہان جب لوگون نے
آپ کو بوڑہا کر دیا یعنے اُن کے فکرون نے عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ
رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یمت حتی کان کثیرا من صلوتہ وہو
جالس ترجمہ حضرت عائشہ فرماتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہین ہوا جب تک کہ اکثر آپ
بیٹہکر نماز پڑہنے لگے عن عائشۃ قالت لما بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
ثقل کان اکثر صلوتہ جالسا ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فربہ ہو گئے اور بہارے ہو گئے تو اکثر بیٹہہ کر نماز پڑہتے عن حفصۃ رضی اللہ
عنہا قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی سبحتہ قاعدا حتی
کان قبل وفاتہ بعام فکان یصلی فی سبحتہ قاعدا وکان یقرأ بالسورۃ فیرتلہا
حتی تکون اطول من اطول منہا ترجمہ حضرت حفصہ نے فرمایا کہ مین نے نہین دیکہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹہکر نفل پڑہا ہو یہانتک کہ جب آپ کی وفات سے ایک سال باقی رہا
تو آپ بیٹہکر نفل پڑہنے لگے اور سورت کو پڑہتے اور یہان تک ٹہر ٹہر کر پڑہتے کہ وہ لنبی
سے لنبی ہو جاتی مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابو الطاہر اور حرملہ نے
ان دونون سے ابن وہب نے اون سے یونس نے اور روایت کی ہم سے
اسحٰق نے اور عبد بن حمید نے دونون سے عبد الرزاق نے اون سے معمر نے
اُن سب سے زہری نے اسی سند سے مثل اس کی مگر اون دونون نے کہا کہ آپ کی وفات

كثيرٌ

رسول الله

بدّن

بابٌ منه

مین ایک یا دو سال رہ گئے **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لم یمت حتی صلی قاعدا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال
نہین ہوا جبتک آپنے بیٹھکر نماز نہ پڑھلی **عن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال
حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الرجل قاعدا نصف الصلوۃ قال
فاتیتہ فوجدتہ یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسہ فقال مالک یا عبد اللہ
بن عمرو قلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت صلوۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلوۃ
وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو نے کہا مجھے
کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھے ہوئے نماز آدھی نماز کے برابر ہے
تو مین آپکے پاس آیا اور آپ کو پایا کہ آپ بیٹھے نماز پڑہ رہے ہین اور مین نے آپکے سر پر ہاتھ
رکھا آپنے فرمایا کیا ہے ای عبد اللہ مین نے کہا کہ مجھے پہونچا ہے کہ آپ فرماتے ہین ای رسول
اللہ کے کہ بیٹھ کر نماز پڑہنا آدھی نماز کے برابر ہے اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہین آپنے فرمایا کہ ہان
سچ ہے مگر مین تم لوگون کے برابر نہین ہون **فائدہ** یعنے اپکو بیٹھکر نماز کے ادا کرنے مین
بہی ویسا ہی ثواب ہے جیسے کہڑے ہوکر نفل ادا کرنے مین اور یہ آپکے خصائص مین ہے یا کوئی
عذر کے سبب سے اگر آپ بیٹھے تو معذور کو پورا ثواب ہے مگر یہ قول آپ کا خصائص پر زیادہ دال ہے
واللہ اعلم بالصواب **باب** صلوۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی اللیل وان الوتر رکعۃ نماز شب اور وتر کے ایک رکعت ہونیکا بیان **عن** عائشۃ
رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی باللیل احدی عشرۃ
رکعۃ یوتر منہا بواحدۃ فاذا فرغ منہا اضطجع علی شقہ الایمن حتی یاتیہ المؤذن
فیصلی رکعتین خفیفتین **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہمیشہ رات کو گیارہ رکعت پڑھتے اور ایک رکعت اسمین سے وتر کی ہوتی تہی پہر جب پڑھ چکتے داہنی
کروٹ لیٹ جاتے یہانتک کہ موذن آتا تب دو رکعت ہلکی پڑہتے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ
من صلوۃ العشاء وہی التی یدعو الناس العتمۃ الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یسلم بین

باب فی صلوٰۃ الضحیٰ

باب کیفیت صلوٰۃ اللیل و عدد رکعات

كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعت پڑھتے سلام پھیرتے ہر دو رکعت کے بعد اور ایک رکعت وتر پڑھتے پھر جب موذن فجر کی اذان دے چکتا اور ظاہر ہو جاتی اون پر صبح اور موذن آتا کھڑے ہو کر دو رکعت ہلکی ادا کرتے پھر دہنی کروٹ لیٹ جاتے یہانتک کہ موذن تکبیر کہنے کو آتا **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَسَاقَ حَرْمَلَةُ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ وَسَائِرُ الْحَدِيْثِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرٍو سَوَاءً **ترجمہ** ابن شہاب زہری نے اسی اسناد سے روایت کی اور حرملہ نے حدیث روایت کی مثل حدیث اوپر کی اور اسمین صبح کے ظاہر ہو جانے کا ذکر نہین کیا اور نہ موذن کے آنیکا نہ تکبیر کا اور ساری حدیث عمرو کی روایت کے مطابق بیان کی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي آخِرَهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے پانچ اون مین سے وتر ہوتین کہ نہ بیٹھتے مگر اون کے آخر مین **ف** وتر ایک رکعت سے لگا کے گیارہ اور تیرہ رکعتوں تک مسنون اور جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام دیا جائے اور حالانکہ سب رکعتوں کے اخیر مین ایک سلام دینا بھی روا ہے مگر مشہور وہی ہے دو دو رکعت پر سلام **کہا** مسلم نے روایت کی ہم سے ابو بکر نے اون سے عبدہ نے اور روایت کی ہم سے ابو کریب نے دونون نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے اور ابو اسامہ نے سب نے روایت کی ہشام سے اسی اسناد سے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے مع دو رکعت سنت فجر کی **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى

ف ایک رکعت وتر پڑھنے کا بیان

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا

عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّی اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّی اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّی ثَلٰثًا فَقَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ

ترجمہ ابی سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی نماز کو تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑہتے خواہ رمضان ہو یا غیر رمضان چار رکعت ایسی پڑہتے تہے کہ انکا حسن اور طول کچہ نہ پوچہہ پہر چار ایسی ایسی پڑہتے تہے کہ انکا بہی حسن اور طول کچہ نہ پوچہہ پہر تین رکعت پڑہتے تہے (یعنے وتر کی) پہر کہا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ آپ سو جاتے ہیں وتر سے پہلے آپنے فرمایا اے عائشہ میری آنکہیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا **ف** اس حدیث سے استدلال کیا ہی شافعیہ نے اسپر کہ لنبا کرنا قرات کا افضل ہے بہت رکوع اور سجود کرنے سے اور یہ خصائص انبیا سے ہی کہ سونے سے وضو نجاوے اور بعضوں نے اعتراض کیا ہی کہ وادی میں آپ سو گئے تہے اور نماز قضا ہو گئی تہی پہر یہ کیونکر ہو سکتا ہے اور جواب اس کا یوں دیا ہے کہ طلوع ہونا آفتاب کا آنکہوں سے متعلق ہی بخلاف حدث کے کہ وہ قلب سے متعلق ہے عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّی ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّی ثَمَانَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ یُوْتِرُ ثُمَّ یُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَرْکَعَ قَامَ فَرَکَعَ ثُمَّ یُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَۃِ مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ ترجمہ ابی سلمہ نے پوچہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تو انہوں نے فرمایا کہ تیرہ رکعت پڑہتے آٹہ رکعت کے بعد وتر پڑہتے پہر دو رکعت پڑہتے بیٹہکر اور جب ارادہ کرتے رکوع کا کہڑے ہوتے اور رکوع کرتے دو رکعت پڑہتے صبح کی آذان اور تکبیر کے بیچ میں **ف** اس حدیث کے ظاہر سے تمسک کیا ہے اوزاعی اور احمد نے جیسا کہ قاضی نے ان دونوں سے نقل کیا ہی کہ انہوں نے بعد وتر کے دو رکعت بیٹہکر پڑہنے کو مباح کہا ہے اور امام احمد سے یہ بہی مروی ہے کہ میں انکو نہ پڑہتا ہوں نہ منع کرتا ہوں اور امام مالک نے اس کا انکار کیا ہے اور صواب یہ ہی کہ یہ دو رکعتیں آپنے پڑہی ہیں بعد وتر کے بیٹہکر تا معلوم ہو جاوے کہ نماز بعد وتر کے جائز ہی مگر اس پر آپنے ہمیشگی نہیں کی کبہی کیا اور کبہی نہ کیا اور کوئی شخص کَانَ کے لفظ سے دوام نہ خیال کرے اس لیے

کہ یہ لفظ صرف ایک فعل کے وقوع پر دلالت کرتا ہی کہ زمانہ ماضی مین واقع ہوا چنانچہ دوسری روایت مین حضرت عائشہ فرماتی ہین كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ یعنی مین خوشبو لگاتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کہولنے کیوقت قبل طواف افاضہ کے حالانکہ ظاہر ہے کہ حضرت عائشہ کی صحبت کے بعد حضرت نے ایک ہی بار حج کیا یعنے حجۃ الوداع اور بہت روایتون مین وارد ہوا ہے کہ آخر نماز آپکی رات تمین وتر ہوتا پس یقین ہوا کہ یہ دو رکعات کبہی پڑہے ہمیشہ نہین عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا تِسْعَ رَكَعَاتٍ

فیهن

فَاِنَّمَا يُوْتِرُ مِنْهُنَّ ترجمہ ابو سلمہ نے مثل روایت اوپر کی بیان کیا مگر اسمین اتنا ہے کہ نو رکعت پڑہتے تہے وتر اسی مین تہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ

باب منه

اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ اَيْ اُمَّهْ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ ترجمہ عبد اللہ بن ابی لبید نے سنا ابو سلمہ سے کہ وہ گئے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین اور عرض کی کہ اے میری مان خبر دیجیے مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے اور فرمایا انہون نے کہ نماز رمضان وغیرہ مین تیرہ رکعت تہی راتکو

ركعتي الفجر

کہ اسی مین دو رکعتین صبح کی سنت بہی تہی عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَّيُوْتِرُ بِسَجْدَةٍ وَّيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ترجمہ قاسم بن محمد نے کہا سنا مین نے حضرت عائشہ مسلمانون کی مان سے کہ فرماتی تہین کہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو دس رکعت تہی اور ایک رکعت کا وتر اور دو رکعتین فجر کی سنت یہ سب تیرہ رکعتین ہوئین عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ عَمَّا حَدَّثَتْهُ

باب منه

عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ قَالَتْ وَثَبَ وَلَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتْ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَلَا

وَاللّٰهِ مَا قَالَتِ اغْتَسَلَ وَاَنَا اَعْلَمُ مَا تُرِيْدُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الرَّجُلِ
لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ **ترجمہ** ابی اسحاق نے کہا پوچھا مین نے اسود بن یزید سے ان
حدیثون کو جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہون نے سنی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
کے مقدمہ مین تو انہون نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ سو رہتے اول رات مین اور جاگتے
آخر رات مین پہر اگر آپ کو حاجت ہوتی اپنی بیبیون کی سے تو حاجت روا کرتے پہر سو رہتے پہر جب پہلی
اذان ہوتی (یعنے صبح کے وقت کی اذان) تو جہٹ اچہل پڑتے اور قسم ہے اللہ کی کہ انہون نے
یہ نہین کہا کہ کہڑے ہوتے پہر بہاتے اپنے اوپر پانی اور قسم ہے اللہ کی یہ نہین کہا کہ نہاتے یعنے جو لفظ انہون
نے فرمایا وہی مجہے یاد ہے) اور مین خوب جانتا ہون جو آپکی مراد ہے دیہ اس لئے کہا کہ شرم کی بات
ہی) اور اگر جنب نہ ہوتے تو وضو کرتے جیسے لوگ نماز کے لئے وضو کرتے ہین پہر دو رکعت پڑہتے
(یعنے سنت صبح) **عَنْ** اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ صَلٰوتِهِ الْوِتْرَ **ترجمہ** ابی اسحاق
اسود سے راوی ہین وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہون نے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہتے یہانتک کہ آخر مین وتر ہوتا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ وتر کے
بعد دو رکعت بیٹہ کر ہمیشہ نہین پڑہتے تہے جیسا ہم اوپر ذکر کر آئے ہین **عَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ [بَابٌ مِنْهُ]
سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُلْتُ اَيَّ حِيْنٍ كَانَ يُصَلِّيْ فَقَالَتْ كَانَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ
قَامَ فَصَلّٰى **ترجمہ** مسروق نے کہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے عمل کو آپنے فرمایا کہ دوست رکہتے تہے وہ ہمیشہ کے عمل کو پہر مین نے کہا کب نماز پڑہتے تہے کہا جب
سنتے مرغ کی آواز کہڑے ہوکر نماز پڑہتے **ف** مرغ اکثر آدہی رات کے بعد بولنا شروع کرتے
ہین **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اَلْفَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
السَّحَرُ الْاَعْلٰى فِيْ بَيْتِيْ اَوْ عِنْدِيْ اِلَّا نَائِمًا **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین نے فرمایا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے گہر مین یا فرمایا اپنے پاس سوتے پایا (یعنی بعد تہجد سو جاتے) **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فَاِنْ کُنْتُ مُسْتَیْقِظَۃً حَدَّثَنِیْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المؤمنین سے مروی
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنت فجر کی پڑھ چکتے تو مین اگر جاگتی ہوتی مجہہ سے باتین کرتے نہیں
تو سو جاتے **عن** اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِثْلَہٗ **ترجمہ** ابی سلمہ نے بہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی روایت کی **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَاِذَا اَوْتَرَ
قَالَ قُوْمِیْ فَاَوْتِرِیْ یَا عَائِشَۃُ **ترجمہ** حضرت عائشہ مسلمانون کی مان رضی اللہ عنہا فرماتی ہتین کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب نماز تہجد پڑہ لیتے اور وتر بہی پڑہ چکتے تو مجہہ سے فرماتے اٹہو وتر پڑہ لو اے عائشہ **عن**
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ صَلٰوتَہٗ
بِاللَّیْلِ وَھِیَ مُعْتَرِضَۃٌ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاِذَا بَقِیَ الْوِتْرُ اَیْقَظَھَا فَاَوْتَرَتْ **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہتے اور وہ سامنے آڑی لیٹی
رہتین پہر جب وتر رہجاتے حضرت ان کو جگا دیتے وہ وتر پڑہ لیتین **ف** ان روایتون سے معلوم ہوا کہ وتر
آخر شب مین پڑہنا مستحب ہے خواہ آدمی تہجد پڑہے یا نہ پڑہے . . . . . مگر یقین رکہتا ہو کہ مین آخر
شب مین ضرور اٹہون گا **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْتَھٰی وِتْرُہٗ اِلَی السَّحَرِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وتر ساری
رات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہا کرتے یہانتک کہ آخر مین پہونچ گیا سحر کے وقت پر **عن**
عَائِشَۃَ قَالَتْ مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ
وَاَوْسَطِہٖ وَاٰخِرِہٖ فَانْتَھٰی وِتْرُہٗ اِلَی السَّحَرِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اول شب مین اور بیچ مین اور آخر مین سب وقت وتر ادا کیے ہین یہان تک کہ چہوٹا
حصہ آخر کے رات مین بہی **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کُلَّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْتَھٰی وِتْرُہٗ اِلٰی اٰخِرِ اللَّیْلِ **ترجمہ** اسکا جو اوپر گذرا **عن** قَتَادَۃَ عَنْ زُرَارَۃَ
اَنَّ سَعْدَ بْنَ ھِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَرَادَ اَنْ یَّغْزُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ
فَاَرَادَ اَنْ یَّبِیْعَ عَقَارًا بِھَا فَیَجْعَلَہٗ فِی السِّلَاحِ وَالْکُرَاعِ وَیُجَاھِدَ الرُّوْمَ حَتّٰی یَمُوْتَ
فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ لَقِیَ اُنَاسًا مِّنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ فَنَھَوْہُ عَنْ ذٰلِکَ وَاَخْبَرُوْہُ اَنَّ رَھْطًا

ستة ارادوا ذلك في حيوة نبي الله صلى الله عليه وسلم فنهاهم نبي الله صلى الله عليه اسوة حسنة
وسلم وقال أليس لكم فيّ اسوة فلما حدثوه بذلك راجع امرأته وقد كان طلقها
واشهد على رجعتها فأتى ابن عباس رضي الله عنهما فسأله عن وتر رسول الله صلى الله عليه فيسأله
وسلم فقال ابن عباس ألا أدلك على أعلم أهل الأرض بوتر رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال من قال عائشة رضي الله عنها فأتها فسلها ثم ائتني فأخبرني بردها عليك فانطلقت
إليها فأتيت على حكيم بن أفلح فاستلحقته إليها فقال ما أنا بقاربها لأني نهيتها أن تقول قال فأتيها
في هاتين الشيعتين شيئا فأبت فيهما إلا مضيا قال فأقسمت عليه فجاء فانطلقنا
إلى عائشة رضي الله عنها فاستأذنا عليها فأذنت لنا فدخلنا عليها فقالت أحكيم فعرفته فاسألها
فقال نعم فقالت من معك قال سعد بن هشام قالت من هشام قال ابن عامر فترحمت
عليه وقالت خيرا قال قتادة وكان أصيب يوم أحد فقلت يا أم المؤمنين أنبئيني
عن خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ألست تقرأ القرآن قلت بلى قالت
فإن خلق نبي الله صلى الله عليه وسلم كان القرآن قال فهممت أن أقوم ولا
أسأل أحدا عن شيء حتى أموت ثم بدا لي فقلت أنبئيني عن قيام رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقالت ألست تقرأ يا أيها المزمل قلت بلى قالت فإن الله عز وجل افترض
قيام الليل في أول هذه السورة فقام نبي الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه حولا وأمسك
الله تعالى خاتمتها اثني عشر شهرا في السماء حتى أنزل الله عز وجل في آخر هذه السورة
التخفيف فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة قال قلت يا أم المؤمنين أنبئيني عن وتر رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقالت كنا نعد له سواكه وطهوره فيبعثه الله عز وجل ما شاء
أن يبعثه من الليل فيتسوك ويتوضأ ويصلي تسع ركعات لا يجلس فيها إلا في الثامنة
فيذكر الله ويحمده ويدعوه ثم ينهض ولا يسلم ثم يقوم فيصلي التاسعة
ثم يقعد فيذكر الله ويحمده ويدعوه ثم يسلم تسليما يسمعنا ثم يصلي
ركعتين بعد ما يسلم وهو قاعد فتلك إحدى عشرة ركعة يا بني فلما أسن نبي الله صلى
الله عليه وسلم وأخذه اللحم أوتر بسبع وصنع في الركعتين مثل صنيعه الأول فتلك تسع يا بني وكان نبي الله ۳

إذا صلى صلوة أحب أن يداوم عليها وكان إذا غلبه نوم أو وجع عن قيام الليل صلى من النهار ثنتي عشرة ركعة ولا أعلم نبي الله صلى الله عليه وسلم قرء القرآن كله في ليلة ولا صلى ليلة إلى الصبح ولا صام شهرا كاملا غير رمضان قال فانطلقت إلى ابن عباس فحدثته بحديثها فقال صدقت لو كنت أقربها أو أدخل عليها لأتيتها حتى تشافهني به قال قلت لو علمت أنك لا تدخل عليها ما حدثتك حديثها

ترجمہ قتادہ سے مروی ہے کہ زرارہ بن سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اللہ کی راہ مین جہاد کرے اور مدینہ کو آوے اور چاہا کہ اپنے باغ وزمین وغیرہ بیچڈالین اور اس سے ہتیار اور گہوڑے خریدین اور نصاری سے لڑین مرنے کے وقت تک پہر جب مدینہ مین آئے اور مدینہ والون سے ملے انہون نے ان کو منع کیا (یعنے بالکل کاروبار دنیا اور ضروریات بشری چہوڑکر ایسا نہ کرنا چاہیے) اور خبردی کہ چہ آدمیون نے اسکا ارادہ کیا تہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی مین تو آپنے انکو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارے لیے میری راہ اچہی نہین پہر جب لوگون نے ان سے یہ کہا تو انہون نے اپنی بیوی سے رجعت کی (یعنے جسکو طلاق دے دیا تہا) اور ان کو طلاق دے دیا تہا اور ان کی رجعت پر گواہ کرلیا لوگون کو پہر وہ ابن عباس کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وتر کا حال پوچہا انہون نے کہا مین تم کو ایسے شخص کو بتادون کہ جو ساری زمین کے لوگون سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وتر کا حال بہتر جانتا ہے انہون نے کہا وہ کون ہے ابن عباس نے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سو تم انکے پاس جاؤ ان سے پوچہو پہر میرے پاس آؤ اور انکے جواب سے خبردو پہر مین انکے پاس چلا اور حکیم بن افلح کے پاس آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجہے حضرت عائشہ کے پاس لے چلین انہون نے کہا مین ان کے پاس نہین جاتا اس لئے کہ مین نے ان کو روکا تہا کہ وہ ان دونون گروہون کے بیچ مین کچہ نہ بولین (یعنے صحابہ کی آپس کی لڑائیون مین) مگر انہون نے نمانا اور چلی گئین زرارہ نے کہا کہ مین نے حکیم کو قسم دی غرض وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کیطرف چلے اور ان سے اطلاع کی انہون نے اجازت دی اور ہم انکی خدمت مین حاضر ہوئے تب انہون نے فرمایا کیا یہ حکیم ہین انہون نے کہا ہان غرض حضرت عائشہ نے انکو پہچان لیا (یعنے آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ سے) پہر انہون نے فرمایا کہ تمہارے ساتہہ کون ہے حکیم نے کہا میرے ساتہہ سعد بن ہشام ہین انہون نے فرمایا ہشام کون سے حکیم نے کہا عامر کے بیٹے

تب اونپر بہت مہربانی کی اور قتادہ نے کہا وہ جنگ احد مین شہید ہوئے تہے پہر مین نے عرض کی کہ اے مسلمانون کی ماں بہے مجہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق سے خبر دیجیے انہون نے فرمایا تم نے قرآن نہین پڑہا مین نے کہا کیون نہین انہون نے فرمایا حضرت کا خلق وہی تہا جس کا قران مین حکم ہے انہون نے کہا پہر مین نے چلنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ موت کے وقت تک اب کسی سے کوئی چیز نہ پوچہون پہر مجہے خیال آیا تو مین نے عرض کی کہ خبر دیجیے مجہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رات کے اٹہنے سے پہر انہون نے فرمایا کیا تم نے یا ایہا المزمل نہین پڑہی مین نے کہا کیون نہین فرمایا کہ اللہ تعالے نے فرض کیا رات کو کہڑے ہو کر نماز پڑہنے کو اس سورہ کے اول مین پہر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم اور آپکے یار سب رات کو نماز پڑہتے رہے اور اللہ تعالے نے اس سورہ کا خاتمہ بارہ مہینے تک آسمان پر روک رکہا یہانتک کہ اللہ تعالے نے اس سورہ کا آخر اتارا اور اس مین تخفیف فرمائی (یعنے تہجد کی فرضیت معاف کردی مسنون ہونا باقی رہا) پہر ہوگیا رات کا نماز پڑہنا خوشی کا سوا بعد اسکے کہ فرض تہا پہر مین نے عرض کی اے مسلمانون کی ماں خبر دیجیے مجہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وتر کی تب انہون نے فرمایا کہ ہم آپکے لیے مسواک اور وضو کا پانی طیار رکہتے تہے اور اللہ تعالے جب آپ کو چاہتا تہا اٹہا دیتا تہا رات کو پہر آپ مسواک کرتے تہے اور وضو پہر نو رکعت پڑہتے تہے نہ بیٹہتے اس مین مگر آٹہوین رکعت کے بعد اور یاد کرتے اللہ تعالے کو اور اسکی حمد کرتے اور دعا کرتے (یعنے تشہد پڑہتے) پہر کہڑے ہو جاتے اور سلام نہ پہیرتے اور نوین رکعت پڑہتے پہر بیٹہتے اور اللہ کو یاد کرتے اور اسکی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے اور اس طرح سلام پہیرتے کہ ہم کو سنا دیتے (تاکہ سوتے جاگ اٹہین) پہر دو رکعت پڑہتے اسکے بعد بیٹہے بیٹہے بعد سلام کے غرض یہ گیارہ رکعات ہوئی اے میرے بیٹے پہر جب آپ کا سن زیادہ ہوگیا اور بدن مین گوشت آگیا سات رکعت وتر پڑہنے لگے اور دو رکعتین ویسی ہی پڑہتے جیسے اوپر ہم نے بیان کین غرض یہ سب نو رکعتین ہوئین اے بیٹے میرے (یعنے سات وتر و تہجد کی اور دو بعد وتر کے) اور آپ کی عادت تہی کہ جب کوئی نماز پڑہتے اوسپر ہمیشگی کرتے اور جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا کہ رات کو نہ اٹہہ سکتے تو دن کو بارہ رکعت ادا کرتے (یعنے وتر نہ پڑہتے اس سے ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہین) اور مین نہین جانتی کہ کبہی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات مین پڑہ لیا ہو (اس سے یکشبہ قرآن کا بدعت ہونا ثابت ہوا) نہ یہ جانتی ہون کہ ساری

رات آپ نے نماز پڑھی صبح تک (یعنی ذرا بھی نہ سوئے نہ آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ سارا مہینہ روزہ رکھا ہو سوا رمضان
کے پھر مین ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی انہون نے کہا بیشک حضرت
عائشہ نے سچ فرمایا اور کہا کہ اگر مین ان کے پاس جاتا ہوتا تو یہ سب موبہ و رموبہ سنتا زرارہ نے
کہا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہین جاتے ہین تو مین کبھی ان کی بات آپ سے نہ کہتا مسلم
نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن مثنے نے ان سے معاذ نے ان سے ہشام نے جو معاذ کے باپ ہین ان سے
قتادہ نے ان سے زرارہ نے ان سے سعد بن ہشام نے کہ سعد نے طلاق دیا اپنی بیوی کو اور مدینہ گئے
تا کہ اپنی زمین وغیرہ فروخت کرین پھر یہی مضمون بیان کیا اور مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابوبکر بن ابی
شیبہ نے ان سے محمد بن بشر نے ان سے سعید بن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے ان سے زرارہ بن اوفی
ان سے سعد بن ہشام نے کہا سعد نے کہ مین عبداللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان سے وتر کو
پوچھا اور سارا قصہ حدیث کا بیان کیا اور اسی مین یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام
کون ہے انہون نے کہا عامر کے بیٹے انہون نے فرمایا وہ کیا خوب شخص تھے اور عامر شہید ہوئے تھے جنگ
احد مین **فائدہ** اس حدیث مین بہت فوائد ہین اول یہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جو حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ ان سے وتر کا حال پوچھو اس سے معلوم ہوا کہ عالم کو مستحب ہے کہ جب
کوئی شخص اپنے سے زیادہ جانتا ہو تو سائل کو اسکی طرف رجوع کر دے اس مین دین کی خیر خواہی
اور سائل کی بہتری ہے **دوسری** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جو جواب دیا کہ
کہ خلق حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم کا قرآن تھا اس سے علو شان اور وفور علم اور کثرت فہم اور
نکاتِ ثرا درک حضرت ام المومنین کا معلوم ہوتا ہے کہ کتنے بڑے دریا کو ایک کوزے مین کر دیا اور ایسی جامع
تعریف آپ کے خلق کی کر دی کہ سائل کو خیال ہوا کہ اب ساری عمر کسی سے اس بارہ مین سوال نہ کرے
سبحان اللہ کیون نہ ہون آخر محبوبہ محبوب خدا ہین رضی اللہ عنہا وعن اتباعہا وخدامہا تیسری
یہ جو فرمایا کہ تہجد فرض تھا پھر خوشی کا ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ
وسلم پر اور امت پر سب پر نفل ہو گیا مگر امت پر نفل ہونے مین تو اجماع ہے اور نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ
واصحابہ وسلم کے لیے شافعیہ کے نزدیک فرضیت ساقط ہو گئی چوتھی جب تہجد قضا ہوتا صبح کو ادا کرتے
اس سے ثابت ہوا کہ اوراد اور وظائف کی احتیاط ضروری ہے پانچوین ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہ پڑھتے

عن زرارة بن اوفى ان سعد بن هشام كان جارا له فاخبره انه طلق امرأته و اقتص الحديث بمعنى حديث سعيد وفيه قالت من هشام قال ابن عامر قالت نعم المرء كان اصيب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد وفيه فقال حكيم بن افلح اما اني لو علمت انك لا تدخل عليها ما انبأتك بحديثها ترجمہ زرارہ بن اوفے سے روایت ہو کہ سعد بن ہشام ان کے ہمسایہ تھے پس انہون نے خبر دی کہ طلاق دیا انہون نے اپنی بیوی کو اور حدیث بیان کی جیسے سعید کی روایت ہی اس مین یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کون سے ہشام انہون نے کہا عامر کے بیٹے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہان وہ کیا خوب آدمی تھے شہید ہوئے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ احد کے دن اور اس مین یہ بھی ہے کہ حکیم بن افلح نے کہا کہ اگر مین جانتا کہ تم ان کے پاس نہین جاتے تو مین ان کی حدیث تم کو خبر نہ دیتا

باب اذا فاتته صلوة الليل قضى من النهار

عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا فاتته الصلوة من الليل من وجع او غيره صلى من النهار ثنتي عشرة ركعة ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شب کی تہجد جب قضا ہو جاتی کسی درد وغیرہ کے عذر سے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عمل عملا اثبته وكان اذا نام من الليل او مرض صلى من النهار ثنتي عشرة ركعة قالت وما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قام ليلة حتى الصباح وما صام شهرا متتابعا الا رمضان ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اسے ہمیشہ کیا کرتے اور جب رات کو سو جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے اور مین نے نہین دیکھا کہ کبھی آپ ساری رات صبح تک جاگے ہون اور کبھی ایک ماہ برابر روزے نہ رکھے مگر رمضان مین عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن حزبه او عن شيء منه فقرأه فيما بين صلوة الفجر وصلوة الظهر كتب له كانما قرأه من الليل ترجمہ عمر بن خطاب کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

باب صلوة الاوابين

سے جو سو گیا اپنے وظیفہ سے کسی چیز کو چھوڑ کر اور پڑھ لیا اسکو فجر اور ظہر کے بیچ مین تو لکھتا ہے اسکو ایسا کہ گویا پڑھا اس نے رات کو **عن** القاسم الشیبانی ان زید بن ارقم رضی اللہ عنہ رای قوما یصلون من الضحی فقال اما لقد علموا ان الصلوة فی غیر ھذہ الساعة افضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوة الاوابین حین ترمض الفصال **ترجمہ** قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ زید بن ارقم نے لوگون کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا (یعنے ابھی دن خوب نہین چڑھا تھا) تو انہون نے کہا کہ لوگ خوب جان چکے ہین کہ نماز اسکے سوا اور گھڑی مین افضل ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز رجوع کرنے والون بندون کی جب ہے کہ اونٹ کے بچے انکے پیر گرم ہو جاوین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ چاشت دن چڑھے پڑھنا افضل ہے اگرچہ طلوع شمس سے زوال تک جائز ہے مگر عمدہ وقت یہی ہے کہ دھوپ سے ریت گرم ہو جاوے اور اونٹ کے بچون کے پیر جلنے لگین اور اسی کو صلوة الاوابین بھی کہتے **عن** زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اھل قباء وھم یصلون فقال صلوة الاوابین اذا رمضت الفصال **ترجمہ** زید بن ارقم کے بیٹے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قبا والون کیطرف اور دیکھا کہ وہ لوگ نماز پڑھتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ صلوة الاوابین کا وقت جب ہے کہ اونٹ کے بچون کے پیر جلنے لگین

باب صلوة اللیل مثنی مثنی والوتر رکعة من آخر اللیل

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوة اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعة واحدة توتر لہ ما قد صلی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے پھر جب خیال ہو کہ صبح ہو چلی تو ایک رکعت پڑھ لے کہ وہ طاق کر دے گی ساری نماز جو اس نے پڑھی **عن** سالم عن ابیہ رضی اللہ عنہ ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوة اللیل فقال مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فاوتر برکعة **ترجمہ** سالم اپنے باپ سے راوی ہین کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپنے فرمایا دو دو رکعت پڑھ پھر جب صبح سے ڈرے تو ایک رکعت وتر ادا کر **عن** عبداللہ بن عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہما انہ قال قام رجل فقال یا رسول اللہ کیف صلوٰۃ اللیل قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدۃ **ترجمہ** عبد
اللہ بن عمر نے کہا ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی کہ نماز شب کیونکر ہے آگے مضمون وہی
ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا بینہ وبین السائل
فقال یا رسول اللہ کیف صلوٰۃ اللیل قال مثنیٰ مثنیٰ فاذا خشیت الصبح فصل
رکعۃ واجعل اخر صلوتک وترا ثم سالہ رجل علی راس الحول وانا بذلک المکان
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا ادری ھو ذلک الرجل او رجل اخر فقال لہ مثل
ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اور مین
اسکے اور حضرت کے بیچ مین تھا اس نے عرض کی ای رسول اللہ کی رات کی نماز کیونکر ہے آپ نے فرمایا دو دو
رکعت پھر جب تجھے ڈر ہو صبح کا تو ایک رکعت پڑھ لے اور اخیر نماز کے وتر ادا کر پھر پوچھا ایک سال
کے بعد اور مین حضرت کے پاس اسیطرح تھا یعنے دونون کے بیچ مین) اسی شخص نے یا اور کسی نے
پھر بھی آپ نے مثل اسی کے فرمایا **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سال رجل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثلہ ولیس فی حدیثہما ثم سالہ رجل علی
راس الحول وما بعدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ایک شخص نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے اور ذکر کی حدیث دونون راویون نے مثل اوپر کی حدیث کی مگر انکی روایت مین سال بھر کے
بعد پھر پوچھنے کا ذکر اور اس کے بعد کا نہین **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی عنہما نے کہا کہ
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وتر صبح کے آگے پڑھ لیا کرو **عن** نافع ان ابن عمر رضی اللہ
عنہما قال من صلی من اللیل فلیجعل اخر صلوتہ وترا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یامر بذلک **ترجمہ** نافع نے کہا کہ ابن عمر نے کہا جو رات کو نماز پڑھے تو وتر کو
سب کے آخر مین ادا کرے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی حکم فرماتے تھے **عن** ابن
عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا اخر صلوتکم باللیل وترا **ترجمہ**
عبد اللہ نے وہی مضمون حضرت سے روایت کیا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا قَبْلَ الْفَجْرِ كَذَلِكَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُمْ
ترجمہ ہی جاوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ
ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے وتر ایک رکعت ہے اخیر رات مین عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ ترجمہ ہی جاوپر گذرا عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ سَأَلْتُ
ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ ترجمہ ابی مجلز نے
کہا مین نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا وتر کو تو انہون نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
باب منه
وسلم سے کہ وہ ایک رکعت ہے آخر شب مین عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلًا نَادَى
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أُوتِرُ صَلَاةَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلَّى فَلْيُصَلِّ مَثْنَى مَثْنَى فَإِنْ أَحَسَّ أَنْ يُصْبِحَ سَجَدَ سَجْدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى ترجمہ
عبداللہ بن عمر نے لوگون سے بیان کیا کہ ایک شخص نے پکارا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اور آپ مسجد مین تھے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کیونکر طاق کرون مین اپنی رات کی نماز
کو آپ نے فرمایا جو نماز پڑہے دو دو رکعت پڑہتا رہے پھر جب صبح کی بہنک پاوے ایک
رکعت پڑہ لیوے کہ وہ سب کو طاق کر دے گی **فائدہ** ان حدیثون سے ایک رکعت
وتر پڑہنا ثابت ہوا جیسا کہ مذہب شافعیہ کا اور اکثر محدثین کا اور یہ حدیثین حجت ہین حنفیہ پر
اور ثابت ہوا کہ آخر شب مین وتر پڑہنا مستحب ہے عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قُلْتُ أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أُطِيلُ فِيهِمَا
الْقِرَاءَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى
وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ قَالَ إِنَّكَ لَضَخْمٌ أَلَا
تَدَعُنِي أَسْتَقْرِي لَكَ الْحَدِيثَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ
اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ
قَالَ خَلَفٌ أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلَاةً ترجمہ انس بن
سیرین نے کہا مین نے ابن عمر سے پوچھا مجھے خبر دیجئے دو رکعتون سے جو صبح کی نماز سے پہلے ہین ادس
مین قراءت طویل پڑہتا ہون عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رات

کو دو دو رکعت پڑہا کرتے تہے اور وتر ایک رکعت پڑہتے تہے ابن سیرین نے کہا مین یہ نہین پوچہتا
عبد اللہ نے کہا تم موٹے آدمی ہو (یعنے موٹے عقل والے کہ بیچ مین بول اُٹہے) مجہے فرصت تو دے
کہ مین پوری حدیث تم سے بیان کرتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو دو دو رکعت پڑہتے
تہے اور وتر ایک رکعت ادا کرتے تہے اور دو رکعت قبل فرض صبح کے ایسے وقت پڑہتے کہ تکبیر ان
کے کان مین ہوتی (یعنے قریب تکبیر پڑہتے اور ظاہر ہے کہ اسوقت نماز جو ہوگی نہایت خفیف ہوگی)
خلف نے اپنی روایت مین ارأیت کہا اور نماز کا ذکر نہین کیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ
سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بِمِثْلِہٖ وَزَادَ یُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ وَفِیْہِ
فَقَالَ بَہْ بَہْ اِنَّکَ لَضَخْمٌ **ترجمہ** انس بن سیرین نے کہا مین نے ابن عمر سے پوچہا
اور مثل اوپر کی روایت کے بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ وتر ایک رکعت پڑہی آخر شب مین اور
اس مین یہ بہی ہے کہ ٹہیر و ٹہیر و تم موٹے آدمی ہو **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یُحَدِّثُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا رَاَیْتَ اَنَّ الصُّبْحَ
یُدْرِکُکَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ فَقِیْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مَا مَثْنٰی مَثْنٰی قَالَ اَنْ ن فقیل
تُسَلِّمَ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے پہر جب تجہے معلوم ہو کہ صبح آن پہنچی تو ایک رکعت وتر پڑہ لے
پہر ابن عمر سے پوچہا کہ دو دو رکعت کے کیا معنے ہین انہون نے کہا ہر دو رکعت کے بعد سلام
پہیرا جاوے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا ١ ابی سعید الخدری
قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا وتر پڑہو صبح سے پہلے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَخْبَرَہُمْ اَنَّہُمْ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ **ترجمہ** ابو سعید نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے جب آپ سے وتر کو پوچہا کہ وتر پڑہ لیا کرو صبح سے پہلے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا یَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ اَوَّلَہٗ وَ
مَنْ طَمِعَ اَنْ یَّقُوْمَ اٰخِرَہٗ فَلْیُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّیْلِ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَشْہُوْدَۃٌ
وَذٰلِکَ اَفْضَلُ وَقَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ مَحْضُوْرَۃٌ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ

صلعم نے فرمایا جسکو خوف ہو کہ آخر شب مین نہ اٹھیگا تو وتر پڑہ لے اول شب مین یعنے بعد عشا کی اور جسکو
آرزو ہو کہ اٹھے گا آخر شب مین تو چاہیے کہ وتر پڑہے آخر شب مین اسلیے کہ نماز آخر شب کی ایسی ہے کہ اسمین
فرشتے حاضر ہوتے ہین اور وہ افضل ہے اور ابو معاویہ نے محضورہ کہا معنے دونون کے ایک ہین عَنْ
جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّكُمْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ
ثُمَّ لْيَرْقُدْ وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَاِنَّ قِرَاءَةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَّذٰلِكَ
اَفْضَلُ ترجمہ جابر نے کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوی ڈرے کہ اٹھہ نہ سکیگا
آخر رات مین پس چاہیے کہ وتر پڑہلیوے پھر سو جاوے اور جسکو یقین ہو رات کو اٹھنے کا وہ وتر پڑہے آخر
رات مین اسلیے کہ قرارت آخر رات کی ایسی ہے کہ اس مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور یہ افضل ہے عَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نمازون مین بہتر وہ ہے جسمین دیر تک کھڑا رہنا ہو
عَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ
ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون سی نماز افضل ہے کہا جس مین دیر تک
کھڑا رہنا ہو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِي
اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللهَ خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا
اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سنا نبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے رات مین ایک گھڑی ایسی ہے کہ اسوقت مسلمان آدمی جو اللہ تعالے سے دنیا اور
آخرت کی خیر مانگے اللہ تعالے اسکو عطا کرے اور یہ ہر رات مین ہوتی ہے عَنْ جَابِرٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا
عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رات مین ایک گھڑی ہوتی کہ اسوقت بندہ مسلمان اللہ تعالے سے جو مانگے وہ
اسے دیوی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ
فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ وَمَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ

بَابٌ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

بَابٌ فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُسْتَجَابٌ فِيْهَا الدُّعَاءُ

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَالْاِجَابَةِ فِيْهِ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوترتا ہے پروردگا ہمارا برکت والا بلند
ذات والا ہر رات دنیا کے آسمان پر جبکہ رہ جاتی ہے اخیر کی تہائی رات اور فرماتا ہے کون ہے کہ مجھ سے
دعا کرے میں قبول کرون کون ہے کہ مجھ سے مانگے میں اسکو دون کون ہے کہ مجھ سے بخشش چاہے میں
اسے بخشون عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِيْ ثُلُثُ اللَّيْلِ
الْاَوَّلُ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ
فَاُعْطِيَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيْءَ الْفَجْرُ
ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالی
آسمان دنیا کی طرف ہر رات مین جب تہائی رات اول کی گذر جاتی ہے اور فرماتا ہے
مین بادشاہ ہون کون ہے جو مجھے دعا کرے کہ مین قبول کرون کون ہے کہ مجھ سے مانگے کہ مین
اسے دون کون ہے کہ مجھ سے مغفرت مانگے کہ مین اسے بخشون غرض ایسا ہی فرماتا رہتا ہے کہ
صبح روشن ہو جاوے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ اَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى
السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطٰى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهٗ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ
يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب آدہی رات یا دو تہائی گذر جاتی ہے اترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات والا دنیا کے آسمان
کی طرف اور فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے کہ وہ اللہ تعالے اسکو دیوے کوئی دعا کرنیوالا ہے کہ اوس
کی دعا قبول کی جاوے کوئی بخشش چاہنے والا ہی کہ وہ بخشا جاوے یہان تک کہ صبح ہو
جاتی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ اَوْ لِثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ
فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ اَوْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يُقْرِضُ
غَيْرَ عَدِيْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالی برکت والا آسمان دنیا کیطرف آدہی رات کو یا پچھلی تہائی رات

کو اور فرماتا ہے کون مجہسے دعا کرتا ہے کہ مین قبول کرون اور کون مجہسے سوال کرتا ہے کہ مین اسے دون
پہر فرماتا ہے کون قرض دیتا ہے اسکو جو کبہی فقیر نہ ہوگا نہ کسیپر ظلم کریگا **عَنْ** سَعْدِ
بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا
ظَلُوْمٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اگر کچہہ زیادتی ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ نَزَلَ اِلَى السَّمَاۤءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ
هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ ترجمہ ابو سعید اور ابوہریرہ
نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی مہلت دیتا ہے یہانتک کہ جب تہائی رات کی گذر
جاتی ہے اترتا ہے دنیا کے آسمان پر اور فرماتا ہے کون ہے جو مغفرت مانگے کون ہے جو توبہ کرے
کون ہے جو کچہہ مانگے کون ہے جو دعا کرے یہی فرماتا رہتا ہے یہانتک کہ فجر ہو جاتی ہے **ف**
ان سب احادیث صحیحہ سے اترنا پروردگار کا ہر شب جو ایک صفت فعلی ہے اس تعالی شانہ کی ثابت
ہوئی اور اس کے ظاہر معنے پر بلا کیف ایمان لانا سلف کا عقیدہ ہی اور یہ تاویل کہ اسکی رحمت
اترتی ہے یا اس کے فرشتے یہہ تاویلات باطلہ دوراز کار ہین اسلیے کہ کوئی فرشتہ وغیرہ
نہین کہہ سکتا کہ مجہہ سے جو مانگو سو دون جو دعا کرو قبول کرون یہ خاص اس تعالی کی ذات مقدس کو
لائق ہے نہ اوسکی کسی صفت کو یہ سخن نکل سکتا ہے نہ کسی مخلوق سے اور صحابہ سے اور تابعین اور ائمہ
دین اور اکابر محدثین کا ان سب صفات مین جیسے اترنا چڑہنا آنا ہنسنا تعجب کرنا استوا غصہ کرنا رحم
کرنا جو احادیث صحیحہ مین یا آیات قرآنیہ مین وارد ہوئے ہین یہی مذہب ہے کہ اسکے ظاہر معنے پر ایمان
لانا اور کیفیت اسکی اللہ کو سونپنا اور قرض دینے سے مراد صدقہ ہے اسکو فضل کی راہ سے قرض فرمایا اور
اکثر ان سب حدیثون سے بڑی فضیلت آخر شب کی ظاہر ہوئی اور دعا کا قبول ہونا اور مسئول کا ملنا اور
رحمت کا جوش اور قبولیت کا خروش اور الطاف کا زور اور رحمتون کا شور ثابت ہوتا ہے **عَنْ** اَبِيْ
اِسْحَاقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ مَنْصُوْرٍ اَتَمُّ وَاَكْثَرُ ترجمہ ابی اسحاق سے بہی یہ روایت
کی ہے اسی اسناد سے مگر حدیث منصور کی پوری اور بڑی ہے **بَابُ** التَّرْغِيْبِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ وَ
هُوَ التَّرَاوِيْحُ تراویح کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

باب کی مینہ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو رات کو رمضان کی نماز پڑہے ایمان اور ثواب کی راہ سے اس کے گناہ بخشے جاوینگے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ فِیْهِ بِعَزِیْمَةٍ فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ کَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰی ذٰلِكَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان مین تراویح پڑہنے کی ترغیب دیتے بغیر اس کے کہ تاکید سے حکم کرین یارون کو اور فرماتے جو نماز پڑہے رمضان مین ایمان کے درست کرنے کو اور ثواب حاصل کرنے کو بخشے جاوینگے اسکے اگلے گناہ پہر انتقال فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور یہی طریقہ رہا پہر ابوبکر کی خلافت مین بہی یہی طریقہ رہا پہر حضرت عمر رضی اللہ کی شروع خلافت مین بہی یہی طریقہ رہا یعنے جس کا جی چاہتا رات کو نماز پڑہتا) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ترجمہ ابوہریرہ نے لوگون سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ رکھا ایمان اور ثواب کی نظر سے بخشے جاوینگے اسکے اگلے گناہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَّقُمْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَیُوَافِقُهَا اُرَاهُ قَالَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ ترجمہ ابوہریرہ نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شب قدر مین جاگتا عبادت کرتا ہے اور جان لے یہ کہ شب قدر ہے گمان کرتا ہون مین کہ آپ نے فرمایا کہ ایمان اور ثواب کی نظر سے وہ بخشا جاوے گا عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَصَلّٰی بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰی مِنَ الْقَابِلَةِ فَکَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّیْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَیْکُمْ اِلَّا اَنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یُّفْرَضَ عَلَیْکُمْ قَالَ وَذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ ترجمہ

آخر تک کتاب الصلاۃ فی القعدتین

٦٠

باب ما جاء فی فضل صلوٰۃ رمضان

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی مسجد مین ایک رات اور آپ کے ساتہہ چند لوگ تہے پہر دوسرے دن زیادہ لوگ ہو گئے پہر تیسری یا چوتہی رات تو لوگ بہت جمع ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکیطرف نہ نکلے پہر جب صبح ہوئی آپ نے فرمایا مین تمہارا حال دیکہتا تہا اور مین نہ نکلا مگر اسوجہ سے کہ مجہے خوف ہوا کہ (یہ نماز تراویح) کہین تم پر فرض ہو جاوے

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُوْنَ ذٰلِكَ فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يَقُوْلُوْنَ الصَّلٰوةَ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَاْنُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا

ترجمہ عروہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے رات کو اور مسجد مین نماز پڑہی اور چند لوگون نے آپکے ساتہہ نماز ادا کی پہر صبح لوگ اس کا ذکر کرنے لگے اور دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی نکلے پہر آپکے ساتہہ نماز ادا کی اور لوگ اسکا ذکر کرنے لگے صبح کو پہر تیسری رات مین مسجد والے لوگ بہت ہوئے اور حضرت نکلے اور آپکے ساتہہ لوگون نے نماز ادا کی پہر جب چوتہی رات ہوئی مسجد لوگون سے بہر گئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ نکلے پہر لوگ پکارنے لگے نماز نماز اور آپ نہ نکلے یہانتک کہ صبح کی نماز کو آئے پہر جب نماز پڑہ چکے لوگون کی طرف مونہ کیا اور تشہد پڑہا اور کہا بعد حمد و صلوۃ کے معلوم ہو کے تمہارا حال مجہپر کچہہ پوشیدہ نہ تہا آج کی رات مگر مین نے خوف کیا کہ تمپر فرض ہو جاوے نماز رات کی اور تم اس کے ادا سے عاجز ہو جاؤ **فائدہ** ان سب حدیثون سے فضیلت رمضان مین رات کی نماز کی ظاہر ہوئی اور ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی تین روز تراویح

جماعت سے پڑہی جماعت بہی سنت ہئی اور عدد رکعات کو وہی مسنون ہین جو حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے مروی ہین کہ آٹھ رکعت سے رمضان وغیرہ مین زیادہ نہ پڑہتے تہے اور اگر اس سے
زیادہ پڑہے تو مباح ہے اور ان سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ نوافل جماعت سے جائز ہین بلکہ عید کسوف استسقاء
مین جماعت اولی ہے اور جماعت کے سوا مسجد مین ہی نوافل کا روا ہونا ثابت ہوا اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ اقتدا
اسکی روا ہی جسکی امامت کی امام نے نیت نہ کی ہو اور صحیح ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جب کسی کام مین مصلحت اور
مفسدہ دونون جمع ہون تو اسکا ترک اولی ہے جیسے آپنے تراویح بخوف فرض ہوجانے کے ترک کردی اور پہر آپ
نے اپنی ترک کی وجہہ بیان کردی کہ یارون کا دل خوش ہوجائے اور خطبہ مین تشہد اور اما بعد کا لفظ کہا کہ یہہ دونو مسنون ہین **بَابُ** التَّرْغِيبِ
الاَكِيدِ اِلٰی قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَدَلِيلِ مَنْ قَالَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ شب قدر
مین نماز اور ستائیسوین کو شب قدر ہونے کا بیان **عَنْ** زِرٍّ قَالَ سَمِعْتُ اُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ وَقِيلَ لَهُ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَنْ قَامَ السَّنَةَ
اَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ اُبَىٌّ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ يَحْلِفُ مَا يَسْتَثْنِي
وَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ اَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي اَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَاَمَارَتُهَا اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ
يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا **ترجمہ** زر سے روایت ہی کہ سنا مین نے ابی بن کعب سے اور
ان سے کہا گیا کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین کہ جو سال بہر تک جاگے اسکو شبقدر ملی ابی نے کہا قسم ہے
اس اللہ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہین ہی کہ بیشک شب قدر رمضان مین ہے اور وہ قسم کہاتے تہے
اور انشاء اللہ تعالی نہین کہتے تہے (مطلب یہ کہ اپنی قسم پر یقین تہا کہ سچی ہے) اور کہتے تہے قسم
ہے اللہ کی مین خوب جانتا ہون کہ وہ کون سی رات ہی وہ وہی رات ہی جس مین حکم کیا ہم کو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جاگنے کا وہ وہ رات ہے جس کی صبح کو ستائیسوین
تاریخ ہوتی ہے اور نشانی شب قدر کی یہ ہے کہ اسکی صبح کو سورج نکلتا ہے اور اس مین
شعاع نہین ہوتی ۔ **عَنْ** اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ اُبَىٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ
اللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُهَا وَاَكْثَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَاِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْحَرْفِ

بَابُ الْاَمْرِ بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

اَكْبَرُ

هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا
صَاحِبٌ لِي عَنْهُ ترجمہ ابی نے کہا واللہ میں لیلۃ القدر کو جانتا ہون کہ وہ اسی رات مین
ہے کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جاگنے کا اور وہ ستائیسوین رات ہی اور شعبہ کو اس
بات مین شک ہی کہ کہا ابی نے حکم کیا جس رات ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور کہا شعبہ نے
کہ یہ بات مجھسے میرے ایک رفیق نے بیان کی عبدہ کیطرف سے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھسے عبید
اللہ بن معاذ نے ان سے انکے باپ نے اون سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کی اور نہیں
ذکر کیا شعبہ کے شک کرنیکا اور اسکے بعد کا **فائدہ** بیان شبقدر کا آگے مفصل آویگا انشاء اللہ تعالے

بَابُ صَلوٰةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُعَائِهِ بِاللَّيْلِ باب نماز اور دعائے شب کا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ
وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوئَيْنِ وَ
لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ
أَنْتَبِهُ لَهُ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ
فَتَتَامَّتْ صَلوٰةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَآذَنَهُ بِالصَّلوٰةِ
فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي
بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي
نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَعَظِّمْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعًا فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ
بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَ
شَعْرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا ایک رات مین اپنی خالہ
میمونہ کے پاس رہا (اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تہجد دیکہین) اور نبی صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم اٹھے رات کو اور اپنی قضا حاجت کو گئے پھر موںھ اور ہاتھ دھویا پھر سو رہے پھر اٹھے اور مشک
کے پاس آے اور اسکا بندھن کھولا پھر وضو کیا دو وضوون کے بیچ کا یعنے نہ بہت مبالغہ کا نہ بہت ہلکا

اور زیادتی نہین گرایا اور پورا وضو کیا پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہی اور مین بہی اٹہا اور انگڑائی لی کہ کہین حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نہ جانین کہ یہ ہمارے حال دیکہنے کے لئے ہوشیار تہا اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ
کو حضرت کے ساتہہ علم غیب کا عقیدہ نہ تہا جیسے اب جاہلون کو انبیاء اولیا کے ساتہہ ہے) اور مین نے وضو کیا
اور آپ کی بائین طرف کہڑا ہوا اور آپنے میرا ہاتہہ پکڑ کر گہما کے اپنی داہنی طرف کہڑا کر لیا (اس سے معلوم
ہوا کہ ایک مقتدی ہو تو داہنی طرف امام کے کہڑا ہو) غرض پوری ہوئی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی رات کو تیرہ رکعت پہر آپ لیٹ رہے اور سو گئے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ کی عادت
ہی کہ جب سو جاتے تہے خراٹے لیتے تہے پہر بلال آئے اور آپکو نماز صبح کے لئے آگاہ کیا اور آپ اٹہے
اور نماز صبح ادا کی اور وضو نہین کیا اور آپ کی دعا مین یہ لفظ تہے اللہم سے عظم لے نور تک یعنے یا اللہ
کردے میرے دل مین نور اور آنکہہ مین نور اور کان مین نور اور داہنے میرے نور اور بائین میرے
نور اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور آگے میرے نور اور پیچہے میرے نور اور بڑا دے
میرے لیے نور کریب نے جو راوی حدیث ہین کہا ہے کہ سات لفظ اور فرمائے تہے کہ وہ میرے دل مین
ہین (یعنے سوتہہ پر نہین آتے اس لئے کہ مین بہول گیا) پہر ملاقات کی مین نے بعض اولاد عباس
سے انہون نے مجہسے بیان کیا کہ وہ لفظ یہ ہین اور ذکر کیا کہ میرا پٹہا اور میرا گوشت اور میرا لہو اور میرے
بال اور میری کہال اور دو چیزین اور ذکر کین (یعنے ان سب مین حضرت نے نور مانگا) عَنْ كُرَيْبٍ
مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ
اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَ
اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ
الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ
ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ

ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ **ترجمہ** کریب جو غلام آزاد ابن عباس کے ہین انکو ابن عباس نے خبر دی کہ وہ ایک رات میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہے جو مسلمانون کی مان اور ان کے خالہ ہین ابن عباس نے کہا کہ مین تکیے کے چوڑان مین لیٹا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی صاحبہ اس کی لنبان پر سر رکھہ کر لیٹے اور حضرت سو رہے یہان تک کہ آدہی رات ہو گئی یا اس سے کچھہ پہلے جاگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نیند کا اثر اپنے ہاتہون سے پونچھنے لگے اپنے مونہہ پر سے (اسکا استحباب ثابت ہوا) پھر پڑہی دس آیتین سورہ آل عمران کی آخر کی (ان آیتون کا پڑہنا ہی مستحب ہوا اسوقت پر) پہر گئے ایک پرانی مشک کے پاس اور اس سے وضو کیا اور خوب وضو کیا پہر نماز پڑہنے کھڑے ہوئے ابن عباس نے کہا پہر مین بہی اٹہا اور ویسا ہی کیا جیسا آپ نے کیا تہا (یعنے آیتون کا پڑہنا وضو کرنا نیند کا اثر منہ سے پونچہنا) پھر گیا مین اور آپ کے بازو پر کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سیدہا ہاتہہ میرے سر پر رکہا اور میرا داہنا کان پکڑا اسکو مروڑتے تھے (تاکہ بچے کو نیند نہ آجائے) پہر دو رکعت پڑہی پہر دو پہر دو پہر دو پہر دو پہر دو پہر دو پہر وتر پڑہے پہر لیٹ رہے یہانتک کہ مؤذن آیا اور آپ اٹھے اور ہلکی دو رکعتین پڑہین پہر نکلکر صبح کے فرض ادا کیے **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دو دو رکعت پر سلام دینا افضل ہے اور وتر مین بہی دو رکعت الگ اور ایک رکعت الگ پڑہنا اور بیچ مین سلام دینا چاہیے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا بخلاف حنفیہ کے اور ثابت ہوا جواز مؤذن کے امام کے پاس آنیکا تاکہ نماز سے آگاہ کرے اور ہلکا پڑہنا سنت صبح کا اور تہجد مع وتر تیرہ رکعت ادا کرنا اور اس مین اختلاف ہے فقہا کا بعض نے کہا ہے کہ کامل وتر تیرہ رکعت ہے اور بعضون نے گیارہ رکعت کہا **عن** مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى شَجْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّاَ وَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ اِلَّا قَلِيْلًا ثُمَّ حَرَّكَنِيْ فَقُمْتُ وَسَائِرُ الْحَدِيْثِ نَحْوُ حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** مخرمہ بن سلیمان نے بہی اسی اسناد سے یہ روایت کی ہے اسمین اتنا مضمون زیادہ ہے کہ پہر ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانی مشک کی طرف اور مسواک کی اور وضو کیا اور پورا وضو کیا مگر پانی

بہت گم گرا یا پہر مجہے بلایا تو مین اٹہا اور باقی روایت مثل روایت مالک کے ہے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی

عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ مین ایک دن میمونہ ام المؤمنین جو بی بی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انکے گہر سویا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی وہین تہے پہر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہڑے ہو کر نماز پڑہی اور مین آپ کی بائین طرف کہڑا ہوا سو مجہے پکڑ کر داہنی طرف کر لیا اور اس رات تیرہ رکعت پڑہی پہر سو رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے اور آپ کی عادت تہی جب سوتے خراٹے لیتے پہر آپ کے پاس مؤذن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑہی اور وضو نہین کیا عمرو نے کہا مین نے یہ حدیث بکیر سے بیان کی تو انہون نے کہا کریب نے بہی مجہہ سے بیان کی ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لَهَا إِذَا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْقِظِينِي فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي قَالَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ احْتَبَى حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفَسَهُ رَاقِدًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا مین ایک رات رہا اپنی خالہ میمونہ بنت حارث کے گہر اور مین نے ان سے کہا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹہین تو مجہے جگا دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹہے اور مین آپ کی بائین طرف کہڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتہہ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور جب مین ذرا اونگہہ جاتا تو آپ میرے کان کو پکڑ لیتے پہر گیارہ رکعت پڑہی پہر آپ لیٹ رہے یہان تک کہ مین آپکے خراٹے سونے کی سنتا تہا پہر جب فجر ہوئی تو آپ نے دو

باب منه

رکعت ہلکی پڑہی **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ بات عند خالتہ میمونۃ رضی اللہ عنہا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فتوضأ من شن معلق وضوءا خفیفا قال وصف وضوءہ وجعل یخففہ ویقللہ قال ابن عباس فقمت وصنعت مثل ما صنع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جئت فقمت عن یسارہ فاخلفنی فجعلنی عن یمینہ فصلی ثم اضطجع فنام حتی نفخ ثم اتاہ بلال رضی اللہ عنہ فاذنہ بالصلوۃ فخرج فصلی الصبح ولم یتوضأ قال سفیان وھذا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ لانہ بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنام عیناہ ولا ینام قلبہ **ترجمہ**

فصنعت

عبد اللہ بن عباس ایک رات اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات سے اُٹھے اور وضو کیا ایک پرانی مشک سے ہلکا وضو پھر بیان کیا ان سے وضو کا کہ وہ بہت ہلکا تہا اور تہوڑے سے پانی سے کیا تہا ابن عباس نے کہا مین کہڑا ہوا اور مین نے وہی کیا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہر نماز پڑہی اور لیٹ رہے اور سو گئے یہانتک کہ خرانٹے لینے لگے پہر بلال آئے اور آپ کو نماز کے لئے آگاہ کیا اور نکلے اور صبح کی نماز پڑہی اور وضو نہین کیا سفیان نے کہا کہ یہہ (یعنے سونے سے وضو نہ ٹوٹنا) خاصہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اسلیے کہ ہم کو پونچا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکہین سو جاتی تہین اور دل نہ سوتا تھا **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بت فی بیت خالتی میمونۃ فبقیت کیف یصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقام فبال ثم غسل وجھہ وکفیہ ثم نام ثم قام الی القربۃ فاطلق شناقھا ثم صب فی الجفنۃ او القصعۃ فاکبہ بیدہ علیھا ثم توضأ وضوءا حسنا بین الوضوئین ثم قام یصلی فجئت فقمت الی جنبہ فقمت عن یسارہ قال فاخذنی فاقامنی عن یمینہ فتکاملت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث عشرۃ رکعۃ ثم نام حتی نفخ وکنا نعرفہ اذا نام بنفخہ ثم خرج الی الصلوۃ فصلی فجعل یقول فی صلوتہ وفی سجودہ اللھم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا وامامی نورا وخلفی نورا وفوقی نورا وتحتی نورا واجعل لی نورا او قال واجعلنی نورا ترجمہ

باب منه

عبداللہ بن عباس نے کہا مین ایک رات رہا اپنی خالہ میمونہ کے گہر اور خیال رکھتا تہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کیونکر نماز پڑہتے ہین اور آپ اٹہے اور پیشاب کیا اور مونہ دہویا اور دونون ہتیلیان دہوئین پہر سو رہے پہر اٹہے اور مشک کے پاس گئے اور اسکا بندہن کھولا اور کٹہرے یا بڑے پیالے مین پانی ڈہالا اور اسکو اپنے ہاتہہ سے جہکایا اور وضو کیا بہت اچہا دو وضوون کے بیچ کا یعنی نہ بہت ہلکا نہ مبالغہ کا) پہر کہڑے ہوے نماز پڑہنے لگے پہر مین بہی آیا (یعنے وضو کر کے) اور ان کے بازو بائین طرف کہڑا ہوا تو مجہہ کو پکڑا اور داہنی طرف کہڑا کیا پہر پوری نماز آپ کی تیرہ رکعت ہوئی پہر سو گئے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے اور ہم آپ کے سو جانے کو خراٹے ہی سے پہچانتے تہے پہر نماز کو نکلے اور نماز پڑہی اور اپنی نماز مین یا سجدے مین کہتے تہے یا اللہ کر دے میرے دل مین نور اور میرے کان مین نور اور میرے آنکہہ مین نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائین نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچہے نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور کر دے میرے لیئے نور یا کہتے مجہے نور کر دے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ غُنْدَرٍ وَقَالَ وَاجْعَلْنِي نُوْرًا وَلَمْ يَشُكَّ ترجمہ ابن عباس سے وہی مضمون مروی ہے جیسا غندر سے ابہی اوپر مروی ہوا مگر اس مین یہ ہے یا اللہ مجہے نور کر دے اور اس مین راوی نے شک نہین کیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا فَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرَى فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا هُوَ الْوُضُوْءُ وَقَالَ أَعْظِمْ لِي نُوْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَاجْعَلْنِي نُوْرًا ترجمہ ابن عباس سے وہی مضمون جو اوپر گذرا بیان کیا مگر منہ اور ہتہیلیان دہونے کا ذکر نہین کیا صرف اتنا کہا کہ پہر آپ مشک کے پاس آئے اور اسکا بندہن کہولا پہر درمیان دونون وضوون کے وضو کیا پہر اپنے خوابگاہ پر آئے اور سوئے پہر کہڑے ہوئے دوسری دفعہ اور مشک کے پاس آئے اور اس کا بندہن کہولا اور وضو ایسا کیا کہ وضو ہی تہا اور دعا مین یہ کہا یا اللہ بڑا دے مجہے نور اور واجعلنی نورا کا لفظ نہین کہا عَنْ كُرَيْبٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بَاتَ لَیْلَۃً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْقِرْبَۃِ فَسَکَبَ مِنْہَا فَتَوَضَّأَ وَلَمْ یُکْثِرْ مِنَ الْمَآءِ وَلَمْ یُقَصِّرْ فِی
الْوُضُوْءِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ قَالَ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَتَئِذٍ
تِسْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً قَالَ سَلَمَۃُ حَدَّثَنِیْہَا کُرَیْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْہَا ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ
کَلِمَۃً قَالَ سَلَمَۃُ حَدَّثَنِیْہَا کُرَیْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْہَا ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ وَنَسِیْتُ مَا بَقِیَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ لِیْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ
نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا
وَّمِنْ بَیْنِ یَدَیَّ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا
ترجمہ کریب نے روایت کی کہ ابن عباس ایک رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہے اور
کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اسکو جھکایا اور اس سے وضو کیا
اور پانی بہت نہین بہایا اور وضو مین کچھ کمی بھی نہ کی اور حدیث بیان کی اور اس مین یہ بھی کہا کہ دعا
کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس رات انیس کلمون سے سلمہ نے کہا کہ مجھ سے کریب نے بیان
کیے تھے مگر مجھے اس مین سے بارہ یاد رہے اور باقی بھول گیا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے یا اللہ کردے میرے دل مین نور اور میری زبان اور کان اور آنکھ مین اور اوپر اور نیچے اور داہنے
اور بائین اور آگے اور پیچھے نور اور کردے میری ذات مین نور اور بڑا دے مجھے نور۔
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ رَقَدْتُّ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَۃَ لَیْلَۃً کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَہَا لِاَنْظُرَ کَیْفَ صَلٰوۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِاللَّیْلِ قَالَ فَتَحَدَّثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اَہْلِہٖ سَاعَۃً ثُمَّ رَقَدَ وَ
سَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ ترجمہ ابن عباس رضے اللہ عنہما نے کہا مین
سویا میمونہ کے گھر جس رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہین تھے کہ دیکھون آپکی رات
کی نماز پھر باتین کین آپ نے تھوڑی دیر اپنی بی بی صاحبہ سے پھر سو رہے اور حدیث بیان کی
اور اس مین یہ بھی ہے کہ پھر اٹھے اور وضو کیا اور مسواک کی۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَیْقَظَ

فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ فَقَرَأَ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
فَأَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ
فِي سِتٍّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسِتِّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ ثُمَّ
أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي
نُوْرًا وَفِي لِسَانِي نُوْرًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُوْرًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ
خَلْفِي نُوْرًا وَمِنْ أَمَامِي نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِي نُوْرًا اللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُوْرًا
ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ ایک رات سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر جب آپؐ جاگے
مسواک کی اور وضو کیا اور وہ یہ آیتیں پڑھتے تھے ان فی خلق السموات سے آخر سورۃ تک پھر کھڑے
ہوئے اور دو رکعت پڑھی اس میں قیام بہت لمبا کیا اور رکوع بھی اور سجدہ بھی پھر سو رہے یہاں
تک کہ خرّاٹے لینے لگے غرض اسی طرح تین بار کیا اور چھ رکعت پڑھی ہر بار مسواک کرتے اور وضو
کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے پھر تین رکعت وتر پڑھی اور مؤذن نے اذان دی اور آپؐ نماز کو نکلے اور یہ دعا
پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یا اللہ کر دے میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے
آگے نور اور اوپر میرے نور اور میرے نیچے نور یا اللہ دے مجھ کو نور عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ
بِتُّ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
مُتَطَوِّعًا مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلّٰى
فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذٰلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقِرْبَةِ ثُمَّ قُمْتُ إِلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ
فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ يَعْدِلُنِي كَذٰلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ
قُلْتُ أَفِي التَّطَوُّعِ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر کی روایتوں میں کئی بار
گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ راوی نے پوچھا ابن عباس سے کہ یہ (یعنی ہاتھ پکڑ کے بائیں سے
داہنے کر لینا) نفل میں تھا انہوں نے کہا ہاں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ
خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ فَبِتُّ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ

عن

عَنْ يَسَارِهٖ فَثَنَا وَكَيْفَ بِيْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ترجمہ مضمون اسکا بہی
وہی ہے جو اوپر کے تراجم مین گذرا صرف اتنی بات زیادہ ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ مجہے عباس نے
بہیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور آپ میری خالہ کے گہر تہے پہر مین رات کو وہان
رہا باقی وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتون مین گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ
بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ترجمہ ابن عباس نے
کہا مین رات کو اپنی خالہ کے گہر رہا باقی مضمون وہی ہے جو ابن جریج اور قیس کی روایت سے اوپر
گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ
ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ترجمہ ابن عباس کہتے تہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو
تیرہ رکعت پڑہتے تہے عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ — بَابٌ مِنْهُ
صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ
صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ترجمہ زید نے کہا مین نے کہا
آج دیکہونگا نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کو تو آپ نے دو رکعت ہلکی پڑہی (تحیۃ الوضو)
پہر دو رکعت پڑہین لمبی سے لمبی اور لمبی سے لمبی پہر دو رکعت اور کہ وہ انسے کم تہی پہر دو اور کہ وہ انسے بہی کم
تہی پہر دو اور کہ وہ انسے بہی کم تہی پہر دو اور کہ وہ انسے بہی کم تہی پہر وتر پڑہا یعنی ایک رکعت اور یہ سب تیرہ رکعات
ہوئی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلٰى مَشْرَعَةٍ فَقَالَ أَلَا تُشْرِعُ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْرَعْتُ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ وَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءًا قَالَ فَجَاءَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ
فَصَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ فَقُمْتُ خَلْفَهٗ فَأَخَذَ بِأُذُنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ
ترجمہ جابر نے کہا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ ایک سفر مین تہا اور ہم ایک گہاٹ پر
پہونچے تو آپنے فرمایا تم پار ہوتے ہو اے جابر مین نے کہا ہان پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پار
اترے اور مین بہی پہر آپ پاخانے گئے اور مین نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکہا اور آپنے آکر وضو کیا پہر

کہڑے ہو گئے اور ایک کپڑا اوڑہے نماز پڑہتے رہے جسکے داہنے کنارے کو بائین طرف اور بائین کو داہنی طرف ڈال دیا تہا اور مین آپ کے پیچہے کہڑا ہوا آپ نے میرا کان پکڑ کے داہنی طرف کر لیا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو نماز شروع کرتے تو پہلے دو رکعت ہلکی پڑہ لیتے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی کہڑا ہو تو اپنی نماز ہلکی دو رکعتون سے شروع کرے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ ابن عباسؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹہتے نماز کو تو اللہم سے آخر تک کہتے یعنے یا اللہ سب خوبیان تیرے ہی لئے ہین تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے اور تعریف تجہی کو ہے تو آسمان اور زمین کا تہامنے والا ہے تجہ ہی کو تعریف ہے تو آسمان و زمین اور جو ان مین ہین سب کا پالنے والا ہے تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات سچی ہے تیری ملاقات سچی ہے جنت سچ ہے دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے یا اللہ مین تیری بات مانتا ہون تجہ پر ایمان لاتا ہون تجہ پر بہروسا کرتا ہون تیری طرف جہکتا ہون تیرے ساتہ ہو کر اورون سے جہگڑتا ہون اور تیرے ہی سے فیصلہ چاہتا ہون سو بخشدے تو میرے اگلے پچہلے چہپے کہلے گناہون کو یا اللہ تو ہی میرا معبود ہے سوا تیرے کوئی معبود نہین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ

باب دعاء قیام النبی صلعم اذا قام من اللیل

دعا

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما حدیث ابن جریج فاتفق لفظہ مع حدیث مالک
ولم یختلفا الا فی حرفین قال ابن جریج مکان قیام قیم وقال وما اسررت واما حدیث
ابن عیینۃ ففیہ بعض زیادۃ ویخالف مالکا وابن جریج فی احرف ترجمہ ابن عباس
سے یہی روایت کئی شخصون نے کی چنانچہ ابن جریج اور مالک کی روایت متفق ہے فقط فرق اتنا ہے
کہ ابن جریج نے قیام کی جگہ قیم کا لفظ کہا اور کہا ما اسررت رہی حدیث ابن عیینہ کی اس مین بعض باتین
زیادہ ہین اور مالک اور ابن جریج سے بعض باتون مین مخالف ہو کہا مسلم نے اور روایت کی
ہم سے شیبان نے اون سے مہدی نے کہ میمون کے فرزند ہین ان سے عمران قصیر نے ان سے قیس
نے اون سے طاؤس نے ان سے ابن عباس نے ان سے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی حدیث اور
باب منہ لفظ ان راویون کے قریب قریب ہین عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف قال
سألت عائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بای شیء کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یفتتح صلوتہ اذا قام من اللیل قالت کان اذا قام من اللیل افتتح صلوتہ اللہم رب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات
والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون
اہدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تہدی من تشاء الی صراط مستقیم
ترجمہ ابی سلمہ نے عالی جناب حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کے شروع مین کیا پڑہتے انہون نے فرمایا اللہم سے آخر
تک یعنی یا اللہ پالنے والے جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے (جبرائیل اور میکائیل دونو فرشتے
رحمت کے ہین اور اسرافیل انکے اور خدا کے بیچ مین رسول ہین) پیدا کرنے والے آسمانون کے اور
زمین کے جاننے والے چھپے اور کہلے کے تو فیصلہ کرے گا اپنے بندون مین جسمین وہ اختلاف
کرتے ہین سیدہی راہ بتا جس مین لوگ اختلاف کرتے ہین اپنے حکم سے بیشک تو ہی
باب منہ جسے چاہتا ہے سیدہی راہ بتاتا ہے عن علی بن ابی طالب عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوۃ قال
وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من
المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک

لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا
عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّآ اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَآ اِلَّآ اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا
یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَآ اِلَّآ اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ
اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَاِذَا رَکَعَ قَالَ
اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَ
عَظْمِیْ وَعَصَبِیْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا
بَیْنَھُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ وَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ
اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ
ثُمَّ یَکُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَھُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ رواہ مسلم ترجمہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے وجہت سے آخر تک پڑھتے یعنی مین نے اپنا موںھ کیا اس کی
طرف جس نے آسمان وزمین بنایا ایک طرف کا ہو کر اور مین مشرکون مین نہین ہون اور مسلمانون
مین ہون یا اللہ تو بادشاہ ہے کوئی معبود نہین مگر تو تو میرا پالنے والا ہی اور مین تیرا غلام ہون مین
نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کیا سو میرے سب گناہون کو بخشدے اس لیے کہ
گناہون کو کوئی نہین بخشتا مگر تو اور سکھا دے مجھکو اچھی عادتین کہ نہین سکھاتا ان کو مگر تو اور دور
رکھ مجھ سے بری عادتین کہ دور نہین کر سکتا انکو مگر تو حاضر ہون مین تیری خدمت کے لیے اور فرمان بردار
ہون تیرا اور ساری خوبی تیرے ہاتھون مین ہے اور شر سے نزدیکی حاصل نہین ہو سکتی طرف تیری
(یا شر اکیلا تیری طرف منسوب نہین ہوتا مثلاً نہین کہا جاتا خالق القردۃ والخنازیر) یا نہین
کہا جاتا یا رب الشر یا شر تیری طرف چڑھتا نہین جیسے کلمہ طیب اور عمل صالح چڑھتے ہین یا
تیرے واسطے کوئی مخلوق شر نہین اگرچہ ہمارے لیے شر ہو کہ ہم شریر ہین اسلیے کہ تو نے ہر چیز کو حکمت کے
ساتھ بنایا ہے) میری توفیق تیری طرف سے ہے اور میری التجا تیری طرف ہی بڑی برکت والا ہے

تو اور بلند ذات والا ہے تو مین تجہ سے مغفرت مانگتا ہون اور تیری طرف جہکتا ہون اور جب رکوع کرتے اللہم سے وعصبی تک پڑہتے یعنی یا اللہ تیرے لیے جہکتا ہون اور تجہ پر یقین رکہتا ہون اور تیرا فرمان بردار ہون جہک گئی تیرے لیے کان میرے اور آنکہین میری اور مغز میرا اور ہڈیان میری اور پٹہے میری اور جب سر اٹہاتے اللہم سے من شئی بعد تک پڑہتے یعنی یا اللہ ای پروردگار ہمارے تجہکو حمد ہے آسمانون بہر اور زمین بہر اور انکے درمیان بہر اور اسکے بعد جتنا تو چاہے اس بہر اور جب سجدہ کرتے اللہم سے خالقین تک کہتے یعنی اے اللہ تیرے لیے مین نے کیا اور تجہپر یقین لایا اور تیرا فرمان بردار ہون سجدہ کیا میری مونہہ نے اسکے لیے جس نے اوسے بنایا ہے اور تصویر کہینچی ہے اور اس کے کان اور آنکہون کو چیرا بڑی برکت والا ہے اللہ سب بنانے والون سے اچہا پہر آخر مین تشہد اور سلام کے بیچ مین کہتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجہکو جو مین نے آگے کیا اور جو مین نے پیچہے کیا اور جو چہپایا اور جو کہولا اور جو حد سے زیادہ کیا اور جو تو جانتا ہے مجہسے زیادہ تو سب سے آگے تہا اور سب کے بعد رہیگا کوئی معبود نہین ہے مگر تو عن الاعرج بهذا الاسناد وقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استفتح الصلوة كبر ثم قال وجهت وجهي وقال انا من المسلمين وقال واذا رفع رأسه من الركوع قال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد وقال وصوره فاحسن صوره وقال واذا سلم قال اللهم اغفر لي ما قدمت الى آخر الحديث ولم يقل بين التشهد والتسليم ترجمہ اعرج نے اسی سند سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے اللہ اکبر کہتے اور وجہت وجہی پڑہتے اور انا اول المسلمین کہتے اور جب اپنا سر اٹہاتے رکوع سے تو کہتے سمع اللہ یعنی سنا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی اے رب ہمارے اور تیرے لیے ہے سب تعریف اور کہا وصورہ فاحسن صورہ اور کہا جب سلام کہتے اللہم اغفر لی ما قدمت آخر حدیث تک اور تشہد اور سلام کا ذکر نہین کیا

باب استحباب تطويل القراءة في صلوة الليل

تہجد مین لنبی قراءت کا مستحب ہونا عن حذيفة قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فافتتح البقرة فقلت يركع عند المائة ثم مضى فقلت يصلي بها في ركعة فمضى فقلت يركع بها ثم افتتح النساء فقرأها ثم افتتح آل عمران فقرأها يقرأ مترسلا اذا مر باية فيها تسبيح سبح واذا مر بسؤال سال واذا مر بتعوذ تعوذ

باب ترتيل القراءة في صلوة الليل وتطويلها

ثم رکع فجعل یقول سبحان ربی العظیم فکان رکوعه نحواً من قیامه ثم قال
سمع الله لمن حمده ثم قام طویلاً قریباً مما رکع ثم سجد فقال سبحان
ربی الاعلی فکان سجوده قریباً من قیامه قال وفی حدیث جریر من الزیادة
فقال سمع الله لمن حمده ربنا لک الحمد ترجمہ حذیفہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ایک رات اور آپ نے سورہ بقر شروع کی اور میں نے دل میں کہا کہ آپ سو
آیتوں پر رکوع کریں گے پھر آپ آگے بڑھ گئے پھر میں نے خیال کیا کہ شاید آپ ایک دوگانہ میں پوری
سورہ پڑھیں گے پھر آپ آگے بڑھ گئے پھر میں نے خیال کیا کہ آپ پوری سورہ پر رکوع کریں گے پھر آپ نے
سورہ نساء شروع کر دی اور اسکو بھی تمام پڑھا پھر آپ نے سورہ آل عمران شروع کر دی اور آپ ٹھیر ٹھیر کر پڑھتے
تھے اور جب گذرتے تھے ایسی آیت پر جس میں تسبیح ہوتی آپ سبحان اللہ کہتے اور جب سوال کی آیت
پر گذرتے سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پر گذرتے پناہ مانگتے پھر آپ نے رکوع کیا اور کہتے
سبحان ربی العظیم یعنے پاک ہے پروردگار میرا بڑائی والا اور رکوع بھی آپ کا قیام کے برابر سا
تھا پھر کہا سنا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی پھر دیر تک کھڑے رہے قریب رکوع کے پھر سجدہ
کیا پھر کہا پاک ہے رب میرا بلند ذات والا اور سجدہ بھی آپ کا قریب قیام کے تھا اور جریر کی روایت میں
یہ بات زیادہ ہے کہ آپ نے کہا سنا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی اے رب ہمارے تجھے کو ہے تعریف

باب منه

عن ابی وائل قال قال عبد الله رضی الله عنه صلیت مع رسول الله صلی الله علیه
وسلم فاطال حتی هممت بامر سوء قال قلت وما هممت به قال هممت ان اجلس
وادعه ترجمہ ابی وائل نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
نماز پڑھی اور آپ نے قرأت یہاں تک لنبی کی کہ میں نے ارادہ کیا ایک بری بات کا کسی نے پوچھا کہ تم
نے کیا ارادہ کیا انہوں نے کہا میں نے چاہا بیٹھ رہوں اور آپ کو چھوڑ دوں عن الاعمش بهذا
الاسناد مثله اعمش نے بھی اسی سند سے یہی مضمون روایت کیا باب الحث علی
صلوة اللیل وان قلت تہجد کی ترغیب اگرچہ تھوڑی ہو عن عبد الله قال ذکر عند
رسول الله صلی الله علیه وسلم رجل نام لیلة حتی اصبح قال ذاك رجل بال
الشیطان فی اذنیه او قال فی اذنه ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے پاس ایک کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے یعنے تہجد کو نہین اٹھتا آپ نے فرمایا اسکے کان مین یا دونون کان مین شیطان موت جاتا ہے **ف** یا تو یہ استعارہ ہے یعنے وہ شیطان کا فرمان بردار یا شیطان نے اسکو خراب کر رکھا ہے یا ذلیل وحقیر کرتا ہے یا حقیقت ہو جس سے شارع نے خبر دی

باب منہ

عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طرقہ وفاطمۃ فقال الا تصلون فقلت یا رسول اللہ انما انفسنا بید اللہ فاذا شاء ان یبعثنا بعثنا فانصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قلت لہ ذلک ثم سمعتہ وھو مدبر یضرب فخذہ ویقول وکان الانسان اکثر شیء جدلا **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو تشریف لائے اونکو اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنے کو اور فرمایا تم لوگ نماز نہین پڑہتے (یعنے تہجد) کی تو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے ہماری جانین اللہ کے ہاتھ مین ہین وہ جب چاہتا ہے ہمین چھوڑتا ہے تو لوٹ گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مین نے یہ کہا اور مین نے سنا کہ آپ فرماتے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے تھے (یہ عرب کا قاعدہ ہے افسوس کیوقت) اور فرماتے تھے کہ انسان سب چیزون سے زیادہ جھگڑالو ہے **ف** آپ کو انکا جواب پسند نہین آیا اس جگہہ پر اپنے قصور کا اقرار اور عذر درکار تہا اسی لیے آپ نے یہ آیت پڑہی اس حدیث سے ترغیب تہجد ثابت ہوئی اور حکم کرنا آدمی کا اپنے رفیقون کو اور خبرگیری امام کی اپنے لوگون کے لیے اور رعایت کرنا مصالح دین ودنیا مین اور معلوم ہوا کہ جب ناصح کی نصیحت کوئی قبول نہ کرے تو اسپر عتاب نہ کرے اور کنارہ کرے مگر یہ کہ عتاب مین کوئی اور مصلحت دیکھے

باب ما جاء فی عقد الشیطان

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعقد الشیطان علی قافیۃ راس احدکم ثلاث عقد اذا نام بکل عقدۃ یضرب علیک لیلا طویلا فاذا استیقظ فذکر اللہ انحلت عقدۃ واذا توضا انحلت عنہ عقدتان فاذا صلی انحلت العقد فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح خبیث النفس کسلان **ترجمہ** ابو ہریرہ اس خبر کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے تھے اور آپ نے فرمایا شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گرہین لگاتا ہے جب وہ سو جاتا رہے ہر گرہ پر پہونک دیتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے پہر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا ایک گرہ کہل گئی اور جب وضو کیا ایک

اور گرہ کہل گئی کہ دو ہو گئین اور جب نماز پڑہی سب گرہین کہل گئی پہر وہ صبح کو اٹہتا ہے بشاش خوش مزاج اور نہین تو گندہ دل ست **ف** تہجد گذار اکثر خوش مزاج پاک طینت صاف طبیعت نیک چالاک ہوتے ہین گویا یہ بہی ایک عمدہ ریاضت ہو کہ بدن کو پہرتیلا کرتی ہے اور اس حدیث مین کئی فائدہ ہین اول جاگنے کے وقت یاد الٰہی کرنا چنانچہ بہت سی دعائین احادیث مین وارد ہوئی ہین امام نووی نے کتاب الاذکار مین انکو جمع کیا ہے دوسرے جاگنے کیوقت وضو کرنا اور نماز پڑہنا اگرچہ قلیل ہی ہو تیسرے معلوم ہوا کہ انسان پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے چوتہے معلوم ہوا کہ دفعیہ شیطان کا ذکر الٰہی اور وضو اور نماز ہے

بَابُ اِسْتِحْبَابِ صَلٰوةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهٖ نفل نماز کا گہر مین مستحب ہونا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِكُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی نمازون مین کچہ گہر مین ادا کیا کرو اور گہر کو قبرستان مت بناؤ **ف** جیسے قبرستان نماز سے خالی ہوتے یا مردے قبرون مین پڑے ہوئے ہین ویسے ہی گہرون کو نماز سے خالی مت کرو اور مراد اس سے نماز نفل ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کبہی کبہی فرض بہی گہر مین پڑہا کرو کہ عورتین تمہاری اقتدا کرین یا اطفال و مریض وغیرہ تاکہ گہر مین برکت ہو۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِي بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا ترجمہ مضمون اسکا بہی وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِي مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَاعِلٌ فِي بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز اپنی مسجد مین پڑہے تو تہوڑی سی اپنی گہر کے لیے اٹہا رکہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسکی نماز سے اس کے گہر مین بہتری کرے گا

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ وَالْبَيْتِ الَّذِيْ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ترجمہ ابی موسے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس گہر مین اللہ کی یاد ہوتی ہے اور جس مین نہین ہوتی وہ مثل زندہ اور مردے کی ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اللهِ عَنْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ
يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اسلیے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا
ہے جسمین سورہ بقرہ پڑہی جاتی ہے عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَرَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ اَوْ حَصِيْرٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْهَا قَالَ فَتَتَبَّعَ اِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوْا يُصَلُّوْنَ بِصَلَوٰتِهِ قَالَ ثُمَّ جَاءُوْا
لَيْلَةً فَحَضَرُوْا وَاَبْطَأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ قَالَ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ
فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيْعُكُمْ
حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ
الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ ترجمہ زید بن ثابت نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا کھجور کے پتون وغیرہ کا یا بوریے کا اور نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم اور اس مین نماز پڑہنے لگے پہر آپ کے پیچھے بہت لوگ اقتدا کرنے لگے اور آپ کیساتھ نماز پڑہنے لگے
پہر ایک رات لوگ سب آئے اور آپ نے دیر کی اور نہ نکلے انکیطرف اور لوگون نے آپکی طرف آوازین
بلند کین اور دروازے پر کنکریان ماریں پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکیطرف نکلے غصے سے اور
فرمایا تم اپنے گہرون مین نماز پڑہو اسلیے کہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہے جو گہر مین ہو مگر ہاں فرض دوسری ہے عَنْ
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ اِلَيْهِ نَاسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا
قُمْتُمْ بِهِ ترجمہ زید بن ثابت نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حجرہ بنایا مسجد مین بوریے سے اور نماز
پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسمین کئی رات یہانتک کہ لوگ جمع ہوئے اور ذکر کی حدیث مانند سابق
کی اور اس مین یہ زیادہ کیا کہ اگر فرض ہو جاتی تم پر یہ نماز تو تم اسکو ادا نہ کر سکتے بَابُ فَضِيْلَةِ
الْعَمَلِ الدَّائِمِ ہمیشہ کی عمل کی فضیلت عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ
لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيْرٌ وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ

يَنْفِرُ

بَابُ صَلٰوةِ النَّوَافِلِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَوْلِهِ خَيْرُ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ

بَابٌ مِنْهُ

فجعل الناس يصلون بصلوته ويبسطه بالنهار فثابوا ذات ليلة فقال يا ايها الناس عليكم من الاعمال ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا وان احب الاعمال الى الله ما دووم عليه وان قل وكان آل محمد صلى الله عليه وسلم اذا عملوا عملا اثبتوه

ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بوریا تہا کہ آپ اسکو گہیر لیا کرتے تہے رات کو اور اس مین نماز پڑہا کرتے تہے اور لوگ بہی آپ کیساتہہ نماز پڑہنے لگے اور دن کو اسکو بچہا لیتے تہے پہر لوگون نے ایک دن ہجوم کیا آپنے فرمایا اے لوگو اتنا عمل کرو جتنے کی تم کو سہار ہو اسلیے کہ ثواب دینے سے اللہ نہین تہکتا تم عمل سے تہک جاؤ گے اور بہت پیارا اللہ کے آگے وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا کرین اگرچہ تہوڑا ہو اور آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی قاعدہ تہا کہ جب کوئی کام کرین اسکو ہمیشہ کیا کرین

باب ان احب العمل الی اللہ تعالیٰ ادومہ

عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل اي العمل احب الى الله تعالى قال ادومه وان قل ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچہا کہ کونسا عمل بہت پیارا ہے اللہ کو آپنے فرمایا جو ہمیشہ ہو اگرچہ تہوڑا ہو **عن** علقمة قال سالت ام المومنين عائشة رضي الله عنها قال قلت يا ام المومنين كيف كان عمل رسول الله صلى الله عليه وسلم هل كان يخص شيئا من الايام قالت لا كان عمله ديمة وايكم يستطيع ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستطيع ترجمہ علقمہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تہا آیا کسی دن کو خاص فرماتے تہے کسی عبادت کے لیے انہون نے فرمایا کہ نہین انکی عبادت ہمیشہ تہی اور تم مین سے کون انکی سی عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے تہے **عن** عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الاعمال الى الله ادومها وان قل قال وكانت عائشة رضي الله عنها اذا عملت العمل لزمته ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ کے آگے وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تہوڑا ہو راوی نے کہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تہی کہ جب کوئی عبادت

کرمین ہمیشہ اسکو لازم کر لیتین عن انس رضی اللہ عنہ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد وحبل ممدود بین ساریتین فقال ما ھذا قالوا لزینب تصلی فاذا کسلت او فترت امسکت بہ فقال حلوہ لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر قعد وفی حدیث زھیر فلیقعد ترجمہ انس نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین آئے اور ایک رسی دو کہنبو کے بیچ مین لٹکتی دیکھی کہا یہ کیا ہے لوگون نے عرض کی یہ رسی زینب کی ہے اور وہ نماز پڑہتی رہتی ہین پہر جب سست ہو جاتی ہین یا تہک جاتی ہین اسکو پکڑ لیتی ہین آپنے فرمایا اسکو کہول ڈالو چاہیے کہ تم مین سے ہر ایک اپنی خوشی کے موافق نماز پڑہے پہر جب سست ہو جاوے یا تہک جاوے بیٹہہ رہے اور زہیر کی روایت مین یہ ہے کہ چاہیے کہ بیٹہہ رہے مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت شیبان بن فروخ نے انسے عبد الوارث نے ان سے عبد العزیز نے ان سے انس نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سے عن عروۃ ابن الزبیر ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ ان الحولاء بنت تویب ابن حبیب ابن اسد ابن عبد العزی مرت بھا وعندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ھذہ الحولاء بنت تویب وزعموا انھا لا تنام اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنام اللیل خذوا من العمل ما تطیقون فواللہ لا یسأم اللہ حتی تسأموا ترجمہ عروہ کو حضرت عائشہ رضی عنہا نے خبر دی کہ حولا بنت تویب انکے پاس سے گذری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے نزدیک تشریف رکہتے تہے تو مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یہ حولا بنت تویب ہین اور لوگ کہتے ہین کہ یہ رات بہر سوتین نہین تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ سوتین نہیں رات کو پہر فرمایا اختیار کرو عمل سے جسقدر کی تمہین طاقت ہو اور قسم ہے اللہ کی تم تہک جاؤ گے اور اللہ نہین تہکیگا عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی امرأۃ فقال من ھذہ فقلت امرأۃ لا تنام تصلی قال علیکم من العمل ما تطیقون فواللہ لا یمل اللہ حتی تملوا وکان احب الدین الیہ ما دوام علیہ صاحبہ وفی حدیث ابی اسامۃ انھا امرأۃ من بنی اسد ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ میرے پاس تشریف لائے اور میرے

باب لیصل احدکم نشاطہ فاذا فتر فلیقعد

رجال عن خذوا من العمل ما تطیقون

پاس ایک عورت بیٹھی تھی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے میں نے کہا یہ ایک عورت ہے جو سوتی نہیں اور نماز
پڑھتی رہتی ہے آپ نے فرمایا عمل اتنا کرو جتنی تم کو طاقت ہو قسم ہے اللہ کی کہ اللہ ثواب دینے سے نہیں
تھکے گا اور تم تھک جاؤ گے اور حضرت کو دین کی عبادتوں میں سے وہی پسند تھی جو ہمیشہ ہو اور ابو
اسامہ کی روایت میں یہ ہے کہ ایک عورت تھی بنی اسد کے قبیلہ کی **بَابُ** أَمْرِ مَنْ نَعَسَ فِي صَلٰوتِهٖ
اَوِ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ اَوِ الذِّكْرُ بِاَنْ يَّرْقُدَ اَوْ يَقْعُدَ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ
اونگھہ کیوقت نماز تمام کر کے سو رہنے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ
فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهٗ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک کو تم میں سے اونگھہ آجاوے
نماز میں تو چاہیے کہ سو رہے یہاں تک کہ نیند اوسکی جاتی رہے اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگتا ہے
تو گمان ہے کہ وہ مغفرت مانگنے کا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گالیاں دینے لگے **عَنْ** هَمَّامِ
بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ ترجمہ
ہمام بن منبہ نے کہا کہ وہ یہ حدیثیں ہیں کہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیں ان میں سے
ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں کا رات کو نماز پڑھتا ہو اور قرآن میں اٹکنے لگے زبان اسکی کہ (نیند
کے غلبہ سے) نجانتا ہو کہ کیا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے **بَابُ** الْاَمْرِ بِتَعَهُّدِ
الْقُرْاٰنِ قرآن کی نگہبانی کرنے کا باب **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا اٰيَةً كُنْتُ
اَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا نبی صلعم ایک شخص
کا قرآن پڑھنا مسجد میں سنتے تھے تب آپ نے فرمایا اللہ اسپر رحمت کرے مجھے اسنے فلانے آیت یاد دلادی
جسکو میں فلانے سورہ سے چھوڑ دیتا تھا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ اٰيَةً كُنْتُ اُنْسِيْتُهَا **ترجمہ**

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کا قرآن پڑہنا مسجد مین سنتے تھے
تب آپ نے فرمایا اللہ اسپر رحمت کرے مجھے اس نے ایک آیت یا دو لادی جو مین بہلا دیا گیا تہا **عَنْ** عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ
كَمَثَلِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرآن یاد کرنیوالے
کی مثال ایسی ہے جیسے اوس اونٹ کی جسکا پیر بندہا ہو کہ اگر اسکے مالک نے اسکا خیال رکہا تو رہا اور اگر
چہوڑ دیا تو چلدیا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ وَاِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ
فَقَرَاَهٗ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَقُمْ بِهٖ نَسِيَهٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے نبی صلعم سے
مثل حدیث مالک کی روایت کیا اور اس مین موسی بن عقبہ کی روایت مین زیادہ کیا ہے کہ قرآن یاد
کرنے والا جب اٹہکر رات کو اور دن کو پڑہتا رہتا ہے یاد رکہتا ہے اور اگر نہ پڑہتا رہا تو بہول
گیا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ يَقُوْلُ
نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا
مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
بہت برا ہے کہ کوئی تم مین کا یہ کہے کہ مین فلان فلان آیت بہول گیا بلکہ یون کہنا چاہیے کہ بہلا دیا گیا اور
قرآن کا خیال اور یاد داشت رکہو کہ وہ لوگون کے سینون سے ان چارپایون سے زیادہ بہاگنے والا ہے جنکی
ایک ٹانگ بندہی ہو **فائدہ** اکثر اونٹ کے آگے کا پیر یعنے زانو باندہتے ہین اور وہ تین پیر
سے ہی چلسکتا ہے اسی کو عقل کہتے ہین اور بہول گیا کے کہنے کو آپ نے مکروہ جانا کہ اس مین
کہنے والے کی بے پرواہی اور غفلت نکلتی ہے اور اللہ تعالے کافرون کے واسطے فرماتا ہے
اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى یعنے تیرے پاس ہماری آیتین آئین اور تو
اسکو بہول گیا اسیطرح آج بہلایا جاوے گا اور یہ کراہت تنزیہی ہے **عَنْ** شَقِيْقٍ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ تَعَاهَدُوْا هٰذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرُبَّمَا قَالَ الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ
صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُلْ

أَحَدُكُمْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ ترجمہ شقیق نے کہا عبد اللہ نے کہا قرآن کا خیال
رکھو اسلیے کہ وہ سینون سے اُن چارپایون سے جلد بہاگنے والا ہے جنکا ایک زانو بندہا ہو اور کہا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے یہ نہ کہے کہ فلان فلان آیت مین بہول گیا
بلکہ یون کہے بہلا دیا گیا عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ مَا لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتَ وَ
كَيْتَ أَوْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ ترجمہ شقیق نے کہا مین نے ابن مسعود سے سنا کہ
کہتے تہے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تہے آدمی کو یہ کہنا کہ مین فلان فلان
آیت بہول گیا بہت بُرا ہے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ بہلا دیا گیا عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ هذا القرآن
فِي عُقُلِهَا ترجمہ ابی موسیٰ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خیال کرو اس قرآن کا اس لیے
کہ جان محمد صلعم کی جس کے ہاتہ مین ہے اُسکی قسم ہے کہ وہ اونٹ سے زیادہ بہاگنے والا ہے اپنے بندہن سے

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ خوش آوازی سے قرآن پڑہنے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ
اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ ترجمہ ابو ہریرہ اسکو نبی صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم تک پہونچاتے تہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالے ایسی محبت سے کسی چیز کو نہین سنتا جیسے نبی خوش
آواز کو جو خوش آواز سے قرآن پڑہے ف اذن اور سماع دونون کے معنے لغت مین سننے
کے ہین اور یہ ایک صفت ہے پروردگار تعالیٰ کی کہ مومن کو اسپر بلا کیف مثل اور صفات کے ایمان
لانا ضرور ہے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ كَمَا يَأْذَنُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ
ترجمہ ابن شہاب نے بہی یہی روایت اسی اسناد سے ذکر کی مگر اس مین یہ لفظ مین جو مذکور
ہوئے مضمون دونون کا ایک ہی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى
بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ علیہ وآلہ سے سنا کہ اللہ تعالے اس طرح کسی
چیز کو نہین سنتا جس طرح خوش آواز نبی کی آواز سنتا ہے جو قرآن پڑہتا ہو پکار کر عَنْ

باب تحسین الصوت بالقرآن

اِبْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ سَوَاءً وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَقُلْ سَمِعَ ترجمہ ابن الہاد سے اسی سند سے مثل اسی کی روایت کیا اور سمع کا لفظ نہین کہا
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَاَذَنِهٖ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ ترجمہ اسکا وہی جو اوپر گذرا
مُسْلِمٌ نے کہا اور روایت کی ہم سے یحیی بن ایوب اور قتیبہ بن سعید نے اور ابن حجر نے سب نے
کہا کہ روایت کی ہم سے اسمعیل نے اون سے محمد بن عمرو نے اون سے ابی سلمہ نے ان سے ابوہریرہ نے انہون نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یحیے بن کثیر کی روایت کی مثل مگر یحیے نے اپنی روایت مین کاذنہ
کہا عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابٌ مِنْهُ
اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَوِ الْاَشْعَرِيَّ اُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ترجمہ بریدہ
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ بن قیس یا فرمایا اشعری کو ایک آواز
دی گئی ہے آل داود کی آوازون مین سے عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ مُوْسٰى لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ قِرَاءَتَكَ
الْبَارِحَةَ لَقَدْ اُوْتِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ترجمہ ابوموسی نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوموسی سے اگر تم مجھے دیکھتے جب مین تمہاری قرارت سن رہا تہا
کل کی رات کو (تو بہت خوش ہوتے) بیشک تم کو ایک آواز دی گئی ہے آل داود کی آوازون مین سے
باب الترجیع فی القراءۃ ... يقرأ آيتك
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ يَقُوْلُ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ
الْفَتْحِ فِيْ مَسِيْرٍ لَهٗ سُوْرَةَ الْفَتْحِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَرَجَّعَ فِيْ قِرَاءَتِهٖ قَالَ مُعَاوِيَةُ
لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهٗ ترجمہ عبداللہ بن
مغفل کہتے تہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا اپنی راہ مین سورہ فتح پڑہی (یعنے انا
فتحنا) اپنی سواری پر آواز دوہراتے گئے اپنی قرارت مین معویہ نے کہا اگر مجھے اس کا خوف نہ
ہوتا کہ لوگ مجھے گہیر لین گے تو مین انکی قرارت تم کو سناتا ف ترجیع کہتے مین آواز کے
لرزنے اور کانپنے کو وہ نہایت لطف دیتی ہے اور خوش آوازی کا قرآن مین ہونا باعث ہی
دلپر اس کے زیادہ اثر کرنے کا اسی لیے مستحب ہی کہ نہایت آواز خوش سے ادا کرین مگر گویون اور

عشاق فساق کے آواز سے پڑہنا بے ادبی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ عَلٰی نَاقَتِہٖ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَرَأَ ابْنُ مُغَفَّلٍ وَرَجَّعَ قَالَ مُعٰوِیَۃُ لَوْلَا النَّاسُ لَاَخَذْتُ لَکُمْ بِذٰلِکَ الَّذِیْ ذَکَرَہٗ ابْنُ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن مغفل نے کہا دیکہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح مکہ کے دن انکی اونٹنی پر آپ سورہ فتح پڑہتے تہے اور ابن مغفل رضی اللہ تعالی عنہ نے پڑہا اور آواز کو دہرایا معویہ نے کہا اگر لوگ نہ ہوتے تو مین بہی ویسی ہی قرارت شروع کرتا جیسے ابن مغفل نے ذکر کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عَنْ شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَفِیْ حَدِیْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ یَسِیْرُ وَھُوَ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْفَتْحِ ترجمہ شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسکی مروی ہوا اور خالد بن حارث کی روایت مین یہ ہے کہ آپ اپنی سواری پر سوار تہے اور سورۃ فتح پڑہتے جاتے تہے بَابُ نُزُوْلِ السَّکِیْنَۃِ لِقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ عزت قرآن کی برکت سے تسکین کا اترنا عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ وَعِنْدَہٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَیْنِ فَتَغَشَّتْہُ سَحَابَۃٌ فَجَعَلَتْ تَدُوْرُ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُہٗ یَنْفِرُ مِنْھَا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ تِلْکَ السَّکِیْنَۃُ نَزَلَتْ لِلْقُرْاٰنِ ترجمہ براء نے کہا ایک شخص سورہ کہف پڑہتا تہا اور اس کے پاس ایک گہوڑا بندہا ہوا تہا یعنے دو لمبی رسیون مین سو اس پر ایک بدلی آنے لگی اور وہ گہومنے لگی اور قریب آنے لگی اور اسکا گہوڑا اسکو دیکہہ کر بہاگنے لگا پہر جب صبح ہوئی وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اسکا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا یہ تسکین ہے کہ اترتی ہے قرآن کی برکت سے ف سکینہ کے کئی معنے ہین مختار اور صحیح اس مین یہ ہے کہ وہ ایک شئی ہے اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی کہ اس مین اطمینان اور رحمت ہے اور اسکے ساتہہ فرشتے ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت مین کا ایک آدہ آدمی فرشتون کو دیکہہ سکتا ہے اور فضیلت قرارت کی اور سبب نزول رحمت ہونا اسکا اور حضور ملائکہ کا وقت قرارت کے ثابت ہوا عَنِ الْبَرَاءِ یَقُوْلُ قَرَأَ رَجُلٌ الْکَھْفَ وَفِی الدَّارِ دَابَّۃٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَنَظَرَ فَاِذَا ضَبَابَۃٌ اَوْ سَحَابَۃٌ قَدْ غَشِیَتْہُ قَالَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ عِنْدَ الْقُرْاٰنِ اَوْ تَنَزَّلَتْ
لِلْقُرْاٰنِ ترجمہ براء کہتے ہین کہ ایک شخص نے سورہ کہف پڑہی اور گہر مین ایک جانور باندہا تہا سو
وہ بہاگنے لگا جب اس نے نظر کی (دیکہا) تو ایک بدلی ہے کہ اس نے اسکو ڈہانک لیا ہے پہر اس نے
ذکر کیا اسکا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا پڑہی جا اے فلان اسلیے کہ تسکین ہے
کہ اترتی ہے قرآن کی قرارت کے وقت عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُمَا قَالَا تَنْقُزُ ترجمہ ابی اسحاق نے کہا سنا مین نے براء
سے وہ کہتے تہے پہر ذکر کی حدیث مانند اسکی مگر اتنا زیادہ ہے کہ انہون نے تنقز کا لفظ کہا عَنْ اُسَيْدِ
بْنِ حُضَيْرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِيْ مِرْبَدِهٖ اِذْ جَالَتْ فَرَسُهٗ فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ اُخْرٰى
فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا قَالَ اُسَيْدٌ فَخَشِيْتُ اَنْ تَطَأَ يَحْيٰى فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ
رَاْسِیْ فِيْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا اَرَاهَا قَالَ فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَمَا اَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اَقْرَأُ فِيْ مِرْبَدِیْ
اِذْ جَالَتْ فَرَسِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ
جَالَتْ اَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَقَرَأْتُ ثُمَّ
جَالَتْ اَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَانْصَرَفْتُ
وَكَانَ يَحْيٰى قَرِيْبًا خَشِيْتُ اَنْ تَطَأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ
فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا اَرَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ كَانَتْ
تَسْتَمِعُ لَكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ ترجمہ اسید بن حضیر
اپنی کہجور کی کہریان مین ایک شب قرآن پڑہتے تہے کہ انکا گہوڑا کودنے لگا اور وہ پڑہتے جاتے
تہے اور پہر وہ کودتا تہا پہر وہ پڑہنے لگے پہر وہ کودنے لگا تو انہون نے کہا مین ڈرا کہ کہین یحیی کو
کچل نہ ڈالے سو مین اسکے پاس جا کہڑا ہوا اور کیا دیکہتا ہون کہ ایک سائبان سا میرے سر پر ہے
کہ اس مین چراغ سے روشن ہے اور وہ اوپر کو چڑہ چلا یہان تک کہ مین نے اسکو پہر نہ دیکہا پہر مین
صبح کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ شب کو اپنی
کہریان مین قرآن پڑہتا تہا کہ ایک بارگی میرا گہوڑا کودنے لگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

پڑہی جا ای ابن حضیر انہوں نے عرض کی کہ مین پڑہی گیا پہر وہ کودنے لگا پہر فرمایا آپ نے کہ پڑہی جا
ای ابن حضیر انہوں نے کہا پہر مین پڑہی گیا پہر وہ ایسا ہی کودنے لگا پہر آپ نے فرمایا پڑہی جا اے ابن
حضیر انہوں نے کہا جب مین فارغ ہوا اور یحیٰے گہوڑے کے پاس تہا تو مجہے خوف ہوا کہ کہین یہ یحیٰ
کو کچل نہ ڈالے اور مین نے دیکہا ایک سائبان سا کہ اس مین چراغ سے روشن تہی اور وہ اوپر کو
چڑہ گیا یہانتک کہ مین اسے نہ دیکہتا تہا تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرشتے تہے
کہ تمہاری قرارت سنتے تہے اور اگر تم پڑہی جاتے تو صبح کرتے اس طرح کہ لوگ انکو دیکہتے اور وہ انکی نظر سے
پوشیدہ نہ رہتے **ف** معلوم ہوا کہ فرشتون کو دیکہنا محال نہین

باب مثل من يقرأ القرآن ومن لا يقرؤه

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِیْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَیْسَ لَهَا رِیْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ **ترجمہ** ابی موسیٰ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہاوت اس مومن کی جو قرآن پڑہتا ہے ترنج کی سی ہے کہ خوشبو اسکی عمدہ اور مزہ اسکا اچہا ہے اور کہاوت اس مومن کی جو قرآن نہین پڑہتا کہجور کی سی ہے کہ اس مین بو نہین مگر مزا میٹہا ہے اور کہاوت اس منافق کی جو قرآن پڑہتا ہے مانند پہول کی ہے کہ بو اسکی اچہی ہے اور مزا اسکا کڑوا ہے اور کہاوت اس منافق کی جو قرآن نہین پڑہتا ہے اندرائن کی سی ہے کہ اس مین خوشبو بہی نہین اور مزا کڑوا ہے **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ هَمَّامٍ بَدَلَ الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ **ترجمہ** قتادہ سے بہی یہی روایت اسی اسناد سے مروی ہے مگر ہمام کی روایت منافق کے بدلے فاجر ہے

باب في الماهر بالقرآن والذي يشتد عليه

بَابُ فَضِیْلَةِ حَافِظِ الْقُرْاٰنِ حافظ کی فضیلت کا بیان۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کا مشاق (اوس سے حافظ مراد ہو سکتا ہے) اون بزرگ فرشتون کے ساتہ

ہے جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہین اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس مین اٹکتا ہے اور اسکو محنت ہوتی ہے اسکو دونا ثواب ہے **ف** اس سے یہ نہین ثابت ہوا کہ اٹکنے والے کا درجہ مشاق اور حافظ سے بڑھ کر ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اسکو ایک اجر قرارت کا ہے ایک محنت کا **مسلم** نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے ابن ابی عدی نے اون سے سعید نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے ابو بکر نے اون سے وکیع نے اون سے ہشام نے دونون نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے اور وکیع کی روایت مین یہ لفظ ہین وَالَّذِیْ یَقْرَاُہٗ وَھُوَ یَشْتَدُّ عَلَیْہِ لَہٗ اَجْرَانِ یعنے جو پڑھتا ہے اور اسپر سختی ہوتی ہے اسکے لیے دو ثواب ہین **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ عَلٰی اَھْلِ الْفَضْلِ وَ اِنْ کَانَ الْقَارِیُٔ اَفْضَلَ مِنَ الْمَقْرُوْءِ عَلَیْہِ **ترجمہ** افضل کا اپنے سے کم کے آگے قرآن پڑھنے کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْکَ قَالَ اللّٰہُ سَمَّانِیْ لَکَ قَالَ اللّٰہُ سَمَّاکَ لِیْ قَالَ فَجَعَلَ اُبَیٌّ یَبْکِیْ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابی بن کعب کو جو سردار ہین سب قاریون کے کہ اللہ عزت والے بزرگی والے نے مجھکو حکم کیا کہ مین تمہارے آگے قرآن پڑھون انہون نے عرض کی کہ کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام آپ سے لیا آپ نے فرمایا کہ ہان اللہ تعالے نے تمہارا نام میرے آگے لیا تو ابی بن کعب رونے لگے **ف** یہ رونا شکر اور بشاشت کا تہا کہ زہے نصیب مجھ مشت خاک کی کہ رب الافلاک نے میرا نام لیا نتیجہ تہا قرآن سے الفت اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سنت کا اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ افضل ہی اگر قرآن اپنے شاگرد یا کم درجہ والے کو سنا دے تو مستحب ہے اور حکمت اس مین یہ تہی کہ قرآن کی تلاوت اور سنانے مین کوئی کسی سے عار نکرے اور ہمیشہ علما و فضلا رہے اپنے شاگردون کو سناتے دین اور اس سے جلالت شان حضرت ابی بن کعب کی معلوم ہوتی ہے اور اہلیت انکی تحمل قرآن کے باب مین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ قاریون کے اور تابعیون کے مقتدا ہوئے حضرت عمر نے بہی اپنے زمان خلافت مین جب تراویح کی جماعت قائم کی تو انہی کو امام قرار دیا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ لَکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَکٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر اس مین لم یکن

باب قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم القرآن علی غیرہ

عز وجل

کفروا من اہل الکتاب

مسلم

باب استماع النبي صلی القرآن من غیره

لِلَّذِينَ كَفَرُوا کے سنانے کا ذکر ہے **ف** یہ سورہ چونکہ مختصر اور جامع اصول دین ہے اور مہمات امور اور
تطہیر صدور اور اخلاص کے نور سے بھری ہے اسلیے اسی کے سنانے کا حکم ہوا اور شاید انکو کسی طرح
کا شبہ آیا ہو کہ اس مین اسکا جواب مذکور ہو **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ مِثْلَهُ **ترجمہ** قتادہ سے بھی وہی مضمون مروی ہوا **بَاب** فَضْلِ
اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَافِظِهِ لِلِاسْتِمَاعِ وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّدَبُّرِ
قرآن سننے اور حافظ سے اسکی فرمایش کرنے اور رونا اور غور کرنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ
غَيْرِي فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى
هَؤُلَاءِ شَهِيدًا رَفَعْتُ رَأْسِي أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ
تَسِيلُ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو میں
نے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپکے آگے پڑھوں اور آپ ہی پر اترا ہے آپنے فرمایا
میرا جی چاہتا ہے کہ میں اور سے سنوں پھر میں نے سورہ نسا پڑھی یہانتک کہ جب میں اس آیت پر پہونچا
فکیف اذا جئنا تو میں نے سر اٹھایا یا مجھے کسی نے چٹکی لی تو میں نے سر اٹھایا اور دیکھا کہ آپکے آنسوں بہہ رہے ہیں
فائدہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ کیسا ہوگا جب ہم بلائینگے ہر امت میں سے ایک حال بتانیوالا اور تجھکو بلائین گے ان سب
کا حال بتانے کو اور اس آیت میں بڑی علو شان رسول صلعم کی معلوم ہوتی ہے کہ آپ تمامی امتوں پر گواہی دینگے
گے اور ہر نبی کی تصدیق کرینگے اور یہ رونا اس درجہ عالی کی خوشی اور مبارکبادی اور اہوال قیامت
کی یاد سے تہا اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن سننا اور اسکی فرمایش کرنا مستحب ہے اور قرآن سنکر رونا
اور اس مین غور کرنا اور فکر زاہدین کے عمدہ کاموں میں سے ہے **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَزَادَ هَنَّادٌ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ
اقْرَأْ عَلَيَّ **ترجمہ** اعمش سے یہی روایت اس اسناد سے مروی ہے مگر اس مین اتنی بات زیادہ کہا ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے کہا کہ قرآن پڑھو میرے آگے اور آپ منبر پر تہے **ف**
اس سے معلوم ہوا کہ قاری اگر نیچے ہو اور سامع بلند جگہ مین تو یہ بے ادبی نہیں ہے **عَنْ**

ابراهيم رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعبد الله ابن النبي
مسعود رضي الله عنهما اقرأ علي قلت اقرأ عليك وعليك انزل قال اني ر قال
احب ان اسمعه من غيري قال فقرأت عليه من اول سورة النساء الى قوله فكيف
اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا فبكى قال مسعر
حدثني معن عن جعفر بن عمرو بن حريث عن ابيه عن ابن مسعود رضي الله عنه قال
قال النبي صلى الله عليه وسلم شهيدا عليهم ما دمت فيهم او ما كنت فيهم شك
مسعر **ترجمہ** ابراہیم نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا میرے آگے تم
قرآن پڑہو انہوں نے عرض کی کہ میں آپ کے آگے پڑہوں اور آپکے اوپر اترا ہے آپنے فرمایا میں چاہتا
ہوں کہ اسکو دوسرے سے سنوں غرض عبد اللہ نے سورہ نساء کے شروع سے پڑہا اس آیت تک
فکیف اور آپ روئے مسعر نے کہا روایت کی مجھ سے معن نے اون سے جعفر نے اون سے ان کے باپنے
اون سے ابن مسعود نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑہی شہیداً علیہم الآیۃ یعنے میں امت کے
حال سے واقف تہا جب تک ان میں تہا یعنے زندہ تہا مسعر کو شک ہی کہ کنت کہا یا دمت کہا معنے
دونوں کے ایک ہی ہیں **ف** حضرت نے یہ آیت سورہ نسا کی جب سنی تو گویا اسکے جواب میں حضرت
عیسی علیہ السلام کا قول یاد کیا کہ وہ بارگاہ الہی میں عرض کریں گے کہ جب تک میں زندہ تہا اپنی امت
کے حال سے واقف تہا پہر جب تونے مجہے اٹھا لیا پہر اونکا حال تو ہی جانتا ہے اس سے معلوم ہوا
کہ پیغمبروں کو علم غیب نہیں اور جو لوگ انکو یا اولیا انکو دور دور سے پکارتے ہیں اور ان سے مدد چاہتے
ہیں سخت نادان اور مشرک ہیں اللہ تعالے شرک سے بچا دے آمین عن عبد الله رضي الله عنه باب منه
قال كنت بحمص فقال لي بعض القوم اقرأ علينا فقرأت عليهم سورة
يوسف قال فقال رجل من القوم والله ما هكذا انزلت قال قلت ويحك و
الله لقد قرأتها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي احسنت فبينا انا اكلمه
اذ وجدت منه ريح الخمر قال قلت اتشرب الخمر وتكذب بالكتاب لا تبرح
حتى اجلدك قال فجلدته الحد **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا میں حمص میں تہا مجہ سے لوگوں
نے کہا ہم کو قرآن سنا دیجئے میں نے سورہ یوسف پڑہی سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم ایسا نہیں

اوتر امین نے کہا تیری خرابی ہو اللہ کی قسم مین نے تو یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پڑہی ہے اوسنے کہا خیر غرض مین اوس سے بات کر رہا تہا کہ شراب کی بو اوس کیطرف سے آئی تو مین نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اللہ کی کتاب کو جہٹلاتا ہے تو جانے نپایے گا جب تک مین تجہے حد نہ مار لونگا پہر مین نے اسی کوڑے مارے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِيْ اَحْسَنْتَ ترجمہ اعمش سے اسی سند سے یہ روایت مروی ہوئی اور ابو معاویہ کی روایت مین حسنت کا ذکر نہین ہے

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ وَتَعَلُّمِهٖ

نماز مین قرآن پڑہنے اور اسکی فضیلت کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ اٰيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے چاہتا ہے کہ جب گہر لوٹ کر آوے تو تین اونٹنیان حاملہ پاوے کہ نہایت فربہ ہون بڑی بڑی ہم نے کہا بیشک آپنے فرمایا پس تین آیتین کہ انکو آدمی نماز مین پڑہتا ہے بہتر ہے اس کے لیے تین اونٹنیون سے جو بڑی اور موٹی ہون فائدہ یہ تشبیہ صرف دنیا کے لوگون کی فہمایش کے لیے آپ نے فرمائی ورنہ قرآن کی آیتین آخرت کی عمدہ نعمتین ابد الآباد رہنے والی ہین رب العرش والسموات کی بارگاہ عالی مین درجات عالیات بڑہانی والی ہین جنت کے بلند درجون پر چڑہانے والی ہین بخلاف دنیا کی نعمتون کے کہ وہ سریع الزوال فنا ہو جانے والی ہین عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوْ اِلَى الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا يُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ اَوْ يَقْرَاَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ ترجمہ عقبہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اور ہم لوگ دیوان خانہ مین تہے تو آپ نے فرمایا تم مین سے کون چاہتا ہو کہ روز صبح کو بطحان یا عقیق کو

خلفات

جاوی (یہ دونون بازار تہین مدینہ مین) اور وہان سے دو اونٹنیان بڑی بڑی کوہان کے لاوے بغیر
کسی گناہ کے اور بغیر اسکے کہ کسی ناتہ دار کی حق تلفی کرے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سب اسکو
چاہتے ہین اور آپ نے فرمایا پہر کیون نہین جاتا تم مین سے ہر ایک مسجد کو اور کیون نہین سکہاتا یا پڑہتا
دو آیتین اللہ کی کتاب کی جو بہتر ہو اسکے لیے دو اونٹنیون سے اور تین بہتر ہین تین اونٹنیون سے اور چار چار سے اور اسیطرح **باب** فضل
قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ قراءت قرآن اور سورہ بقر کی فضیلت کا بیان **عن** ابی
امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرؤا
القرآن فانہ یاتی یوم القیمۃ شفیعا لاصحابہ اقرؤا الزہراوین البقرۃ وسورۃ ال عمران فانہما
یاتیان یوم القیمۃ کانہما غمامتان او کانہما غیایتان او کانہما فرقان من طیر
صواف تحاجان عن اصحابہما اقرؤا سورۃ البقرۃ فان اخذہا برکۃ وترکہا
حسرۃ ولا یستطیعہا البطلۃ قال معاویۃ بلغنی ان البطلۃ السحرۃ **ترجمہ** ابی امامہ باہلی
نے کہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تہے قرآن پڑہو اس لیے
کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑہنے والون کا سفارشی ہوکر آوے گا اور دو سورتین چمکتی پڑہو
سورہ بقر اور سورہ آل عمران اس لیے کہ وہ میدان قیامت مین آوین گے گویا دو بادل ہین یا دو
سائبان یا دو ٹکڑیان ہین اڑتے جانورون کی او حجت کرتی ہوئی آوین گی اپنے لوگون کی
طرف سے اور سورہ بقر پڑہو کہ لینا اسکا برکت ہے اور چہوڑنا اسکا حسرت ہے اور اسکا مقابلہ نہین کر سکتے
جادوگر لوگ **عن** معاویۃ بہذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال وکانہما
قال فی کلیہما ولم یذکر قول معاویۃ بلغنی **ترجمہ**
معاویہ نے بہی اس سند سے مثل اسکی روایت کی صرف اتنا ہی کہ انہون نے دونون جگہہ کلیہما کہا یعنی
باب تینہ او کی جگہہ صرف واو کہا اور قول معویہ کا نہین ذکر کیا **عن** النواس بن سمعان الکلابی رضی
اللہ عنہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یؤتی بالقرآن یوم القیمۃ
واہلہ الذین کانوا یعملون بہ تقدمہ سورۃ البقرۃ وآل عمران وضرب لہما
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ امثال ما نسیتہن بعد قال کانہما غمامتان
او ظلتان سوداوان بینہما شرق او کانہما فرقان من طیر صواف تحاجان عن صاحبہما صواف

ترجمہ نواس بن سمعان کے بیٹے کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کو قیامت
کے دن لاوین گے اور انکو بہی جو دنیا مین اُسپر عمل کرتے تہے اور سورہ بقر اور آل عمران آگے آگے ہوگی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکی تین مثالین دین کہ مین انکو آجتک نہین بہولا اول یہ کہ وہ ایسے
ہین جیسے دو بادل کے ٹکڑے یا ایسے ہین جیسے دو سائبان کالے کہ اونمین روشنی چمکتی
ہو یا ایسے ہین جیسے دو ٹکڑیان چڑیون کے قطار باندہی ہوئی اور حجت کرتی ہون گی وہ دونو اپنے
صاحب کیطرف **ف** ان حدیثون سے بڑی فضیلت سورہ بقرہ اور آل عمران کی معلوم
ہوئی اور معلوم ہوئی کہ قرآن سے بڑہکر کوئی شفیع نہین جسکو اسکی شفاعت منظور ہو جو اسپر عمل کرے
اور عمل بغیر معنے معلوم ہوئے نہین ہو سکتا پس عوام کو ضرور ہے کہ ترجمہ پڑہا کرین **بَابُ** فَضْلِ
الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيْمِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ سورہ فاتحہ اور خاتمہ سورہ بقر اور آخر کی دو آیتون
سورہ بقر کا ثواب **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ (مسلم)
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا
بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ
نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ
قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ ترجمہ
عبداللہ بن عباس نے کہا ایک دن جبرائیل علیہ السلام نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بیٹہے
ہوے تہے کہ ایک آواز بڑی زور کی سنی دروازہ کہلنے کی اور اپنا سر اٹہایا اور جبرائیل علیہ السلام
نے کہا یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا کہ آج کہلا ہے اور کبہی نہین کھلا تہا مگر آج کے دن پھر اس
سے ایک فرشتہ اترا اور جبرائیل ع نے کہا کہ یہ فرشتہ جو زمین پر اوترا ہے کبہی نہین اترا سو آج
کے اور اس نے سلام کیا اور کہا خوشخبری ہو آپ کو دو نورون کی کہ آپ کو عنایت ہوئے ہین اور
کسی نبیون مین سے نہین ملے سوا آپ کے ایک سورۃ فاتحہ ہے اور دوسرے خاتمہ سورہ بقر کا کوئی
حرف اس مین سے تم نہ پڑہو گے کہ اسکی مانگی ہوئے چیز تمہے نہ ملے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
يَزِيْدَ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ
فِي الْاٰيَتَيْنِ فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ

مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ ترجمہ عبدالرحمن نے کہا مین ابو مسعود سے کعبہ شریفہ کے پاس ملا اور مین نے کہا مجہے ایک حدیث تمہاری زبانی پہونچی ہے سورہ بقر کی دو آیتون کی فضیلت مین انہون نے کہا کہ ہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورہ بقر کی دو آیتین جو رات کو پڑہے اسکو کافی ہین **فائدہ** اسکو کافی ہین یعنے تہجد کے بدلے یا شیطان سے بچنے کو کافی ہین یا اور آفتون سے بچنے کو **عن** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَءَ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** ابو مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو دو آیتین آخر سورہ بقر کی پڑہے اسکو رات بہر کفایت کرین گی عبدالرحمن نے کہا کہ پہر مین ابو مسعود سے ملا اور وہ کعبہ کا طواف کرتے تہے سو مین نے اون سے پوچہا اور انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے وہی بیان کیا **ف** پہلے عبدالرحمن کو یہہ حدیث ابو مسعود سے بواسطہ کسی راوی کے پہونچی تہی اس لیے چاہا کہ بلا واسطہ بہی ان سے سن لین تا کہ سند انکی عالی ہو جاوے محدثین کے یہان اس سند عالی کا بڑا خیال ہوتا ہے اور یہہ بہی ایک بڑی نعمت ہے اس امت مین کہ کسی امت کو نصیب نہین ہوی **عن** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ ابی مسعود نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اسی روایت کے بیان کیا **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ عبدالرحمن نے ابی مسعود سے وہی روایت بیان کی

مِثْلَهُ

باب فَضْلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ سورہ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت کا بیان

عن اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ **ترجمہ** ابی الدردا نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو یاد کرے دس آیتین اول کی سورہ کہف کی وہ بچیگا فتنہ دجال سے **ف** ان دونون مین ان آیتون کا یاد کرنا اور غور کرنا ضرور ہے اس لیے کہ نیچری لوگ ممد فراج کہ پیش خیمہ دجال لعین ہین انکا زمانہ مین بڑا بول ہے اور انکے خیالات فاسدہ اکثر لوگون مین پہیل رہی ہین

مِنْ فِتْنَةِ

اور صحیح معجزات انبیا علیہ السلام کا اور آیات قرآنیہ کا اور بینات رحمانیہ کا انکار کرتے ہین
عَنْ قَتَادَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ شُعْبَۃُ مِنْ اٰخِرِ الْکَھْفِ وَقَالَ ھَمَّامٌ مِّنْ اَوَّلِ الْکَھْفِ کَمَا قَالَ ھِشَامٌ **ترجمہ** قتادہ نے اس سند سے روایت کی کہ شعبہ نے کہا دس آیتین آخر سورہ کہف کی اور ہمام نے کہا اول سورہ کہف کی جیسے ہشام نے روایت کی **عَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَۃٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَعَکَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَۃٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَعَکَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ لِیَھْنِکَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ ابی بن کعب نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا اے ابا المنذر کونسی آیت اللہ کی کتاب ہین کی تمہارے پاس سب سے بڑی ہے انہون نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے آپ نے پہر فرمایا کہ ای ابو المنذر کون سی آیت اللہ کی تمہارے پاس سب سے بڑی ہے انہون نے عرض کی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنے آیۃ الکرسی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ایک ہاتھ مارا یعنے شاباشی کا میرے سینے پر اور فرمایا اے ابو المنذر تجہکو علم مبارک ہو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کی آیتین بعض سے بعض افضل ہین اور علما نے کہا ہے کہ آیۃ الکرسی اسوجہ سے افضل ہے سارے قرآن سے کہ اس مین اللہ تعالیٰ کی تمام صفتون اور نامون کی خبرین مذکور ہین جیسے معبود ہونا اور ایک ہونا اور زندہ ہونا اور علم کامل اسکا اور سلطنت اور بادشاہت اور قدرت اور ارادہ اور یہ سب صفتون کی جڑ ہین پس یہ آیت ان سب کی جامع ہے اسلیے سب سے افضل اور اولی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا شاباشی کا ہاتھ سینہ پر مارنا سنت ہے پیٹھ پر مارنا خلاف سنت **بَابُ** فَضْلِ قِرَاءَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ قل ہو اللہ کی فضیلت کا بیان **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَاَ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَاُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کیا تہک جاتا ہے کوئی تم مین کا اس سے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑہ لیوے صحابہ نے عرض کی کہ کیونکر پڑہے تہائی قرآن آپ نے فرمایا قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے **عَنْ** قَتَادَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِھِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَزَّاَ الْقُرْاٰنَ ثَلٰثَۃَ اَجْزَاءٍ

تجعل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ جُزْءً مِّنْ اَجْزَاءِ الْقُرْاٰنِ ترجمہ قتادہ سے اسی اسناد سے یہ روایت مذکور ہوئی اور اس مین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مروی ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن کے تین ٹکڑے کیے یعنے قصص اور احکام اور صفات اللہ اور قل ہو اللہ کو ایک ٹکڑا کیا قرآن کا یعنے عمدہ صفات باریتعالی سے بہری ہے

باب منہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَأُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ اِنِّیْ اُرٰی هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهٗ مِنَ السَّمَاءِ فَذَاكَ الَّذِیْ اَدْخَلَهٗ ثُمَّ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ قُلْتُ لَکُمْ سَاَقْرَأُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع ہو جاؤ تم لوگ کہ مین تمہارے آگے تہائی قرآن پڑہون غرض جمع ہو گئے جنکو جمع ہونا تہا پہر نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپنے قل ہو اللہ پڑہی اور اندر چلے گئے تو ہم ایکدوسرے سے کہنے لگے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جسکے لیے آپ اندر گئے ہین پہر نکلے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپنے فرمایا کہ مین نے تم سے کہا تہا کہ تہائی کلام اللہ تمہارے آگے پڑہون گا سو یہ سورت تہائی کلام اللہ کے برابر ہی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ حَتّٰی خَتَمَهَا ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس آئے اور فرمایا مین تمہارے آگے تہائی قرآن پڑہتا ہون پہر آپ نے قل ہو اللہ احد پڑہی یہانتک کہ اس سورت کو ختم کیا

من باب منہ ذکر

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِیَّةٍ وَکَانَ یَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِیْ صَلٰوتِهِمْ فَیَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَکَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَیِّ شَیْءٍ یَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ یُحِبُّهٗ حضرت عائشہ رضی عنہا سے مروی ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو ایک بزن پر سردار کرکے بہیجا اور وہ اپنی فوج کی نماز مین قرآن پڑہتے اور قرأت کو قل ہو اللہ پر ختم کرتے پہر جب وہ بزن لوٹ کر آیا لوگون نے اس کا ذکر

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا اور آپ نے فرمایا کہ ان سے پوچھو وہ کیون ایسا کرتے ہین پوچھا تو
انہون نے کہا یہ صفت ہی رحمن کی اور مین اسکو دوست رکھتا ہون آپ نے فرمایا ان سے کہدو کہ اللہ تعالی
تم کو دوست رکھتا ہے **ف** اس سورہ مبارک مین اللہ پاک کا ایک ہونا بے پرواہی معبود ہونا ولد سے
پاک ہونا کسی سے پیدا نہونا یعنے قدیم ہونا اس کی ذات کا ہمسر کوئی نہونا یعنے بے مثل ہونا مذکور ہے
اور سبحان اللہ اتنی عمدہ صفات کس خوبی اور اختصار سے اس سورہ مبارک مین مذکور ہین پھر کیون کر
مومن کو اس سے محبت نہو اور اللہ کا دوست رکہنا بندہ کو یہ ہے کہ اس کے گناہ بخشے دونون جہان
مین عافیت عنایت کرے اپنی طاعت کی توفیق دے بندیکا دوست رکہنا خدا کو یہ ہے کہ اسکی
عبادت اور طاعت اور صدق دل اور اخلاص سے بجا لاوے اور اسکو دل سے یاد کرے اس کی محبت کو
سارے جہان سے مقدم سمجہے **باب** فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ معوذتین کی فضیلت کا بیان
عن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتْ
اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ **ترجمہ** عقبہ
عامر کے بیٹے نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نہین دیکہتے کہ آج کی رات ایسی آیتین
اوتری ہین کہ انکے مثل کبھی نہین دیکھین اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین **ف**
اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ یہہ دونون سورتین قرآن مین داخل ہین اور رد ہو گیا وہ مضمون جو عبد اللہ ابن
مسعود کیطرف منسوب ہے کہ یہہ قرآن مین داخل نہین اور امت کا اجماع اسبات پر منعقد ہو گیا ہے کہ وہ قرآن مین ہین اور وہ روایت ابن
مسعود کی شاذ ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ لفظ قل بھی قرآن مین داخل ہے اسپر بھی اجماع ہے (نووی) **عن** عُقْبَةَ ابْنِ
عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ اَوْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَاتٌ لَمْ يُرَ
مِثْلُهُنَّ قَطُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا **باب** فَضْلِ مَنْ يَّقُوْمُ بِا
لْقُرْاٰنِ وَيُعَلِّمُهُ قرآن پر عمل کرنے والے کی اور اسکے سکہانے والے کی فضیلت کا بیان
عن سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ
اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ اٰنَاءَ
اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ **ترجمہ** سالم اپنے باپ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی
ہین کہ آپ نے فرمایا رشک کسی پر نہین مگر دو شخصون پر ایک وہ جسکو اللہ تعالے نے قرآن عنایت

گیا ہو اور وہ اسکو رات کو پڑہتا ہون کو اسپر عمل کرتا ہو دوسرے وہ اللہ کہ تعالے نے اس کو
مال دیا ہو کہ وہ رات کو بہی خرچ کرتا ہو دن کو بہی **فائدہ** رشک دو قسم ہے ایک یہہ کہ آدمی
چاہے کہ دوسرے کی نعمت زائل ہو جاوے اور مجہے مل جاوے اور یہہ باجماع امت حرام ہے
دوسرے یہ کہ آدمی صاحب نعمت کی نعمت کا زوال نہ چاہے بلکہ اتنی ہی آرزو کرے کہ یہہ
نعمت خداوند تعالے مجہہ ہی نصیب کرے اور اسکو عربی مین غبطہ کہتے ہین اور یہہ شریعت میں
محمود ہے اور انبیا اور صلحا رمین بہی ہوتا ہے یہان بہی رشک سو وہی مراد ہے نہ معنے اول
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اِثْنَتَيْنِ ن — اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلٰى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ هٰذَا الْكِتَابَ فَقَامَ
بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَتَصَدَّقَ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ
النَّهَارِ ترجمہ اسکا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ
فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا ترجمہ ابن مسعود کہتے تہے کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا حسد روا نہین ہے مگر دو شخصون پر ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسکے
خرچ کرنے پر راہ حق کی توفیق دی دوسرا وہ کہ اسے حکمت دی کہ موافق حکم کرتا ہے اور سکہلاتا ہے
حکمت سے مراد علم حدیث ہی **عَنْ** عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَعْمِلُهٗ عَلٰى مَكَّةَ فَقَالَ مَنِ
فَقَالَ ن — اسْتَعْمَلْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِيْ فَقَالَ ابْنَ اَبْزٰى قَالَ وَمَنِ ابْنُ اَبْزٰى قَالَ مَوْلًى مِنْ مَوَالِيْنَا
عَزَّ وَجَلَّ ن — قَالَ فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلًى قَالَ اِنَّهٗ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنَّهٗ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ
قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْفَعُ
بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ ترجمہ عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ نافع بن عبد
الحارث نے ملاقات کی حضرت عمر سے عسفان مین اور حضرت عمر نے انہے کہا تہا کہ مکہ پر کسیکو تحصیلدار بنا دیا
غرض حضرت عمر نے پوچہا کہ تم نے جنگل والو نپر کس کو تحصیلدار بنایا انہون نے کہا ابن ابزی کو حضرت عمر نے کہا
ابن ابزی کون ہے انہون نے کہا ایک غلام آزاد ہمارے مین حضرت عمر نے کہا تم نے غلام کو ان پر تحصیلدار کیا انہون نے

کہا کہ وہ قاری ہیں کتاب اللہ کے اور ترکہ کو بانٹنا خوب جانتے ہیں حضرت عمر نے کہا کہ سنو تمہاری نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کی سبب سے کچھ لوگون کو بلند کرے گا اور کچھ
لوگون کو گرا دیگا **ف** یعنی جو اسکے تابع ہونگے دنیا میں حکومت آخرت میں جنت پاوین گے اور
جو منکر ہون گے دنیا میں ذلت آخرت میں عقوبت اٹھاوین گے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ
اللَّيْثِيِّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيَّ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
بِعُسْفَانَ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ **ترجمہ** عامر بن واثلہ سے وہی
روایت جو اوپر گذری مروی ہوئی جیسے ابراہیم بن سعد نے زہری سے اوپر روایت کی **باب** بَيَانِ
أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَبَيَانِ مَعْنَاهَا قرآن کا سات حرفون میں ہونا اور اس
کے مطلب کا بیان **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى
غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ
عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ
عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ
الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ
لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا
مَا تَيَسَّرَ **ترجمہ** عبدالرحمن عبدالقاری کے فرزند نے کہا سنا میں نے حضرت عمر سے کہتے
تھے ایکدن میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان پڑہتے سنا کہ اور لوگون کے خلاف پڑہتے تھے اور
یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو پڑہا چکے تھے سو میں قریب تہا کہ انکو جلد پکڑ لون مگر میں نے
انہیں مہلت دی یہانتک کہ پڑہ چکے پہر میں نے انکی چادر ان کے گلے میں ڈالکر کہینچا اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک لایا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں نے انسے سورہ فرقان سنی
خلاف اسکے جیسے آپ نے مجھے پڑہائی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا ان کو چہوڑ
دو اور ان سے کہا پڑہو پہر انہون نے ویسا ہی پڑہا جیسا میں نے ان سے پہلے سنا تہا اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسی ہی اتری ہے پھر مجھ سے کہا پڑھو مین نے پڑھی یعنے جیسے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو پڑھائی تھی تب بھی آپ نے فرمایا کہ ایسی ہی اتری ہے اور فرمایا کہ بیشک
یہ قرآن سات حرفون مین اترا ہے اس مین سے جو تمکو آسان ہو اس طرح پڑھو **ف** نووی نے
کہا سات حرفون مین قرآن کا اترنا محض آسانی اور سہولت امت کے لیے تہا جیسے اور روایتون مین یہ
تصریح آچکا ہے کہ آپ نے بارگاہ الٰہی مین عرض کی کہ میری امت پر آسانی ہو اسپر سات حرفون تک
اجازت ملی اور علمار کا اختلاف ہے کہ سات عددون سے مراد کیا ہے بعضون نے کہا سات کا عدد صرف
سہولت کے لیے ہے حصر کے لیے نہین مگر اکثر کا یہ قول ہے کہ حصر کے لیے ہے یعنے سات سے آٹھ
نہین ہو سکتی اب اسکے مطالب مین بھی کئی قول ہین ایک یہ کہ مراد اس سے سات مضمون ہین
جو خلاصہ مطالب قرآن ہین جیسے وعد وعید محکم متشابہ حلال حرام قصص اور امثال
بعضون نے کہا مراد اس سے کیفیت قرارت کی اور اسکے کلمات نکالنے کی ہے جیسے ادغام اظہار
تفخیم ترقیق امالہ مد قصر ہین اسلیے کہ عرب کے قبائل آپس مین ان قاعدون مین اختلاف رکہتے تہے پس اللہ
تعالیٰ نے اپنی امت کو آسانی دی کہ مثلاً جس لفظ مین جسے ادغام یعنے تشدید پڑہنا آسان ہو وہ ادغام کرکے
جسے مشکل ہو وہ نکرے اسیطرح ظہار وغیرہ کا حال ہے اور بعضون نے کہا اس سے سات قسم کے الفاظ
اور حروف مراد ہین اور اسی کیطرف اشارہ کیا ہے ابن شہاب نے جنکی روایت کی اون سے مسلم نے
اپنی کتاب مین پہر اون لوگون نے اسمین بھی اختلاف کیا ہے بعضون نے کہا مراد اس سے سات قرأتین
اور وجوہ ہین اور کسی نے کہا سات لغات عرب کے مراد ہین جیسے یمن اور سعد اور یہ افصح لغات ہین اور
اور کسی نے کہا سات زبانین قبیلہ مضر کی اور یہ سب لغات قرآن مین جا بجا وارد ہوئین ہین نہ یہ کہ
ایک جگہ ہون یا ایک کلمہ مین ہون اور بعضون نے کہا کہ بعض کلمات مین سب لغت جمع ہین جیسے
وعبد الطاغوت ونرتع ونلعب وباعد بین اسفارنا وغیرہ مین اور قاضی ابوبکر باقلانی
نے کہا کہ صحیح یہ بات ہے کہ ساتون طرح کے لغات مروی ہوچکی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور
امت نے اسکو جمع کرلیا ہے اور حضرت عثمان نے اور ایک جماعت نے اسکو اکٹھا کرلیا ہے مصحف مین
اور خبر دی ہے اسکی صحت کی اور جو تواتر ثابت نہوا اسکو حذف کردیا اور اگرچہ ان الفاظ کے معانی
کبھی مختلف ہوتے ہین مگر آپس مین ضد اور منافات نہین رکھتے کہ ایک معنی دوسرے کا مکذب ہو

اور طحاوی نے ذکر کیا ہے کہ ان سات حرفون مین قرارت کی ضرورت اول اسلام مین تہی کہ اسوقت تک لوگون کو
قرآن مین مشق خوب نتہی پہر جب بہت لوگ اسلام مین داخل ہو گئے اور وحی کا لکہنا بہی جابجا ہوا ب ضرورت
باقی نہین رہی اور داودی نے کہا سات قراتین جو آج کے دن پڑہی جاتی ہین ہر حرف اور ہر لفظ مین نہین ہین
مین بلکہ جابجا متفرق ہین اور ابو عبید اللہ نے کہا یہ سات قراتین ایک حرف سے نکلی ہین جو حدیث مین مذکور
ہین اور اسیکو جمع کیا ہے حضرت عثمان نے اپنے مصحف مین اور نحاس وغیرہ نے بہی یہی کہا ہے اور اور
علما نے کہا ہے کہ ہر رمضان مین قرآن کا دور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم اور جبرائیل مین ہوتا تہا دو سات
حرف کی اجازت ایک ہی دور مین نہین ہوئی اور یہ بہی نہین معلوم کہ ان سات قراتون مین جو مروج
ہین اخیر دورہ مین کونسی پڑہی گئی اور یہ ساتون قراتین مشہور ہین اور شہرت مروی ہین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے اور امت نے انکو ضبط کیا ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ
بِمِثْلِهِ وَزَادَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ ترجمہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تہے
سنا مین نے ہشام بن حکیم سے کہ وہ سورہ فرقان پڑہتے تہے پہر حدیث بیان کی مثل اور اسمین یہ زیادہ کیا کہ قریب
تہا کہ مین انکو قید کرلون نماز مین مگر مین نے صبر کیا یہانتک کہ انہون نے سلام پہیرا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث اسحاق بن ابراہیم نے اور عبد بن حمید نے دونون نے کہا روایت کی ہم
سے عبد الرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے مانند روایت یونس کی اسناد سے۔
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَقْرَأَنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي
حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ
فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ ترجمہ ابن عباس نے عبید اللہ بن
عتبہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے ایک حرف پر قرآن
پڑہایا اور مین ان سے زیادہ کی درخواست کرتا رہا اور وہ زیادہ کرتے رہے یہانتک کہ سات حرف تک
نوبت پہونچی ابن شہاب نے کہا کہ مجہے خبر پہونچی ہے کہ وہ سات حرف کا مآل اور مطلب ایک ہی ہوتا ہے
کسی حلال و حرام مین ان سے اختلاف نہین پڑتا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور یہی روایت بیان

نا ہم سے محمد بن حمید نے اون سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے عن
أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ
قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ
فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَا فَحَسَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا
فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللهِ تَعَالَى فَرَقًا
فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي
فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ
عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي
تَاخَرْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتَّى
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ترجمہ ابی بن کعب نے کہا میں مسجد میں تہا اور ایک شخص آیا اور نماز
پڑہنے لگا اور ایک قرارت ایسی پڑہی کہ میں اسے نہ جانتا تہا پہر دوسرا آیا اور اس نے اور ایک قرارت
پڑہی اوس کے سوا پہر جب ہم لوگ نماز پڑہ چکے سب آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
اور عرض کی میں نے کہ اس شخص نے ایک ایسی قرارت پڑہی کہ مجہے تعجب ہوا اور دوسرا آیا تو اس نے تو اس نے
اور ایک قرارت پڑہی سوا اس کے پہر حکم کیا ان دونوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور
انہوں نے پڑہا اور روا رکہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون دونوں مختلف قراءتوں کو اور میرے دل
میں ایک تکذیب آگئی نہ ایسی جیسی جاہلیت میں تہی پہر خیال کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس
بلا کو جس نے مجہے ڈہانپ لیا تہا میرے سینے پر ایک ہاتھ مارا کہ میں پسینہ پسینہ ہوگیا اور مجہے گویا اللہ پاک
نظر آنے لگا خوف کے مارے تب مجہہ سے فرمایا اے ابی پہلے مجہکو حکم بہیجا گیا کہ میں قرآن ایک حرف پر
پڑہوں سو میں نے عرض کی بارگاہ الٰہی میں کہ آسانی فرما میری امت پر پہر دوبارہ مجہے حکم ہوا کہ دو حرفوں میں پڑہوں
پہر میں نے دوسری بار عرض کی کہ آسانی فرما میری امت پر پہر تیسری بار مجہکو حکم ہوا کہ سات حرفوں پر
پڑہوں اور ارشاد ہوا کہ تم نے جتنی بار آسانی امت کے لیے عرض کی ہر بار کے عوض ایک دعا

نفضت
تهوّن
هوّن
فلك
رددتكها
ردة تكها

مقبول ہے تم ہم سے مانگ لو مین نے عرض کی یا اللہ بخشدے میری امت کو یا اللہ بخشدے میرے امت کو (دو دہو مین) اور میری مین نے اٹہار کہی ہے اسدن کے لئے جسدن سب خلق میری طرف رغبت کرے گی یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام بہی کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے محمد بن بشر نے اون سے اسمعیل بن ابی خالد نے اونسے عبد اللہ بن عیسی نے اونسے عبد الرحمن بن ابی لیلے نے انہون نے کہا خبر دی ہمے ابی بن کعب نے کہ وہ مسجد مین بیٹے ہوے تہے اور ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑہی اور ایک قرات پڑہی باقی سارا قصہ ذکر کیا جیسے ابن نمیر کی روایت سے اوپر گذرا

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّهٗ کَانَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَرَاَ قِرَاءَةً وَ اقْتَصَّ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَ اَضَاةِ بَنِیْ غِفَارٍ قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَءَ اُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَقَالَ اَسْئَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهٗ وَ مَغْفِرَتَهٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِیَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَءَ اُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَقَالَ اَسْئَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهٗ وَ مَغْفِرَتَهٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَءَ اُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی فَانْ
ثَلٰثَةِ اَحْرُفٍ فَقَالَ اَسْئَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهٗ وَ مَغْفِرَتَهٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَانَّ
فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرَءَ اُمَّتُكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاَیُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوْا عَلَیْهِ فَقَدْ اَصَابُوْا ترجمہ ابی بن کعب نے کہا کہ نبی صلعم بنی غفار کے تالاب تہے انکے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالی اپ کو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو ایک حرف پر قرآن پڑہاؤ آپنے فرمایا مین اللہ تعالی سے اسکی معافی اور بخشش چاہتا ہون اور میری امت اسکی طاقت نہ رکہے گی پہر دوبارہ انکے پاس آے اور کہا کہ بیشک اللہ تعالی حکم کرتا ہے کہ آپ اپنی امت کو دو حرفون پر قرآن شریف پڑہاوین آپ نے عرض کی کہ مین اللہ تعالی سے عفو اور بخشش اسکی چاہتا ہون اور میری امت سے یہ نہ ہوسکے گا پہر تیسری بار آئے اور کہا کہ اللہ تعالی آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی امت کو تین حرفون مین قرآن پڑہاؤ آپنے عرض کی کہ مین اللہ تعالی سے اسکا عفو اور اسکی بخشش چاہتا ہون اور میری امت سے یہ نہ ہوسکے گا پہر آئے وہ چوتہی بار اور کہا کہ بیشک اللہ حکم فرماتا کہ اپنی امت کو قرآن سات حرفون پر پڑہاؤ اور جس حرف پر پڑہین گے ان حرفون مین سے ٹہیک ہوگا مسلم نے کہا اور بیان کی یہ روایت ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے اون سے انکے باپ نے اون سے شعبہ نے

اسی اسناد و مثل اس روایت کی **باب** ترتیل القراءۃ واجتناب الھذ واباحۃ سورتین فاکثر فی رکعۃ قرآن ٹہیر ٹہیر کر پڑہنے اور دو سورت یا زیادہ ایک رکعت مین پڑہنے کا بیان **عن** ابی وائل قال جاء رجل یقال لہ نہیک بن سنان الی عبد اللہ فقال یا ابا عبد الرحمن کیف تقرأ ھذا الحرف الفا تجدہ ام یاء من ماء غیر اسن او من ماء غیر یاسن قال فقال عبد اللہ رضی اللہ عنہ وکل القرآن قد احصیت غیر ھذا قال انی لاقرأ المفصل فی رکعۃ فقال عبد اللہ ھذا کھذ الشعر ان اقواما یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم ولکن اذا وقع فی القلب فرسخ فیہ نفع ان افضل الصلوۃ الرکوع والسجود انی لاعلم النظائر التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بینھن سورتین فی کل رکعۃ ثم قام عبد اللہ فدخل علقمۃ فی اثرہ ثم خرج فقال قد اخبرنی بھا قال ابن نمیر فی روایتہ جاء رجل من بنی بجیلۃ الی عبد اللہ ولم یقل نہیک بن سنان ترجمہ ابی وائل نے کہا ایک آدمی آیا جسکو نہیک بن سنان کہتے تھے عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور کہا کہ اے ابو عبد الرحمن آپ اس حرف کو الف پڑہتے ہین یا یا من ماء غیر آسن ہے یا من ماء غیر یاسن عبد اللہ بن مسعود نے کہا تو نے ساری قرآن مجید کو یاد کیا ہے سوا اس حرف کے اس نے پہر کہا کہ مین مفصل کی تمام سورتین ایک رکعت مین پڑہتا ہون عبد اللہ نے کہا تو ایسا ہانکتا ہے جیسے شعرین جلدی جلدی ہانکی جاتی ہین بہت سے لوگ قرآن ایسا پڑہتے ہین کہ ان کی ہنسلی سے نیچے نہین اترتا مگر قرآن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دل مین اترتا ہے اور جمتا ہے تب نفع دیتا ہے نماز مین افضل رکن رکوع اور سجدہ ہے اور مین ان ایک سی دو دو سورتین کو پہچانتا ہون جنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک رکعت مین دو دو پڑہا کرتے تہے پہر عبد اللہ کہڑے ہو گئے اور علقمہ انکے پیچھے داخل ہوئے اور کہا مجھے خبر دی اس کی ابن نمیر نے اپنی روایت مین کہا کہ ایک مرد قبیلہ بنی بجیلہ کا آیا عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور نہیک بن سنان نام نہین لیا **ف** نووی نے کہا عبد اللہ نے یہ جو کہا کہ تو نے ساری قرآن کو یاد کیا سوا اس حرف کے یہ گویا اس کے جواب سے کنارہ کیا اسلیئے کہ معلوم کیا کہ اسکو سوال کرنے سے کچھ بہتری مقصود نہ تھی اور شعر کا پڑہنا جلدی جلدی مراد ہے نہ گانا اور ترنم کہ وہ ٹہیر ٹہیر کر ہوتا ہے اور رکوع و سجود کا افضل

باب ترتیل القراءۃ واجتناب الھذ وھو الافراط فی السرعۃ واباحۃ سورتین فاکثر فی رکعۃ

ہونا یہ ابن مسعود کا مذہب ہو ورنہ حدیث مرفوع مین آچکا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
فضل نماز وہی ہے جس مین قیام لنبا ہو اور جو سورتین رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ملا کر ایک ایک رکعت مین
پڑہا کرتے تہو وہ ابو داود کی روایت مین یون وارد ہوئی ہین کہ سورہ رحمن اور والنجم ایک رکعت مین
اور اقتربت اور الحاقہ ایک مین اور طور اور ذاریات ایک مین اور واقعہ اور نون ایک مین اور سال سائل
اور والنازعات ایک مین اور ویل للمطففین اور عبس ایک مین اور مدثر اور مزمل ایک مین اور ہل اتے
اور لا اقسم ایک مین اور عم اور مرسلات ایک مین اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک مین اور
انکو مفصل اس لئے کہتے ہین کہ جدا جدا ہین اور قرآن کی تفصیل یہہ ہے کہ پہلے سبع طوال یعنے سات
سورتین لنبی ہین پہر ذوات المائین اور وہ وہ سورتین ہین جس مین ایک سو آیت کے قریب ہین پہر
مثانی ہین پہر مفصل اور مفصل کی ابتدا مین اختلاف ہے بعضون نے کہا قتال سے آخر تک مفصل
ہے بعضون نے کہا حجرات سے کسی نے کہا ق سے عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ فَقَدْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَجَاءَ عَلْقَمَةُ
لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَأُ بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عِشْرُونَ سُورَةً
فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِي تَأْلِيفِ عَبْدِ اللّٰهِ ترجمہ ابو وائل نے کہا ایک مرد آیا عبد اللہ بن
مسعود کے پاس نہیک بن سنان نام پہر حدیث بیان کی وکیع کی روایت کی مثل یعنے جیسے اوپر گذری
مگر اتنا فرق ہے پہر علقمہ آئے اور عبد اللہ کے پاس گئے اور ہم نے ان سے کہا کہ آپ ان سورتون کو
پوچہ لو جو ایک رکعت مین دو دو پڑہی جاتی ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کو ملا کر پڑہتے
تے سو وہ گئے اور ان سے پوچہا اور پہر ہمارے پاس آکر کہا وہ بیس سورتین ہین کہ دس رکعات مین پڑہی
جاتی تہین مفصل مین سے عبد اللہ کو جمع کئے ہوئے مصحف مین کہا مسلم نے اور بیان کی ہم سے
یہی روایت اسحق ابن ابراہیم نے ان سے عیسی بن یونس نے ان سے اعمش نے اسی اسناد سے
مثل روایت ان دونون راویون کی (یعنے جن کی روایتین اوپر گذرین) اس مین یہ ہے کہ عبد اللہ نے
کہا مین ان نظائر کو پہچانتا ہون جنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دو دو ملا کر ایک ایک رکعت مین
پڑہا کرتے تہو اور وہ بیس سورتین ہین کہ دس رکعتون مین پڑہتے تے عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ

ف تفصیل اون دو دو سورتون کی جو ایک رکعت مین پڑہنا مسنون ہین ۱۲

ن فی رکعۃ

غَدَوْنَا عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَوْمًا بَعْدَ مَا صَلَّیْنَا الْغَدَاةَ فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ
فَاَذِنَ لَنَا قَالَ فَمَکَثْنَا بِالْبَابِ هُنَیْئَةً قَالَ فَخَرَجَتِ الْجَارِیَةُ فَقَالَتْ اَلَا تَدْخُلُوْنَ هُنَیَّةً
فَدَخَلْنَا فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ یُسَبِّحُ فَقَالَ مَا مَنَعَکُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا وَقَدْ اُذِنَ لَکُمْ فَقُلْنَا لَا اِلَّا اَنَّا ظَنَنَّا
اَنَّ بَعْضَ اَهْلِ الْبَیْتِ نَائِمٌ قَالَ ظَنَنْتُمْ بِاٰلِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً قَالَ ثُمَّ اَقْبَلَ یُسَبِّحُ حَتّٰی ظَنَّ
اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ یَا جَارِیَةُ انْظُرِیْ هَلْ طَلَعَتْ قَالَ فَنَظَرَتْ فَاِذَا هِیَ لَمْ تَطْلُعْ
فَاَقْبَلَ یُسَبِّحُ حَتّٰی اِذَا ظَنَّ اَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ قَالَ یَا جَارِیَةُ انْظُرِیْ هَلْ طَلَعَتْ
فَنَظَرَتْ فَاِذَا هِیَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا فَقَالَ مَهْدِیٌّ فقال
وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَلَمْ یُهْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ
الْبَارِحَةَ کُلَّهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هَذًّا کَهَذِّ الشِّعْرِ اِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَائِنَ وَاِنِّیْ لَاَحْفَظُ
الْقَرَائِنَ الَّتِیْ کَانَ یَقْرَؤُهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ وَ ثمان عشرة
سُوْرَتَیْنِ مِنْ اٰلِ حٰمٓ ترجمہ ابی وائل نے کہا کہ ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہم عبد اللہ بن
مسعود کے پاس گئے اور دروازے پر ہم نے سلام کیا انہون نے اجازت دی مگر ہم دروازے پر ذرا ٹھہر گئے
تب ایک لونڈی نکلی اور اس نے کہا تم آتے نہین غرض ہم اندر گئے اور انکو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے تسبیح کر
رہے ہین انہون نے کہا جب تم کو اجازت دی گئی تو تم کیون نہین آئے ہم نے کہا کچھ اور سبب نہ تھا صرف
یہ خیال ہوا کہ گھر والون مین سے کوئی سوتا ہو عبد اللہ صاحب نے کہا کہ تم نے ام عبد (یہ نام ہے انکی والدہ
کا) کے بیٹے کے گھر والون کے ساتھ غفلت کا گمان کیا سبحان اللہ یہ گمان کرنا انکو برا معلوم ہوا اور یہان
ہمارونکا حال یہ ہے کہ پہر دن چڑہے تک خواب خرگوش مین ہین) غرض پہر وہ تسبیح کرنے لگے
یہانتک کہ گمان ہوا کہ آفتاب نکل آیا تب انہون نے لونڈی سے فرمایا کہ دیکھ تو سہی کیا سورج نکلا اس نے
دیکھکر کہا ابھی نہین پہر وہ تسبیح کرنے لگے (اس سے معلوم ہوا کہ خبر ایک شخص کی قبول ہے اور خبر عورت
کی بھی مقبول ہے اور گمان پر عمل کرنا روا ہے اگرچہ حصول یقین کا ممکن ہو اس لیے کہ عبد اللہ نے انکو
قول پر عمل کیا اگرچہ ممکن تہا کہ خود اٹھکر سورج کو دیکھ لیتے) یہانتک کہ پہر گمان ہوا کہ سورج نکل آیا
پہر کہا کہ اے چھوکری دیکھ سورج نکلا پہر اس نے دیکھا تو نکل چکا تہا تب عبد اللہ نے کہا سب خوبیان
اس اللہ تعالی کے واسطے ہین کہ جس نے ہمکو آج کے دن معاف کر دیا اور مہدی (جو راوی ہین) اسنے

کہا مین خیال کرتا ہون کہ شاید یہی کہا اور ہلاک نکیا اس اللہ تعالے نے ہمکو بسبب ہمارے گناہون کے
اور ہم لوگون مین سے ایک نے کہا کہ مین نے ساری مفصل کی سورتین پڑہین آج کی شب کو پہر عبداللہ
نے کہا تم نے پڑہا ایسا جیسا کوی شعرون کو پڑہتا ہے ہمنے بیشک قرآن سنا ہے اور ہم کو یاد ہین وہ
جوڑین لگی ہوئی ہین سورتین جنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہا کرتے تہے اور وہ اٹہارہ سورتین
ہین مفصل کی اور دو سورتین ہین جنکے سری پر حم کا لفظ ہے عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ رجل
بَجِیْلَةَ یُقَالُ لَهٗ نَهِیْكُ بْنُ سِنَانٍ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنِّیْ اَقْرَءُ الْمُفَصَّلَ فِیْ رَكْعَةٍ فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یَقْرَأُ بِهِنَّ سُوْرَتَیْنِ فِیْ رَكْعَةٍ ترجمہ شقیق نے کہا ایک شخص بنی بجیلہ کا جسے رکع
نہیک بن سنان کہتے ہین عبداللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مین مفصل سورتین ایک رکعت مین
پڑہتا ہون پہر عبداللہ نے کہا تو ایسا پڑہتا ہے جیسے پڑہتے ہو شعرون کو مین جانتا ہون ان دونو
سورتون کو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو ایک ایک رکعت مین پڑہا کرتے عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ
یُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنِّیْ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّیْلَةَ
كُلَّهٗ فِیْ رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ
النَّظَائِرَ الَّتِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرُنُ بَیْنَهُنَّ قَالَ فَذَكَرَ عِشْرِیْنَ
سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَیْنِ سُوْرَتَیْنِ فِیْ رَكْعَةٍ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنی بات رکع
زیادہ ہے کہ پہر عبداللہ نے ذکر کیا ان بیس سورتون کا مفصل سے جو ایک ایک رکعت مین دو دو آپ
پڑہتے تہے باب مَا یَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَاتِ قراتون کا بیان عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ رَاَیْتُ
رَجُلًا سَاَلَ الْاَسْوَدَ بْنَ یَزِیْدَ وَهُوَ یُعَلِّمُ الْقُرْاٰنَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَیْفَ تَقْرَأُ
هٰذِهِ الْاٰیَةَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ اَدَالًا اَمْ ذَالًا قَالَ بَلْ دَالًا سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ هل
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مُدَّكِرٍ دَالًا
ترجمہ ابی اسحاق نے پوچہا کہا مین نے دیکہا ایک شخص کو اسود بن یزید سے پوچہا اور وہ مسجد مین هل من مدکر
قرآن پڑہاتے تہے کہ تم مدکر مین دال پڑہتے ہو یا ذال انہون نے کہا دال سنی ہے مین نے عبداللہ بن
مسعود سے اور وہ کہا کرتے تہے کہ مین نے مدکر مین دال سنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یعنی جس مین نقطہ

باب متعلق قرأت والذکر والانثیٰ

نہین عن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ کان یقرأ ھذا الحرف ھل من مدکر ترجمہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم فہل مدکر پڑہتے تہے (یعنے دال کے ساتھ) عن علقمۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قدمنا الشام فاتانا ابو الدرداء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فقال فیکم احد یقرأ علی قراءۃ عبد اللّٰہ فقلت نعم انا قال فکیف سمعت عبد اللّٰہ یقرأ ھذہ الآیۃ واللیل اذا یغشی قال سمعتہ یقرأ واللیل اذا یغشی والذکر والانثی قال وانا واللّٰہ ھکذا سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقرأھا ولکن ھؤلاء یریدون ان اقرأ وما خلق فلا اتابعھم ترجمہ علقمہ نے کہا ہم شام کو گئے تو ابو الدرداء ہمارے پاس آئے اور کہا تم مین کوئی عبداللہ کی قرأت پڑہنے والا ہے مین نے کہا ہان مین ہی ہون انہون نے کہا کیونکر سنا تم نے اس آیت کو عبداللہ کو پڑہتے ہوے واللیل اذا یغشی مین نے کہا عبداللہ پڑہتے تہے واللیل اذا یغشی والذکر والانثیٰ انہون نے کہا اللہ کی قسم مین نے بہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے یون ہی پڑہتے سنا ہے اور یہان کے لوگ چاہتے ہین کہ مین پڑہون وما خلق الذکر والانثیٰ تو مین انکی نہین مانتا **ف** نووی نے لکہا کہ مازری نے کہا ہے ایسی روایتون مین یون سمجہنا چاہیے کہ یہ قرأتین اول مین تہین پہر منسوخ ہوگئین اور جن لوگون کو اس کے نسخ کی خبر نہین پہونچی وہ معذور ہین جو پہلی طرح پڑہتے رہے اور ظہور مصحف عثمانی تک ایسا اتفاق ہوا ہے پہر جب مصحف عثمانی کہ باتفاق صحابہ وبحذف قرأت منسوخہ شائع ہوگیا پہر کسی نے اسکا اختلاف نہین کیا اور ابن مسعود سے بعض روایات اسی طرح کی ثابت ہوئی مگر وہ اہل نقل کے نزدیک صحت کو نہین پہونچین اور جو ثابت ہین مخالف قول ہمارے کے وہ محمول ہے اسپر کہ عبداللہ کی عادت تہی کہ وہ اپنے مصحف مین بعض احکام اور تفسیر بہی لکہ لیا کرتے تہے جسکو وہ خود بہی جانتے تہے کہ یہ قرآن نہین ہے اور اسبات کا اعتقاد نہ رکہتے تہے کہ قرآن کے ساتہ اور چیز لکہنا حرام ہے گویہ صحیفیان کا یادداشت کی بیاض تہی کہ جو چاہتے تہو لکہ لیتے تہے اور حضرت عثمان اور تمام صحابہ قرآن کے ساتہ کسی اور چیز کو لکہنا حرام جانتے تہے کہ ایسا نہو بعد ایک مدت کے لوگ سب کو قرآن جاننے لگین غرض اس مسئلہ فقہیہ مین عبداللہ کا اور تمام صحابہ کا اختلاف تہا کہ کچہ تفسیر وغیرہ اثناے قرآن مین جائز ہے یا نہین اور یہ جو مروی ہے کہ عبداللہ کے مصحف مین معوذتین نہ

تہی وجہ شکی یہ ہوسکتی ہے کہ بسبب کمال شہرت کے اسکو چہوڑ دیا ہو اور ساری قرآن کی کتابت کا
التزام نہ کیا ہو یا اپنے حافظہ کے اعتماد سے اسکے لکہنے کی حاجت نہ سمجہی ہو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ
اَتٰى عَلْقَمَةُ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ قَامَ اِلٰى حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيْهَا قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ
فِيْهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ ثُمَّ قَالَ اَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ
عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ ترجمہ ابراہیم نے کہا علقمہ شام مین آئے اور مسجد مین گئے اور
وہان نماز پڑہی اور ایک حلقہ پر لوگونکے گذرے اور انمین بیٹہہ گئے پہر ایک شخص آیا اور لوگون
کے خفگی اور وحشت اسکی طرف سے معلوم ہوتی تہی پہر وہ میرے بازو پر بیٹہہ گیا اور اس نے کہا کہ
آپ کو یاد ہے جیسے عبد اللہ پڑہا کرتے ہتے پہر ذکر کی انہون نے حدیث مثل اوپر کی روایت کی عَنْ
عَلْقَمَةَ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ
قَالَ مِنْ اَيِّهِمْ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَأُ عَلٰى قِرَآءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ...... عَنْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَ فَقَرَأْتُ
وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا ترجمہ علقمہ نے کہا مین ابو الدرداء سے ملا انہون
نے کہا تم کہان کے ہو مین نے کہا عراق کے اونہون نے کہا کس شہر کے مین نے کہا کوفہ کے انہون
نے کہا تم عبد اللہ بن مسعود کی قراءت پڑہتے ہو مین نے کہا ہان کہا واللیل تو پڑہو مین نے واللیل اذا
یغشے والنہار اذا تجلے والذکر والانثے پڑہا تو وہ ہنسدیے اور کہا مین نے یہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے ایسا ہی سنا پڑہتے ہوئے مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے ان سے عبد الاعلی
نے اون سے داؤد نے ان سے عامر نے ان سے علقمہ نے کہ آیا مین شام کو اور ملا ابو الدرداء سے اور ذکر
کی حدیث مثل حدیث ابن علیہ کی بَابُ الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا جن وقتون
مین نماز منع ہے انکا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے بعد نماز سے
منع فرمایا جبتک سورج نہ ڈوبے اور اسیطرح صبح کی نماز کے بعد جبتک آفتاب نہ نکلے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

فی النہی عن الصلوۃ بعد العصر والفجر

عليه وسلم ينهانا أن نصلي فيهن أو أن نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة
حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس وحين تضيف الشمس
للغروب حتى تغرب **ترجمہ** موسیٰ بن علی نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے
عقبہ بن عامر جہنی سے کہ کہتے تھے تین گھڑیوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو نماز سے روکتے تھے
اور مردوں کے دفن سے ایک تو جب سورج نکلے جب تک کہ بلند ہو جاوے دوسرے جس وقت ٹھیک
دوپہر ہو جب تک کہ زوال ہو جاوے تیسرے جس وقت سورج ڈوبنے لگے جب تک کہ پورا ڈوب نہ جاوے

عن عكرمة بن عمار قال حدثنا شداد بن عبد الله أبو عمار ويحيى بن أبي كثير عن
أبي أمامة قال عكرمة ولقي شداد أبا أمامة وواثلة وصحب أنسا إلى الشام وأثنى عليه فضلا
وخيرا عن أبي أمامة قال قال عمرو بن عبسة السلمي رضي الله عنه كنت وأنا في الجاهلية
أظن أن الناس على ضلالة وأنهم ليسوا على شيء وهم يعبدون الأوثان فسمعت برجل
بمكة يخبر أخبارا فقعدت على راحلتي فقدمت عليه فإذا رسول الله صلى الله عليه
وسلم مستخفيا جراء عليه قومه فتلطفت حتى دخلت عليه بمكة فقلت
له ما أنت قال أنا نبي فقلت وما نبي قال أرسلني الله فقلت وبأي شيء أرسلك قال أرسلني
بصلة الأرحام وكسر الأوثان وأن يوحد الله لا يشرك به شيئا قلت له فمن
معك على هذا قال حر وعبد قال ومعه يومئذ أبو بكر وبلال رضي الله عنهما ممن
آمن به فقلت إني متبعك قال إنك لا تستطيع ذلك يومك هذا ألا ترى حالي وحال
الناس ولكن ارجع إلى أهلك فإذا سمعت بي قد ظهرت فأتني قال فذهبت إلى أهلي
وقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وكنت في أهلي فجعلت أتخبر الأخبار
وأسأل الناس حين قدم المدينة حتى قدم علي نفر من أهل يثرب من أهل المدينة
فقلت ما فعل هذا الرجل الذي قدم المدينة فقالوا الناس إليه سراع وقد أراد قومه
قتله فلم يستطيعوا ذلك فقدمت المدينة فدخلت عليه فقلت يا رسول الله
أتعرفني قال نعم أنت الذي لقيتني بمكة قال فقلت بلى فقلت يا نبي الله أخبرني
عما علمك الله وأجهله أخبرني عن الصلاة قال صل صلاة الصبح ثم أقصر عن

دیر کو یہانتک کہ پورا آفتاب غائب ہوجاے **عَنْ** اَبِیْ بَصْرَۃَ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ
صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ عُرِضَتْ
عَلٰی مَنْ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْھَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَ لَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَ من كان
ھَا حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّاھِدُ وَالشَّاھِدُ النَّجْمُ **ترجمہ** ابی بصرہ غفاری نے کہا کہ نماز پڑہی ہمارے
ساتہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کی مخمص مین (کہ نام ایک مقام کا ہے) اور فرمایا کہ یہ
نماز تم سے اگلون کے پیش کی گئی اور انہون نے اسکو ضائع کیا پہر جو اسکی حفاظت کرے اس کو دونا
ثواب ہوگا اور اسکے بعد کوئی نماز نہین جب تک کہ شاہد نہ نکلے اور شاہد سے مراد ستارہ ہے
ف اسحدیث سے بڑی فضیلت نماز عصر کی ثابت ہوئی اور حفاظت اسکی یہ ہے کہ اول وقت ادا
کرین اور وقت مکروہ نہ آنے دین اور شیطان کے سینگون سے بعضون نے کہا کہ اسکا گروہ اور
لشکر مراد ہے اور بعضون نے کہا اسکا غلبہ اور قوت اور انتشار فساد مراد ہے اور بعضون نے کہا سینگون
سے دونو کنارے سر کے مراد ہے اور یہ قول اپنے ہی ظاہر ہی پر ہے اور یہی بات قوی ہے
اور وہ اپنا سر اسواسطے قریب سورج کی لاتا ہے کہ جو لوگ اسکو سجدہ کرین وہ شیطان کو پوجین اور
آپ مسجود نما بن بیٹہے اور سورج کے پوجنے والے اسیوقت اسکو سجدہ اور عبادت کرتے ہین اسلیئے
نماز اسوقت مکروہ ہوئی اور جو لوگ بسبب تقلید ملاعین فلاسفہ کے ایسی باتون کا انکار کرتے ہین
وہ اپنے عقل کو خدا اور رسول سے زیادہ سمجھتے ہین پہر اس سے بڑہکر دنیا مین کوئی بے عقلے
نہین **کہا** مسلم نے روایت کی مجہ سے زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب بن ابراہیم نے
ان سے انکے باپ نے انسے ابن اسحاق نے انسے یزید بن ابی حبیب نے اون سے خیر بن نعیم حضرمی نے
انسے عبد اللہ بن ہبیرہ نے اور وہ ثقہ ہین اون سے ابی تمیم نے اون سے ابی بصرہ غفاری نے کہا ابو
بصرہ نے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی اور بیان کی روایت مثل روایت
بالا کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ ھُبَیْرَۃَ السَّبَائِیِّ وَکَانَ ثِقَۃً عَنْ اَبِیْ تَمِیْمِ الْجَیْشَانِیِّ عَنْ اَبِیْ
بَصْرَۃَ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ
بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** اوسکا اوپر گذرا **عَنْ** مُوْسٰی بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَۃَ ابْنَ
عَامِرِ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

باب الاوقات التی نهی عن الصلوة فیها

حِينَ — الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ
يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ
ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْئُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ
مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ
بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ
فَيَتَمَضْمَضُ — قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا
وَجْهِهِ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهِ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ
مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ
اَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ
ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ
قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ
لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ
بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَبَا اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَهٗ اَبُوْ اُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ فِيْ مَقَامٍ وَّاحِدٍ يُعْطٰى هٰذَا الرَّجُلُ فَقَالَ
عَمْرٌو يَا اَبَا اُمَامَةَ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَرَقَّ عَظْمِيْ وَاقْتَرَبَ اَجَلِيْ وَمَا بِيْ حَاجَةٌ اَنْ اَكْذِبَ
عَلَى اللّٰهِ وَلَا عَلٰى رَسُوْلِهِ صلعم لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَرَّةً اَوْ
مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهٖ اَبَدًا وَّلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهٗ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

ترجمہ عکرمہ بن عمار نے روایت کی شداد بن عبداللہ ابو عمار اور یحیی بن ابی کثیر سے یہ دونون روای
مین ابی امامہ سے کہ عمرو بن عبسہ جو قبیلہ بنی سلم سے ہین انہون نے کہا کہ مین جاہلیت مین یقین کرتا
تہا کہ لوگ گمراہی مین ہین اور کسی راہ پر نہین اور وہ لوگ سب تہانون کو پوجتے تہے (یعنے چبوترون
کو یا مقامون کو جیسے یہان امام وغیرہ کے امام بارہ چبوترہ مشرک لوگ بنا لیتے ہین)
غرض انہون نے کہا کہ مین نے خبر سنی ایک شخص کی کہ مکہ مین ہے اور وہ بہت سی خبرین دیتا ہی
او مین اپنی سواری پر بیٹہا اور ان کی خدمت مین حاضر ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان

دونون چھپے ہوئے تہے اور انکی قوم انکے اوپر غالب اور مسلط تہی پہر مین نے نرمی کی (یعنے حیلہ وغیرہ)
اور داخل ہوا مین مکہ مین اور آپ سے عرض کی کہ آپ کون ہین فرمایا مین نبی ہون مین نے عرض کی نبی
کسے کہتے ہین فرمایا مجھے اللہ نے پیغام بہیجا ہے مین نے کہا کیا پیغام دیکر آپ کو بہیجا ہے آپنے فرمایا پیغام
دیا ہے مجھے ناتے داروں سے نیکی کرنے کا اور بتون کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنیکا
اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا مین نے عرض کی پہر آپ کیساتھ کون ہین اس دین پر آپ نے
فرمایا آزاد اور غلام راوی نے کہا اور ان دونون مین آپ کے ساتھ ابو بکر اور بلال تہے جو آپ پر ایمان
لا چکے تہے پہر مین نے عرض کی کہ مین آپ کا ساتھ دیا چاہتا ہون آپ نے فرمایا ان دنون تم سے نہ
ہو سکیگا تم میرا اور لوگون کا حال نہین دیکھتے مگر تم اپنے گہر لوٹ جاؤ پہر جب سننا کہ مین ظاہر ہو گیا
تو میرے پاس آنا انہون نے کہا کہ مین اپنے گہر چلا گیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین آگئے
اور مین اپنے گہر مین لوگون سے خبر لگاتا رہتا تہا اور پوچہتا رہتا تہا جب آپ مدینہ مین آئے تہے یہان
تک کہ کچھ لوگ مدینہ کے مدینہ سے آئے اور مین نے پوچھا کہ کیون جی ان صاحب نے کیا کیا جو مدینہ مین آئے
ہین انہون نے کہا کہ لوگ ان کیطرف دوڑ رہے ہین اور انکی قوم نے انکا مار ڈالنا چاہا تہا مگر کچھ نہ
کر سکے پہر مین مدینہ آیا اور آپکے پاس حاضر ہوا اور مین نے کہا ای رسول اللہ کیا آپ مجھکو پہچانتے ہین آپ
نے فرمایا ہان تم وہی ہو جو مجھسے مکہ مین ملے تہے مین نے کہا جی ہان پہر مین نے عرض کی کہ اللہ کے
نبی مجھے بتاؤ جو اللہ نے آپ کو سکہایا ہے اور مین نہین جانتا اور مجھے نماز سے خبر دو
تب آپنے فرمایا صبح کی نماز پڑہو پہر نماز سے بچو یہان تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو جاوے
اس لیئے کہ وہ شیطان کے دونون سینگون کے درمیان نکلتا ہے اور اسوقت کافر لوگ اس کو سجدہ
کرتے ہین پہر اگر تم بہی نماز پڑہو گے تو ان سے مشابہت ہوگی) پہر جب آفتاب بلند ہو گیا نماز پڑہو
کہ اسوقت کی نماز کی کراماً کاتبین گواہی دین گے اور فرشتے حاضر ہونگے (یعنے مقبول ہوگی یہانتک
کہ پہر سایہ نیزہ کا اس کے سر پر آجاوے (یعنے ٹہیک دوپہر ہو) تو پہر نماز نہ پڑہو اس لیئے کہ اس وقت
جہنم جہونکی جاتی ہے پہر جب سایہ آجاوے (یعنے سورج ڈہلے) پہر نماز پڑہو اسلیئے کہ اسوقت کی نماز
مین فرشتے گواہی دین گے اور حاضر ہونگے یہانتک کہ پڑہو تم عصر کو پہر رکے رہو نماز سے یہانتک
کہ آفتاب غروب ہو جاوے اس لیئے کہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دونون سینگون کے بیچ مین

اور اسوقت بہی کافر اوسے سجدہ کرتے ہین پہر مین نے عرض کی ای اللہ کے نبی اب وضو بہی فرما یئے
آپ نے فرمایا کوئی تم مین ایسا نہین کہ وضو کا پانی لیکر کلی کرے اور ناک مین ڈالے اور ناک چہاڑے
مگر گر جاتے ہین اسکے چہرہ اور موہنہ اور نتہنون کے سب گناہ پہر جب وہ موہنہ دہوتا ہے جیسا اللہ نے
حکم کیا ہے تو گر جاتے ہین اس کے چہرہ کے گناہ اسکی داڑہی کے کنارون سے پانی کے ساتہہ پہر وہ اپنے
ہاتہہ دہوتا ہے کہنیون تک کہ گر جاتے ہین دونون ہاتہون کے گناہ اسکی انگلیون کے پورن سے پانی
کے ساتہہ پہر سر کا مسح کرتا ہے تو گر جاتے ہین اس کے سر کے گناہ اس کے بالون کے نوکون سے
پانی کے ساتہہ پہر اپنے دونون پیر دہوتا ہے ٹخنون تک تو گر جاتے ہین گناہ دونون پیرون کے
انگلیون کے پورون سے پانی کیساتہہ پہر اگر وہ کہڑا ہوا اور اس نے نماز پڑہی اور اللہ کی تعریف
کی اور خوبیان بیان کین اور بڑائی کی جیسے اسکی شان کو لایق ہو اور اپنے دلکو خاص اسی کے لئے اس
کے غیر سے خالی کیا تو وہ بیشک اپنے گناہون سے ایسا صاف ہوگیا گویا اسکی مان نے آج جنا ہے
پہر یہ حدیث عمرو بن عبسہ نے ابو امامہ سے بیان کی جو صحابی تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے تو ابو امامہ نے کہا ای عمرو بن عبسہ دیکہو تم کیا کہتے ہو کہین ایک جگہہ مین آدمی کو
اتنا ثواب ملسکتا ہے (یعنی تمہارے بیان مین کچہہ فرق ہے) تب عمرو بن عبسہ نے کہا ای
ابو امامہ مین بوڑہا ہوا اور میری ہڈیان گل گئین اور موت کو کناری ہو چکا پہر مجہے کیا ضرورت ہے
جو اللہ پر اور اس کے رسول پر جہوٹ باندہون اگر مین اسحدیث کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے ایک دو تین بار سات بار تک سنتا تو بہی کبہی نہ بیان کرتا مگر مین نے اس سے بہی زیادہ بار سنا
ہے جب بیان کی غرض یہ ہے کہ خوب تحقیق رکہتا ہون نہ یہ کہ سات بار سے کم اگر سنتے تو روایت
روا نہین **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ وَهِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَحَرّٰى طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَغُرُوْبَهَا **ترجمہ** حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا مسلمانون کی مان فرماتی ہین کہ حضرت عمر کو وہم ہوگیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
تو اسے منع کیا ہے کہ کوئی طلوع اور غروب کیوقت نماز پڑہے **ف** قاضی عیاض نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ
نے یہ اسواسطے فرمایا کہ انہون نے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ دو رکعت
بعد عصر ادا کرتے تہے اور جو روایت کی عمر نے یعنی بعد عصر اور بعد صبح کے نماز نہ پڑہنا اوسکو ابو

ابو سعید اور ابو ہریرہ نے بھی بیان کیا ہے اور اسکی خبر کئی راویون نے دی ہے اور ان دونون روایتون مین تطبیق اس طور پر ہے کہ حضرت عائشہ کی اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز کی عادت ہمیشہ ایسی وقت پر نکرے کہ آفتاب نکل رہا ہو اسی وقت ادا کرے اور اسیطرح عصر کی عادت غروب آفتاب کو وقت نہ رکھو اور جن روایتون مین نہی وارد ہوئی ہے ان سے وہ نمازین مراد ہین جو بلا سبب پڑھی جاتی ہین یعنے نوافل وغیرہ **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَدَعْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَتُصَلُّوْا عِنْدَ ذٰلِكَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلمانون کی مان سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا نہین چھوڑین کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دو رکعتین بعد عصر کے اور حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا خاص کر اپنے نمازون کو طلوع اور غروب آفتاب کیوقت پڑھنے کی عادت مت کرو کہ ہمیشہ اسیوقت ادا کیا کرو **عن** كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوْهُ إِلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَكُنْتُ أَصْرِفُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّاسَ عَنْهَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُوْنِيْ بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِيْ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُوْنِيْ بِهِ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا أَمَّا حِيْنَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ بِجَنْبِهِ فَقُوْلِيْ لَهُ تَقُوْلُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَسْمَعُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِيْ عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِيْ أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُ أَتَانِيْ

أُنَاسٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ ترجمہ کریب جو غلام آزاد ابن عباس کے ہین وہ راوی ہین کہ عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ ان سبنے مجھے حضرت عائشہ بی بی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بہیجا اور کہا کہ ہماری طرف سے ان کی خدمت مین سلام عرض کرو اور ان دو رکعتون کا حال پوچھو جو بعد عصر کے پڑہی جاتی ہے اور یہ عرض کرو کہ ہم کو خبر پہونچی ہے کہ آپ پڑہتے ہین اور ہمی خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس سے منع فرماتے تہے ابن عباس نے کہا کہ مین تو حضرت عمر کے ساتھ ہو کر لوگون کو اس کے پڑہنے پر مارتا تہا (اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کو ضرور ہے کہ رعیت کو خلاف شرع باتون اور بدعتون سے روکے اور باز رکہے) کریب نے کہا کہ مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور وہ بات پوچھی آپنے فرمایا کہ ام سلمہ سے پوچھو (اس سے معلوم ہوا کہ مفتی کو اگر معلوم ہو کہ کوئی شخص مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو سائل کو اس کے پاس بہیجدے اور اس مین حسد نکرے) پہر مین ان لوگون کے پاس آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کی انکو خبر دی (اس سے پیغام لے جانیوالے کا ادب معلوم ہوا کہ انہون نے اپنی رای سے تصرف نہین کیا کہ ام سلمہ کے پاس جاوین بلکہ جنہون نے بہیجا تہا انکو اطلاع دیدی) پہر ان لوگون نے مجہے ام سلمہ کے پاس روانہ کیا وہی پیغام دیکر جو حضرت عائشہ کے پاس مین لے گیا تہا تب ام سلمہ نے فرمایا سنا تہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ آپ ان سے منع کرتے تہے پہر مینے آپ کو پڑہتے دیکہا اب سنو کہ جب مین نے آپ کو پڑہتے دیکہا اور آپ عصر پڑہ چکے تہے اور میرے گہر مین آئے اور میرے پاس قبیلہ بنی حرام انصار مین کی چند عورتین بیٹہی تہین سو مینے آپکے پاس ایک لڑکی کو بہیجا اور اس سے کہا کہ تم حضرت کے بازو کہڑے رہنا اور ان سے عرض کرنا کہ ام سلمہ گذارش کرتی ہین کہ اے رسول اللہ کے مین سنتی تہی کہ آپ ان رکعتون سے منع فرماتے تہے اور پہر مین آپ کو پڑہتے دیکہتی ہون (اس سے معلوم ہوا کہ جب اپنے پیشوا کو کوئی خلاف دیکہے تو سوال کرے ادب سے اگر وہ بہول گیا ہوگا تو اس سے باز آیگا ورنہ اس کی حکمت بیان کرے گا) پہر اگر آپ تمہاری طرف اشارہ کرین ہاتہ سے تو پیچہے کہڑے رہنا (معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز نہین جاتی) ام سلمہ فرماتی ہین کہ پہر اس لڑکی نے ویسا ہی کیا اور آپنے ہاتہ سے اشارہ کیا اور وہ پیچہے ہٹ

گی پہر جب آپ پڑہ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے بیٹی ابی امیہ کی تم نے اون رکعتون کا حکم پوچہا جو عصر کے بعد مین نے پڑہین اسکا سبب یہ تہا کہ میرے پاس قبیلہ عبد القیس کے کچہ لوگ اسلام لائے تہے اور اپنی قوم کا پیغام تو مین ان مین مشغول رہا اور ظہر کے بعد کی دو رکعتین نہین پڑہ سکا سو وہ یہی تہین **ف** اس حدیث کو کئی فائدے ہوئے اول یہ کہ ظہر کے بعد دو رکعت ثابت ہوئی دوسری جب سنت روزمرہ کی قضا رہو اوس کے ادا مستحب ہے اور یہی مذہب صحیح ہے شافعیہ کے نزدیک اور ثابت ہوا کہ جو نماز کسی سبب سے ہو وہ اوقات مکروہہ مین بہی جائز ہے بخلاف اوسکے جس کا کوئی سبب نہ ہو کہ وہ مکروہ ہے جیسا ہم اوپر کہہ آئے ہین اور معلوم ہوا کہ صلوٰۃ لیل و نہار کی دو دو رکعت ہے اور یہی مذہب جمہور کا ہے اور معلوم ہوا کہ جب دو چیزین جمع ہون تو جس مین مصلحت زیادہ ہو اسکو اختیار کرین جیسے آپ نے سنت ظہر کو چہوڑدیا اور ادا ورقوم کی ہدایت اور ارشاد کو مقدم رکہا اس لیے کہ اسلام کسی قوم کا ایک شخص کے سنت سے اولی ہے **عَنْ** اَبِی سَلَمَۃَ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ عَنِ السَّجْدَتَیْنِ الَّتَیْنِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْھِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْھِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اِنَّہٗ شُغِلَ عَنْھُمَا اَوْ نَسِیَھُمَا فَصَلَّاھُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ اَثْبَتَھُمَا وَکَانَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَثْبَتَھَا **ترجمہ** ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچہا اون دو رکعتون کو جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد عصر کے پڑہتے تہے تو انہون نے فرمایا کہ آپ عصر کے پہلے پڑہا کرتے تہے پہر ایک بار انکو کچہ کام ہوگیا یا بہول گئے تو عصر کے بعد پڑہی اور آپ کی عادت تہی کہ جب کوئی نماز پڑہتے تو اسکو ہمیشہ پڑہا کرتے پہر اسکو بہی ہمیشہ پڑہا کرتے تہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ دو رکعتین عصر کی قبل کی سنت ہین اور قاضی عیاض نے کہا کہ اسکو سنت ظہر سمجہنا چاہیے تاکہ سب روایتون مین تطبیق ہو جاوے اور سنت ظہر کو یہی کہہ سکتی ہین کہ وہ عصر کے قبل پڑہی جاتی ہین پس یہ فرمانا بہی حضرت عائشہ کا بہت صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِیْ قَطُّ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے پاس تو عصر کے بعد کی دو رکعتین کبہی نہین چہوڑین **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ صَلٰوتَانِ مَا تَرَکَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ قَطُّ سِرًّا وَّلَا عَلَانِیَۃً رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ

باب منہ

الْفَجْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ دو نمازین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے گہر مین کبہی ترک نہین کین نہ چہپی نہ کہلی دو رکعتین فجر سے پہلے اور دو عصر کے بعد **ف** یعنے عصر کی جب سے بہول گئے اور بعد عصر کے ایکبار پڑہی جب سے مداومت کی اور فجر کی تو ہمیشہ پڑہتے ہی تہے **عَنْ** اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ قَالَا نَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِيْ كَانَ يَكُوْنُ عِنْدِيْ اِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ ابو اسحاق نے اسود اور مسروق سے روایت کی کہ دونون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باری جسدن میرے گہر مین ہوتی اسدن ضرور دو رکعت پڑہتے یعنے عصر کے بعد کی

بَابُ اِسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قبل نماز مغرب کے دو رکعت کا بیان

عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ الْاَيْدِيْ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا ترجمہ مختار بن فلفل سے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچہا ان نفلون کو جو بعد عصر کے پڑہتے ہین انہون نے کہا حضرت عمر ہاتہہ مارتے تہے اوپر نماز کے جو لوگ بعد عصر کے پڑہتے تہے اور ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین دو رکعت پڑہتے تہے بعد غروب آفتاب کے قبل نماز مغرب کے سو مین نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی یہ دو رکعتین پڑہا کرتے تہے انہون نے کہا ہم کو پڑہتے ہوئے دیکہتے تہے اور نہ اسکا حکم کرتے تہے (یعنے بطریق وجوب کے) اور نہ اس سے منع فرماتے تہے **ف** اس روایت سے مستحب ہونا دو رکعتون کا مغرب کی اذان اور فرض کے بیچ مین ثابت ہوا اور صحیح یہی ہے کہ یہ مستحب ہین اور ایکجماعت نے صحابہ اور تابعین کی مثل احمد اور اسحاق کے اسکو مستحب کہا ہے اور ابو بکر وعمر وعثمان وعلی اور دوسرے صحابہ اسکو مستحب نہ جانتے تہے اور اسیطرح مالک اور اکثر فقہا اور نخعی نے انکو بدعت کہا ہے مگر یہہ روایتین اون سب پر حجت ہین

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

رسول الله

پھر رکعتوں پر رکعتین

ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ
الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہون
نے کہا مدینہ مین ہم لوگون کی عادت تھی کہ جب موذن مغرب کی اذان دیتا تھا سب لوگ کھنبون کی آڑ
مین دوڑ کر دو رکعت پڑہتے تہے یہانتک کہ نیا آدمی اگر مسجد مین آتا تھا جانتا تھا کہ نماز ہو چکی غرض بسبب
کثرت کے لوگ ان رکعتون کو پڑہتے تہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ
ترجمہ عبد اللہ بن مغفل کے صاحبزادے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر اذان و تکبیر
کے بیچ مین دو رکعت نماز ہے تین بار یہی فرمایا اور تیسری بار فرمایا جسکا جی چاہے پڑہے اسلئے موکدہ نہین
مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان سے عبد الاعلیٰ نے اون سے
جریری نے ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے ان سے عبد اللہ بن مغفل نے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے مثل اسکی مگر انہون نے تیسری بار کی جگہہ چوتہی بار روایت کیا کہ آپنے فرمایا جس کا جی چاہے **بَابُ**
صَلٰوةِ الْخَوْفِ نماز خوف کا بیان **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَّالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى
مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ
أُولٰئِكَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَضٰى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَّهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ پڑہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوف کیوقت ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے تھا پھر
یہ گروہ چلا گیا اور دشمن کے آگے گروہ اول کیجگہ کھڑا ہوا اور گروہ اول آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے انکے ساتھ بھی ایک رکعت ادا کی پھر حضرت نے سلام پھیرا اور ہر گروہ نے ایک ایک رکعت اپنی
الگ الگ ادا کرلی **ف** نماز خوف کے باب مین روایتین بہت ہین اور سب سے نہین روا مین
اور افضلیت اور اولویت مین ہر ایک نے ایک صورت پسند کی ہے چنانچہ اس روایت کو اوزاعی اور شہب
مالکی نے اختیار کیا ہے اور شافعی کے نزدیک جایز ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان دونون گروہون نے
ایک ایک رکعت ملکر ادا کی مگر صحیح یہ ہے کہ الگ الگ ادا کی **عن** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ کَانَ یُحَدِّثُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی
الْخَوْفِ وَیَقُوْلُ صَلَّیْتُهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰی **ترجمہ** سالم بن عبد اللہ نے باپ
سے راوی ہین کہ وہ بیان کرتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز خوف کا اور فرماتے تہے کہ مین
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ پڑہی ہے جیسے اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ
صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِهٖ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهٗ
وَطَائِفَةٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِالَّذِیْنَ مَعَهٗ رَکْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوْا وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰی بِهِمْ
رَکْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَکْعَةً رَکْعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِذَا کَانَ خَوْفٌ
اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ فَصَلِّ رَاکِبًا اَوْ قَائِمًا تُوْمِیْ اِیْمَاءً **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے نماز خوف پڑہی بعض دن اس طرح کہ ایک گروہ آپکے ساتہ کہڑا ہوا اور ایک غنیم کے آگے اور
آپنے لوگونکے ساتہ ایک رکعت پڑہی پہر وہ لوگ غنیم کیطرف گئے اور دوسرے آئے اور ان کے ساتہ
بہی ایک ایک رکعت پڑہی پہر دونون گروہون نے اپنی اپنی رکعت دوسری ادا کر لی اور ابن عمر نے کہا
جب خوف اس سے بہی زیادہ ہو تو سواری پر یا کہڑے کہڑے پڑہو اشارہ سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا نَصَفَفْنَا
صَفَّیْنِ صَفٌّ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوُّ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ فَکَبَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَبَّرْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَکَعَ وَرَکَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَرَفَعْنَا
جَمِیْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ
فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ وَانْحَدَرَ الصَّفُّ
الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ وَقَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَکَعَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَکَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ
بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ الَّذِیْ کَانَ مُؤَخَّرًا فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ
الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ نُحُوْرِ
الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِیْعًا قَالَ جَابِرٌ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُ کَمَا کَانَ یَصْنَعُ حَرَسُکُمْ هٰؤُلَاءِ بِاُمَرَائِهِمْ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے

کہا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھہ نماز خوف مین پہر ہم سب نے دو صفین کین حضرت کے پیچہے اور دشمن اسوقت ہمارے اور قبلہ کے بیچ مین تہا اور حضرت نے تکبیر اولی کہی اور ہم سب نے بہی اور حضرت نے رکوع کیا اور ہم سب نے بہی پہر آپ نے اور ہم نے رکوع سے سر اٹہایا پہر سجدہ کو جہکے آپ بہی اور وہ صف بہی جو آپکے قریب تہی اور دوسری صف دشمن کے آگے کہڑے رہی پہر جب حضرت سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپ کے قریب تہی کہڑی ہوگئی پیچہے کی صف والے سجدہ مین گئے اور جب کہڑے ہوئے پیچہے کی صف آگے ہوگئی اور آگے کی پیچہے ہوگئی اور رکوع کیا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور ہم سب نے آپ کے ساتھہ رکوع کیا (یعنے دونون صفون نے) پہر سر اٹہایا آپ نے اور ہم سب نے پہر آپ سجدہ مین گئے اور اس صف کے لوگ جو آپ کے پاس تہے کہ وہ پہلی رکعت مین پیچہے تہے سب سجدہ مین گئے اور پچہلی صف دشمن کے روبرو کہڑی رہی (یعنے جو پہلی رکعت مین آگے تہی) پہر جب نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپ کے پاس تہی تب پچہلی صف جہکی سجدہ مین اور انہون نے سجدہ کیا پہر سلام پہیر دیا نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ہم سب نے کہا جابر نے جیسے آجکل تمہارے چوکیدار تمہارے سردارون کے ساتھہ کرتے ہین **ف** اس حدیث کے ساتھہ تمسک کیا ہے امام شافعی اور ابن ابی لیلی اور ابی یوسف نے کہ جب دشمن قبلہ کیطرف ہو اسی طرح ادا کرین اور شافعی کے نزدیک آگے کی صف کا پیچہے ہوجانا اور پیچہے کا آگے ہوجانا جائز ہے جیسا اس روایت مین آچکا اور اگر اپنی جگہہ مین رہین اور آگے پیچہے نہون جب بہی روا ہے جیسا ابن عباس کی روایت وارد ہوا ہے **عن** جابر رضی اللہ عنہ

قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مِنْ جُهَيْنَةَ فَقَاتَلُوْنَا قِتَالًا شَدِيْدًا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً لَاقْطَعْنَاهُمْ فَاَخْبَرَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالُوْا اِنَّهُمْ سَتَاْتِيْهِمْ صَلٰوةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنَ الْاَوْلَادِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَالَ صَفَّنَا صَفَّيْنِ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْاَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوْا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِيْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِيْ فَقَامُوْا مَقَامَ الْاَوَّلِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ

قطعنا ن

دا ن

الأول وقام الثاني فلما سجد سجد الصف الثاني ثم جلسوا جميعا ثم سلم عليهم رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال أبو الزبير ثم خص جابر قال كما يعني أمراءكم هؤلاء **ترجمہ**
جابر نے کہا جہاد کیا ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت مین ایک قوم سے قبیلہ جہینہ کی
اور وہ بہت لڑے پہر جب ہم ظہر پڑہ چکے مشرکون نے کہا کاش کہ ہم انپر ایک بارگی حملہ کرتے تو انکو
کاٹ ڈالتے اور جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکی خبر دی اور حضرت نے ہم سے
ذکر کیا اور مشرکون نے کہا کہ انکی اور ایک نماز آتی ہے کہ وہ اولاد سے بہی زیادہ انکو عزیز ہے پہر جب
عصر کا وقت آیا ہم نے دو صفین باندہ لین (یعنے آگے پیچہے) اور مشرک قبلہ کیطرف تہے اور تکبیر
اولی کہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہم سب نے اور رکوع کیا ہم سب نے اور آپنے (یعنے دونون صفین
رکوع تک شریک ہین) اور سجدہ کیا آپ نے اور پہلی صف نے پہر جب آپ اور پہلی صف کہڑی ہوگئے دوسری صف
نے سجدہ کیا اور اگلی صف پیچہے اور پچہلی آگے ہوگئی اور اللہ اکبر کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہم
نے اور رکوع کیا آپنے اور ہم سب نے اور سجدہ کیا آپکے ساتہہ صف اول نے اور دوسری صف ویسی
ہی کہڑی رہی پہر جب دوسری بہی سجدہ کر چکے تو سب بیٹہ گئے اور سب کو سلام دیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ابو الزبیر نے کہا کہ جابر نے ایک بات اور بہی کہی کہ جیسے آجکل یہ تمہارے حاکم کرتے ہین
عن سهل بن أبي حثمة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى بأصحابه
في الخوف فصفهم خلفه صفين فصلى بالذين يلونه ركعة ثم قام فلم يزل قائما يلونهم
حتى صلى الذين خلفهم ركعة ثم تقدموا وتأخر الذين كانوا قدامهم فصلى
بهم ركعة ثم قعد حتى صلى الذين تخلفوا ركعة ثم سلم **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے یارون کے ساتہہ نماز خوف یون ادا کی کہ اپنے پیچہے
دو صفین کین اور اگلی صف جو آپ سے قریب تہی انکے ساتہہ ایک رکعت پڑہی اور پہر کہڑے رہے یہانتک کہ
کہ جو لوگ آپ کے پیچہے تہے انہون نے ایک رکعت اپنی باقی ادا کر لی پہر وہ پیچہے ہوگئے اور پیچہے والے آگے
ہوگئے پہر آپنے انکے ساتہہ ایک رکعت پڑہی اور بیٹہ گئے یہان تک کہ جو آپ کے پیچہے تہے انہون نے
ایک رکعت باقی ادا کر لی پہر آپ نے سلام پہیر دیا **ف** اسحدیث کو مالک اور شافعی اور ابو ثور
وغیرہ نے اختیار کیا ہے اور جائز سب صورتین ہین جتنی مروی ہوئین ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم سے **عن** صالح بن خوات رضی اللہ عنه عن من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
یوم ذات الرقاع صلوٰۃ الخوف ان طائفة صفت وصلت معه وطائفة وجاه العدو فصلی
بالذین معه رکعة ثم ثبت قائما واتموا لانفسهم ثم انصرفوا فصفوا وجاه العدو
وجاءت الطائفة الاخری فصلی بهم الرکعة التی بقیت ثم ثبت جالسا واتموا لانفسهم
ثم سلم بهم **ترجمہ** صالح بن خوات نے کسی شخص سے روایت کی جس نے نماز خوف پڑہی تہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ ذات الرقاع کے دن نام ہے ایک غزوہ کا کہ صحابہ نے اس
مین پیرمین چیتڑی باندہی تہی) کہ ایک گروہ نے صف باندہی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتہہ ایک رکعت پڑہی اور ایک گروہ غنیم کے آگے رہا پہر آپ نے اپنے ساتہہ کی صف کو ساتہہ ایک
رکعت پڑہی پہر آپ کہڑے رہے اور اس صف والون نے اپنی نماز پوری پڑہ لی پہر وہ چلے گئے اور
دشمن کے آگے پرا باندہ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور آپ نے انکے ساتہہ ایک رکعت باقی ادا کی پہر
آپ بیٹہے رہے اور ان لوگون نے اپنی نماز پوری کر لی پہر آپ نے سلام کیا ان سب پر **عن** جابر رضی
اللہ عنه قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حتی اذا کنا بذات الرقاع قال کنا
اذا اتینا علی شجرة ظلیلة ترکناها لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال فجاء رجل
من المشرکین وسیف رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم معلق بشجرة فاخذ سیف نبی
اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاخترطه فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اتخافنی
قال لا قال فمن یمنعك منی قال اللہ یمنعنی منك قال فتهدده اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم فاغمد السیف وعلقه قال فنودی بالصلوٰۃ فصلی بطائفة
رکعتین ثم تاخروا وصلی بالطائفة الاخری رکعتین قال فکانت
لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اربع رکعات وللقوم رکعتان **ترجمہ** جابر
نے کہا کہ ہم چلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ یہان تک کہ پونہچے ہم ذات الرقاع
تک ارقاع ایک پہاڑی کا نام ہے اتو ہماری یہہ چال تہی کہ جب ہم کسی سایہ دار درخت پر پہونچتے تو
اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے چہوڑ دیتے پہر ایکدن ایک مشرک آیا اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تلوار ایک درخت مین لٹکی ہوی تہی اس نے تلوار لیکر میان سے نکال لی اور آپ سے کہا کہ کیون

تم مجھ سے ڈرتے رہو آپ نے فرمایا نہیں اس نے کہا کون تمہیں میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ مجھ
بچا سکتا ہے تیرے ہاتھ سے پھر صحابہ نے اسکو دھمکایا اور اس نے تلوار میان میں کر لی اتنے میں اذان ہوئی
نماز کی تو آپ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی پھر وہ پیچھے چلے گئے اور دوسرے گروہ کے ساتھ
دو رکعت پڑھی اور آپ کی چار رکعت ہوئی اور سب کی دو دو رکعت **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ فرض پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتدا درست ہے اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اخیر کی دو رکعتوں میں متنفل تھے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور حکایت کیا گیا ہے یہ مذہب حسن بصری سے
اور طحاوی حنفی نے جو دعویٰ کیا ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے انکا دعویٰ مقبول نہیں اسلیے کہ نسخ کی کوئی
دلیل نہیں **عَنْ** اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ
رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰی رَکْعَتَیْنِ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ
وَصَلّٰی بِکُلِّ طَائِفَةٍ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے روایت کی جابر سے کہ انہوں نے پڑھی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کی اور پڑھی رسول اللہ صلے اللہ وسلم نے ایک گروہ
کیساتھ دو رکعت اور پھر پڑھی دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت تو آپ نے چار رکعت پڑھی ہر گروہ کیساتھ دو
رکعت **ف** اس سے وہی مسئلہ ثابت ہوا کہ متنفل کے پیچھے فرض کی نماز روا ہے اور مذہب
حنفی اس کے خلاف ہے اور وہ جو خلاف کرتے ہیں محض بے دلیل ہے **کِتَابُ الْجُمُعَةِ**
یہ کتاب ہے جمعہ کے بیان میں **ف** جمعہ بضم میم اور بسکون اور بفتح میم سب جائز ہے چنانچہ فراء سے یہی
مروی ہے اور واحدی وغیرہ ارباب لغت نے بھی یہی لکھا ہے اور ایام جاہلیت میں جمعہ کے دن کو
یوم العروبہ کہتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْتِیَ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب ارادہ کرے کوئی تم میں کا کہ جمعہ کی نماز کو آوے تو غسل کر لیوے
ف جمعہ کے دن غسل کو بعض لوگوں نے واجب کہا ہے چنانچہ بعض صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے
اور ابن منذر نے امام مالک سے یہی نقل کیا ہے اور حسن بصری سے بھی یہی منقول ہے اور جمہور سلف
اور خلف سے آیا ہے کہ وہ مستحب ہے اور واجب نہیں اور جمہور نے بھی کئی روایتوں سے تمسک کیا ہے

چنانچہ ایک روایت مرفوع مین وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو
کیا تو خیر وہ بہی سہی اور جو نہایا تو نہانا افضل ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ وَھُوَ قَائِمٌ عَلَی الْمِنْبَرِ مَنْ جَآءَ مِنْکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اور آپ منبر پر تہے کہ جو تم
مین جمعہ کی نماز کو آوے تو نہالیوے مسلم نے کہا روایت کی مجہسے محمد بن رافع نے اون سے عبد الرزاق نے
ان سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے اون سے سالم نے اور عبد اللہ نے کہ دونو صاحبزادے
ہین عبد اللہ بن عمر کے انہون نے ابن عمر سے انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مثل اسکے
روایت کی اور کہا مسلم نے روایت کی مجہ سے حرملہ بن یحیی نے اون سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجہ کو یونس
نے انکو ابن شہاب نے انکو سالم بن عبد اللہ نے انکو عبد اللہ نے کہ سنا انہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے مثل اس کی جو اوپر مذکور ہوا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ بَیْنَا ھُوَ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
فَنَادَاہُ عُمَرُ اَیَّۃُ سَاعَۃٍ ھٰذِہٖ فَقَالَ اِنِّیْ شُغِلْتُ الْیَوْمَ فَلَمْ اَنْقَلِبْ اِلٰی اَھْلِیْ حَتّٰی سَمِعْتُ
النِّدَآءَ فَلَمْ اَزِدْ عَلٰی اَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءَ اَیْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ بِالْغُسْلِ ترجمہ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے راوی ہے کہ عمر بن خطاب خطبہ
پڑہتے تہے جمعہ کے دن کہ ایک صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آئے اور (روایتون سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ حضرت عثمان تہے) اور حضرت عمر نے انکو پکارا کہ کون سا وقت ہے آنے کا (یعنے پہلے
سے آنا تہا) تو انہون نے کہا مجہے آج کام ہوگیا اور مین گہر مین نہین گیا تہا کہ اذان سنے تو مجہ
سے کچہ نہوا فقط وضو کر لیا حضرت عمر نے کہا کہ وضو بہی سہی مگر تمکو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم غسل کا حکم دیتے تہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ
بِہٖ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ یَتَاَخَّرُوْنَ بَعْدَ النِّدَآءِ فَقَالَ عُثْمَانُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا
زِدْتُ حِیْنَ سَمِعْتُ النِّدَآءَ اَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ اَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءَ اَیْضًا اَلَمْ
تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا جَآءَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْجُمُعَۃِ

فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا حضرت عمر ایکدن جمعہ کا خطبہ لوگون مین پڑہتے تہے کہ عثمان بن عفان
آئے اور حضرت عمرؓ نے کہا کیا حال ہوگا اون لوگون کا جو بعد اذان کے دیر لگاتے ہین تو حضرت عثمان نے کہا
اے امیر المومنین جب مین نے اذان سنی تو اور کچہ نہین کیا سوا وضو کے کہ وضو کیا اور آیا حضرت عمرؓ نے
کہا خیر وضو ہی سہی اور تم نے نہین سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تہے کہ جب کوئی
جمعہ کو آوے تو ضرور نہاوے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ ترجمہ ابوسعید خدری
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کیدن کا نہانا ہر بالغ کو واجب ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ النَّاسُ یَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَۃَ مِنْ مَنَازِلِہِمْ وَمِنَ الْعَوَالِیْ فَیَاْتُوْنَ
فِی الْعَبَاءِ وَیُصِیْبُہُمُ الْغُبَارُ فَتَخْرُجُ مِنْہُمُ الرِّیْحُ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْسَانٌ
مِنْہُمْ وَہُوَ عِنْدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّکُمْ تَطَہَّرْتُمْ لِیَوْمِکُمْ ہٰذَا
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ باری باری آتے تہے اپنے گہرون سے اور مدینہ کے
بلند محلون سے اور عبائین پہنی تہی (اونٹون کے بالون کی) اور انپر غبار پڑتا تہا اور بدبو نکلتی تہی کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک اونمین سے آیا اور فرمایا تم نہایا کرو آج کے دن تو خوب ہو
اور آپ میری پاس تہے عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ النَّاسُ اَہْلَ عَمَلٍ وَلَمْ تَکُنْ لَہُمْ
کُفَاۃٌ فَکَانُوْا یَکُوْنُ لَہُمْ تَفَلٌ فَقِیْلَ لَہُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ترجمہ حضرت عائشہ
نے فرمایا لوگ محنتی تہے اور انکے پاس نوکر چاکر تو تہے ہی نہین اس لیے ان مین بدبو آنے لگی تو انکو
حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن نہایا کرو تو خوب ہو عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَسِوَاکٌ وَیَمَسُّ
مِنَ الطِّیْبِ مَا قَدَرَ عَلَیْہِ اِلَّا اَنَّ بُکَیْرًا لَمْ یَذْکُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِی الطِّیْبِ وَلَوْ مِنْ
طِیْبِ الْمَرْاَۃِ ترجمہ ابوسعید خدری نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ہر جوان کو جمعہ کے دن نہانا اور مسواک کرنا ہے اور تہوڑی خوشبو لگائے جتنی ہوسکے مگر بکیر نے عبد الرحمن
کا ذکر نہین کیا اور خوشبو مین کہا اگرچہ خوشبو عورتکی ہو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ ذَکَرَ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَالَ طَاؤُسٌ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَیَمَسُّ

يّبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے ذکر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول کہ غسل جمعہ کے باب مین تھا تو طاؤس نے کہا ابن عباس سے کہ لگاوے خوشبو یا تیل اگر اس کی گھر والی کی پاس ہو تو ابن عباس نے کہا یہ مین نہین جانتا کھا مسلم نے روایت کی ہم سے اسحق بن ابراہیم نے ان سے محمد بن بکر نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے ہرون نے ان سے ضحاک نے دونون نے ابن جریج سے اسی اسناد سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ ہر ہفتہ مین ایک بار نہاوے اور اپنا سر اور بدن دھووے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو نہاوے جمعہ کے دن جنابت سے اس مین صاف اشارہ ہے کہ اپنی بی بی سے صحبت بھی کرے پھر جاوے یعنی اول گھڑی مین تو اس نے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت مین گیا اوس نے گویا ایک گاے کی اور جو تیسری ساعت مین گیا اس نے گویا ایک دنبہ کیا اور جو چوتھی ساعت مین مین گیا اوس نے گویا ایک مرغی کی اور جو پانچوین ساعت مین گیا اس نے گویا ایک انڈا قربان کیا پھر جب امام نکل آیا (یعنے خطبہ پڑہنے لگا) تو فرشتے (یعنے حاضری نویس مسجد کے دروازے پر حاضری لکھتے تھے) وہ مسجد مین حاضر ہو گئے اور خطبہ سننے لگے (غرض اسوقت جو آیا اسکی حاضری نہین لکھی گئی اور آنے کے ثواب سے محروم رہا اگرچہ نماز کا ثواب پاوے) **ف** اس مین اختلاف ہے کہ یہ گھڑیان کا حساب دن کے شروع سے ہے یا زوال کے بعد سے مذہب امام مالک کا اور ان کے اکثر یارون اور قاضی حسین کا اور امام الحرمین کا تو یہ ہے کہ ان گھڑیون سے مراد زوال کے بعد کے چند لحظے ہین اور ان کے نزدیک زوال کے بعد جانا چاہیے اور ان لوگون نے دعوے کیا ہے کہ یہی معنی لغوی ہین اور مذہب امام شافعی اور جمہور اصحاب

ان کے کہ یہ ہر دن کے شروع سے جانا چاہیے اور ان گھڑیوں کا حساب انکے نزدیک شروع سے نکلتا ہے اور یہی مذہب ہے حبیب مالکی اور جماہیر علمار اور نسائی کی روایت میں آیا ہے کہ جب امام نکلتا ہے فرشتے صحیفے کو لپیٹ دیتے ہیں اور پھر کسی کی حاضری نہیں لکھتے غرض دلائل سے قوی یہی مذہب ہے کہ قبل زوال مسجد مین جانا چاہیے اور آنحضرت کی عادت بھی یہی تھی **عن** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ **ترجمہ** سعید بن مسیب کو ابوہریرہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی سے کہو چپ رہو جمعہ کے دن جس وقت امام خطبہ پڑھتا ہو تو تم نے بھی ایک لغو بات کہی (یعنے اشارہ سے چپ کرنا ضرور ہے اتنی بات بھی منع ہے) **کہا مسلم نے** اور روایت کی مجھ سے عبد الملک بن شعیب نے ان سے انکے باپ نے ان سے ان کے دادا نے انسے عقیل بن خالد نے انسے ابن شہاب نے ان سے عمر بن عبد العزیز نے ان سے عبد اللہ بن ابراہیم نے اور ابن مسیب نے دونون سے روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مثل اس روایت کی جو ابھی گذری **اور کہا مسلم نے** کہ روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے ان سے محمد بن بکر نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے ان دونون سندون سے یہی حدیث مثل اسکی مروی ہوئی ہے مگر ابن جریج نے کہا ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغِيتَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہو جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو تو نے لغو بات کی ابو الزناد نے کہا لغیت ابوہریرہ کی بولی ہے اور یہ لفظ اصل مین لغوت ہے **ف** **نا ئدہ** قرآن سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ لغو مین واو ہے یا نہین جیسے کہ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالے نے وَالْغَوْا فِيهِ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت کوئی بات نکرنا چاہیے اور اگر کسی کو چپ بھی کرے تو اشارہ سے غرض کلام کو بعض علمار نے حرام کہا ہے اور شافعی کے اس دو قول مین اور قاضی نے کہا کہ امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی اور عامہ علمار کا

مذہب ہو کہ اسوقت چپ رہنا واجب ہو خطبہ سننے کے لیے اور نخعی اور شعبی اور بعض سلف سے منقول ہے
کہ یہ واجب نہین مگر جسکہ خطبہ مین قرآن پڑہا جاوے اور اس مین بہی اختلاف ہو کہ جب امام سے دور ہو اور
خطبہ نہ سنتا ہو تب بہی چپ رہنا واجب ہو سو جمہور کا تو یہی قول ہے کہ چپ رہنا واجب ہو اور نخعی اور احمد
اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ واجب نہین عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَ
هُوَ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ زَادَ قُتَيْبَةُ فِيْ رِوَايَتِهٖ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس مین
ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بندہ مسلمان اسوقت نماز پڑہتا ہو اور اللہ سے کوئی چیز مانگے تو بیشک اللہ تعالی
اسکو دیوے قتیبہ نے اپنی روایت مین ہاتہہ سے اشارہ کیا کہ وہ گہڑی بہت تہوڑی ہے عَنْ
اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا
مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَقَالَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا وَيُزَهِّدُهَا ترجمہ
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ ابو القاسم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جمعہ مین ایک
ساعت ایسی ہے کہ جو مسلمان اسوقت کہڑا نماز پڑہتا ہو اور اللہ سے کوئی خیر مانگے تو اللہ تعالے بیشک
اسکو عطا کرے اور اپنے ہاتہہ سے آپ نے اشارہ کیا کہ وہ بہت تہوڑی ہے اور اس کی رغبت دلاتے
تے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے ابن مثنی نے ان سے ابن عدی نے ان سے ابن عون
نے ان سے محمد نے ان سے ابو ہریرہ نے کہ فرمایا ابو القاسم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مثل اسکی اور کہا
مسلم نے روایت کی مجہ سے حمید بن مسعدة الباہلی نے ان سے بشر نے ان سے سلمہ نے ان سے محمد نے
ان سے ابو ہریرہ نے کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا ابو القاسم صلے اللہ علیہ و آلہ نے مثل اس کی ۔
عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا
اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جمعہ مین ایک ساعت ایسی ہے کہ نہین مانگتا اس مین کوئی مسلمان کسی خیر کو مگر
اللہ تعالی ضرور اسکو دیتا ہے اور وہ ساعت بہت تہوری ہے اور کہا مسلم نے روایت کی مجہ سے ابن رافع نے

اون سے عبد الرزاق نے ان سے معمر نے ان سے ہمام بن منبہ نے ان کو ابو ہریرہ نے انہون نے نبی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اس مین یہ نہین کہا کہ وہ ساعت بہت تہوڑی ہے **ف** اگلے لوگون کا اختلاف ہے
کہ وہ ساعت کب ہے اور اس کے کیا معنے کہ وہ دعا مانگنے والا کہڑا نماز پڑہتا ہو غرض بعضون نے کہا کہ وہ
عصر سے مغرب تک ہے اور مراد یُصَلِّی سے یعنی نماز سے دعا ہے اسلیے کہ صلوٰۃ کے معنے دعا بہی آئے ہین اور
کہڑے ہونیسے مراد یہ ہے کہ دعا کے ساتہہ قیام کرتا ہو یعنے دعا مین مشغول ہو اور کسی نے کہا وہ جب کہ امام نکلا
ہے اسوقت سے نماز سے فارغ ہونے تک اور کسی نے کہا کہ وہ نماز کے شروع سے اسکے ختم تک ہے اور انکے نزدیک
صلوٰۃ سے نماز ہی مراد ہے اور بعضون نے کہا وہ جب سے ہے کہ امام منبر پر بیٹہتا ہے نماز سے فارغ ہونے
تک اور بعضون نے کہا وہ آخر کہڑی ہے جمعہ کے دن کی قاضی نے کہا اور ان سب اقوال کو مقدمہ مین آثار روی
ہوئے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بعضون نے کہا وہ زوال کے قریب ہے اور بعضون نے
کہا زوال سے اسوقت تک کہ سایہ ایک ہاتہہ ہو جاوے اور بعضون نے کہا وہ سارے دن مین چہپی ہوئی ہے
جیسے لیلۃ القدر چہپی ہوئی ہے اور بعضون نے کہا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اور قاضی نے کہا
یہ مراد نہین ہے کہ وہ ان سب وقتون مین ہوتی ہے مگر مراد یہ ہے کہ ان سب وقتون مین سے
کسی وقت مین ہوتی ہے اور صحیح بلکہ صواب وہ ہے جو روایت کیا مسلم نے ابو موسیٰ کی روایت سے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اسوقت سے ہے کہ امام بیٹہتا ہے یعنے منبر پر نماز کے تمام ہونے
تک **عَنْ** أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ سَاعَةِ
الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هِيَ مَا
بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ **ترجمہ** ابو بردہ نے کہا مجہسے عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ تم نے اپنے باپ سے
جمعہ کی ساعت کے باب مین کچہ سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم سے کچہ بیان کرتے ہون یعنے کہا کہ ہان مین نے انسے سنا ہے کہ وہ کہتے
تہے سنا مین نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تہے وہ کہڑی اسوقت سے ہے کہ امام بیٹہے ایعنے منبر پر نماز کے ختم ہونے
تک یہ قول اس بارہ مین صحیح ہے اسلیے کہ حدیث مرفوع مین آچکا ہے اور باقی اقوال ظن ہین وَإِنَّ الظَّنَّ لَا
يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا یعنے حق کے سامنے ظن کیا کام آتا ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ

باب فضل یوم الجمعۃ

خُلِقَ آدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ان دنون مین کا جن مین سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی مین آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی مین جنت گئے اور اسی مین وہان سے نکلے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ الْجُمُعَةِ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہتر ان دنون مین کا جن مین سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی مین آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی مین جنت گئے اوسی مین وہان سے نکلے اور قیامت نہ ہوگی مگر اسی دن

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے کام جمعہ کے دن ہوئے اور ہونگے خواہ وہ فضیلت کے ہون یا نہ ہون اور یہ سب اس لیئے بیان فرمائے کہ آدمی اس مین نیکی کے لئے طیار ہون اور اللہ کی رحمت کے امیدوار ہین اور ابوبکر بن عربی نے کتاب احوذی شرح ترمذی مین کہا ہے کہ خروج آدم علیہ السلام کا جنت سے یہ بھی ایک فضیلت ہوسکتی ہے کہ نکلنا سبب ہوا ان کی اولاد کے پیدا ہونے کا اور انبیا اور رسل کے ظاہر ہونے کا اور قیامت کا ہونا سبب ہے دوستان خدا کے بامراد جنت مین جانے کا اور دشمنان خدا کے نامراد دوزخ مین داخل ہونے کا غرض اس حدیث سے فضیلت جمعہ کی تمام دنون پر ثابت ہوئی۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بَیْدَ اَنَّ کُلَّ اُمَّةٍ اُوْتِیَتِ الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیْنَا هَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِیْهِ تَبَعٌ اَلْیَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم پچھلے لوگ ہین اور آگے بڑھ جانے والے ہین قیامت کے دن فقط اتنی بات ہے کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد پھر یہ دن جو ہم پر اللہ نے فرض کیا اسکی ہمکو راہ بتادی اور لوگ سب ہمارے پیچھے ہین کہ یہود کی عید جمعہ کے دوسرے دن ہوتی ہے اور نصارے کی تیسرے دن یعنے ہفتہ اور اتوار کو۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَالسَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِمِثْلِهِ ترجمہ ابو ہریرہ سے مثل اوپر کی روایت کی مروی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ
یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ آدَمُ
وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ

وسلم نحن الآخرون الاولون يوم القيمة ونحن اول من يدخل الجنة بيد انهم اوتوا الكتاب من قبلنا واوتيناه من بعدهم فاختلفوا فهدانا الله لما اختلفوا فيه من الحق فهذا يومهم الذي اختلفوا فيه هدانا الله عز وجل له قال يوم الجمعة فاليوم لنا وغدا لليهود وبعد غد للنصارى **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم سب کے پیچھے اور سب کے آگے ہو جانے والے ہین قیامت کے دن اور ہم سب کے پہلے داخل ہونگے جنت مین مگر اتنی بات البتہ ہے کہ ان لوگون کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور انہون نے اختلاف کیا سچی بات مین سو یہ جمعہ کا دن وہی ہے جس مین اختلاف کیا اور اللہ نے ہمکو راہ بتادی پھر جمعہ کا دن تو ہمارے لئے ہے اور دوسرا دن یہود کا (یعنے ہفتہ) اور تیسرا دن نصاری کا (یعنے اتوار)

عن ابی هريرة رضي الله عنه عن محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول صلى الله عليه وسلم نحن الآخرون السابقون يوم القيمة بيد انهم اوتوا الكتاب من قبلنا واوتيناه من بعدهم فهذا يومهم الذي فرض عليهم فاختلفوا فيه فهدانا الله له فهم لنا فيه تبع فاليهود غدا والنصارى بعد غد **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم دنیا مین سب امتون سے پیچھے ہین اور قیامت مین سب سے آگے مگر اتنا ہے کہ ان لوگون کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور یہ وہ دن ہے (یعنے جمعہ) جو انپر فرض کیا تھا اور اس مین انہون نے اختلاف کیا سو اللہ نے ہم کو راہ بتادی سو وہ لوگ ہمارے پیچھے ہین (یعنے ان کی عید ہمارے پیچھے ہے) سو یہود کی عید کل ہے نصاری کی پرسون ۔ وهدانا

عن ربعي بن خراش عن حذيفة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اضل الله عن الجمعة من كان قبلنا فكان لليهود يوم السبت وكان للنصارى يوم الاحد فجاء الله بنا فهدانا الله ليوم الجمعة فجعل الجمعة والسبت والاحد وكذلك هم تبع لنا يوم القيمة نحن الآخرون من اهل الدنيا والاولون يوم القيمة المقضي لهم قبل الخلائق وفي رواية المقضي بينهم **ترجمہ** ربعی اور حذیفہ دونون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے بھلا دیا جمعہ کو ان لوگون کے لئے جو ہم سے پہلے تے سو یہود کی عید ہفتہ اور نصاری کی یکشنبہ کو ہوئی اور اللہ ہمارے ساتھ آیا اور ہمکو راہ بتائی جمعہ کے

تھے کے دن کی غرض جمعہ اور ہفتہ اور اتوار عید دن کی یہ ترتیب رکھی اور وہ ایسی ہی لوگ ہمارے پیچھے رہیں گے قیامت کے دن ہم دنیا میں سب کے پیچھے ہیں اور قیامت میں سب سے آگے ہمارا فیصلہ ہوگا اور ایک روایت میں یہ لفظ ہے المقضی بینہم لکھا مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہ روایت کی ہم سے ابو کریب نے ان سے ابن ابی الزائدہ نے ان سے سعد نے ان سے ربعی بن خراش نے ان سے حذیفہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو راہ بتائی گئی جمعہ کی اور لوگوں کو بہلا دیا جو ہم سے پہلے تھے اور ساری روایت مثل ابن فضیل کی بیان کی یعنے جو اوپر گذری ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ کَانَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلٰٓئِکَةٌ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَآءُوْا یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُهْدِی الْبَدَنَةَ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ کَالَّذِیْ یُهْدِی الْکَبْشَ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُهْدِی الدَّجَاجَةَ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُهْدِی الْبَیْضَةَ ۔ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ہر دروازے پر مسجد کے دروازوں میں سے فرشتے لکھتے ہیں کہ فلانا سب سے پہلی آیا اس کے بعد اس کے بعد پھر جب امام منبر پر بیٹھتا ہے سب فرشتے اعمال نامہ لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ آن کر سننے لگتے اور جو اول آیا اس کے ثواب کی مثل ایسی ہے جیسے کوئی ایک اونٹ قربانی کرے اسکے بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسے کوئی گائے بیل کا کرے اس کے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسے کوئی مینڈھا کرے اسکے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسے کوئی مرغی کرے اس کے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسا کوئی ایک انڈا خدا کے راہ میں دیوے لکھا مسلم نے روایت کی ہم سے یحیے بن یحیے اور عمرو ناقد نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید سے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اس کی ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَکٌ یَکْتُبُ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ مَثَّلَ الْجَزُوْرَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتّٰی صَغَّرَ اِلٰی مَثَلِ الْبَیْضَةِ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طُوِیَتِ الصُّحُفُ وَحَضَرُوا الذِّکْرَ

ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر دروازہ پر مسجد کے ایک فرشتہ ہوتا
ہے کہ وہ سب سے پہلے جو آتا ہے اُسکو ایسا لکھتا ہے جیسے کسینے اونٹ قربانی کیا پھر درجہ بدرجہ جو پیچھے
آتے جاتے ہین انکو گھٹاتا جاتا ہے یہانتک کہ مثل لکھتا ہے جس نے ایک انڈا خدا کے راہ مین دیا پھر جب امام
منبر پر بیٹھتا نامہ اعمال لپیٹ دیا اور ہر دروازے کے فرشتے آکر خطبہ سننے لگے عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَصَلّٰی مَا
قُدِّرَ لَہٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِہٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَعَہٗ غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اِنْصَتَ
الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی وَفَضْلُ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ ترجمہ ابوہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی
کہ جسنے غسل کیا اور جمعہ مین آیا اور جتنی تقدیر مین تھی نماز پڑھی اور چپ رہا خطبہ سے فارغ ہونے تک پھر امام
کیساتھ نماز ادا کی اسکے گناہ بخشے گئے اس جمعہ سے جمعہ گذشتہ تک اور تین دن کے اور زیادہ ف
اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے بعد قبل نیت باندہنے کے ضروری بات کرنا روا ہے اور قبل خطبہ کے نوافل مستحب
اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور خطبہ کے وقت چپ رہنا واجب ہے اور فضیلت غسل کی ؎
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ
تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ باب صلوٰۃ الجمعۃ حین تزول الشمس
وَزِیَادَۃُ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اور خوب وضو کرے پھر جمعہ مین آوے اور خطبہ سنے اور چپ رہے اس کے
اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کو گناہ بخشے جاوینگے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو کنکریون سے
کھیلا اسنے بیفائدہ کام کیا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِیْحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ فِیْ اَیِّ سَاعَۃٍ تِلْکَ قَالَ
زَوَالَ الشَّمْسِ ترجمہ جابر عبد اللہ کے فرزند نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کیساتھ (یعنے جمعہ کی) پھر لوٹ کر آرام دیتے تھے اپنے پانی لادنے کے اونٹون کو حسن نے کہا جعفر سے
کہ اسوقت کیا وقت ہوتا تہا انہون نے کہا آفتاب ڈھلنے کا وقت عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَاَلَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مَتٰی کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْجُمُعَۃَ
قَالَ کَانَ یُصَلِّیْ ثُمَّ نَذْھَبُ اِلٰی جِمَالِنَا فَنُرِیْحُھَا زَادَ عَبْدُ اللّٰہِ فِیْ حَدِیْثِہٖ حِیْنَ حلی

تَزُوْلُ الشَّمْسُ يَعْنِي النَّوَاضِحَ ترجمہ جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہون نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کب نماز پڑہتے تھے جمعہ کی انہون نے کہا جب وہ نماز پڑہ چکتے تھے تب ہم جاتے
تھے اور اپنے اونٹون کو آرام دیتے تھے عبداللہ نے اپنی روایت مین یہ بات زیادہ کی کہ آرام پاتے ہین جب آفتاب
ڈہل جاتا ہے یعنی پانی لادنے والے اونٹ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا
نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ سہل نے کہا ہم دوپہر کا سونا اور پہرون چڑہے کا کہانا نہ سوتے اور نہ کہاتے تھے مگر بعد نماز جمعہ کے
ابن حجر نے اپنی روایت مین یہ بات زیادہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین عَنْ اِيَاسِ بْنِ
سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ ترجمہ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت
کی کہ انہون نے کہا ہم جمعہ پڑہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب سورج جاتا تھا
پہر لوٹتے تھے سایہ ڈہونڈہتے ہوئے یعنے دیوارون کا سایہ نہ ہوتا تھا عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ
بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ وَمَا
نَجِدُ لِلْحِيْطَانِ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهٖ ترجمہ ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی انہون نے
کہا ہم نماز پڑہتے تھے رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور جب لوٹتے تھے (یعنے بعد نماز جمعہ کے) تو دیوار کا
سایہ نہ پاتے تھے کہ جس کی آڑ مین آوین **ف** ان سب روایتون سے جمعہ کا جلدی پڑہنا ثابت
ہوتا ہے مگر امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جماہیر علماء کا صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہے
کہ جمعہ نہین روا ہے مگر بعد زوال کے اور انکا خلاف کسی نے نہین کیا مگر امام احمد اور اسحاق نے کہ ان دونو
کے نزدیک قبل زوال جائز ہے اور اگرچہ نووی نے اس مقام مین تائید شافعیہ وغیرہ کی کی ہے مگر امام احمد کا مذہب
بہی دلائل صحیحہ سے خالی نہین اگرچہ جمہور سب کی تاویل کرتے ہین اور جلدی کے مبالغہ پر ان روایتون
کو اتارتے ہین اور کہتے ہین کہ صحابہ صبح کا کہانا اور دوپہر کا سونا بعد نماز جمعہ کے کرتے تھے اور ہم ان دونو
مین دیر کرتے اس لئے کہ وہ اول وقت آتے تھے لہذا انکاموں مین دیر کرتے کہ شاید تکبیر اولے یا خطبہ نہ جاتا رہے
اور یہ جو مروی ہے کہ سایہ ڈہونڈتے اور نہ پاتے اس کی تاویل ہین کہتے ہین کہ جمعہ اول وقت ہوتا تہا
اور دیوارین گہرون کی چہوٹی تہین اس لئے سایہ نہ ملتا تہا اور شاید تہوڑا سا ہوتا ہو مگر آدمی کے پورے قد

چہپانے کو کفایت نہ کرتا ہو اور اونٹون کو آرام دینے سے مراد یہ ہے کہ انکو کام سے چہوڑ دیتے اور دانہ چارہ دیتے یا چرائی پر چہوڑ دیتے کہ صبح کے کام سے رحت پا دین **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ قَالَ كَمَا تَفْعَلُوْنَ الْيَوْمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے جمعہ کیدن کہڑے ہو کر پہر بیٹہہ جاتے پہر کہڑے ہو جاتے جیسے تم لوگ آجکل کرتے ہو **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دو خطبہ پڑہا کرتے تہے اور ان کے بیچ مین بیٹہتے تہے اور خطبون مین قرآن شریف پڑہتے اور لوگون کو نصیحت کرتے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاَكَ اَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ کہڑے ہو کر پڑہتے پہر بیٹہہ جاتے پہر کہڑے ہوتے اور کہڑے کہڑے پڑہتے اور جس نے تم سے کہا کہ بیٹہہ کر پڑہتے اس نے خدا کی قسم جہوٹ کہا مین نے ان کے ساتہہ دو ہزار سے زیادہ نماز پڑہی ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَتْ عِيْرٌ مِّنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ اِلَيْهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْجُمُعَةِ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہو کر خطبہ پڑہتے تہے جمعہ کے دن سو ایک بار ایک قافلہ آیا ملک شام سے (غلہ لیکر) اور لوگ اسکے پاس دوڑ گئے صرف بارہ آدمی آپکے ساتہہ رہ گئے اس پر یہ آیت اتری جمعہ کو کہ جب دیکہتے ہین تجارت یا کوئی کہیل کی چیز تو دوڑ جاتے ہین اس طرف اور چہوڑ جاتے ہین تجہکو کہڑا ہوا **عن** حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَلَمْ يَقُلْ قَائِمًا ترجمہ وہی جو اوپر گذر الگر اس نے قائما کا لفظ نہین کہا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدِمَتْ سُوَيْقَةٌ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ اِلَيْهَا فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا اَنَا فِيْهِمْ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جابر نے کہا ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے جمعہ کے دن

سو ایک ٹانڈا آیا اور لوگ مسجد سے نکلگئے اور بارہ آدمی رہ گئے کہ مین بہی ان مین تہا سو اللہ تعالے نے یہہ آیت اُتاری اور جب دیکہتے ہین سوداگری یا کہیل اوسکیطرف دوڑتے جاتے مین تجہکو کہڑا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَدِمَتْ عِيْرٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَابْتَدَرَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مَعَهٗ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا **ترجمہ** اس کا وہی جو اوپر گذرا ہے اتنی بات زیادہ ہے کہ ابو بکر اور عمر مسجد سے نہین گئے بلکہ ان بارہ آدمی مین تہے **ف** ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ خطبہ کہڑے ہوکر پڑہنا مسنون ہے اور یہہ مین بیٹہنا بہی سنت ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹہ کر پڑہنا درست نہین اور معلوم ہوا کہ جمعہ مین دو خطبہ ضرور ہین اور حسن بصری اور اہل ظاہر وغیرہ کا مذہب ہے کہ بغیر خطبہ کے بہی جمعہ صحیح ہے اور ابن عبد البر نے کہڑے ہوکر پڑہنے پر اجماع نقل کیا ہے ابو حنیفہ رح نے کہا کہ بیٹہکر پڑہنا بہی روا ہے اور کہڑے ہونا وجب نہین اور ابو حنیفہ اور مالک اور جمہور کے نزدیک بیٹہنا دونو خطبون کے بیچہ مین سنت ہے واجب نہین اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور شرط ہے صحت خطبہ کے طحاوی نے کہا یہہ امر سوائے شافعی کے اور کسی نے نہین کہا اور شافعی کی دلیل یہہ ہے کہ یونہی ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپنے فرمایا نماز اسی طرح پڑہو جس طرح مجہے پڑہتے دیکہو اور خطبہ بہی مثل نماز ہے (نووی) **عَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا **ترجمہ** کعب بن عجرہ داخل ہوئے مسجد مین اور عبد الرحمن ام حکم کا بیٹا بیٹہے بیٹہے خطبہ پڑہتا تہا تو انہون نے کہا دیکہو اس خبیث کو کہ خطبہ پڑہتا ہے بیٹہے ہوئے اور اللہ تعالے فرماتا ہے اور جب دیکہتے ہین کسی تجارت یا کہیل کو تو دوڑ جاتے ہین اس کیطرف اور چہوڑ جاتے ہین تجہکو کہڑا ہوا **عَنِ** الْحَكَمِ بْنِ مِيْنَاءَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَاَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ترجمہ حکم بن میناء سے عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ نے بیان کیا کہ انہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے اپنی منبر کی لکڑیون پر کہ لوگ باز آوین جمعہ کے چہوڑ دینے
سے نہین تو اللہ تعالے ان کے دلون پر مہر کردے گا کہ وہ غافلون مین ہو جاوین گے۔ ف
یعنے ان سے لطف و رحمت کو دور کرے گا اور اس باب خیر کو باز رکہیگا یہی قول ہے اکثر متکلمین کا
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ نماز پڑہی تو آپ کی نماز و خطبہ بیچ بیچ کا تہا یعنے نہ بہت لنبا نہ چہوٹا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوٰتِ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا ترجمہ حدیث کا
اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا
صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ
كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى
هُدٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ
مِنْ نَفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب خطبہ پڑہتے آپ کی آنکہین سرخ ہو جاتین اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا گویا وہ ایک ایسے لشکر سے
ڈرانیوالے تہے کہ صبح شام آیا اور فرماتے تہے کہ مین اور قیامت یون بہیجا گیا ہون اور اپنے کلمہ کی اور بیچ کی انگلی
ملاتے اور کہتے کہ خدا کی حمد کے بعد جانو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر چال سے بہتر محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی چال ہے اور سب کامون سے برے نئے کام ہین اور ہر نیا کام گمراہی ہے پہر فرماتے
کہ مین ہر مومن کا دوست ہون اسکی جان سے زیادہ پہر جو مومن مرکر مال چہوڑ جاوے وہ اسکے گہر والونکا
ہے اور جو قرض یا بچے چہوڑے ان کی پرورش میری طرف ہے اور انکا خرچ مجہپر ہے ف اس حدیث
مین کئی فائدے ہین اول آداب خطبہ پڑہنے والے کے کہ آواز بلند رکہے بندگان خدا کو ڈراوے
دوسرے قرب قیامت تیسرے اما بعد کا لفظ کہ خطبون مین کہنا مسنون ہے چوتہے بدعت کی برائی
پانچوین تقسیم بدعت کا باطل ہونا چہٹے محدثات یعنے نئے کامون کی برائی خواہ عبادات مین ہو یا عادات
مین ساتوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت مومنون پر جو ہزارون ماں باپ سے بڑہکر ہے آٹہوین

یہہ کہ ابتدائے اسلام مین آپ کی عادت تہی کہ جو مرے اور قرضہ چہوڑ جاوے اور کچہ مال اسکے موافق نہ چہوڑے اسپر آپ نماز جنازہ نہ پڑہتے تہے پہر جب ملک فتح ہوئے تب آپنے یہہ حکم دیا جو حدیث مین مذکور ہوا عَن جَعفَرٍ بِهٰذَا الاِسنَادِ نَحوَهُ وَفِي حَدِيثِ عَبدِ العَزِيزِ ثُمَّ يَقرُنُ بَينَ اِصبَعَيهِ وَفِي حَدِيثِ ابنِ مَيمُونٍ ثُمَّ قَرَنَ بَينَ اِصبَعَيهِ الوُسطٰى وَالَّتِي تَلِي الاِبهَامَ ترجمہ جعفر اسی اسناد سے روایت کی اور عبد العزیز نے اپنی روایت مین کہا پہر ملاتے دو انگلیان اپنی اور ابن میمون نے کہا اپنے بیچ کی اور انگوٹہے کے ساتہہ کی انگلی ملاتے عَن جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن اَبِيهِ قَالَ سَمِعتُ جَابِرَ بنَ عَبدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا يَقُولُ كَانَت خُطبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَومَ الجُمُعَةِ يَحمَدُ اللهَ وَيُثنِي عَلَيهِ ثُمَّ عَلٰى اَثَرِ ذٰلِكَ وَقَد (يقول) عَلَا صَوتُهُ ثُمَّ سَاقَ الحَدِيثَ بِمِثلِهِ ترجمہ جعفر بن محمد اپنے باپ سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن یہہ تہا کہ اللہ تعالے کی حمد وثنا کی اور پہر اس کے بعد آواز بلند سے یہہ فرمایا اور بیان کی حدیث مثل اوپر کی روایت کی عَن جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَخطُبُ النَّاسَ يَحمَدُ اللهَ وَيُثنِي عَلَيهِ بِمَا هُوَ اَهلُهُ ثُمَّ يَقُولُ مَن يَهدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَن يُضلِل فَلَا هَادِيَ لَهُ وَخَيرُ الحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ ثُمَّ سَاقَ الحَدِيثَ بِمِثلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے تہے لوگون پر اور اللہ کی حمد وثنا کرتے تہے ان لفظون سے جو اسکی درگاہ کے لائق ہین پہر فرماتے تہے جسکو اللہ راہ بتادے اسکو کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو وہ گمراہ کرے اسکو کوئی راہ بتانیوالا نہین اور سب باتون سے بہتر اللہ کی کتاب ہے پہر بیان کی حدیث مثل حدیث ثقفی کی یعنے جو اوپر گذری عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ اَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِن اَزدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ يَرقِي مِن هٰذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِن اَهلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجنُونٌ فَقَالَ لَو اَنِّي رَأَيتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللهَ يَشفِيهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اَرقِي مِن هٰذِهِ الرِّيحِ (یشاء) وَاِنَّ اللهَ يَشفِي عَلٰى يَدِي مَن شَاءَ فَهَل لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الحَمدَ لِلّٰهِ نَحمَدُهُ وَنَستَعِينُهُ مَن يَهدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَن يُضلِل فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ قَالَ فَقَالَ اَعِد عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ
هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوْسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى قَوْمِكَ قَالَ وَعَلٰى قَوْمِيْ قَالَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوْا بِقَوْمِهٖ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ هَلْ اَصَبْتُمْ
مِنْ هٰؤُلَاءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ رُدُّوْهَا فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ
قَوْمُ ضِمَادٍ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ ضماد مکہ مین آیا (ایک شخص کا نام ہے) اور وہ قبیلہ ازد
شنوءہ سے تہا اور جنون اور آسیب وغیرہ کو جہاڑتا تہا تو مکہ کے نادانون سے سُنا کہ محمد صلی اللہ علیہ و
سلم مجنون ہین (پناہ اللہ صاحب کی) تو اس نے کہا ذرا مین انکو دیکہون شاید اللہ میرے ہاتہ سے انہے
چنگا کردے غرض آپ سے ملا اور کہا کہ اے محمد مین جنون وغیرہ کو جہاڑتا ہون اور اللہ میرے ہاتہ سے جسکو
چاہتا ہے شفا دیتا ہے پہر آپکو خواہش ہے تو آپنے فرمایا ان الحمد للہ سے اما بعد تک یعنے سب خوبیان اللہ مین ہین
مین اس کی خوبیان کرتا ہون اور اس سے مدد چاہتا ہون جسکو اللہ راہ بتاوے اسے کون بہکا دے اور جسے
وہ بہکا دے اسے کون راہ بتا دے اور گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود لائق عبادت کے نہین سوا اللہ کے
وہ اکیلا ہے کوئی نہین شریک اسکا اور محمد بندہ اور بہیجا ہوا اسکا ہے اب بعد حمد کے جو کہو کہون ضماد
نے کہا پہر تو کہو ان کلمات کو (الحمد للہ کہ ضماد پر ایمان کا روپ چڑہ گیا) غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کو تین بار پڑہا پہر ضماد نے کہا بہئی مین نے تو کاہنون کی باتین سنین جادوگرون کے اقوال سُنے شاعرون
کے شعر سنین مگر ان کلمات کے برابر مین نے کسی کو نہین سنا اور یہ تو دریائے بلاغت کے تہ تک پہونچ گئی
ہین پہر ضماد نے کہا اپنا ہاتہ لایئے کہ مین اسلام کی بیعت کرون غرض انہون نے بیعت کی اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیعت لیتا ہون مین تم سے اور تمہاری قوم سے انہون عرض کی کہ ہان مین
اپنی قوم کیطرف سے بہی بیعت کرتا ہون آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا اور وہ اون کی
قوم پر گذرے تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم سے تو کچہ نہین لوٹا تب ایک شخص نے کہا ہان
مین نے ایک لوٹا ان سے لیا ہے انہون نے حکم دیا کہ جاؤ اسے پہیر دو اس لئے کہ یہ قوم ضماد ہے (اور
وہ ضماد کی بیعت کے سبب سے امان مین آچکے ہین) عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ خَطَبَنَا
عَمَّارٌ فَاَوْجَزَ وَاَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا اَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ اَبْلَغْتَ وَاَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ

ن قاموس
ن ناعوس
ن قاموس

إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهٖ فَأَطِيلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا ترجمہ واصل بن حیان نے کہا کہ ابو وائل نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر عمار نے اور بہت مختصر پڑھا اور نہایت بلیغ پھر جب وہ اترے منبر سے تو ہم نے کہا ای ابوالیقظان تم نے بہت بلیغ خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر کیا اور اگر مین ہوتا تو ذرا اس خطبہ کو طویل کرتا تب عمار نے کہا کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آدمی کو نماز کا لنبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا نشانی ہے اس کے سمجھدار ہونے کی سو تم نماز کو لنبا کیا کرو اور خطبہ کو چھوٹا اور بعضا بیان جادو ہوتا ہے (یعنے تاثیر رکھتا ہے) عن عدی بن حاتم ان رجلا خطب عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقد غوی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس الخطیب انت قل ومن یعص اللہ ورسولہ قال ابن نمیر فقد غوی عدی بن حاتم نے کہا کہ ایک شخص نے خطبہ پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کہا من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقد غوی (یعنے جو اطاعت کرے اللہ اور اس کے رسول کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا برا ہے تو خطیب یوں کہو من یعص اللہ ورسولہ ابن نمیر نے اپنی روایت مین کہا فقد غوی ف ومن یعصہما کے لفظ کو آپ نے اس لیے پسند نہیں کیا کہ اس مین ضمیر جو ہے تو اللہ اور رسول کی برابری معلوم ہوتی ہے اور آگے ذکر کرنا اللہ کے نام کا کہ موجب برکت ہے فوت ہوتا ہے اور ومن یعص اللہ ورسولہ کو اسی لیے پسند کیا عن صفوان بن یعلی عن ابیہ رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علی المنبر ونادوا یا مالک ترجمہ صفوان بن یعلی نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک ف اس حدیث سے قرآن پڑھنا خطبہ مین ثابت ہوا اور اس کے مشروع ہونے مین اتفاق ہے وجوب مین اختلاف اور شافعیہ کے نزدیک کچھ قرآن پڑھنا واجب ہے اگرچہ ایک ہی آیت ہو عن اخت لعمرۃ رضی اللہ عنہما قالت اخذت ق والقرآن المجید من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ وهو یقرأ بها علی المنبر فی کل جمعۃ ترجمہ عمرہ کی بہن نے کہا کہ مین نے سورہ ق والقرآن المجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک

سے سنکر یاد کی ہے کہ آپ ہر جمعہ کو خطبہ مین منبر پر پڑہا کرتے تہے عَنْ عَمْرَةَ عَنْ اُخْتٍ لِعَمْرَةَ
رَضِیَ اللہُ عَنْهَا بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ اَكْبَرَ مِنْهَا بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ترجمہ
عمرہ جو عمرہ کی بہن ہین کہ وہ بڑی تہین اون سے یہی روایت مروی ہوئی مثل روایت سلیمان بن
بلال کی یعنے جو اوپر مذکور ہوئی عَنْ بِنْتٍ لِحَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا حَفِظْتُ قٓ اِلَّا مِنْ
فِیْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ بِهَا فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَتْ وَكَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ
رَسُوْلِ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا ترجمہ حارثہ کی بیٹی نے کہا کہ نہین یاد کی مین نے سورہ
ق مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مونہہ مبارک سے سنکر کہ آپ اسکو ہر جمعہ مین پڑہا کرتے تہے اور
ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک تہا یہ اپنا قرب بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سبحان اللہ کیا خوش نصیب لوگ تہے کاش یہ فقیر اس تنور کا خادم ہوتا عَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ
حَارِثَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللہُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ كَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَاحِدًا سَنَتَیْنِ اَوْ سَنَةً اَوْ بَعْضَ سَنَةٍ وَمَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اِلَّا عَنْ
لِسَانِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ ترجمہ ام ہشام
بنت حارثہ نے کہا کہ تنور ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی تہا دو برس یا ایک برس
اور کچہ ماہ تک اور نہین سیکہا مین نے سورہ ق کو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے
کہ آپ اسکو ہر جمعہ مین منبر پر پڑہتے تہے جب لوگون پر خطبہ پڑہتے عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَیْبَةَ قَالَ
رَاٰی بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا یَدَیْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللہُ هَاتَیْنِ الْیَدَیْنِ لَقَدْ رَاَیْتُ
رَسُوْلَ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَزِیْدُ عَلٰى اَنْ یَقُوْلَ بِیَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ
الْمُسَبِّحَةِ ترجمہ عمارہ بن رویبہ نے بشر مروان کے بیٹے کو دیکہا کہ منبر پر ہاتہ اٹہائے ہے یعنے دعا کے لئے
تو کہا کہ اللہ خراب کرے ان دونون ہاتہون کو مین نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے کہ اس سے زیادہ
نہ کرتے تہے اور اشارہ کیا اپنے کلمہ کی اونگلی سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتہ اٹہانا خطبہ مین
دعا کے لئے بدعت ہے اور روا نہین ہے اور یہی مذہب ہے مالک اور اصحاب شافعیہ کا اور فقہا کا عَنْ
حُصَیْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاَیْتُ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ یَوْمَ جُمُعَةٍ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فَقَالَ
عُمَارَةُ بْنُ رُوَیْبَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ حصین نے بشر کو جمعہ کیدن ہاتہ اٹہاتے دیکہا یعنے خطبہ مین

اور عمارہ نے وہی کہا جو اوپر مذکور ہوا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ
قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ ترجمہ جابر نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ کا پڑھتے تھے کہ ایک شخص
آیا آپنے پوچھا تم نے نماز پڑھی ہے اس نے کہا نہین آپنے فرمایا اوٹھو دو رکعت پڑھ لو یعنے سنت)
ف یہی مذہب ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا اور فقہاے محدثین کا کہ جب مسجد مین آوے اور
امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعت ادا کر لینا مستحب ہے اور مختصر پڑھے اور بعد اس کے خطبہ سننے لگے اور
اس کے بغیر بیٹھنا مسجد مین مکروہ ہے مگر بعض جہال پہلے بیٹھ لیتے ہین پہر اوٹھکر ادا کرتے ہین اور بعضے
جہال خطبہ اول سنکر دوسرے خطبہ مین کہڑے ہو کر پڑھنے لگتے ہین یہ خدا جانے کس نے ان کو سکھایا ہے اور
ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ خطبہ کیوقت نہ پڑھے اور حدیثین انپر حجت ہین مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا روایت کی مجہسے ابو بکر بن شیبہ نے اور یعقوب دورقی نے ابن علیہ سے اس نے ایوب سے اوس نے عمرو
سے اوس نے جابر سے اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جیسے حماد نے کہا مگر دو رکعت کا ذکر نہین کیا
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ صَلِّ ن
قُتَيْبَةَ قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ جابر نے کہا ایک شخص مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تہے آپنے فرمایا تم نے نماز پڑھی اس نے کہا نہین آپنے فرمایا اٹھو اور دو رکعت پڑھ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ ارْكَعْ ترجمہ فقال ن
اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ
رَكْعَتَيْنِ ترجمہ جابر نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ مین فرمایا کہ جب کوئی آدمی اور امام خطبہ
پڑہنے کو صف سے نکل چکا ہو دو رکعت پڑھ لیوے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ
سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ عَلَى
الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ

قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا ترجمہ جابر نے کہا سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور سلیک بیٹھ گئے نماز نہ پڑھی آپنے فرمایا تم نے دو رکعت پڑھی انہوں نے
کہا نہیں آپنے فرمایا اوٹھو اور ان کو پڑھ لو **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَهٗ يَا سُلَيْكُ قُمْ
فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا ثُمَّ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ
وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا ترجمہ جابر نے کہا سلیک آئے جمعہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے
اور وہ آکر بیٹھ گئے آپنے فرمایا اے سلیک اوٹھو اور دو رکعت پڑھ لو اور مختصر پڑھو پھر فرمایا جب تم
مین سے کوئی آدمی اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو ضرور ہے کہ دو رکعت مختصر ادا کرے **ف** اس
حدیث کے حکم عام نے مذہب حنفیہ کو پاش پاش کر دیا معلوم ہوا کہ انکو یعنے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو
نہین پہونچی **عن** حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِيْ
مَا دِيْنُهٗ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى
انْتَهٰى اِلَيَّ فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّ اٰخِرَهَا ترجمہ حمید نے
کہا ابو رفاعہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ خطبہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا مین نے
عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ایک مرد غریب مسافر آیا اپنے دین دریافت کرنیکو نہین جانتا کہ
اس کا دین کیا ہے پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ کر میرے پاس آ گئے اور
ایک کرسی لائے مین جانتا ہون کہ اوسکے پائے لوہے کے تھے آپ اوس پر بیٹھ گئے (معلوم ہوا کرسی
پر بیٹھنا منع نہین) اور مجھے سکھانے لگے جو آپ کو اللہ نے سکھایا تھا پھر آپنے خطبہ کو آکر تمام کیا (یہ
کمال خلق تھا اور معلوم ہوا کہ ضروری بات خطبہ مین روا ہے) **عن** ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ
مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
فَقَرَاَ بَعْدَ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ
حِيْنَ انْصَرَفَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّكَ قَرَاْتَ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَقْرَاُ

بِهِمَا بِالْكُوفَةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ترجمہ ابن ابی رافع نے کہا مروان نے ابو ہریرہ کو خلیفہ کیا مدینہ مین اور آپ مکہ کو گیا ابو ہریرہ نے جمعہ کی نماز پڑہائی اور سورہ جمعہ کے بعد دوسری رکعت مین سورہ منافقون پڑہی پہر مین اون سے ملا اور کہا کہ آپنے وہ سورتین پڑہین جو حضرت علی کوفہ مین پڑہتے تہے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ جمعہ مین یہی پڑہتے تہے (یعنے حضرت علی کے تقلید سے نہین پڑہتا بلکہ متبع دلیل ہون سبحان اللہ صحابہ کو اسقدر تقلید سے نفرت تہی کہ یہہ کہنا پسند نہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی سند بتائی افسوس ہے انپر جو تقلید پر جان دیتے ہین عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ترجمہ عبید اللہ بن ابی رافع نے وہی روایت بیان کی مگر اتنا فرق ہے کہ اسمین کہا پہلی رکعت مین سورہ جمعہ پڑہی اور دوسری مین سورہ منافقون اور عبد العزیز کی روایت مین مثل سلیمان بن بلال کے ہے ف اس سے استحباب ان دونون سورتون کے پڑہنے کا ثابت ہوا جمعہ مین عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ ترجمہ نعمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدون اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑہا کرتے تہے اور جب جمعہ اور عید دونو ایک دن مین ہوتی تب بہی انہین سورتون کو دونون نماز مین پڑہتے مسلم نے فرمایا یہی روایت کی مجہہ سے قتیبہ نے اون سے ابو عوانہ نے اون سے ابراہیم نے اسی اسناد سے عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَسْأَلُهُ أَيَّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِوَى سُورَةِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ترجمہ عبید اللہ نے کہا ضحاک نے لکہہ بہیجا نعمان کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جمعہ مین سوائے سورہ جمعہ کے اور کون سورہ پڑہتے تہے انہون نے کہا ہل اتاک عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَءُ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَۃِ
وَھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَءُ فِیْ
صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ سُوْرَۃَ الْجُمُعَۃِ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ترجمہ عبداللہ بن عباس فرزندار جمند نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کے فجر کی نماز مین الم سجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑہتے تہے اور
نماز جمعہ مین سورہ جمعہ اور منافقون مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے ابن نمیر نے انہون نے
کہا روایت کی مجہہ سے میرے باپ نے اور مسلم نے فرمایا روایت کی مجہہ سے ابوکریب نے ان سے وکیع نے
دونون نے سفیان سے اسی اسناد سے مثل اسکی دونون نمازون مین
جیسے سفیان نے روایت کی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنَّہٗ کَانَ یَقْرَءُ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ وَھَلْ اَتٰی ترجمہ ابوہریرہ راوی ہین کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی فجر مین الم تنزیل اور ہل اتی پڑہتے تہے ف اس سے ان سورتون
کے پڑہنے کا استحباب ثابت ہوا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
یَقْرَءُ فِی الصُّبْحِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِالٓمّٓ تَنْزِیْلُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ
حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی صبح کو
الم تنزیل پہلی رکعت مین اور ہل اتی دوسرے مین پڑہتے تہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیُصَلِّ بَعْدَھَا اَرْبَعًا
ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ پڑہے تو
اس کی چار رکعت سنت پڑہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ فَصَلُّوْا اَرْبَعًا زَادَ عَمْرٌو وَفِیْ
رِوَایَتِہٖ قَالَ ابْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ سُھَیْلٌ فَاِنْ عَجِلَ بِکَ شَیْءٌ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ فِی
الْمَسْجِدِ وَرَکْعَتَیْنِ اِذَا رَجَعْتَ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم جمعہ پڑھ چکو تو چار رکعت پڑہو اور عمرو نے اپنی روایت مین یہ زیادہ کیا کہ ابن ادریس نے کہا سہیل نے کہا
اگر تم کو کچہ جلدی ہو تو مسجد مین دو رکعت اور گہر مین لوٹ کر دو رکعت پڑہو عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ

مسلم نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے مخول نے اسی اسناد سے مثل اسکی دونون نمازون مین —

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُصَلِّیًا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا وَلَیْسَ فِی
جَرِیْرٍ مِنْکُمْ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بعد جمعہ کے نماز پڑھے
تو چار رکعت پڑھے اور جریر کی روایت مین منکم کا لفظ نہین ف معلوم ہوا کہ یہ چار رکعتین
واجب نہین مستحب ہین اور محدثین کی احتیاط دیکہو کہ ایک لفظ جو جریر کے روایت مین تہا اسکو
بہی بیان کر دیا حالانکہ اسکو اصل مطلب مین کچہ داخل نہ تہا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ اِذَا صَلَّی الْجُمُعَۃَ انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ فِی بَیْتِہٖ ثُمَّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ ذٰلِکَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر کی عادت تہی کہ جب جمعہ پڑہ چکتے تہے
تو گہر آکر دو رکعت ادا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی یہی کرتے تہے عَنْ عَبْدِ
اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ لَا یُصَلِّی
بَعْدَ الْجُمُعَۃِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ فَیُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ فِی بَیْتِہٖ قَالَ یَحْیٰی اَظُنُّنِیْ قَرَأْتُ
فَیُصَلِّیْ اَوِ الْبَتَّۃَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفلون کو
بیان کیا اور کہا کہ جمعہ کے بعد کچہ نہ پڑہتے جب تک گہر نہ لوٹ آتے پہر دو رکعت پڑہتے گہر مین
یحیی نے کہا کہ مجہے خیال گذرتا ہے کہ مینے پڑہا ہے (یعنے امام مالک کے روبرو قراءت حدیث
کے وقت) پہر پڑہتے انکو ضرور عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَتَیْنِ ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ
کے بعد دو رکعت پڑہتے عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ اَبِی الْخُوَارِ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍ اَرْسَلَہٗ اِلَی
السَّائِبِ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ یَسْاَلُہٗ عَنْ شَیْءٍ رَاٰہُ مِنْہُ مُعَاوِیَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی الصَّلٰوۃِ
فَقَالَ نَعَمْ صَلَّیْتُ مَعَہُ الْجُمُعَۃَ فِی الْمَقْصُوْرَۃِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ فَصَلَّیْتُ
فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّیْتَ الْجُمُعَۃَ فَلَا تَصِلْہَا بِصَلٰوۃٍ
حَتّٰی تَتَکَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِکَ اَنْ
لَا تُوْصِلَ صَلٰوۃٌ بِصَلٰوۃٍ حَتّٰی نَتَکَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ ترجمہ عمر بن عطا نے کہا کہ نافع بن
جبیر نے بہیجا انکو سائب کیطرف اور کچہ پوچہا ایسی چیز کو جو انہون نے دیکہی تہی معاویہ سے نماز
مین تو کہا سائب نے کہ ہان مین نے ان کے ساتہ جمعہ پڑہا ہے مقصورہ مین پہر جب امام نے سلام پہیرا

قال

تکلم

تو مین اپنی جگہہ مین کہڑا ہوا اور نماز پڑہی پہر جب وہ اندر گئے تو مجہے بلا بہیجا اور کہا کہ تم نے جو آج کیا ایسا پہر نکرنا (یعنے فرض اور سنت کے بیچ مین نہ بات کی نہ اس جگہہ سے ہٹے) اور جب جمعہ پڑہ چکنا تو جب تلک کوئی بات نہ کرنا یا نکلنا نہین تب تک کوئی نماز نہ پڑہنا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہی حکم فرمایا ہے کہ ہم دو نماز دن کو ایسا نہ ملادین کہ ان کے بیچ مین نہ بات کرین اور نہ نکلین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ فرض اور سنت مین فرق کر دینا چاہئے کہ دونون کے بیچ مین یا بات کرے یا کہین چلا جاوے **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا روایت کی مجہسے ہارون نے ان سے حجاج بن محمد نے ان سے ابن جریج نے ان سے عمر بن عطا نے کہ نافع بن جبیر نے ان کو بہیجا سائب کے پاس اور بیان کی حدیث مثل اوپر کی روایت کی مگر اتنا فرق ہے کہ انہون نے کہا جب امام نے سلام پہیرا مین اپنی جگہہ مین کہڑا ہو گیا اور امام کا ذکر نہین کیا

کتاب صلوٰۃ العیدین

نماز عیدین کا بیان **ف** نماز عیدین شافعی اور جمہور اصحاب شافعی اور جماہیر علماء کے نزدیک سنت موکدہ ہے اور ابو سعید اصطخری شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب غرض جب ہم قائل ہون کہ فرض کفایہ ہے تو اگر ایک ملک کے لوگ بالکل اسکو چہوڑ دین تو ان کے ساتھ قتال واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام فرض کفایہ کا اور اگر سنت کے قائل ہون تو ان کے تارکین سے قتال واجب نہ ہوگا مانند سنت ظہر وغیرہ کی اور بعضون نے کہا ہے کہ اس صورت مین بہی قتال واجب ہوگا اس لئے کہ یہ شعائر ظاہرہ ہے اسلام کا اور عید کو عید اس لئے کہتے ہین کہ بار بار عود کرتی ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ صَلٰوةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يُجْلِسُ الرِّجَالَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا اَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ لَّمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يُدْرٰى حِيْنَئِذٍ مَنْ هِيَ قَالَ فَتَصَدَّقْنَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ فِدًى لَّكُنَّ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ ابن عباس

ن لا تدری

ن الخواتم

نے کہا مین گیا نماز فطر کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر و عمر و عثمان سب کے ساتھ تو ان سب
بزرگون کا قاعدہ تہا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑہتے تہے اور اس کے بعد خطبہ پڑہتے اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اوترے یعنے خطبہ پڑہکر گویا مین اون کیطرف دیکہ رہا ہون جب انہونے لوگون کو ہاتہہ سے اشارہ کرکے
بیٹھانا شروع کیا پہر ان کی صفین چیرتے ہوئے آپ عورتون کے پاس آئے اور آپکے ساتھ بلال بہی تہے
اور آپنے یہ آیت پڑہی یایہا النبی سے آخر تک یہان تک کہ فارغ ہوئے اس سے اور پہر فرمایا کہ تم نے اس سب کا
اقرار کیا کہ اوس مین سے ایک عورت نے کہا کہ ہان اے نبی اللہ تعالے کے راوی نے کہا معلوم نہین وہ
کون تہی پہر انہون نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال نے اپنا کپڑا پہیلایا اور کہا لاؤ میرے ماباپ
تمپر فدا ہون اور وہ سب چہلے اور انگوٹہیان اوتار کر بلال کے کپڑے مین ڈالنے لگین فائدہ کا
اس آیت کے معنے یہ ہین اے نبی جب آوین تیرے پاس ایمان لانیوالیان عورتین اور بعیت کرنا
چاہتی ہین کہ نہ شریک کرین گے اللہ کے ساتہہ کسی کو (یعنی نبی ولی پنجہ شدہ گور چلہ امام امام زادہ کسی کو)
اور نہ چوری کرین گے اور نہ زنا کرین گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرین گے اور نہ کسی پر اپنے ہاتہہ پانو سے
بہتان باندہین گے اور نہ کسی دستور کی بات مین تیری نافرمانی کرین گے تو اون سے بعیت لے اور
ان کے لیے بخشش مانگ اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے تمام ہوا ترجمہ آیت کا اور یہ سورہ ممتحنہ
مین ہے غرض آپنے اس آیت کے موافق ان سے اقرار لیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عیدین مین خطبہ بعد
نماز ہے بخلاف جمعہ کے اور عورتون کو نصیحت کرنا مستحب ہے اور عورتون کا حاضر ہونا عیدین مین مسنون ہے
اور صدقہ کی ترغیب دینا مستحب ہے اور عورتون کا مردون سے دور رہنا مستحب ہے اور ضرور اور صدقہ
تطوع مین ایجاب و قبول ضرور نہین صرف دینا اور لینا کافی ہے اور عورت کو اپنے مال مین سے صدقہ دینا
بغیر اجازت شوہر کے روا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ خَطَبَ فَرَاٰى اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَآءَ فَاَتَاهُنَّ
فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَائِلٌ بِثَوْبِهٖ فَجَعَلَتِ
الْمَرْاَةُ تُلْقِى الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّئَ ترجمہ ابن عباس کہتے تہے مین گواہی دیتا ہون کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ کا خطبہ عورتون نے نہین سنا
پہر آپ ان کے پاس آئے اور ان کو نصیحت کی اور حکم دیا صدقہ کا اور بلال اپنا کپڑا پہیلائے ہوئے تہے

اور عورتون مین سے کوئی انگوٹہی ڈالتے اور کوئی چہلا اور کوئی اور کچھ ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ اگر عورتین دور ہون تو امام بعد خطبہ کے ان کے پاس جا کر کچھ نصیحت کرے اور ان کو اوامر و نواہی خوب
سمجہا دین مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے ابو الربیع نے ان سے حماد نے اور کہا روایت کی مجھ سے یعقوب
دورقی نے ان سے اسمعیل نے دونون نے روایت کی ایوب سے اسی اسناد سے مثل اسکی عن جابر بن عبد
اللہ قال سمعتہ یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام یوم الفطر فصلی فبدأ بالصلوٰۃ
قبل الخطبۃ ثم خطب الناس فلما فرغ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل فأتی النساء
فذکرھن وھو یتوکأ علی ید بلال رضی اللہ عنہ وبلال باسط ثوبہ یلقین النساء
صدقۃ قلت لعطاء زکوٰۃ یوم الفطر قال لا ولکن صدقۃ یتصدقن بہا حینئذ تلقی المرأۃ
فتخھا ویلقین ویلقین قلت لعطاء احقا علی الامام الآن ان یأتی النساء حین یفرغ لحق
فیذکرھن قال ای لعمری ان ذلک لحق علیہم ومالھم لا یفعلون ذلک ترجمہ جابر نے
کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر کے پہلے نماز پڑہی پہر خطبہ پڑہا لوگون پر اور جب فارغ ہوئے تو اُترے اور
عورتون مین تشریف لائے اور ان کو نصیحت کی اور وہ بلال کے ہاتہہ پر تکیہ لگائے تہے اور بلال
اپنا کپڑا پہیلائے ہوئے تہے اور عورتین صدقہ ڈالتی جاتی تہین راوی نے کہا مین نے عطا سے پوچھا
کہ یہہ صدقہ فطر تہا انہون نے کہا نہین یہہ اور صدقہ تہا کہ دیتی تہین غرض ہر عورت چہلے ڈالتی تہی
اور پہر دوسری اور پہر تیسری مین نے عطاء سے کہا کہ اب بہی امام کو واجب ہے کہ عورتون کے پاس جاوے
جب خطبہ سے فارغ ہو اور انکو نصیحت کرے تو انہون نے کہا کیون نہین قسم ہے مجہے اپنی جان کی بیشک
اماموں کا حق ہے کہ ان کے پاس جاوین اور خدا جانے انہے کیا ہو گیا ہے کہ وہ اب اسپر عمل نہین کرتے عن
جابر بن عبد اللہ قال شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ یوم
العید فبدأ بالصلوٰۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ ثم قام متوکئا علی بلال رضی
اللہ عنہ فأمر بتقوی اللہ وحث علی طاعتہ ووعظ الناس وذکرھم ثم مضی حتی اتی
النساء فوعظھن وذکرھن فقال تصدقن فان اکثرکن حطب جھنم فقامت امرأۃ واصلت
من سفلۃ النساء سفعاء الخدین فقالت لم یا رسول اللہ قال لانکن تکثرن الشکاۃ و
تکفرن العشیر قال فجعلن یتصدقن من حلیھن یلقین فی ثوب بلال رضی اللہ عنہ

مِنْ اَقْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِيمِهِنَّ ترجمہ جابر نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا نماز عید مین
سو آپنے خطبہ سے پہلے نماز پڑہی بغیر اذان اور تکبیر کے پہر بلال پر تکیہ لگا کر کہڑے ہوئے اور حکم کیا اللہ سے
ڈرنے کا اور ترغیب دی اس کی فرمانبرداری کی اور لوگون کو سمجہایا اور نصیحت کی پہر عورتون کے پاس گئے
اور ان کو سمجہایا بجہایا اور فرمایا خیرات کرو کہ اکثر تم مین سے جہنم کی ایندہن مین سو ایک عورت ان کے
بیچ سے کہڑی ہوگئی کالے گالون والی اور اسنے عرض کی کہ کیون اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا اس لیے کہ تم
شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری راوی نے کہا پہر وہ خیرات کرنے لگین اپنے زیورون مین سے
اور ڈالتی تہین بلال کے کپڑے مین اپنے کانون کی بالیان اور ہاتہون کے چہلے عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى ثُمَّ سَاَلْتُهُ
بَعْدَ حِيْنٍ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَنِيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ لَا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ
يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ وَلَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ
وَلَا اِقَامَةَ ترجمہ ابن عباس نے اور جابر نے کہا کہ اذان نہ عید فطر مین ہوتی تہی نہ عید ضحی مین پہر ابن جریج
نے ان سے پوچہا تہوڑی دیر کے بعد اسی بات کو (یہ قول ہے ابن جریج راوی کا) تو انہون نے کہا
یعنے عطا اون کے شیخ نے) کہ خبر دی مجہے جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہ نہ اذان ہوتی تہی عید فطر
مین جب امام نکلتا تہا اور نہ بعد اس کے نکلنے کے اور نہ تکبیر ہوتی تہی نہ اذان اور نہ اور کچہ وہ دن ایسا
ہے کہ اسدن نہ اذان ہے نہ تکبیر ف اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ جو نادان لوگ صلوة وغیرہ اوس دن
پکارتے مین یہ بدعت ہے اور اسکو مسنون جاننا حماقت ہے اور اس پر اجماع ہے تمام علماء کا اور نہین
منقول ہے سلف سے خلاف ہمین عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ اَوَّلَ مَا بُوْيِعَ لَهٗ
اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤَذِّنْ لَهَا قَالَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهٗ يَوْمَئِذٍ
وَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ اِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاَنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَ فَصَلّٰى ابْنُ
الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ترجمہ عطا نے کہا کہ ابن عباس نے پیغام بہیجا ابن زبیر کی طرف جب اون سے
اول اول لوگون نے بیعت کی تہی کہ نماز فطر مین اذان نہین دیجاتی سو تم آج اذان نہ دلوانا
تو ابن زبیر نے اذان نہین دلوائی اور یہ بہی کہلا بہیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہیے اور
وہ یہی کرتے تہے سو ابن زبیر نے بہی نماز خطبہ کے قبل پڑہی عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ترجمہ
جابر نے کہا مین نے نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونو عیدون کی کئی بار بغیر اذان کے اور
اقامت کے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور
ابوبکر اور عمر یہ سب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑہتے تہے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَءُ بِالصَّلٰوةِ
فَاِذَا صَلّٰى صَلٰوتَهٗ وَسَلَّمَ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ مُصَلَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ حَاجَةٌ
بِبَعْثٍ ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ اَوْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا نزل
تَصَدَّقُوْا وَكَانَ اَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ
الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى فَاِذَا كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِنْ
طِيْنٍ وَّلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِيْ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ يَجُرُّنِيْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّهٗ نَحْوَ الصَّلٰوةِ
فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ اَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ مرارٍ
قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِّمَّا اَعْلَمُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ ترجمہ
ابوسعید خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر مین جب نکلتے تو پہلے نماز
پڑہتے پہر جب نماز کا سلام پہیرتے لوگون کی طرف مونہہ کرکے کہڑے ہوتے اور لوگ سب بیٹہے رہتے اپنی نماز
کی جگہہ مین پہر اگر آپ کو کسی لشکر روانہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگون سے بیان کرتے یا اور کوئی کام ہوتا تو
اس کا حکم دیتے یا فرماتے صدقہ دو صدقہ دو صدقہ دو اور اکثر عورتین اس دن صدقہ دیتین پہر گہر کو لوٹتے
غرض آپ کی یہی عادت رہی یہان تک کہ مروان بن حکم حاکم ہوا اور مین اسکے ساتہہ ہاتہہ مین ہاتہہ
ہو کر نکلا یہان تک کہ عیدگاہ مین آئے اور وہان کثیر بن الصلت نے ایک منبر بنا رکہا تہا کیچڑ اور اینٹون سے
مروان مجہسے اپنا ہاتہہ چہوڑانے لگا گویا وہ مجہے منبر کیطرف کہینچتا تہا مین اسی نماز کیطرف پہر جب مین
نے دیکہا تو اس سے کہا کہان گیا پہلے نماز پڑہنا اوس نے کہا ای ابی سعید چہٹ گئی وہ سنت جو تم جانتے
ہو مین نے کہا ہرگز نہین ہو سکتا قسم ہے اوس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتہہ مین ہے کہ تم اس سے بہتر
کام کرسکو جو مین چاہتا ہون (یعنے بدعت سنت کے برابر نہین ہو سکتی بہتر ہونا تو کجا) غرض یہہ بات

مین نے اس سے تین بار کہی پہر ہر اف بخاری کی روایت مین ہے کہ انہون نے نماز کے بعد اس سے یہ گفتگو کی اور نماز خطبہ کے بعد ہی مروان کے ساتھ پڑہی اس سے معلوم ہوا کہ نماز بعد خطبہ کے بہی روا ہے اور اگر کوئی پڑہے تو صحیح ہو جاویگی مگر سنت ترک ہوگی بخلاف نماز جمعہ کے کہ وہ خطبہ سے آگے صحیح نہین ہو سکتی عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ اَمَرَنَا تَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّخْرِجَ فِی الْعِیْدَیْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَاَمَرَ الْحُیَّضَ اَنْ یَّعْتَزِلْنَ مُصَلَّی الْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ ام عطیہ نے کہا حکم دیا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم عیددن مین لیجاوین جوان لڑکیون کنواریون کو اور پردہ نشین عورتون کو اور حکم دیا کہ حیض والیان مسلمانون کی نماز کی جگہہ سے ذرا دور رہین عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوْجِ فِی الْعِیْدَیْنِ وَالْمُخَبَّاَۃُ وَالْبِکْرُ قَالَتِ الْحُیَّضُ یَخْرُجْنَ فَیَکُنَّ خَلْفَ النَّاسِ یُکَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ ترجمہ ام عطیہ سے وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ حیض والیان لوگون کے پیچہے رہین اور ان کے ساتہہ تکبیر کہتی رہین عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّخْرِجَهُنَّ فِی الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی الْعَوَاتِقَ وَالْحُیَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَاَمَّا الْحُیَّضُ فَیَعْتَزِلْنَ الصَّلٰوۃَ وَیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِحْدَانَا لَا یَکُوْنُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا ترجمہ ام عطیہ نے کہا حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لیجاوین ہم عید فطر اور عید قربان مین کنواری جوان لڑکیون کو اور حیض والیون کو اور پردہ والیون کو سو حیض والیا جدا رہین نماز کی جگہہ سے اور حاضر ہون اس کار نیک مین اور مسلمانون کی دعا مین مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے ہم مین سے کسی کے پاس چادر نہین ہوتی آپنے فرمایا کہ اوڑہا دیوے بہن اوسکی اپنی چادر ف اس سے معلوم ہوا کہ عیدگاہ مین عورتون کا حاضر ہونا ہی مستحب ہے اور نیکی کے کام پر ایک دوسرے کو مانگے چیز دینا موجب ثواب ہے عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمَ الْاَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ اَتَی النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَۃِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَۃُ تُلْقِیْ خُرْصَهَا وَتُلْقِیْ سِخَابَهَا ترجمہ ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر مین نکلے اور دو رکعت پڑہی کہ نہ اسکے قبل نماز پڑہی نہ بعد پہر عورتون کے پاس گئے اور آپکے ساتھ بلال تہے پہر حکم کیا عورتون کو صدقہ کا پہر کوئی تو اپنے چہلے نکالنے لگی اور کوئی لونگون کے ہار جو ان کے گلو مین تہے کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے

قبلها ولا بعدها

روایت کی مجھسے عمر ناقد نے اون سے ابن ادریس نے اور کہا اور روایت کی مجھسے ابوبکر بن نافع نے اور محمد بن بشار نے دونون نے کہا روایت کی ہم سے غندر نے انسے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّیْثِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَا کَانَ یَقْرَءُ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ کَانَ یَقْرَءُ فِیْھِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ترجمہ عبید اللہ نے کہا حضرت عمر نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضحیٰ اور فطر مین کیا پڑھتے تھے انہون نے کہا ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ قَالَ سَاَلَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَمَّا قَرَءَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمِ الْعِیْدِ فَقُلْتُ بِاقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ترجمہ ابو واقدی نے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ مِنْ جَوَارِ الْاَنْصَارِ تُغَنِّیَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِہِ الْاَنْصَارُ یَوْمَ بُعَاثَ قَالَتْ وَلَیْسَتَا بِمُغَنِّیَتَیْنِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَبِمَزْمُوْرِ الشَّیْطَانِ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذٰلِکَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَابَکْرٍ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَھٰذَا عِیْدُنَا ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میرے گھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے پاس دو لڑکیان تہین انصار کی کہ وہ بعاث کے دن کا قصہ جو انصار نے نظم کیا تہا گا رہی تہین (بعاث کی وہ لڑائی ہتی جو اوس اور خزرج دو قبیلو مین انصار کے کفر کی حالت مین واقع ہوئی تہی اور اوس اسمین جیتے تہے) اور وہ لڑکیان گانے کا پیشہ نہین کرتی تہین تو ابوبکر نے کہا کہ یہ شیطان کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین اور وہ عید کا دن تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابوبکر سب کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے (یعنے انکو دل خوش کرنے دو) **ف** نووی نے کہا علماء کا اختلاف ہے گانے مین ایک جماعت اہل حجاز کی اسکو مباح کہتی ہے اور ایک روایت مالک کی بہی یہی ہے اور ابو حنیفہ اور اہل عراق نے حرام کہا ہے اور شافعی کے مذہب مین مکروہ ہے اور یہی مذہب مشہور ہے امام مالک کا اور جن لوگون نے مباح کہا ہے انکی دلیل یہی حدیث ہے اور جن لوگون نے منع کیا ہے انہون نے جواب دیا ہے کہ یہ گانا شجاعت اور بہادری اور جرات بڑہانیوالا تہا اور اس مین کوئی مفسدہ نہ تہا بخلاف اس گانے کے جو رغبت دلانیوالا ہے شر کی اور زنا

کی اور قاضی نے کہا ہے کہ لڑکیون کا گانا اشعار جنگ اور فخر شجاعت اور ظہور غلبہ کا تہا اور اس مین لڑکیون
کے فساد کا وہم بہی نہین تہا اور یہ گانا اس قسم مین نہ تہا جس مین اختلاف ہی اور یہ تو صرف شعرونکا پڑہنا
تہا ذرا بلند آواز سے اور اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ کچہ گانیوالیان نہ تہین کہ جو
شوق دلاتی ہین مخش کی اور یاد دلاتی ہین شورش شباب اور جوش جوانی کو نہ اون کے اشعار ایسے تہی
جن سے یہ شرور پیدا ہون کہ انکو غزل کہتے ہین کہ اس کے لیے یہ مثل مشہور ہے الغناء رقیۃ الزنا یعنے غنا منتر
ہے زنا کا اور نہ وہ گانا اون لڑکیون کا ایسا تہا جسمین گٹکرے ہو اور تانین ہون اور آوازون کا ملانا الفاظ
لفظون کا گہٹانا بڑہانا اور عرب کا قاعدہ ہے کہ صرف شعرو کے پڑہنے کو گانا کہتے ہین غرض یہ گانا وہ ہرگز
نہین جسمین اختلاف ہی بلکہ یہ مباح ہے اور صحابہ نے اسکو روا رکہا ہی کہ یہ صرف شعرون کا پڑہنا ہے اور
خوش آوازی سے چند ایسے شعرون کا پڑہنا ہے جسمین کوئی مضمون فسق کا نہین اور جائز رکہا ہے آخر
انہون نے اون اشعار کو جو اونٹون کے چلانے کے لیے پڑہے جاتے ہین اور پڑہی شعرین نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے روبرو غرض یہ سب مباح ہین غرض ایسا گانا مباح ہے حرام نہین اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ
نے کہا ہے کہ بیان کی ہم سے بہی روایت یحیی بن یحیے نے اور ابو کریب دو نو نے ابو معویہ سے اس نے ہشام
سے اسی اسناد سے اور اسمین یہ ہے کہ وہ دو لڑکیان تہین کہ دف سے کہیلتی تہین عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دَخَلَ عَلَیْھَا وَعِنْدَھَا جَارِیَتَانِ فِیْ اَیَّامِ مِنًی تُغَنِّیَانِ وَ
تَضْرِبَانِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسَجًّی بِثَوْبِہٖ فَانْتَھَرَھُمَا اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ فَکَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ فَقَالَ دَعْھُمَا یَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّھَا اَیَّامُ عِیْدٍ
وَقَالَتْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتُرُنِیْ بِرِدَائِہٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَی الْحَبَشَۃِ وَھُمْ وقال
یَلْعَبُوْنَ وَاَنَا جَارِیَۃٌ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِیَۃِ الْعَرِبَۃِ الْحَدِیْثَۃِ السِّنِّ ترجمہ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے گہر ابوبکر آئے اور میرے پاس دو لڑکیان تہین منے کے دنو مین یعنے ذیحجہ کی گیارہوین
بارہوین وغیرہ مین) کہ وہ گا رہی تہین اور دف بجاتی تہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو چادر
سے لپیٹے ہوئے تہے غرض ابوبکر نے ان دونون کو جہڑک دیا اور رسول اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اپنا اٹہایا اور
فرمایا چہوڑ دو ان لڑکیون کو اے ابوبکر اس لیے کہ یہ دن عید کے ہین اور حضرت عائشہ رضی نے فرمایا
کہ دیکہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ مجہے اپنی چادر سے چہپائے ہوئے تہے اور

مین ان حبشیون کا تماشا دیکھتی تھی جو کھیل رہے تھے اور مین لڑکی تھی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کود کی
طالب ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکھی گی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان صالحین کی کھیل کود کی
چیزون سے پاک رہنا چاہیے اور صالحین کے رفیقون کو ضرور ہے کہ جب ایسی چیز دیکھین تو خود منع کرین
کہ اس بزرگ کو اس کی تکلیف نہ پونچے اس مین اس بزرگ کا ادب اور بڑائی ہے اور حضرت جو چپ رہے
تو اسوجہ سے کہ وہ لڑکیان ایک مباح کام مین تہین اور آپ نے مونہ اس لیے ڈھانپ لیا کہ وہ شرماتین نہین اور
اس مین آپ کے رافت اور رحمت اور حلم تہا اور معلوم ہوا کہ دف وغیرہ کا مباح ہے سرور اور خوشی کیوقت جیسے
نکاح وغیرہ مین روا ہے اور معلوم ہوا کہ ایام منی بہی عید مین داخل ہین کہ قربانی اس مین جائز ہے اور روزہ
حرام ہے اور تکبیر مستحب ہے اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہے کہ وہ حبشی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی مسجد مین کہیلتے تہے اس سے ثابت ہوا کہ ہتہیارونکا کہیل مثلا بندوق کی گولی یا تیر کا نشانہ یا بانک پٹہ وغیرہ
نیت جہاد مسجد مین سیکہنا اور کہیلنا روا ہے اور معلوم ہوا کہ اگر عورتین ایسی کہیل مردون کی دیکہین تو روا ہی
بغیر اس کے کہ اون مردون کے نظر عورتون کے بدن پر پڑے اور اگر عورت کی نظر کسی اجنبی پر شہوت
سے پڑے تو باتفاق حرام ہے اور اگر شہوت کا خیال نہو اور فتنہ کا خوف بہی نہو تو شافعیہ کے اس
مین دو قول ہین اصح قول یہ ہے کہ منع ہے اسلیئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ
مِنْ أَبْصَارِهِنَّ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ اور ام حبیبہ کو ایک اندہے پردہ کرنیکا
حکم دیا اور فرمایا کہ تم تو اوسی دیکہتی ہو اگرچہ وہ اندہا ہے غرض جو لوگ اس نظر کو بہی حرام کہتے ہین وہ اس
حدیث کا حضرت عائشہ کے یہ جواب دیتے ہین کہ اول تو اس مین یہ تصریح نہین ہے کہ ان کے بدنون کو دیکہتی تہین
اگرچہ اچانا نظر پڑ جائے بلکہ ان کی کہیل کو دیکہتی تہین دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ شاید پردہ اترنے
کے قبل کا قصہ ہو غرض اس حدیث سے بہر حال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن خلق اور مواسات
اپنی بی بیون کیساتہ ثابت ہوا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ
فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ حَرِيصَةً عَلَى اللَّهْوِ ترجمہ حضرت عائشہ سب مسلمان کی
اللہ اون سے راضی ہو فرماتی ہین کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ دروازے پر میرے حجرے کے

الحکایۃ

کہڑے ہوکر اپنی چادر سے مجہے چہپائے ہوئے تہے اور حبشی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک
مین اپنے ہتہیارون سے کہیلتے تہے تاکہ مین انکی کہیل کو دیکہون پہر کہڑے رہتے تہے میرے لیئے یہانتک کہ
مین ہی (سیر ہوکر) لوٹ جاتی تہی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کہیل کی شوقین ہوگی وہ کتنی دیر تک
تماشا دیکہیگی (یعنے جب تک حضرت کہڑے رہتے تہے اور بیزار نہ ہوتے تہے یہ کمال خلق تہا) عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ
فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ مِزْمَارُ
الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمُ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرَقِ دَعْهُمَا
وَالْحِرَابِ فَاِمَّا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا قَالَ تَشْتَهِيْنَ تَنْظُرِيْنَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ
فَاَقَامَنِيْ وَرَاءَهُ خَدِّيْ عَلٰى خَدِّهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ دُوْنَكُمْ يَا بَنِيْ اَرْفِدَةَ حَتّٰى اِذَا مَلِلْتُ قَالَ
حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِيْ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی ماں اللہ ان سے راضی ہو
فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر آئے اور میرے پاس دو لڑکیان گاتی تہین بعاث
کی لڑائی کو اور آپ بچہونے پر لیٹ گئے اور اپنا موںہہ ان کیطرف سے پہیر لیا اور پہر ابو بکر آئے اور مجہہ
جہڑکا کہ یہ شیطان کی تان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ان کیطرف دیکہا اور فرمایا ان کو چہوڑدو (یعنے گانے دو) پہر جب وہ غافل ہوگئے مین نے ان دونون
کی چٹکی لی کہ وہ نکل گئین اور وہ عید کا دن تہا اور سودان ڈہالون اور نیزون سے کہیلتے تہے سو مجہے یاد
نہین کہ مین نے حضرت سے خواہش کی یا حضرت نے خود فرمایا کہ تم اسے دیکہنا چاہتی ہو مین نے کہا ہان
پہر مجہہ آپنے اپنے پیچہے کہڑا کرلیا اور میرا گال آپکے گال پر تہا اور آپ فرماتے تہے اے اولاد ارفدہ
کی تم اپنی کہیل مین مشغول رہو یہانتک کہ جب مین تہک گئی تو آپنے فرمایا کہ بس مین نے عرض
کی کہ ہان آپنے فرمایا جاؤ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ حَبَشٌ يَزْفِنُوْنَ فِيْ يَوْمِ
عِيْدٍ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ رَاْسِيْ عَلٰى مَنْكِبِهٖ فَجَعَلْتُ
اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ حَتّٰى كُنْتُ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ اِلَيْهِمْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہا ایکبار حبشی آکر کہیلنے لگے عید کے دن مسجد مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ

بلایا اور مین نے آپکے شانے پر سر رکہا اور ان کی کہیل کو دیکہنے لگی یہانتک کہ مین ہی ان کے دیکہنے سے بیزار ہوجاتی تہی **مسلم** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی مجہسے یحیے بن یحیے بن زکریا نے **اور کہا کہ** روایت کی مجہسے ابن نمیر نے ان سے محمد نے دونون نے ہشام سے اسی اسناد سے اور انہون نے مسجد کا ذکر نہین کیا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِلَعَّابِيْنَ وَدِدْتُ اَنِّيْ اَرَاهُمْ فَقَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ اَنْظُرُ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ عَطَاءٌ فُرْسٌ اَوْ حَبَشٌ قَالَ وَقَالَ لِيْ ابْنُ عَتِيْقٍ بَلْ حَبَشٌ

ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانون کی مان اللہ ان سے راضی ہو فرماتی ہین کہ مین نے کہیلنے والون سے کہلا بہیجا کہ مین چاہتی ہون ان کو دیکہون اور کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مین بہی دروازے پر کہڑی ہوئی اور آپ کی گردن اور کانون کے بیچ مین سے دیکہتی تہی اور وہ مسجد مین کہیلتے تہے عطا نے کہا وہ فارس کے لوگ تہے ابن عتیق نے کہا نہین حبشی تہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ اِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَهْوٰى اِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیلتے تہے اپنے برچہون سے کہ حضرت عمر آئے اور کنکریون کیطرف جہکے کہ انکو مارین تو آپنے فرمایا کہیلنے دو ان کو اے عمر

کتاب صلوٰة الاستسقاء نماز استسقاء کا بیان

ف علماء کا اجماع ہے کہ استسقا سنت ہے اور اسمین اختلاف ہے کہ نماز استسقا مین مسنون ہے یا نہین ابوحنیفہ کا قول ہے کہ نماز مسنون نہین صرف پانی کے لیے دعا کرے اور یہ مذہب تمام سلف اور خلف صحابہ اور تابعین اور متقدمین ومتاخرین سبکے خلاف ہے اور ان سبکے مقابل مین اکیلے انکا قول کیونکر مقبول ہوسکتا ہے اگرچہ انہون نے اون حدیثون سے تمسک کیا ہے جنمین صلوٰة کا ذکر نہین اور جمہور نے ان حدیثون سے تمسک کیا ہے جو صحیحین وغیرہ مین وارد ہوئی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقا مین دو رکعت ادا کی اور جن روایتون مین نماز کا ذکر نہین تو بعض محمول ہین اس پر کہ راوی بہول گیا اور بعض مین احتمال ہے کہ اختصار کی راہ سے راوی نے ذکر نہین کیا اور بعضی روایتون مین ایسا وارد ہوا کہ آپنے خطبہ جمعہ مین استسقا کے لیے دعا کی تو اس کے بعد نماز جمعہ ادا کی کہ وہ استسقا کے لیے بہی کافی

ان کے کھیل

سمجھی گئی اور اگر کہین نماز نہ پڑہنا مروی ہوا تو مراد اس سے یہ ہے کہ بغیر نماز کے صرف دعا پر ہی اکتفا کرنا روا ہے اور اس کے روا ہونے مین کچھ اختلاف نہین غرض جن حدیثون مین نماز کا ذکر آچکا ہی وہ مقدم سمجھی جاوین گی اس لئے کہ ان مین زیادتی علم کی ہے اور ثقہ لوگ جو زائد بات بیان کرین وہ مقبول ہے غرض خلاصہ یہ کہ استسقا تین قسم ہے اول صرف دعا بغیر نماز کے دوسرے خطبہ جمعہ مین یا فرض نماز کے بعد دعا کرنا اور یہ اول سے اولے ہے اور تیسری دو رکعت ادا کرنا اور دو خطبہ پڑہنا اور اس کے قبل اور بعد صدقہ اور روزہ اور توبہ اور نیکیان اور خیرات بجا لانا یہ سب سے کامل ہے (نووی) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ الْمَازِنِیِّ یَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَاسْتَسْقٰی وَحَوَّلَ رِدَآءَہٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ **ترجمہ** عبد اللہ بن زید مازنی فرماتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عیدگاہ کو اور پانی مانگا اور اپنے چادر مبارک کو اولٹا (یہ گویا کہ فال نیک تہی کہ پروردگار ہمارا اسی طرح رت بدل دے) جب قبلہ کیطرف موہنہ کیا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ باہر نکلنا استسقا کے لئے مستحب ہے اس لئے کہ اس مین عاجزی اور تواضع زیادہ ہے اور لوگون کے جمع ہونے کو بہی کشادگی ہے اور معلوم ہوا کہ چادر کا اولٹنا بہی مستحب ہے شافعیہ نے کہا ہے کہ جب خطبہ ثانی کا ثلث ہو جاوے جب اولٹے اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد کا اور جماہیر علماء کا کہ سب چادر کا اولٹنا مستحب جانتے ہین بخلاف حنفیہ کے کہ وہ بلا دلیل اسکی سنیت کا انکار رکہتے ہین اور یہ نہین مگر حدیث کے تہوڑے جاننے کے سبب سے اور شافعیہ کے نزدیک مقتدیون کو بہی سنت ہی اور یہی مذہب مالک وغیرہ کا ہے اور استسقا کی دو رکعت ہی اور امام شافعی اور جماہیر کا مذہب یہ ہی کہ نماز قبل خطبہ کے ہے اور لیث نے کہا بعد خطبہ کے اور امام مالک بہی پہلے لیث کے موافق پہر جمہور کے ساتہہ ہو گئے اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ اگر خطبہ کو نماز سے پہلے پڑہا تو بہی روا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نماز اول ادا کرے مثل نماز عید کی اور شافعی اور ابن جریر کا مذہب ہے کہ صلوۃ استسقا کے قبل تکبیرین کہے مثل عید کی اور یہی مروی ہے ابن مسیب اور عمر بن عبد العزیز اور مکحول سے اور جمہور کا مذہب ہے کہ یہ تکبیرین نہ کہے اور اذان اور تکبیر اقامت نہ کہنے پر اجماع ہے مثل عید کی مگر الصلوۃ جامعۃ کا مضائقہ نہین (نووی) **عَنْ** عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَاسْتَسْقٰی وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَقَلَبَ رِدَآءَہٗ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** عبادہ بن تمیم نے اپنے چچا سے سنا کہ نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ

کو اور پانی مانگا اور قبلہ کیطرف منہ کیا اور اپنی چادر کو لوٹا اور دو رکعت پڑہی عن عبد اللہ بن
زید الانصاری رضی اللہ عنہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المصلی
یستسقی وانہ لما اراد ان یدعو استقبل القبلۃ وحول رداءہ ترجمہ عبد اللہ نے خبر دی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عیدگاہ کو اور دعا مانگی پانی کے لئے اور جب ارادہ کیا کہ دعا کرین قبلہ
کیطرف ہوئے اور اپنی چادر کو اولٹا عن عباد بن تمیم المازنی انہ سمع عمہ وکان من
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما
یستسقی فجعل الی الناس ظہرہ ویدعو اللہ واستقبل القبلۃ وحول رداءہ ثم صلی
رکعتین ترجمہ عباد نے اپنے چچا سے سنا جو صحابی تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایکدن استسقاء
لیے اور لوگون کیطرف پیٹہ کی اور اللہ سے دعا کرنے لگے اور قبلہ کیطرف منہ کیا اور چادر الٹی اور دو
رکعت پڑہی عن انس قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ
فی الدعاء حتی یری بیاض ابطیہ ترجمہ انس نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہ
اٹہاتے تہے دعا مین ایسے کہ آپ کی بغل کی سفیدی دکہائی دیتی تہی ف اتنا بلند اٹہانا ہاتہ کا آپ سے
استسقاء مین ہی مروی ہوا اور دعا مین اتنا بلند نہوتا اگرچہ اٹہایا جاتا عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقی فاشار بظہر کفیہ الی السماء
ترجمہ انس نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتہیلیون کی پیٹہ سے آسمان کیطرف اشارہ
کیا ف بلا کے دور ہونے قحط کے دفع ہونے کے لئے جب دعا کرے تو ایسی ہی مسنون ہے کہ ہاتہون
کو پشت آسمان کیطرف کرے اور جب کچھ مانگے تو پیٹ ہاتہون کا آسمان کیطرف کرے عن انس
ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ فی شیء من دعائہ الا فی الاستسقاء النبی
حتی یری بیاض ابطیہ غیر ان عبد الاعلی قال یری بیاض ابطہ او بیاض ابطیہ ترجمہ
انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹہاتے تہے ہاتہ کسی دعا مین مگر استسقاء مین یہانتک اٹہاتے تہے
کہ ان کی دونون بغلون کی سفیدی دکہائی دیتی اور عبد الاعلی کی روایت مین راوی کو شک ہے
کہ ایک بغل کو کہا یا دونو بغلون کو ف چونکہ دوسری روایات صحیحہ سے ہاتہ اٹہانا اور دعاؤن مین بہی
ثابت ہو چکا ہے کہ وہ روایات قریب تیس کے ہیں اور اس حدیث کی تاویل یون کرتے ہین کہ یہان مبالغہ

کے ساتھ اٹھانا مقصود ہے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجھ سے ابن مثنی نے اون سے یحیی نے اون سے
ابن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے کہ انس بن مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مانند اسکی
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ
نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ
السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيثُنَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ
اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا
بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ
السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ قَالَ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ
ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ
الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكٌ فَسَاَلْتُ اَنَسَ
بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا اَدْرِي ترجمہ انس بن مالک نے خبر دی کہ ایک
مرد مسجد میں جمعہ کے دن آیا اس دروازے سے کہ دار القضا کی طرف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کھڑے خطبہ پڑھتے تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مال
لوگوں کے برباد ہو گئے اور راہیں بند ہو گئیں سو آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ ہم کو پانی دے پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا کہ یا اللہ ہمکو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو
پانی دے انس کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم آسمان میں نہ گھٹا دیکھتے تھے نہ بدلی کا کوئی ٹکڑا اور ہم میں اور
سلع کے بیچ میں نہ کوئی گھر تھا نہ محلہ (سلع ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ کے قریب) غرض سلع کے پیچھے سے
ایک بدلی اٹھی ڈھال کے برابر اور جب آسمان کے بیچ میں آئی تو پھیل گئی اور مینہ برسنے لگا دیکھو
پھر آپکا اثر فضل ہے اللہ کا کہ آپ کی دعا کو ایسا جلد قبول کیا ورنہ پانی کا یہاں گمان نہ تھا پھر اللہ کی قسم
ہم نے آفتاب نہ دیکھا ایک ہفتہ تک پھر وہی شخص آیا اسی دروازے سے دوسرے جمعہ کو اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تہے اور پہر آپکے آگے کہڑا ہوا اور عرض کیا کہ ای رسول اللہ کے مال برباد ہو گئے اور رستے بند ہو گئے تو آپ دعا کیجئے اللہ تعالے سے کہ وہ بارش کو روکدے پہر آپنے دونو ہاتہ اٹہائے اور عرض کی کہ اے اللہ ہمارے گرد برسا اور نہ ہمارے اوپر یا اللہ ٹیلون پر اور بلندیون پر اور نالون پر اور درختون کے اوگنے کی جگہہ پر برسا غرض مینہ فوراً کہل گیا اور ہم دہوپ مین نکلے شریکنے کہا مینے انس سے پوچہا یہ وہی شخص تہا جو پہلے آیا تہا انہون نے کہا مین نہین جانتا (بخاری کی روایت مین آیا ہی کہ وہ پہلا ہی شخص تہا) ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استسقا مین دعا ہی کافی ہے اور مینہ کی موقوفی کے لئے دعا کا طریقہ معلوم ہوا مگر اس کے لئے اجتماع لوگونکا میدان مین اور نماز شروع نہین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَاهُ وَفِيْهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ اِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ مِثْلِ الْجَوْبَةِ وَسَالَ وَادِيْ قَنَاةَ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ اِلَّا اَخْبَرَ بِجَوْدٍ ترجمہ انس نے کہا ایک قحط پڑا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور آپ ایکدن جمعہ کو منبر پر خطبہ پڑہتے تہے کہ ایک گاؤن والا کہڑا ہوا اور اس نے عرض ای رسول اللہ تعالے کے ہمارے مال برباد ہو گئے اور لڑکے بالے بہوکے مر گئے اور اخیر تک حدیث بیان کی حدیث اول کی ہم معنے اور اس مین یہ ہے کہ آپنے دعا مین عرض کیا اے اللہ ہمارے گرد برسا نہ ہم پر غرض آپ جدہر ہاتہ سے اشارہ کرتے تہے اودہر سے بدلی کہلتی جاتی تہی یہانتک کہ ہمنے مدینہ کو دیکہا کہ آنگن کی طرح بیچ مین سے کہل گیا اور نالا قناۃ کا ایک مہینے تک بہتا رہا اور کوئی شخص باہر سے نہین آیا مگر اس نے ارزانی کی خبر دی ف قناۃ ایک نالے کا نام ہے مدینہ کے نالون سے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوْا وَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الْاَعْلٰى فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوَالَيْهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنَّهَا لَفِيْ مِثْلِ الْاِكْلِيْلِ

ترجمہ انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے تھے جمعہ کا اور لوگ آپکے آگے کہڑے ہوئے اور پکار کر
کہا کہ اے نبی اللہ کے مینہ نہین برستا اور درختون کے پتے سوکہہ گئے اور جانور مر گئے اور بیان کی حدیث
آخر تک اور عبد الاعلی کی روایت مین یہ ہے کہ آخر مینہ مدینہ پر سے کہل گیا اور اس کے ارد گرد برستا رہا اور
مدینہ مین ایک بوند نہ گرتی تہی اور مین نے مدینہ کو دیکہا کہ ٹوپی کیطرح بیچ مین کہلا ہوا تہا مسلم
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو کریب نے ان سے اسامہ نے ان سے سلیمان
بن مغیرہ نے اون سے ثابت نے ان سے انس نے مانند اوپر کی روایت کی اور اس مین یہ بات زیادہ ہے
کہ اللہ تعالے نے بدلیون کو اکہٹا کر دیا اور ہمارا یہ حال رہا کہ زبردست آدمی بہی اپنے گہر جانیکو ڈرتا تہا
(یعنے مینہ کی شدت سے) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَصَّ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فَرَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَزَّقُ كَاَنَّهُ الْمُلَاءُ
حِيْنَ يُطْوٰى ترجمہ انس بن مالک کہتے تہے کہ ایک گاؤن کا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جمعہ کے دن آیا اور وہ منبر پر تہے اور بیان کی حدیث آخر تک اور زیادہ کیا اس مین اتنا کہ دیکہا مین نے
بدل کو گویا کہ ایک چادر تہی کہ لپیٹ دی گئی اس طرح پہٹتی تہی عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَصَابَنَا وَ
نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتّٰى اَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِاَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ
بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ انس نے کہا کہ ہمپر برسات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے
سو کہول دیا آپنے اپنا کپڑا یہانتک کہ پہونچا آپ پر مینہ اور ہمنے کہا اے رسول اللہ کے آپنے ایسا
کیون کیا آپنے فرمایا اس لئے کہ یہ ابہی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ پروردگار تعالے شانہ کی ذات مقدس اوپر ہے اور مینہ اوپر ہی سے آتا ہے اور بعضے
متبعان جہم نافہم جو یہ تاویل کرتے ہین کہ وہ ابہی پروردگار کا پیدا کیا ہوا ہے یہ تاویل جب صحیح ہوتی
کہ معنے ظاہری اس کے نہ بنتے اور جب معنے ظاہری بلا تکلف بنتے ہون تو تاویل کی کیا ضرورت ہے عَنْ
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيْحِ وَالْغَيْمِ عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهِ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرَّ بِهِ وَذَهَبَ عَنْهُ
ذٰلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلٰى اُمَّتِيْ وَيَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ

رحمۃ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا کہ جب آندھی اور بدلی کا دن ہوتا تو آپکے چہرہ مبارک پر خوف معلوم ہوتا یعنے عذاب الٰہی سے ڈرتے اور گھڑی آگے جاتے گھڑی پیچھے پھر اگر مینہ برس گیا تو خوش ہوتے اور آپ کا خوف جاتا رہتا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ سے پوچھا تو آپنے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ شاید یہ کوئی عذاب ہو جو اللہ نے میری امت پر بھیجا ہو اور جب مینہ دیکھتے تو فرماتے یہ رحمت ہے عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّیْحُ قَالَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ قَالَتْ وَاِذَا تَخَیَّلَتِ السَّمَآءُ تَغَیَّرَ لَوْنُہٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّیَ عَنْہُ فَعَرَفَتْ ذٰلِکَ عَآئِشَۃُ فَسَاَلَتْہُ فَقَالَ لَعَلَّہٗ یَا عَآئِشَۃُ کَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَاَوْہُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِھِمْ قَالُوْا ھٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب جھونکے کی آندھی آتی اللھم سے ما ارسلت بہ تک پڑھتے یعنے یا اللہ میں اس ہوا کی بہتری مانگتا ہوں اور جو اسکے اندر ہو اس کی بہتری اور جو اس میں بھیجا گیا ہے اسکی بہتری اور پناہ مانگتا ہوں میں اسکی برائی سے اور جو اسکے اندر ہو اسکی برائی سے اور جو اسکے ساتھ بھیجا گیا ہے اسکی برائی سے اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب آسمان پر بدلی اور بجلی کڑکتی ہے تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور باہر نکلتے اور اندر آتے اور آگے آتے اور پیچھے جاتے پھر اگر مینہ برسنے لگتا تو آپ کی گھبراہٹ جاتی رہتی غرض اس بات کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہچانا اور آپ سے پوچھا تو آپنے فرمایا اے عائشہ میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو جیسے عاد کی قوم نے عذاب کو دیکھکر کہا تھا کہ یہ بدلی ہے جو ہمارے نالوں کے آگے آئی ہے اور کہنے لگے کہ یہ بدلی ہم پر برسنے والی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کا کوئی درجہ ایسا نہیں کہ اسکو خدا کا خوف نہ رہے۔ بلکہ جتنا اور شاہنشاہ عالیجاہ سے بندہ کا قرب ہو جاتا ہے اتنا ہی خوف اسکی بے نیازی کا اور بے پرواہی کی راہ سے بڑھتا جاتا ہے اور بندہ کو لازم ہے کہ ہر آن اس تعالےٰ شانہ کی صفات کاملہ کا مراقبہ کرتا رہے اور اسکے عذاب اور عتاب سے پناہ مانگتا رہے عَنْ عَآئِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی مِنْہُ لَھَوَاتِہٖ اِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ قَالَتْ وَکَانَ اِذَا رَاٰی غَیْمًا اَوْ رِیْحًا عُرِفَ

ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَى النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوْا رَجَاءَ اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ
الْمَطَرُ وَاَرَاكَ اِذَا رَاَيْتَهُ عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهَةَ قَالَتْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِيْ اَنْ يَكُوْنَ
فِيْهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ وَقَدْ رَاٰى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ترجمہ
حضرت عائشہ رضی عنہا بی بی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ مین نے کبھی نہ دیکھا رسول اللہ علیہ وسلم
کو قہقہ مار کر ہنستے ہوئے کہ آپکے حلق کا کوا نظر آنے لگتا بلکہ آپ کی یہ عادت تہی کہ مسکراتے تہے اور جب بدلی کو
دیکھتے یا آندہی تو آپکے چہرہ مین ڈر معلوم ہونے لگتا سو مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین اور
لوگون کو دیکھتی ہون کہ وہ جب بدلی کو دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اس امید سے کہ اس مین پانی ہوگا
اور جب آپ بدلی کو دیکھتے ہین تو آپکے چہرہ پر ناگواری ظاہر ہوتی ہے آپنے فرمایا اے عائشہ مجھے خوف
رہتا ہے اس کا کہ کہین اس مین عذاب نہ ہو اس لئے کہ ایک قوم ہوا ہی کے عذاب سے ہلاک ہو چکی ہے اور جب انہنے
دیکھا عذاب کو تو یون کہا کہ یہ بدلی ہے ہمپر برسنے والی **ف** یہہ ہے یہ مصرعہ۔ نزدیکان را بیش بود حیرانی
اس شاہنشاہ بلند بارگاہ قہار جبار سے جب ایسے مقدس اور پاکیزہ لوگ یون ڈرتے ہین تو ہم
گنہگارون کو کتنا ڈرنا چاہئے مگر افسوس صد افسوس ہے کہ ہمے کہ اس کے ڈرنے کا حق ادا نہین
ہو سکتا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا
وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ ترجمہ ابن عباس رضی نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا کے
حکم سے صبا سے مدد دی گئی اور عاد دبور سے ہلاک کئے گئے **ف** صبا وہ ہوا ہے جو مشرق سے آتی ہے جسکو
پروا ای کہتے ہین اور دبور جو مغرب سے آوے اور اسے پچھیا و کہتے ہین عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ سعید بن جبیر نے اوپر کی روایت کی مثل روایت کی

كِتَابُ الْكُسُوْفِ کتاب کسوف کے بیان مین

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ
الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ جِدًّا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ
فَاَطَالَ الْقِيَامَ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ
الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَامَ فَاَطَالَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ

الاوّلِ ثمّ سجد ثمّ انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد تجلت الشمس فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان الشمس والقمر من آیات اللہ وانہما لا یخسفان لموت احدٍ ولا لحیاتہٖ فاذا رأیتموھما فکبروا وادعوا اللہ وصلوا وتصدقوا یا امۃ محمدٍ ان من احد اغیر من اللہ عزّ وجلّ ان یزنی عبدہٗ او تزنی امتہٗ یا امۃ محمدٍ واللہ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرًا ولضحکتم قلیلًا الا ھل بلغت وفی روایۃ مالکٍ ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سو آپ کہڑے ہوئے نماز مین اور بہت دیر تک قیام کیا پہر رکوع کیا اور بہت لنبا رکوع کیا پہر سر اٹہایا اور دیر تک کہڑے رہے اور بہت قیام مگر پہلے قیام سے کم پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پہر سجدہ کیا (یہ ایک رکعت مین دو رکوع ہوئے اور یہی مذہب ہے شافعی کا) پہر کہڑے ہوئے اور دیر تک قیام کیا مگر قیام اول سے کم پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پہر سر اٹہایا اور دیر تک کہڑے رہے مگر قیام اول سے کم (یہ بہی دو رکوع ہوئے) پہر سجدہ کیا اور فارغ ہوئے اور آفتاب اتنے مین کہل گیا تہا پہر خطبہ پڑہا لوگون پر اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیون مین سے ہین اور ان مین گہن نہین لگتا نہ کسی کی موت سے نہ زندگی سے پہر جب تم گہن دیکہو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو اور اس سے دعا کرو اور نماز پڑہو اور خیرات کرو اے امت محمد کی اللہ سے بڑہکر کوئی غیرت والا نہین اس بات مین کہ اس کا غلام یا باندی زنا کرے ای امت محمد کی اللہ کی قسم ہے جو مین جانتا ہون اگر تم جانتے ہوتے تو بہت روتے اور تہوڑا ہنستے سن لو مین نے اللہ کا حکم پہونچا دیا اور مالک کی روایت مین یہ ہے کہ سورج اور چاند دونون دو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے

ف اجماع ہے علماء کا کہ نماز خسوف سنت ہے اور امام مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور کا مذہب ہے کہ جماعت سے اسکو ادا کرین اور اہل عراق نے (یعنے حنفیون نے) کہا ہے کہ الگ الگ پڑہین مگر مذہب اول احادیث صحیحہ کے روسے صحیح ہے اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ ہر رکعت مین دو رکوع کرے اور دو مرتبہ قیام کرے مگر سجدہ ہر رکعت مین دو ہی ہین اور حنفیون کے نزدیک مثل اور نماز دن کی ایک ہی رکوع ہر رکعت مین ہو مگر مذہب شافعی موافق احادیث صحیحہ ہے اور ابن عبد البر نے بہی اسی کو صحیح کہا ہے اور بعضی روایتون مین ہر رکعت مین تین رکوع بہی آئے ہین اور چار بہی مگر دو کے راوی بہت احفظ اور ضبط مین مگر قوی

قوی مذہب یہ ہے کہ جسطرح چاہے ادا کرے باقی رہی سورۂ فاتحہ سو قیام اول مین تو باتفاق علماء پڑھنا ضرور ہے
اور قیام ثانی مین بھی پڑھنا یہ مذہب ہے شافعی اور مالک کا اور جمہور صحابہ کا اور محمد بن مسلمہ مالکیہ سے یہ قول
ہے کہ قیام ثانی مین پڑھنا نچاہیے اور طول قرات باتفاق علماء افضل ہے اور قصر بھی روا ہے اور طول
سجدہ کی بھی محققین قائل ہین اور اعوذ پڑھنا بھی ہر قیام مین قبل فاتحہ کے مستحب ہے اور دو خطبہ بھی بعد
نماز کے مستحب ہے یہ مذہب ہے شافعی اور اسحاق اور ابن جریر اور فقہائے محدثین کا اور مالک اور ابو
حنیفہ کے نزدیک خطبہ مستحب نہین اور شافعی کی دلیل احادیث صحیحہ ہین جو صحیحین وغیرہ مین وارد ہوئی
ہین کہا مسلم نے اور بیان کی ہم سے یہی روایت یحیی بن یحیی نے ان سے ابو معویہ نے ان سے
ہشام بن عروہ نے اسی سند سے اور یہ زیادہ کیا کہ آپنے فرمایا بعد حمد کے بیشک سورج اور چاند اللہ کی
نشانیون سے ہین اور یہ بھی زیادہ کیا کہ پھر آپنے دونو ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ آگاہ ہو مین نے اللہ کا
پیغام پہونچا دیا عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ
فِي حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاقْتَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللهُ
لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ
الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ
سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ
ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ
وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ
ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ
فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَالَ اَيْضًا فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفَرِّجَ اللهُ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِي مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ حَتّٰى لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُرِيْدُ اَنْ
اٰخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اَتَقَدَّمُ وَقَالَ الْمُرَادِيُّ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ
جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ

وَهُوَ الَّذِی سَیِّبَ السَّوَائِبَ وَانْتَهٰی حَدِیْثُ اَبِی الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهٖ فَافْزَعُوْا لِلصَّلٰوةِ
وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَهٗ ٭ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی
ہین کہ سورج گہن ہوا ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی مین اور آپ نکلے مسجد مین
اور نماز کو کہڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور لوگون نے آپکے پیچہے صف باندہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے لنبی قراءت پڑہی پہر اللہ اکبر کہا اور بہت لنبا رکوع کیا پہر اپنا سر اُٹہایا اور سمع اللہ لمن حمدہ
کہا اور ربنا لک الحمد اور پہر کہڑے رہے اور لنبی قراءت پڑہی کہ پہلی قراءت سے ذرا کم تہی پہر اللہ اکبر کہکے
دوسرا رکوع کیا کہ پہر سجدہ کیا اور دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا یہانتک کہ چار رکوع پوری ہوئے اور
چار سجدے (یعنے دو رکعت مین ہر رکعت مین دو رکوع کیے اور دو سجدہ) اور سورج صاف ہوگیا
آپکے فارغ ہونے سے پہلے پہر آپ کہڑے ہوئے اور لوگون پر خطبہ پڑہا اور اللہ کی تعریف کی اون لفظون
سے جو اسکی شان کے لائق ہین پہر فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے اور کسی
کی موت اور زندگی کے سبب سے اون مین گہن نہین ہوتا (یعنے صرف اللہ کے حکم سے ہوتا ہے) پہر جب تم گہن
کو دیکہو تو جلد نماز پڑہنے لگو اور یہہ بہی فرمایا کہ یہانتک نماز پڑہو کہ اللہ تعالے اسکو تمہارے اوپر سے کہولدے
اور فرمایا آپنے کہ مین نے اسجگہہ وہ سب چیزین دیکہین جنکا تم سے وعدہ ہوا ہے چنانچہ مین نے اپنے کو
دیکہا کہ چاہتا ہون کہ ایک گچہا لیلون جنت مین جب تمنے مجہکو دیکہا تہا کہ مین آگے بڑہا تہا اور مرادی
راوی نے اتقدم کہا یعنے دونون کے ایک ہی اور بیشک مین نے جہنم کو دیکہا کہ ایک ٹکڑا دوسرے کو توڑ رہا
ہے جب تم نے مجہکو دیکہا تہا کہ مین پیچہے کو ہٹا تہا - اور مین جہنم مین عمرو بن لحی کو دیکہا (اسیکا نام ہے)
اور اسی نے پہلے سب سے سانڈ چہوڑے اور حدیث ابو طاہر راوی کی تو وہین تمام ہو گئی جہان آپنے فرمایا تہا
کہ جلدی نماز پڑہو اور اسکے بعد کچہ ذکر ہی نہین کہا ٭ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الشَّمْسَ
خَسَفَتْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِیًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ
فَاجْتَمَعُوْا وَتَقَدَّمَ فَکَبَّرَ وَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فِیْ رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ٭ ترجمہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سورج گہن ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور
آپنے مدینہ مین ایک پکارنیوالے کو بہیجا کہ یون پکار دے کہ سب لوگ ملکر نماز ادا کرو غرض لوگ
جمع ہوگئے اور آپنے آگے بڑہکر تکبیر کہی (یعنے تکبیر اولے) اور چار رکوع کئے دو رکعتون مین اور چار سجدے

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم جهر في صلوة الخسوف بقرائته فصلى اربع ركعات في ركعتين واربع سجدات قال الزهري واخبرني كثير بن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى اربع ركعات في ركعتين واربع سجدات

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورج گہن کی نماز مین قرات پکار کر پڑہی اور چار رکوع کئے اور چار سجدے دو رکعتون مین زہری نے کہا کہ خبر دی مجہے کثیر بن عباس نے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع کیے دو رکعتون مین اور چار سجدے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجہہ سے حاجب بن ولید نے اون سے محمد بن ولید نے ان سے زہری نے ان سے کثیر بن عباس نے اون سے ابن عباس نے بیان کی ابن عباس نے نماز رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی سورج گہن کے دن جیسے عروہ نے حضرت عائشہ سے

عن عبيد بن عمير يقول حدثني من اصدق حسبته يريد عائشة رضي الله عنها ان الشمس انكسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام قياما شديدا يقوم قائما ثم يركع ثم يقوم ثم يركع ثم يقوم ثم يركع ركعتين في ثلاث ركعات واربع سجدات فانصرف وقد تجلت الشمس وكان اذا ركع قال الله اكبر ثم يركع واذا رفع راسه قال سمع الله لمن حمده فقام فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحيوته ولكنهما من ايات الله يخوف الله بهما فاذا رأيتم كسوفا فاذكروا الله حتى ينجليا

ترجمہ عبید بن عمیر کہتے ہین کہ روایت کی مجہہ سے اس شخص نے جسکو مین سچا جانتا ہون مراد اس شخص سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تہین کہ ایک بار سورج گہن ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور آپ نماز مین بڑی دیر تک کہڑے رہے اسطرح کہ ایک بار کہڑے ہوتے پہر رکوع کرتے پہر کہڑے ہوتے پہر رکوع کرتے پہر کہڑے ہوتے پہر رکوع کرتے غرض پڑہتے دو رکعتین کہ ہر رکعت مین تین رکوع ہوتے اور دونون رکعتون مین چار سجدے اور جب فارغ ہوئے آفتاب صاف ہوگیا اور جب رکوع کرتے اللہ اکبر کہتے پہر رکوع مین جاتے اور جب سر اٹہاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور بعد نماز خطبہ پڑہنے کہڑے ہوئے اور اللہ تعالے کی حمد وثنا کی پہر فرمایا کہ سورج اور چاند مین کسی کی موت وحیات کے سبب سے گہن نہین لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیون مین سے ہے

کران سے اللہ ڈراتا ہے پہر جب تم گہن دیکہو تو اللہ کو یاد کرو یہان تک کہ دونون صاف ہو جاوین

عن عائشة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم صلى ست ركعات واربع سجدات ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چہہ رکوع کئے (یعنے دو رکعت مین) اور چار سجدے

عن عمرة ان يهودية اتت عائشة رضي الله عنها تسألها فقالت اعاذك الله من عذاب القبر قالت عائشة فقلت يا رسول الله يعذب الناس في القبور قالت عمرة فقالت عائشة رضي الله عنها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عائذا بالله ذلك ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة مركبا فخسفت الشمس فقالت عائشة رضي الله عنها فخرجت في نسوة بين ظهري الحجر في المسجد فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم من مركبه حتى انتهى الى مصلاه الذي كان يصلي فيه فقام وقام الناس وراءه قالت عائشة رضي الله عنها فقام قياما طويلا ثم ركع فركع ركوعا طويلا ثم رفع فقام قياما طويلا وهو دون القيام الاول ثم ركع فركع ركوعا طويلا وهو دون الركوع الاول ثم رفع وقد تجلت الشمس فقال اني قد رايتكم تفتنون في القبور كفتنة الدجال قالت عمرة فسمعت عائشة رضي الله عنها تقول اسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك يتعوذ من عذاب النار وعذاب القبر ترجمہ عمرہ سے روایت ہی کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آکر سوال کرنے لگے اور اس نے کہا کہ اللہ تعالے آپ کو عذاب قبر سے بچاوے حضرت عائشہ فرماتے ہین کہ مین نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا لوگون کو قبرون مین عذاب ہو گا عمرہ نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ اللہ صاحب کی پہر سوار ہوئے رسول اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو ایک سواری پر اور سورج گہن ہوا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ مین بہی نکلی اور عورتون کے ساتہہ حجرون کے پیچہے سے مسجد مین آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے اترے اور اپنی نماز کی جگہہ تک تشریف لے گئے جہان ہمیشہ امامت کرتے نماز مین اور کہڑے ہوئے اور بہت لنبا قیام کیا اور لوگ پیچہے آپکے کہڑے ہو گئے حضرت عائشہ فرماتے ہین کہ پہر آپنے بہت لنبا قیام کیا پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا پہر اٹہے اور بہت لنبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے کم تہا پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تہا پہر سر اٹہایا اور آفتاب صاف

ہوا اور فرمایا کہ مین نے تم کو دیکھا کہ تم قبرون مین جانچے جاؤ گے جیسے دجال کے وقت جانچے جاؤ گے عمرہ نے کہا سنا مین نے حضرت عائشہ سے کہ فرماتی تہین مین بعد اسکے سنا رسول اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگا کرتے تہے دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہم سے حدیث محمد بن مثنی نے اون سے عبد الوہاب نے اور کہا مسلم نے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت ابن ابی عمر نے اون سے سفیان نے دونون نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مثل سلیمان بن بلال کے روایت کی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِہٖ فَاَطَالَ الْقِیَامَ حَتّٰی جَعَلُوْا یَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذٰلِکَ فَکَانَتْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ ذاك قَالَ اِنَّہٗ عُرِضَ عَلَیَّ کُلُّ شَیْءٍ تُوْلَجُوْنَہٗ فَعُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّۃُ حَتّٰی لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْہَا قِطْفًا اَخَذْتُہٗ اَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْہَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ یَدِیْ عَنْہُ وَعُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَاَیْتُ فِیْہَا امْرَاَۃً مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ تُعَذَّبُ فِیْ ہِرَّۃٍ لَّہَا رَبَطَتْہَا فَلَمْ تُطْعِمْہَا وَلَمْ تَدَعْہَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ وَرَاَیْتُ اَبَا ثُمَامَۃَ عَمْرَو بْنَ مَالِکٍ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ وَاِنَّہُمْ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَخْسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِیْمٍ وَاِنَّہُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ یُرِیْکُمُوْہُمَا فَاِذَا خَسَفَا فَصَلُّوْا حَتّٰی تَنْجَلِیَ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور ان دنون مین بڑی گرمی تہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اپنے یارون کے ساتہہ اور بہت لنبا قیام کیا یہان تک کہ لوگ گرنے لگے پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا پہر سر اٹہایا اور لنبا قیام کیا پہر رکوع کیا اور لنبا رکوع کیا پہر سر اٹہایا اور لنبا قیام کیا پہر دو سجدے کیئے پہر کہڑے ہوئے اور اسیطرح کیا غرض چار رکوع ہوئے اور چار سجدے (یعنے دو رکعت مین) پہر فرمایا کہ جتنے چیزین ایسی ہین کہ تم انمین جاؤ گے (یعنے دوزخ وجنت وقبر وحشر وغیرہ) وہ سب میرے آگے آئین اور جنت تو ایسی آگے آئی کہ اگر مین ایک گچہا اس مین سے لینا چاہتا تو ضرور لے لیتا یا یہ فرمایا کہ مین نے اسمین سے ایک گچہا لینا چاہا تو میرا ہاتہہ نہ پہونچا اور دوزخ میرے آگے آئی اور ایک بنی اسرائیل کی عورت کو دیکہا کہ ایک بلی کیواسطے اوس پر عذاب ہوتا تہا کہ اپنی بلی کو باندہ دیا تہا اور اسے کہانے کو نہ دیا اور نہ کہولدیا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کہا لیتی اور دوزخ

مین ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو دیکہا کہ اپنی آنتین دوزخ مین کہینچتا ہے اور عرب کا یہ خیال تہا کہ سورج اور
چاند مین گہن نہین لگتا مگر کسی بڑے شخص کے مرنے سے اور آپنے فرمایا کہ وہ دونو نشانیان مین اللہ تعالی کی نشانیون
مین سے کہ وہ تم کو دکہاتا ہے پہر جب ان مین گہن لگے تو نماز پڑہو جب تک کہ وہ کہل نہ جاوے کہا مسلم رحمۃ اللہ
علیہ نے کہ بیان کی یہی روایت مجہسے ابو غسان مسمعی نے اون سے عبد الملک نے ان سے ہشام نے اسی اسناد سے
مثل اسکے مگر اسمین یہ ہے کہ دیکہا مین نے ایک عورت بڑے آواز والی لمبی کالی کو اور یہ نہین فرمایا کہ وہ بنی
اسرائیل مین کی تہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صغیرہ گناہون پر بہی پکڑ ہوتی ہے اور یہ بہی احتمال ہے کہ وہ
کافر ہو اسی کے سبب اوسپر عذاب اور زیادہ ہو گیا یا مسلمان ہو اور سوا دوزخ کے اور آگ کے اور کسی طرح کا
عذاب اوس پر ہوتا ہو چنانچہ حدیث مین یہ صاف نہین ہے کہ وہ دوزخ مین تہی **عن** جابر بن
عبد اللہ قال انکسفت الشمس فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات ابراہیم
ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الناس انما انکسفت لموت ابراہیم فقام النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات بدأ فکبر ثم قرأ فاطال
القراءۃ ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع راسہ من الرکوع فقرأ قراءۃ دون القراءۃ الاولی
ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع راسہ من الرکوع فقرأ قراءۃ دون القراءۃ الثانیۃ ثم
رکع نحوا مما قام ثم رفع راسہ من الرکوع ثم انحدر بالسجود فسجد سجدتین ثم قام
فرکع ایضا ثلاث رکعات لیس فیہا رکعۃ الا التی قبلہا اطول من التی بعدہا ورکوعہ
نحوا من سجودہ ثم تاخر وتاخرت الصفوف خلفہ حتی انتہینا وقال ابو بکر حتی انتہی الی
النساء ثم تقدم وتقدم الناس معہ حتی قام فی مقامہ فانصرف حین انصرف وقد آضت
الشمس فقال یا ایہا الناس انما الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ وانہما لا ینکسفان
لموت احد من الناس وقال ابو بکر لموت بشر فاذا رایتم شیئا من ذلک فصلوا حتی تنجلی ما من
شیء توعدونہ الا قد رایتہ فی صلوتی ہذہ لقد جیء بالنار وذلکم حین رایتمونی
تاخرت مخافۃ ان یصیبنی من لفحہا حتی رایت فیہا صاحب المحجن یجر قصبہ فی النار کان
یسرق الحاج بمحجنہ فان فطن لہ قال انما تعلق بمحجنی وان غفل عنہ ذہب بہ وحتی
رایت فیہا صاحبۃ الہرۃ التی ربطتہا فلم تطعمہا ولم تدعہا تاکل من خشاش

الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِيْ وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِيْ أَنْ لَا أَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ صَلَاتِيْ هٰذِهِ ترجمہ جابر نے کہا سورج گہن ہوا ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین جسدن آپکے صاحبزادے ابراہیم انتقال کیے تہے سو لوگون نے کہا ابراہیم کی موت سے سورج گہن ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کہڑے ہوے اور چار سجدون کے ساتھ چھ رکوع کیے اسطرح کہ پہلے اللہ اکبر کہا اور قرأت کی اور لنبی قرأت کی پہر رکوع کیا قریب قیام کے (یعنی طول مین) پہر رکوع سے سر اٹہایا پہر قرأت کی پہلی قرأت سے کم پہر رکوع کیا قریب قیام کے (یعنے طول مین) پہر رکوع سے سر اٹہایا اور قرأت کی دوسری قرأت سے کم پہر رکوع کیا قیام کے برابر پہر سر اٹہایا اور سجدے کو جہکا اور دو سجدے کیے پہر کہڑے ہوے اور پہر رکوع کیے تین رکوع کہ انمین کوئی رکعت نہ تہی اور ہر پچہلا رکوع اپنے پہلے رکوع سے کم تہا اور ہر رکوع سجدے کے برابر تہا پہر آپ پیچہے ہٹے اور سب صفین آپکے ساتھ پیچہے ہٹین یہانتک کہ قریب ہم ہوگئے عورتون کے پہر آپ آگے بڑہے اور سب لوگ آپکے ساتھ آگے بڑہے (سبحان اللہ کیا اطاعت تہی رسول اللہ علیہ وسلم کی) پہر آپ اپنی جگہہ پر کہڑے ہوگئے اور نماز سے فارغ ہوے اس وقت کہ آفتاب کہل چکا تہا پہر فرمایا کہ اے لوگو سورج اور چاند دونو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون سے اور بیشک ان دونون مین گہن نہین لگتا ہے کسی آدمی کے مرنے سے پہر جب تم دیکہو انمین سے کچہہ تو نماز پڑہو یہانتک کہ وہ صاف ہوجاوے اور کوئی چیز ایسی نہین رہی جسکا تم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ مین نے اس کو نہ دیکہا ہو اس اپنی نماز مین چنانچہ دوزخ آئی اور یہ جب آئی کہ جب تمنے مجہے دیکہا کہ پیچہے ہٹا اس ڈر سے کہ شاید اسکی لو مجہے نہ لگ جاوے (سبحان اللہ اتنے بڑے نبی کو اللہ انپر رحمت کرے اور سلام بہیجے دوزخ سے اتنا خوف ہو پہر ہمکو کتنا لازم ہے) اور یہانتک وہ قریب ہوئی کہ مین نے اسمین ٹیڑہی موںہہ کی لکڑی والے کو دیکہا کہ وہ اپنی انتین گہسیٹتا تہا آگ مین اور دنیا مین حاجیون کی اسطرح چوری کرتا تہا کہ اس نے اپنی لکڑی مین کسی چیز کو اٹکایا (یعنے چادر کپڑا وغیرہ) اگر مالک اس کا آگاہ ہوا تو اس نے کہا یہی میری لکڑی مین اٹک گئی تہی اور اگر مالک اس کا غافل ہوگیا تو وہ لیکر چلدیا اور یہانتک کہ مین نے اس مین بلی والی کو دیکہا کہ اس نے بلی کو باندہ رکہا اور نہ کہانا دیا نہ چہوڑا کہ وہ خود کیڑے مکوڑے زمین کے کہا لیتی یہانتک کہ بہوکہ مرگئی پہر جنت کو میرے آگے لائے اور وہ اس وقت آئی جب تم نے مجہکو دیکہا کہ مین آگے بڑہا یہانتک کہ مین اپنی جگہہ جا کہڑا ہوا اور مین نے اپنا ہاتہہ پہیلایا اور چاہتا تہا کہ اسکی کچہہ پہل توڑ لون کہ تم دیکہو پہر مین

نے خیال کیا کہ نہ کردن غرض جن چیزون کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے ان مین سے کوئی چیز ایسی نہین ہی جو
مین نے اپنی اس نماز مین نہ دیکھی ہو عن اسماء رضی الله عنها قالت خسفت الشمس على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت على عائشة رضي الله عنها وهي تصلي فقلت ما شان
الناس يصلون فاشارت براسها الى السماء فقلت اية قالت نعم فاطال رسول الله صلى الله عليه
وسلم القيام جدا حتى تجلاني الغشي او الغشي فاخذت قربة من ماء الى جنبي فجعلت اصب على
راسي او على وجهي من الماء قالت فانصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد تجلت الشمس
فخطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد ما من شيء لم اكن
رأيته الا قد رايته في مقامي هذا حتى الجنة والنار وانه قد اوحي الي انكم تفتنون في
القبور قريبا او مثل فتنة المسيح الدجال لا ادري اي ذلك قالت اسماء فيؤتى احدكم فيقال
له ما علمك بهذا الرجل فاما المؤمن او الموقن لا ادري اي ذلك قالت اسماء
فيقول هو محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءنا بالبينات والهدى فاجبنا واطعنا
ثلث مرات فيقال له نم قد كنا نعلم انك لتؤمن به فنم صالحا واما المنافق او المرتاب
لا ادري اي ذلك قالت اسماء رضي الله عنها فيقول لا ادري سمعت الناس يقولون
شيئا فقلت ترجمہ اسماء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سورج گہن ہوا اور مین حضرت فقلتہ ن
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی وہ نماز پڑہتی تہین سو مین نے کہا لوگون کا کیا حال ہے کہ نماز پڑہ رہے
ہین تو انہون نے اپنے سر سے آسمان کو اشارہ کیا مین نے کہا ایک نشانی ہے (یعنے اللہ کی قدرت کی)
انہون نے اشارے سے کہا ہان (اس سے معلوم ہوا کہ اشارہ ضرورت کی وقت نماز مین جائز ہے) پہر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لنبا قیام کیا کہ مجہے غش آنے لگا اور مین نے ایک مشک سے جو میرے بازو پر
تہی اپنے سر پر اور مونہہ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور
آفتاب کہل گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور اللہ کی حمد و ثنا کی پہر اسکے بعد کہا کوئی چیز
ایسی نہین رہی جسے مین پہلے نہ دیکہا تہا مگر یہان مین نے اسکو کہڑے کہڑے دیکہہ لیا یہان تک کہ
جنت اور دوزخ کو بہی دیکہا اور میری طرف وحی بہیجی گئی کہ تم اپنی قبرون مین جانچے جاؤ گے جیسے دجال
کے فتنہ سے جانچے جاؤ گے اور ہر ایک کے پاس ایک شخص آویگا اور کہیگا کہ تو اس شخص کو کیا جانتا تہا پہر اگر قبر والا

مومن ہے تو کہے گا کہ وہ محمد ہین اللہ کے بہیجے ہوئے اور انپر رحمت کرے اور سلامتی وہ ہمارے پاس کہلے معجزے اور سیدہی راہ کی خبر لیکر آئے اور ہمنے ان کی حدیث قبول کی اور اُنکا کہنا مانا تین بار وہ یہی جواب دیگا پہر وہ (یعنے فرشتہ) اس سے کہیگا کہ تو سوجا اور ہم کو معلوم تہا کہ تو ایماندار ہے سو اچہلا بہلا سو تا رہ - اور منافق کہتا ہے (یعنے فرشتہ کو) کہ مین نہین جانتا مین لوگون سے سنتا تہا کچہ کہتے تہے سو مین نے بہی کہدیا (یعنے لوگونکی دیکہا بہالی سے مین ہی کچہ کہتا رہا کوئی امر تحقیق سے میرے یقین مین نہین تہا معلوم ہو کہ وہ شخص لوگون کا مقلد بے معنے تہا اور مضمون رسالت کے دل سے تحقیق اور تصدیق نکرتا تہا مسلم نے کہا روایت کی ہمسے ابوبکر نے اور ابو کریب نے دونون نے ابو اسامہ سے اس نے ہشام سے اوس نے فاطمہ سے اونے اسمار سے روایت کی کہ انہون نے کہا مین حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور لوگون کو کہڑے دیکہا اور وہ نماز پڑہتی تہین سو مین نے کہا کیا حال ہے لوگون کا اور بیان کی حدیث مثل حدیث ابن نمیر کی جو انہون نے ہشام سے روایت کی

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَا تَقُلْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلٰكِنْ قُلْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** عروہ نے کہا سورج کو کسوف ہوا نکہو بلکہ کہو سورج کو خسوف ہوا **ف** کسوف اور خسوف دونون کے معنے ایک ہین اور چاند اور سورج دونون کے لیے دونو لفظ بولنا صحیح ہے اور ایک قول ضعیف ہے کہ سورج کے لیے کسوف کہنا چاہیے اور چاند کے لئے خسوف اور قاضی عیاض نے اسکی خلاف دعوی کیا ہے مگر قول الکا اس آیت سے دہوتا ہے وخسف القمر اور جمہور اہل علم کا قول ہے کہ خسوف اور کسوف دونومین جائز ہے کہ پورا گہن نہو اور کچہ روشنی باقی رہے اور بعضون نے کہا کہ خسوف وہ ہے جسمین ذرا رنگ بدل جاوے اور کسوف وہ ہے کہ پورا تغیر آجاوے خواہ چاند مین خواہ سورج مین اور امام لیث نے کہا کہ خسوف وہ ہے جو پوری مین ہو اور کسوف وہ جو تہوڑے مین اور یہ قول عروہ کا جو اوپر مذکور ہوا اسکے وہی قائل ہین اور کوئی قائل نہین

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ فَزِعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَتْ تَعْنِیْ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَخَذَ دِرْعًا حَتّٰى اُدْرِكَ بِرِدَائِهٖ فَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا طَوِيْلًا لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا اَتٰى لَمْ يَشْعُرْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ مَا حَدَّثَ اَنَّهٗ رَكَعَ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ

(حاشیہ: دِرْعًا — يَوْمَ اِذٍ)

ترجمہ اسمار ابی بکر کی صاحبزادی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن گہبرا گئے مراد تہی کہ جس دن سورج گہن ہوا تہا اور آپنے گہبراہٹ سے کسی عورت کی بڑی چادر اوڑہ لی اور چلے یہان تک کہ آپ کی چادر آپ کو لا کر دی اور نماز مین اتنی دیر کہڑے رہے کہ اگر کوئی شخص آتا تو یہہ بہی نجانتا کہ آپنے رکوع کیا ہے جیسے رکوع آپنے

مردی ہوئے ہین بہت دیر تک کہڑے رہنے کے سبب سے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی مجہہ
سعید بن یحیے نے اون سے ان کے باپ نے اون سے ابن جریج نے یہی اسناد سے مثل اسکی اور اسمین یہ کہا کہ کہڑی
ہوی بہت دیر تک کہڑے ہوتے تہے پہر رکوع کرتے تہے اور بہی زیادہ کیا کہ اسما کہتی تہین کہ مین دیکہتی تہی ایک
عورت کو جو مجہہ سے بوڑہی تہی اور دوسری کو جو مجہہ سے زیادہ بیمار تہی عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ
كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَزِعَ فَاَخْطَاَ بِدِرْعٍ حَتّٰى اُدْرِكَ النَّبِیِّ
بِرِدَائِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَتْ فَقَضَيْتُ حَاجَتِیْ ثُمَّ جِئْتُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقُمْتُ مَعَهٗ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى رَاَيْتُنِیْ اُرِيْدُ اَنْ اَجْلِسَ ثُمَّ اَلْتَفِتُ
اِلَى الْمَرْاَةِ الضَّعِيْفَةِ فَاَقُوْلُ هٰذِهٖ اَضْعَفُ مِنِّیْ فَاَقُوْمُ فَرَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ
الْقِيَامَ حَتّٰى لَوْ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ خُيِّلَ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَمْ يَرْكَعْ ترجمہ اسما نے وہی مضمون روایت کیا جو
اوپر گذرا اور اوس کے بعد کہا مین نے اپنی حاجت پوری کی اور پہر مسجد مین آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکہا کہ نماز کو کہڑے ہین تو مین بہی اون کے ساتہہ کہڑی ہوی اور بہت لنبا قیام کیا یہانتک کہ مین
اپنے تئین دیکہتی تہی کہ جی چاہتا تہا کہ بیٹہہ جاؤن اور ایک ضعیف عورت کو دیکہا تو مین نے دل مین کہا
یہ تو مجہہ سے زیادہ ضعیف ہے پہر مین کہڑی رہی پہر آپ نے رکوع کیا اور بہت لنبا رکوع کیا پہر اپنا سر اوٹہایا اور لنبا
قیام کیا یہانتک کہ اگر کوئی شخص اور آتا تو جانتا کہ آپ نے ابہی رکوع نہین کیا یعنے قومہ قیام کے برابر تہا عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا قَدْرَ نَحْوِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ
رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ
دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا
وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا
وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ
مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ
تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِیْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ
اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ترجمہ ابن عباسؓ کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور آپنے لوگون کے ساتھہ نماز پڑہی اور بہت لنبا قیام کیا سورہ بقر کے برابر پہر رکوع کیا بہت لنبا پہر سر اٹھایا اور بہت لنبا قیام کیا مگر پہلے قیام سے کم تہا پہر رکوع کیا لنبا اور وہ پہلے رکوع سے کم تہا پہر سر اٹھایا اور بہت لنبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے کم تہا پہر رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم تہا پہر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کہل گیا تہا اور فرمایا کہ سورج اور چاند دونون نشانیان ہین اللہ کی نشانیون سے گہن نہین لگتا ہے اون مین سے کسی کی موت سے نہ کسی کی زندگی سے پہر جب تم ان کو دیکہو تو اللہ کو یاد کرو پہر لوگون نے عرض کی ای رسول اللہ کے ہم نے آپکو دیکہا کہ آپنے اس جگہہ کچہ لیا پہر دیکہا کہ آپ رک گئے تو آپنے فرمایا مین نے جنت کو دیکہا اور اسمین سے ایک خوشہ کو لیا اگر مین اسے توڑ لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کہاتے رہتے اور مین نے دوزخ کو دیکہا سو آج کی برابر مین نے اسکو کبہی نہین دیکہا اور اکثر رہنے والی اسکی عورتین دیکہی لوگون نے عرض کی کہ یہ کیون ای رسول اللہ کے آپنے فرمایا ان کی ناشکری کے سبب سے لوگون عرض کی کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہین آپنے فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہین اور احسان نہین انتین اگر ساری دنیا کا کوئی انپر احسان کرے پہر وہ عورت اسکی طرف سے کوئی بات خلاف مرضی دیکہے تو کہنے لگے گی کہ مین نے تجہ سے کبہی کوئی بہلائی نہین دیکہی مسلم نے کہا اور بیان کی ہم سے یہ روایت محمد بن رافع نے ان سے اسحق یعنے ابن عیسے نے اون سے مالک نے ان سے زید بن اسلم نے اسی اسناد سے مثل اسکی صرف اتنا ہی کہ انہون نے کہا ثم رایناک تکعکعت یعنے پہر دیکہا ہمنے آپ کو کہ پیچہے ہٹے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ جب سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آٹہہ رکوع کیے اور چار سجدے (یعنے دو رکعت مین) اور حضرت علی سے بہی مثل اسی کے مروی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى فِي كُسُوفٍ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ قَالَ وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا ترجمہ مطلب اس کا بہی وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةً فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم

يكفرن العشير ويكفرن الاحسان

ثماني

الصلوة جامعة

رکعتین فی سجدۃ ثم قام فرکع رکعتین فی سجدۃ ثم جلی عن الشمس فقالت عائشۃ ما
رکعت رکوعا قط ولا سجدت سجودا قط کان اطول منہ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہا
سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور پکارا گیا کہ سب ملکر نماز پڑھیں اور آپ نے دو رکعتین
پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کئے اور سورج صاف ہوگیا حضرت عائشہ فرماتے ہیں کہ مین نے کبھی اتنے
لنبے رکوع سجدے نہین کئے عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ یخوف اللہ بہما عبادہ وانہما لا
ینکسفان لموت احد من الناس فاذا رأیتم منہا شیئا فصلوا وادعوا اللہ حتی یکشف ما بکم
ترجمہ ابی مسعود انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند دونو نشانیاں ہین اللہ
کی نشانیوں سے کہ اللہ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور وہ کسی کے مرنے کے سبب سے نہین گہناتین پھر جب
تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہان تک کہ اللہ اس بلا کو تم سے دور کرے عن ابن مسعود
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشمس والقمر لیس ینکسفان لموت احد من الناس
ولکنہما آیتان من آیات اللہ فاذا رأیتموہ فقوموا فصلوا ترجمہ مضمون اس کا بھی وہی ہے کہ جب تم
گہن دیکھو تو اٹھو اور نماز پڑھو عن اسمعیل بہذا الاسناد وفی حدیث سفیان ووکیع انکسفت
الشمس یوم مات ابراہیم فقال الناس انکسفت لموت ابراہیم رضی اللہ عنہ ترجمہ اسمعیل
سے بھی روایت اس اسناد سے مروی ہے مگر اتنی بات زیادہ ہے کہ جسدن ابراہیم صاحبزادے آپکے انتقال
کئے اسدن سورج گہن ہوا اور لوگوں نے کہا انہی کی موت سے یہ ہوا ہے عن ابی موسی رضی اللہ
عنہ قال خسفت الشمس فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام فزعا یخشی ان تکون الساعۃ
حتی اتی المسجد فقام یصلی باطول قیام ورکوع وسجود ما رأیتہ یفعلہ فی صلوۃ قط ثم قال
ان ہذہ الآیات التی یرسل اللہ لا تکون لموت احد ولا لحیاتہ ولکن اللہ یرسلہا یخوف ‏ ليخوف
بہا عبادہ فاذا رأیتم منہا شیئا فافزعوا الی ذکرہ ودعائہ واستغفارہ وفی روایۃ ‏ كسفت
ابن العلاء کسفت وقال یخوف عبادہ ترجمہ ابی موسی نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ ‏ الشمس
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور آپ گہبرا کر اٹھے کہ قیامت آئی اور مسجد مین آئے اور کہڑے نماز پڑہتے رہے
جسمین قیام اور رکوع اور سجدہ بہت لنبا تہا کہ مین نے اتنا کسی نماز مین ان کے نہین دیکہا پھر فرمایا

یہ نشانیاں ہین کہ اللہ ان کو بہیجتا ہے یہ کسی کی موت اور زندگی کے سبب سے نہین ہوتین بلکہ اللہ تعالے ان سے اپنے بندون کو ڈراتا ہے پہر جب تم ایسے کچہ دیکہو تو اللہ کے آگے گڑگڑا کے اُسے یاد کرو اور اس سے دعا کرو اور اس سے بخشش مانگو اور ابن علا کی روایت مین کسفت کا لفظ ہے اور یہ ہے کہ وہ اللہ ڈراتا ہے اپنے بندون کو

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَرْمِيْ بِاَسْهُمِيْ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ مَا يُحْدِثُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي انْكِسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُوْ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ حَتّٰى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ترجمہ عبدالرحمن بن سمرہ نے کہا کہ مین تیر پہینک رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین کہ سورج گہن ہوا اور مین نے تیرون کو پہینک دیا اور دل مین کہا کہ دیکہون رسول اللہ علیہ وسلم کو کون سا نیا کام ہوتا ہے سورج گہن مین آج کے دن مین جب ان تک پہونچا تو وہ دونون ہاتہہ اٹہائے ہوئے تہے اور دعا کرتے تہے اور اللہ اکبر کہتے تہے اور اسکی تعریف کرتے تہے اور لا الٰہ الا اللہ کہتے تہے یہانتک کہ سورج صاف ہوگیا اور آپنے دو رکعت پڑہی اور دو سورتین پڑہین

ف اس روایت سی ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپنے سورج گہن تمام ہونے کے بعد نماز پڑہی مگر یہ مراد نہین مگر راوی نے مضمون مقدم و موخر روایت کیا ہر فعل کو آپکے جمع کرکے کہدیا اور چونکہ دوسری روایت مین انہی سے آچکا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہونچے تو آپ نماز پڑہ رہے تہے اس لیے یہ شبہ جاتا رہا کہ بعد کسوف کے آپنے نماز پڑہی ہو اور اخیر کے دو قیامون مین دو سورتین پڑہین پچہلی رکعت مین اور نماز گہن کے وقت شروع ہوئی اور گہن تمام ہونے کے بعد تمام ہوئی یہی سب روایتون کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ اَرْتَمِيْ بِاَسْهُمٍ لِيْ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا صرف اتنا فرق ہے کہ راوی نے کہا جب مین حضرت کے پاس آیا تو آپ کو نماز مین ہاتہہ اٹہائے ہوئے پایا کہ آپ تسبیح کرتے تہے اور اللہ کی حمد اور لا الٰہ الا اللہ کہتے تہے اور اللہ کی بڑائی

ہو تے تہے اور دعا کرتے تہے یہان تک کہ آفتاب کہل گیا جب آپنے دو سورتین پڑہین اور دو رکعتین تمام
کین ف اس سے صاف معلوم ہوا کہ وہ نماز مین اگر ملے تہے جیسا ہم نے اوپر کہا تہا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَرْمِيْ بِاَسْهُمٍ لِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَةٌ مِّنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا ترجمہ عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ آپنے فرمایا سورج اور چاند کسی کے مرنے
جینے سے نہین گہنتے بلکہ وہ اللہ کی نشانیون مین سے ہین جب تم انکو دیکہو تو نماز پڑہو عَنِ
الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا
يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ ترجمہ اس کا وہی
ہے جو اوپر گذرا

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازے کا بیان ف جنازہ مشتق ہے جنز سے کہ چہپانے کے معنے مین ہے اور جنازہ جیم کی زبر سے
بہی درست ہی مگر جیم کی زیر سے فصیح ہے اور بعضون نے کہا جب جیم کی زبر کہین تو مردہ مراد ہے اور
جب زیر کہین تو وہ چیز مراد ہوگی جسپر مردہ ہے اور بعضون نے بالعکس کہا ہے اور جمع اس کی جنائز
زبر ہی سے آتی ہے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ ابی سعید راوی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے
بیمارون کو جو قریب مرنے کے ہون انکو لا الہ الا اللہ سکہاؤ ف اس لئے کہ آخر کلام انکا لا الہ الا اللہ ہوگا
حدیث مین آیا ہے جسکا یہ آخر کلام ہوگا وہ جنت مین جاوے گا اور یہہ تلقین کا حکم مستحب ہی اور اجماع
ہے علما کا اسپر اور مکروہ ہی بیمار کو حکم کرنا اور بار بار اسکو کہنا کہ کہین تنگ آکر انکار نہ کر بیٹہے بلکہ لازم
ہے کہ اس کے پاس اس کلمہ کو پڑہین تاکہ وہ بہی سنکر پڑہنے لگے اور جب وہ ایک بار پڑہ لے پہر چپ ہو
رہین ہان اگر پہر کچہ اور بات کرے تو پہر تلقین کردین کہ اخیر کلمہ اسکا کلمہ توحید ہو مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
کہا اور بیان کی ہمسے یہی روایت قتیبہ بن سعید نے ان سے عبد العزیز نے یعنے دراوردی نے اور

اور کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان سے خالد بن مخلد نے ان سے سلیمان بن بلال نے دونون نے اسی سند سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَرْسَلَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبَ بْنَ اَبِیْ بَلْتَعَةَ يَخْطُبُنِیْ لَهٗ فَقُلْتُ اِنَّ لِیْ بِنْتًا وَّاَنَا غَيُوْرٌ فَقَالَ اَمَّا ابْنَتُهَا فَنَدْعُو اللّٰهَ اَنْ يُّغْنِيَهَا عَنْهَا وَاَدْعُو اللّٰهَ اَنْ يَّذْهَبَ بِالْغَيْرَةِ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تہا کہ کوئی مسلمان ایسا نہین کہ اسکو مصیبت پہونچے اور وہ یہ کہے جو اللہ نے حکم کیا ہے کہ ہم سب اللہ کا مال ہین اور ہم اُسی کیطرف جانے والے ہین یا اللہ مجہے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس کے بدلے مین اس سے اچہی عنایت فرما مگر اللہ تعالے اس سے بہتر چیز اُسکو دیتا ہے ام سلمہ کہتی ہین کہ جب ابو سلمہ (یعنے ان کے شوہر) انتقال کر گئے تو مین نے کہا اب ان سے بہتر کون ہوگا اس لئے کہ انکا گہر پہلا تہا جس نے ہجرت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف پہر مین نے یہی دعا پڑہی (انا للہ سے واخلف لی خیرا منہا تک) تو اللہ نے مجہے ابو سلمہ کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوہر بنا دیا اور میری طرف حاطب بن ابی بلتعہ کو روانہ کیا کہ وہ مجہے حضرت کا پیغام دینے آیا مین نے عرض کی کہ میری ایک بیٹی ہے اور مجہہ مین غصہ ہے تو آپنے فرمایا کہ انکی بیٹی کے لئے تو ہم اللہ سے دعا کرین گے کہ اللہ انکو بیٹی کے فکر سے بیغم کر دیگا اور ان کے غصہ کے لئے ہم دعا کرین گے کہ وہ اللہ کہو دیگا **ف** اس سے انا للہ اور اسکی بعد کی دعا کی فضیلت ثابت ہوئی عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَجَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِیْ مُصِيْبَتِهٖ وَاَخْلَفَ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّیَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ كَمَا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ خَيْرًا مِّنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ جو اوپر ہو چکا مسلم نے کہا

اور روایت کی ہم سے محمد بن عبداللہ نے اون سے ان کے باپ نے ان سے سعد نے ان سے عمر نے یعنی
ابن کثیر نے اون سے ابن سفینہ نے جو مولے ہین ام سلمہ کے جو بی بی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انہون
نے فرمایا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے ابو اسامہ کی حدیث کے مانند جو اوپر گذری اور
اسمین یہ زیادہ کیا کہ ام سلمہ نے کہا جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو مین نے کہا اون سے بہتر کون ہوگا کہ وہ
صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر اللہ تعالے نے میرے دل مین ڈالدیا کہ مین نے اسی دعا کو
پڑہا پہر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین آئی عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا
تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُوْلِی اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَةً قَالَتْ
فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِیَ اللّٰہُ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ لِّیْ مِنْہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام سلمہ نے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیمار کے پاس آؤ یا میت کے پاس تو اچہی بات کہو اس لئے
کہ فرشتے آمین کہتے ہین جو تم کہتے ہو اور پہر آگے وہی قصہ ہے ابو سلمہ کی وفات کا جو اوپر کی روایتون
مین گذرا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ
سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُہٗ فَاَغْمَضَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ
اَھْلِہٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ
قَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَ
اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ ترجمہ ام سلمہ نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آئے ابو سلمہ کی عیادت کو اور ان کی آنکہین کہلی رہ گئی تہین پہر انکو بند کر دیا اور فرمایا
جان جب نکلتی ہے تو آنکہین اسکے پیچہے لگی رہتی ہین اور لوگون نے ان کے گہر مین رونا شروع کر دیا
تو آپ نے فرمایا اپنے لیے اچہی ہی دعا کرو اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہارے باتون پر پہر آپ نے دعا کی کہ
یا اللہ بخشدے ابی سلمہ کو اور بلند کر درجہ انکا ہدایت والون مین اور تو خلیفہ ہو جا انکی باقی رہنے والے عزیزون
مین اور بخشدے ہمکو اور ان کو اے پالنے والے عالمون کے اور کشادہ کر انکی قبر کو اور روشنی کر اوس مین
عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ وَاخْلُفْہُ فِیْ تَرِکَتِہٖ وَقَالَ اللّٰھُمَّ اَوْسِعْ

فی قبره ولم یقل افسح وزاد قال خالد الحذاء ودعوة اخری سابعة نسیتها ترجمہ خالد الحذاء
نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کی اور اس مین یہ کہا کہ حضرتؐ نے دعا مین عرض کی کہ یا اللہ خلیفہ
ہو تو ان کا ان کے بال بچون مین جو یہ چہوڑ مرے ہین اور کہا کہ یا اللہ انکی قبر چوڑی کر اور افسح کا لفظ نہین
کہا اور یہ بہی زیادہ کیا کہ خالد نے کہا اور ایک دعا کی اپنی ساتوین چیز کے لیے کہ وہ مین بہول گیا عن
ابی هریرة یقول قال رسول الله صلعم الم تروا الانسان اذا مات شخص بصره قالوا بلی قال
فذلک حین یتبع بصره نفسه ترجمہ ابو ہریرہ کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکہو آدمی کو
کہ جب مرجاتا ہی تو آنکہین کہلی رہ جاتی ہین لوگون نے کہا ہان آپنے فرمایا سبب اس کا یہ ہی کہ نگاہ اسکی جان کے پیچہے
جاتی ہی کہا مسلم نے اور یہی حدیث روایت کی مجہ سے قتیبہ بن سعید نے اون سے عبد العزیز نے یعنی دراوردی نے ان
علاء نے اسی سند سے عن عبید بن عمیر قال قالت ام سلمة لما مات ابو سلمة قلت غریب و
فی ارض غربة لابکینه بکاء یتحدث عنه فکنت قد تهیأت للبکاء علیه اذ اقبلت امرأة
من الصعید ترید ان تسعدنی فاستقبلها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اتریدین
ان تدخلی الشیطان بیتا قد اخرجه الله منه مرتین فکففت عن البکاء فلم ابک ترجمہ
تدخلی جن
عبید بن عمیر نے کہا ام سلمہ نے کہا جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو مین نے کہا یہ مسافر پرائی زمین مین مرگیا
مین اسکے لیے ایسا روؤنگی کہ لوگون مین اس کا خوب چرچا ہوگا غرض مین نے رونے کی تیاری کی ایک عورت
اور آگئی مدینہ کے اوپر کے محلہ سے وہ چاہتی تہی کہ میرا ساتہ دے کہ اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے
آگے آئے اور فرمایا کہ کیا تو شیطان کو بلانا چاہتی ہے اس گہر مین جس مین سے اللہ نے اسکو دو بار نکالا ہے
ام سلمہ کہتی ہین کہ پہر مین رونے سے باز رہی اور نہ روئی ف نوحہ کرنا گویا شیطان کو مہمان بلانا ہے اور یہ
اخلاق تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ام سلمہ سے کچہ نہ کہا اسلیئے کہ وہ شدت غم مین تہین اور
دوسری عورت کو روک دیا کہ وہ بہی سمجہکر رونے سے باز رہین عن اسامة بن زید رضی الله
عنه قال کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم فارسلت الیه احدی بناته تدعوه وتخبره
ان صبیا لها او ابنا لها فی الموت فقال للرسول ارجع الیها فاخبرها ان لله ما اخذ وله ما
اعطی وکل شیء عنده باجل مسمی فمرها فلتصبر ولتحتسب فعاد الرسول فقال انها
قد اقسمت لتاتینها قال فقام النبی صلی الله علیه وسلم وقام معه سعد بن عبادة ومعاذ بن

جَبَلٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ كَاَنَّهَا فِيْ شَنَّةٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ ترجمہ اسامہ بن زید نے کہا ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے کہ ایک صاجزادی نے آپ کو پیغام بہیجا اور بلایا اور خبر بہیجی کہ ایک لڑکا موت کے قریب ہی تو آپنے اسے کہا کہ تو لوٹ جا اور انسے کہدے کہ اللہ ہی کا تہا جو اسنے لیا اور جو دیا اور ہر چیز کی اسکے نزدیک ایک عمر مقرر ہے سو تو ان کو حکم کر کہ وہ صبر کرین اور اللہ سے امید ثواب کی رکہین وہ خبر لانیوالا پہر آیا اور عرض کی کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہین کہ آپ ضرور تشریف لاوین (اس سے قسم دینا دوسر یکو جائز ہوا) پہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہے اور آپکے ساتہ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل بہی چلے اور اسامہ کہتے ہین کہ مین بہی اُن کے ساتہ تہا پہر اس لڑکے کو آپکے آگے اٹہا لائے اور وہ دم توڑتا تہا گویا ایک مشک کہلکہاتی تہی سو آپ کی مبارک انکہین رونے لگی اور سعد نے کہا یہ کیا ہے ای رسول اللہ کے (یعنے رونے کو صبر کے خلاف سمجہا) آپنے فرمایا یہ رحمت ہی کہ اللہ تعالے نے اسکو اپنے بندون کے دلون مین رکہا ہے اور اللہ نے اپنے بندون سے اُنہی پر رحمت کرتا ہے جو دوسرون پر رحمت کرتے ہین ف معلوم ہوا کہ فقط انکہون سے رونا صبر کے خلاف نہین البتہ چیخنا چلانا بیان کرنا کپڑے پہاڑنا بال نوچنا چہاتی کوٹنا رانین پیٹنا کپڑے بچہاڑے کہانا شیوہ ایمان نہین مسلم نے کہا اور روایت کی ہمسے محمد بن عبد اللہ نے اون سے ابن نفیل نے اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے اون سے ابو معاویہ نے دونوں نے عاصم احول سے اسی اسناد سے مگر حدیث حماد کی پوری اور لنبی ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِيْ غَشِيَّةٍ فَقَالَ اَقَدْ قَضٰى قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ ترجمہ عبد اللہ نے کہا سعد بیمار ہوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکہنے کو آئے اور عبد الرحمن اور سعد اور عبد اللہ انکے ساتہ تہے پہر جب ان کے پاس آئے تو بیہوش پایا تو آپنے فرمایا کہ کیا انکا انتقال ہو گیا لوگون نے عرض کی نہین (اس سے معلوم ہوا کہ نبیون کو علم غیب نہین ہوتا) پہر آپ رونے لگے اور لوگون نے جب دیکہا آپ کو روتے ہوئے تو سب رونے لگے آپنے فرمایا سنتے

ہو اللہ تعالے انکہون کے انسوؤن پر اور دل کے غم پر عذاب نہین کرتا وہ تو اس پر عذاب کرتا ہی اور آپنے زبان کیطرف اشارہ کیا یا اسپر ہی رحم کرتا ہے یعنے جب کلمہ خیر مونہہ سے نکالے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر نکالے تو عذاب کرتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَدْبَرَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَخَا الْاَنْصَارِ کَیْفَ اَخِیْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ صَالِحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّعُوْدُہٗ مِنْکُمْ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَہٗ وَنَحْنُ بِضْعَۃَ عَشَرَ مَا عَلَیْنَا نِعَالٌ وَّلَا خِفَافٌ وَّلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِیْ فِیْ تِلْکَ السِّبَاخِ حَتّٰی جِئْنَاہُ فَاسْتَاْخَرَ قَوْمُہٗ مِنْ حَوْلِہٖ حَتّٰی دَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہُ الَّذِیْنَ مَعَہٗ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا اور پہر لوٹا اور آپنے پوچھا ای انصار کے بہائی میرا بہائی سعد کیسا ہے اسنے عرض کی اچھا ہے آپنے فرمایا کون تم سے عیادت کرتا ہے انکی اور آپ کہڑے ہوگئے اور ہم بہی آپکے ساتھ کہڑے ہوئے اور ہم دس پر کئی آدمی تھے کہ نہ ہمارے پاس جوتیان تہین نہ موزے نہ ٹوپیان نہ کرتے (یہ کمال زہد تہا صحابہ کا اور بیزاری تہی دنیا سے) اور ہم چلے جاتے تہے اوس کنکریلی زمین مین یہانتک کہ ان تک پہونچے اور لوگ جو سعد کے پاس تہے وہ ہٹ گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اور جو لوگ آپکے ساتھ تہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی **ترجمہ** انس کہتے تہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہی جو صدمہ کے شروع مین ہو (اس لئے کہ آخر مین تو ہر ایک کو تو صبر آجاتا ہے مثل ہے شام کی مردے کو کب تک روئے)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی عَلَی امْرَاَۃٍ تَبْکِیْ عَلٰی صَبِیٍّ لَّہَا فَقَالَ اتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِیْ مُصِیْبَتِیْ فَلَمَّا ذَھَبَ قِیْلَ لَھَا اِنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَھَا مِثْلُ الْمَوْتِ فَاَتَتْ بَابَہٗ فَلَمْ تَجِدْ عَلٰی بَابِہٖ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ اَوَّلِ صَدْمَۃٍ اَوْ قَالَ عِنْدَ اَوَّلِ الصَّدْمَۃِ **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گذرے اور وہ ایک اپنے لڑکے پر رو رہی تہی تو آپنے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر اسنے کہا تم کو میرے سی مصیبت نہین پہونچی ہے پہر جب آپ چلے گئے لوگون نے کہا کہ وہ رسول اللہ تہے تو اسکو ایسا برا معلوم ہوا کہ گویا موت ہوگئی (یعنے آپکو جواب دینا برا معلوم ہوا) اور وہ آپکے دروازہ پر آئی

مُصِیْبَتِیْ

اور وہان کوئی چوکیدار نہ پایا (جیسے دنیاداروں کے دروازے پر ہوتا ہے) اور عرض کی یا رسول اللہ مین نے آپکو نہین پہچانا آپنے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے شروع مین ہو مسلم نے کہا اور یہی روایت کی ہمسے یحیی بن حبیب حارثی نے اون سے خالد نے یعنے ابن حارث نے اور روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم نے اون سے عبد الملک بن عمرو نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے اون سے عبد الصمد نے سب نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند عثمان بن عمر کی روایت کی اور وہی قصہ بیان کیا اور عبد الصمد کی روایت مین یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک عورت کے پاس کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی تہی **عن** عبد اللہ

اَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَكَتْ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَهْلًا يَا بُنَيَّةُ اَلَمْ تَعْلَمِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** عبد اللہ نے کہا کہ حفصہ رونے لگین حضرت عمر پر (یہہ انکی صاحبزادی مین) تو حضرت عمر نے فرمایا چپ رہو اے میری بیٹی کیا تم جانتی نہین ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مردے کو عذاب ہوتا ہے اُس کے گھر والونکے اوپر رونے سے **ف** اس بارہ مین کئی روایتین حضرت عمر اور ان کی صاحبزادی سے مروی ہوئی ہین اور ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب فقہا اور مجتہدون کی ماں ہین ان مین کلام فرماتی ہین کہ ان راویون کو شبہ ہوگیا حضرت ایسا کیون فرمانے لگے اس لیے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى یعنے کوئی کسی کا بوجھ نہ اُٹھاویگا پہر اور ون کے رونے سے میت پر کیون عذاب ہونے لگا اور یہہ حدیث جس سے حضرت عمر استدلال کرتے ہین یہہ تو حضرت نے ایک یہودیہ عورت کے لیے فرمائی تہی کہ لوگ تو اس کے لئے رو رہے ہین اور اس پر عذاب ہو رہا ہے غرض اُس پر عذاب اوس کے کفر کی جہت سے تہا نہ ان کے رونے سے اور علما نے حضرت عمر کی روایتون کی تاویل یہ کی ہے کہ مراد اُن سے وہ مردہ ہے جو وصیت کر گیا ہو اپنے واسطے رونے اور نوحہ کرنے کی اور اسکی وصیت پر عمل ہو تو بیشک اُسپر عذاب ہوگا اور جس میت پر لوگ خود رو دین اور اُس نے وصیت نکی ہو یا اس کے دلمین کراہت ہو نوحہ سے اُس پر غیرون کے رونے سے کیون عذاب ہونے لگا اس لیے کہ اللہ خود فرماتا ہے کہ کوئی کسیکا بوجھ نہ اٹھاوے گا اور عرب کی عادت تہی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگون کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور انپر غم کہاتا ہے اور دل دکہاتا ہے قاضی عیاض نے اس قول کو پسند کیا ہے اور سب قولون سے عمدہ کہا ہے (النووی) **عن** عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ

ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر میں اسکے اوپر نوحہ
کرنیکے سبب سے عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال لما طعن عمر رضی اللہ عنہ اغمی علیہ فصیح
علیہ فلما افاق قال اما علمتم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب
ببکاء الحی ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے بیہوش ہوگئے اور لوگ
اونپر چلاکر رونے لگے پھر جب انکو ہوش ہوا تو انہون نے فرمایا کہ تمکو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے عن ابی بردۃ عن ابیہ قال لما اصیب عمر
رضی اللہ عنہ جعل صہیب یقول واخاہ فقال لہ عمر یا صہیب اما علمت ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء الحی ترجمہ ابو بردہ نے اپنے باپ سے
روایت کی کہ جب حضرت عمر زخمی ہوئے تو صہیب رو کر کہنے لگے کہ ہائے میرے بہائی تب عمر نے
فرمایا ای صہیب تو نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے
رونے سے عن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال اصیب عمر اقبل صہیب من منزلہ حتی دخل
علی عمر رضی اللہ عنہ فقام بحیالہ یبکی فقال لہ عمر علام تبکی اعلی تبکی فقال ای واللہ
لعلیک ابکی یا امیر المؤمنین قال واللہ لقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
من یبکی علیہ یعذب قال فذکرت ذلک لموسی بن طلحۃ فقال کانت عائشۃ رضی اللہ
عنہا تقول انما کان اولئک الیہود ترجمہ ابو موسے نے کہا جب حضرت عمر کو زخم لگا تو صہیب
اپنے گھر سے آئے اور حضرت عمر کے پاس پہونچے اور ان کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگے سو حضرت عمر نے
فرمایا تم کیون روتے ہو کیا مجھ پر روتے ہو انہون نے کہا کہ ہان اللہ کی قسم آپ ہی پر روتا ہون ای سردار
مومنون کے تب فرمایا حضرت عمر نے قسم ہے اللہ کی تم جان چکے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ جسپر لوگ رووین وہ عذاب کیا جاتا ہے انہون نے کہا کہ مین نے اسکا ذکر موسے بن طلحہ سے کیا انہون نے
کہا کہ حضرت عائشہ فرماتی تہین کہ یہ لوگ یہود تہے جنکو حضرت نے ایسا فرمایا تہا عن انس ان عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ لما طعن عولت علیہ حفصۃ رضی اللہ عنہا قال یا حفصۃ اما سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المعول علیہ یعذب وعول علیہ صہیب فقال عمر
یا صہیب اما علمت ان المعول علیہ یعذب ترجمہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب حضرت

عمر زخمی ہوئے تو حفصہ اوپر چیخکر رونے لگین تو انہون نے کہا تم نے سنا نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جبپر چیخ کر رودین اوسپر عذاب ہوتا ہے اور صہیب بہی اوپر چیخ کر رونے لگے تو انکو بہی حضرت عمر نے کہا کہ جسپر چیخ کر رودین اسپر عذاب ہوتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ اُمِّ اَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ وَعِنْدَهٗ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْدُهٗ قَائِدٌ فَاَرَاهُ اَخْبَرَهٗ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَاِذَا صَوْتٌ مِنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَاَنَّهٗ يَعْرِضُ عَلٰى عَمْرٍو اَنْ يَقُوْمَ فَيَنْهَاهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ قَالَ فَاَرْسَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ مُرْسَلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كُنَّا مَعَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِيْ اذْهَبْ فَاَعْلِمْنِيْ مَنْ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ مَعَهٗ اَهْلَهٗ قَالَ وَاِنْ كَانَ مَعَهٗ اَهْلُهٗ رُبَّمَا قَالَ اَيُّوْبُ مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا لَمْ يَلْبَثْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ اُصِيْبَ فَجَاءَ صُهَيْبٌ يَقُوْلُ وَااَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ تَعْلَمْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ قَالَ اَيُّوْبُ اَوْ لَمْ تَعْلَمْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ قَالَ فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ فَاَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً وَاَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بِبَعْضِ فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْكَافِرَ يَزِيْدُهُ اللّٰهُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَذَابًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى قَالَ اَيُّوْبُ قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُوْنِّيْ عَنْ غَيْرِ كَاذِبَيْنِ وَلَا مُكَذَّبَيْنِ وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ ترجمہ عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا کہ مین بیٹھا تہا ابن عمر کے بازو پر اور ہم سب ام ابان حضرت عثمان کی صاحبزادی کے جنازے کے منتظر تہے اور ان کے (یعنے ابن عمر) کے پاس عمرو بن عثمان تہے اور ابن عباس بہی آئے کہ انکو ایک شخص لاتا تہا جو انکو لے آیا کرتا تہا یعنے وہ نابینا تہے پہر گمان کرتا ہون مین کہ خبر دی انکو ابن عمر کی جگہہ سے پہر وہ آئے اور میرے بازو

عمر رضی اللہ عنہ و رجعت الیہ فقلت انک امرتنی ان اعلم لک من ذلک الرجل وانہ صہیب

پر بیٹھ گئے اور مین ان دون کے بیچ مین تہا (یعنے ابن عمر اور ابن عباس کے) کہ تینے مین ایک رونے کی آواز گہر مین سے آئی اور ابن عمر نے کہا گویا اشارہ کیا عمر کیطرف کہ وہ کہڑے ہوکر اون رونے والون کو منع کردین (یعنے ان کو سنانے کے لیے کہا) کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اوسکے لوگون کے رونے سے اور عبداللہ بن عمر نے اسکو عام فرمایا (یعنے قید اسکی نہ لگائی کہ یہ حدیث حضرت نے یہود کے لئے فرمائی تہی) اوس پر ابن عباس نے کہا کہ ہم امیر المومنین حضرت عمر کے ساتہہ تہے یہانتک کہ جب ہم بیدا مین پہونچے (کہ نام ایک مقام کا ہے) یکایک ایک آدمی کو دیکہا کہ وہ ایک درخت کے سایہ مین اترا ہوا ہے تو مجہہ سے امیر المومنین نے فرمایا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ کون شخص ہے پہر مین گیا اور مین نے دیکہا کہ وہ صہیب تہے پہر مین لوٹا اور مین نے کہا مجہے آپنے حکم دیا تہا کہ دیکہو یہہ کون ہے تو مین نے دیکہا کہ وہ صہیب ہین پہر انہون نے فرمایا کہ جاؤ اور انکو حکم دو کہ ہم سے ملین مین نے کہا ان کے ساتہہ ان کی بیوی بہی ہے حضرت عمر نے فرمایا کیا مضائقہ ہی اگرچہ ہو پہر جب مدینہ مین آئے تو کچہہ دیر ہی نہ لگی کہ امیر المومنین زخمی ہوئے اور صہیب آئے اور کہنے لگے کہ ہائے میرے بہائی اور ہائے میرے صاحب تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم جانتے نہین ہو یا تم نے سنا نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ مردہ اس کے گہر والون کے رونے سے عذاب پاتا ہے پہر کہا عبداللہ نے مطلق کہدیا کہ اون کے رونے سے عذاب پاتا ہے اور حضرت عمر نے یہ کہا تہا کہ بعض لوگون کے رونے سے عذاب پاتا ہے پہر مین کہڑا ہوا (یہ قول عبداللہ بن ابی ملیکہ کا ہے) اور حضرت عائشہ کے پاس گیا اور ان سے یہ سب بیان کیا جو ابن عمر نے کہا تب انہون نے (یعنے ام المومنین نے) فرمایا نہین یہ بات نہین ہے قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا کبہی کہ مردے کو اُس کے لوگون کے رونے سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپنے یہ فرمایا ہے کہ کافر پر اُس کے گہر والون کے رونے سے عذاب اور زیادہ ہوجاتا ہے اور رُلاتا وہی ہے اور ہنساتا بہی وہی ہے (یعنے اللہ) اور کوئی کسی کا بوجہہ نہین اٹہاتا ایوب نے کہا ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجہہ سے بیان کیا قاسم بن محمد نے کہ جب حضرت عائشہ کو خبر پہونچی حضرت عمر اور ابن عمر کے قول کی تو انہون نے فرمایا کہ تم ایسے لوگون کے بات کہتی ہو کہ وہ جہوٹ نہین بولتے اور نہ ان کی بات کوئی جہوٹ سمجہہ سکتا ہے مگر سننے مین کبہی غلطی ہوجاتی ہے (یعنے مراد یہ کہ حضرت نے یہ بات یہودیا کسی اور کافر کے لیے فرمائی تہی سننے والون نے اسکو ہر شخص کے لیئے عام سمجہہ لیا) **ف** نووی نے کہا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جس چیز کا ظن غالب ہو اوس پر قسم کہا سکتے ہین جیسے ام المومنین نے

تم کہا ئی عن عبد اللہ بن ملیکۃ قال توفیت ابنۃ لعثمان بن عفان بمکۃ قال فجئنا
لنشھدھا قال فحضرھا ابن عمر وابن عباس رضی اللہ عنہم قال وانی لجالس بینھما او قال
جلست الی احدھما ثم جاء الآخر فجلس الی جنبی فقال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
لعمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ وھو مواجھہ الا تنھی عن البکاء فان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما قد
کان عمر یقول بعض ذلک ثم حدث فقال صدرت مع عمر من مکۃ حتی اذا کنا بالبیداء
اذا ھو برکب تحت ظل شجرۃ فقال اذھب فانظر من ھؤلاء الرکب فذھبت فنظرت اذا فاذا
ھو صھیب قال فاخبرتہ فقال ادعہ لی قال فرجعت الی صھیب فقلت ارتحل فالحق امیر
المؤمنین رضی اللہ عنہ فلما ان اصیب عمر رضی اللہ عنہ دخل صھیب یبکی یقول
وا اخاہ وا صاحباہ فقال عمر رضی اللہ عنہ یا صھیب اتبکی علی وقد قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت یعذب ببعض بکاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما
فلما مات عمر ذکرت ذلک لعائشۃ رضی اللہ عنہا فقالت یرحم اللہ عمر لا واللہ ما حدث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یعذب المؤمن ببکاء احد ولکن قال ان اللہ
یزید الکافر عذابا ببکاء اھلہ علیہ قال وقالت عائشۃ حسبکم القرآن ان لا تزر وازرۃ
وزر اخری قال وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما عند ذلک واللہ اضحک وابکی قال ابن
ابی ملیکۃ فواللہ ما قال ابن عمر من شیء ترجمہ عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا حضرت عثمان کے
صاحبزادی نے انتقال کیا مکہ مین اور ہم آئے کہ انکے جنازے مین شریک ہون اور ابن عمر اور ابن عباس
بہی آئے اور مین ان دونون کے بیچ مین بیٹہا ہوا تہا اور وہ یون ہوا کہ پہلے مین ایک صاحب کے پاس بیٹہ گیا
اور دوسرے صاحب جو آئے تو میرے بازو پر بیٹہے (اس لیے مین ان دونو کے بیچ مین ہوگیا) پہر عبد اللہ
بن عمر نے عمرو بن عثمان سے کہا اور وہ ان کے آگے بیٹہے تہے اور کہ تم اس رونے سے منع نہین کرتے اس لیے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اوس کے گہر والون کے رونے سے اسپر ابن عباس نے
کہا کہ حضرت عمر تو یون کہتے تہے کہ بعض گہر والون کے رونیسے (یعنے تم نے بعض کا لفظ چہوڑ دیا) پہر حدیث
بیان کی اور کہا کہ مین حضرت عمر کے ساتہ مکہ سے لوٹا ہوا آتا تہا یہانتک کہ جب ہم بیدا مین پہنچے تو وہان چند

سوار ایک درخت کے سایہ کے نیچے دیکھے تو حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو یہ سوار کون ہین
مین نے دیکھا تو وہ صہیب تھے پھر مین نے حضرت عمر کو خبر دی تو انہون نے کہا انکو بلاؤ ابن عباس نے کہا مین انکے
پاس گیا اور صہیب سے کہا کہ چلو اور امیر المومنین سے ملو پھر جب حضرت عمر کو زخم لگا تو صہیب ان کے پاس آئے
اور رونے لگے اور کہنے لگے ہائے میرے بھائی اور ہائے میرے صاحب پھر کہا عمر نے صہیب کو ای صہیب
کیا تم میرے اوپر روتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر بعض لوگون کے رونے سے
عذاب کیا جاتا ہے تب ابن عباس نے کہا جب حضرت عمر نے انتقال کیا مین نے اس کا ذکر حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے کیا انہون نے کہا اللہ رحم کرے عمر پر حضرت نے ایسا نہین فرمایا اللہ کی قسم کہ اللہ عذاب نہین
کرتا ہے مومن پر کسی کے رونے سے بلکہ یون فرمایا کہ اللہ تعالے کافر کا عذاب اسکے لوگون کے رونے سے زیادہ
کر دیتا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم کو قرآن کافی ہے کہ اللہ تعالے ہمین فرماتا ہے کہ کوئی
کسیکا بوجھ اٹھانیوالا نہین اور ابن عباس نے ایسی بات پر فرمایا کہ اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے ابن
ابی ملیکہ نے کہا کہ قسم اللہ کی پھر ابن عمر نے اس پر کچھ نہین کہ مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے
عبد الرحمن بن بشر نے اون سے سفیان نے اون سے عمرو نے اون سے ابن ابی ملیکہ نے کہ انہون نے
کہا ہم ایک جنازہ مین تھے کہ وہ ام ابان حضرت عثمان صاحبزادی کا تھا اور بیان کی حدیث اور مرفوع
کیا ایوب اور ابن جریج نے اور حدیث ان دونون کی پوری ہے عمرو کی حدیث سے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ ترجمہ
عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے پر زندہ کے رونے سے عذاب ہوتا ہے عَنْ
هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ
عَلَيْهِ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْ اِنَّمَا مَرَّتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ وَهُمْ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْتُمْ تَبْكُوْنَ وَاِنَّهُ لَيُعَذَّبُ ترجمہ
ہشام اپنے باپ عروہ سے راوی ہین کہ حضرت عائشہ کے آگے ابن عمر کے اس کہنے کا ذکر ہوا کہ مردی پر اسکی لوگونکے
رونے سے عذاب ہوتا ہے تو انہون نے فرمایا اللہ رحمت کرے ابو عبد الرحمن پر کہ انہون نے سنا کچھ
اور اسکو یاد نہ کہا حقیقت اسکی یون ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے آگے آیا اور لوگ اسپر روتے تھے تو آپنے فرمایا کہ تم روتے ہو اور اس پر عذاب ہوتا ہے

عن هشام بن عروة عن ابيه قال ذكر عند عائشة ان ابن عمر يرفع الى النبي صلى الله عليه وسلم ان الميت يعذب في قبره ببكاء اهله فقالت وهل انما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ليعذب بخطيئته او بذنبه وان اهله ليبكون عليه الآن وذلك مثل قوله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على القليب يوم بدر وفيه قتلى بدر من المشركين فقال لهم ما قال انهم ليسمعون ما اقول وقد وهل انما قال انهم ليعلمون ان ما كنت اقول لهم حق ثم قرأت انك لا تسمع الموتى وما انت بمسمع من في القبور يقول حين تبوؤا مقاعدهم من النار **ترجمہ** ہشام نے وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گذرا اور حضرت عائشہ نے کہا کہ وہ بھول گئے (یعنے عبد اللہ بن عمر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہی فرمایا تھا کہ اوس پر عذاب ہوتا ہے اُسکے گناہ اور خطا کے سبب سے اور لوگ اُسپر رو رہے ہین اسوقت اور یہ قول بھول عبد اللہ کی ایسی ہی کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے کنوئین پر جس مین بدر کے مشرکون کے مقتول تھے کھڑے ہو کر فرمایا جو فرمایا اور عبد اللہ نے یون روایت کی کہ وہ لوگ سنتے ہین جو مین کہتا ہون اور عبد اللہ بھول گئے حقیقت یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اب وہ جانتے ہین کہ جو مین اون سے کہا کرتا تھا (یعنے اُن کی زندگی مین) وہ سچ نکلا پھر حضرت عائشہ نے یہ آیت پڑہی کہ تو نہین سنا سکتا مردے کو اور نہ سنا سکتا ہے اون کو جو قبرون مین ہین یہ حال سے اُنکی خبر دیتا ہے جب وہ جگہہ پکڑ چکے ہیں اپنی دوزخ کے **مسلم** نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو بکر نے اون سے وکیع نے اُن سے ہشام نے اسے سند سے ابو اسامہ کی روایت کے مثل معنون مین اور حدیث اسامہ کی پوری ہے **ف** اس حدیث سے تہذیب اخلاق حضرت عائشہ کے معلوم ہوئی کہ مسائل مختلفہ مین کسی خوبی اور حسن سے عبد اللہ بن عمر کا ذکر کیا ایک جگہہ فرمایا کہ اللہ اون پر رحم کرے دوسری بار فرمایا کہ وہ بھول گئے بخلاف اس زمانے کے مناظرات باہمی کیسی کیسی خلاف تہذیب باتین قلم و زبان سے نکلتی ہین **عن** عمرة بنت عبد الرحمن انها اخبرته انها سمعت عائشة وذكر لها ان عبد الله بن عمر يقول ان الميت ليعذب ببكاء الحي فقالت عائشة يغفر الله لابي عبد الرحمن اما انه لم يكذب ولكنه نسي او اخطأ انما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على يهودية يبكى عليها فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب في قبرها **ترجمہ** عمرہ نے خبر دی کہ انہون نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے ذکر ہوا کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے زندے کے رونے سے تو

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اللہ بخشے ابو عبد الرحمن کو انہوں نے جھوٹ نہیں کہا مگر بھول چوک ہو گئی حقیقت
یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گذری کہ لوگ اس پر رو رہے تھے تو آپنے فرمایا کہ یہ رو تے
ہیں اور اسپر قبر میں عذاب ہوتا ہے **عن** عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرَظَةُ بْنُ
كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيحَ
عَلَيْهِ فَاِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** علی بن ربیعہ نے کہا پہلے جسپر کوفہ میں نوحہ ہوا وہ کعب کا
بیٹا کعب کا تھا اور مغیرہ نے سنکر کہا کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جسپر نوحہ کیا جاوے گا اوسکو عذاب
ہوگا اوس کے سبب سے قیامت کیدن **مسلم** نے کہا روایت کی مجھسے علی بن حجر نے اون سے علی بن مسلم نے
انسے محمد بن قیس نے ان سے علی بن ربیعہ نے اون سے مغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مثل اوپر کی روایت کی اور **مسلم** نے کہا روایت کی مجھسے ابن ابی عمر نے اون سے مروان بن معاویہ نے اون سے
سعید بن عبید طائی نے اون سے علی بن ربیعہ نے اون سے مغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مثل اس روایت کے **عن** اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ
بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَ
دِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ **ترجمہ** ابی مالک نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں میری امت میں جاہلیت کے
(یعنی زمانہ کفر کی رسم) کہ لوگ انکو نہ چھوڑیں گے ایک فخر کرنا اپنی حسب پر دوسرے طعنہ کرنا دوسروں کی نسب پر اور
تاروں سے پانی کی امید رکھنا اور چوتھی بیان کرکے رونا اور بیان کرنیوالی اگر توبہ نکرے اپنی مرنے سے پہلے
تو قیامت جب ہوگی تو اس پر پیراہن ہوگا گندھک کا اور اوڑھنی ہوگی کھجلی کی **ف** اس سے بیان کرکے
رونے کی حرمت ثابت ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ جب تک موت کی علامات مثل غرغرہ کے ظاہر نہوں تب تک
توبہ قبول ہوتی ہے اسکے بعد نہیں **عن** عَائِشَةَ تَقُوْلُ لَمَّا جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ قَالَتْ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ فَاَتَاهُ فَذَكَرَ
اَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ فَاَمَرَهُ الثَّانِيَةَ اَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَتْ فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْهَبْ فَاحْثُ فِي اَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ وَاللّٰهِ مَا تَفْعَلُ مَا اَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ **ترجمہ** حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی قتل کی خبر آئی تو آپ غمگین بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتے ہین کہ مین انکو دروازی کی دراڑ سے دیکھتی تھی کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ ای رسول اللہ کے جعفر کی عورتین رو رہی ہین یعنے چیخ چلا کر جو شرع مین منع ہے تو آپنے فرمایا کہ جا ان کو رو کو پھر وہ گیا اور پھر آیا اور عرض کی کہ انہون نے نہین مانا آپنے پھر بارہ اس کو فرمایا کہ جا اور ان کو روک دے وہ پھر گیا اور پھر آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم ہم کو انہون نے ہرا دیا ای رسول اللہ کے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین خیال کرتی ہون کہ حضرت نے اوس سے فرمایا کہ جا اونکے مونہہ مین خاک ڈالدے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین نے کہا تیرے ناک مین اللہ خاک بہری کہ نہ تو وہ کام کرتا ہی جسکا حضرت تجہکو حکم فرماتے ہین اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑتا ہے کہ تکلیف سے چہوٹ کر بیٹہین مسلم نے کہا اور روایت کی ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے اون سے عبد اللہ بن نمیر نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجہہ سے ابو الطاہر نے اون سے عبد اللہ بن وہب نے اون سے معاویہ نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجہہ سے احمد بن ابراہیم نے اون عبد الصمد نے اون سے عبد العزیز نے یعنے ابن مسلم نے ان سب نے روایت کی یحیے بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اسکی اور عبد العزیز کی روایت مین یہ لفظ ہین وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِيِّ یعنے نہ چہوڑا تو نے رسول اللہ علیہ وسلم کو تہکانے سے **ف** اس روایت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ رونا انکا نوحہ اور چیخ پکار کے ساتہ تہا ورنہ آپ ان کے روکنے مین اتنا مبالغہ نفرماتے اسلیے کہ آنسوؤن سے رونا منع نہین ہے اور اس سے علو ہمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے کہ اس شدت رنج مین بہی امر معروف سے باز نہ آئے اور بعضون نے کہا ہی کہ صحاب کی شان سے بعید ہی کہ وہ چیخکر روتے ہون اور منع فرمانا آپ کا بطریق استحباب کے تہا **عن** اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْبَيْعَةِ اَنْ لَا نَنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ اِلَّا خَمْسٌ اُمُّ سُلَيْمٍ وَاُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ اَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ اَوِ ابْنَةُ اَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے ساتہ قرار لیا کہ ہم نوحہ نکرین تو کسی نے اس اقرار کو پورا

نہ کیا مگر پانچ عورتون نے ام سلیم اور ام علا اور ابی سبرہ کی بیٹی جو عورت تہین معاذ کی یا یون کہا ابی سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بی بی عن ام عطیۃ قالت اخذ علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی البیعۃ ان لا ننوح فما وفت منا غیر خمس منھن ام سلیم ترجمہ ام عطیہ نے وہی مضمون بیان کیا اور پانچ عورتون مین سے ام سلیم کا نام لیا عن ام عطیۃ قالت لما نزلت ھذہ الآیۃ یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یعصینک فی معروف قالت کان منہ النیاحۃ قالت فقلت یا رسول اللہ الا آل فلان فانھم کانوا اسعدونی فی الجاھلیۃ فلا بد لی من ان اسعدھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا آل فلان ترجمہ ام عطیہ نے کہا جب یہ آیت اتری یبایعنک یعنے جب مومن عورتین آوین تیرے پاس بیعت کو توان سے بیعت لے کہ نہ شریک کرین وہ اللہ کے ساتھ کسی کو اور نہ نافرمانی کرین وہ تیری کسی دستور کی بات مین توان باتون مین جنکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی نوحہ بہی تہا پہر مین نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ نوحہ کہین نہ کرون گی مگر فلان شخص کے قبیلہ مین اس لئے کہ وہ میرے نوحہ مین جاہلیت کے زمانہ مین شریک ہوتی تہی تو مجہے بہی ان کے ساتھ شریک ہونا ضرور ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر فلان قبیلہ مین سہی ف اس حدیث سے بہی حرام ہونا نوحہ کا ثابت ہوا کہ آپنے سب عورتون سے اقرار لیا کہ کہین نوحہ نہ کرین اور ام عطیہ سے بہی اقرار لیا کہ وہ بہی کہین نوحہ نکرین سوا اس قبیلہ کے اور شارع کو اختیار ہے کہ بعض حکم مین کسیکو خاص کر دے عن محمد بن سیرین قال قالت ام عطیۃ کنا ننھی عن اتباع الجنائز ولم یعزم علینا ترجمہ محمد بن سیرین نے کہا کہ ام عطیہ نے کہا ہم کو روکا جاتا تہا جنازون کے ساتھ چلنے سے مگر تاکید سے نہین روکا جاتا تہا عن ام عطیۃ قالت نھینا عن اتباع الجنائز ولم یعزم علینا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ام عطیۃ قالت دخل علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل ابنتہ فقال اغسلنھا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رایتن ذلک بماء وسدر واجعلن فی الآخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فآذننی فلما فرغنا آذناہ فالقی الینا حقوہ فقال اشعرنھا ایاہ ترجمہ ام عطیہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم ان کی صاحب زادی کو نہلاتے تہے یعنے ان کے جنازہ کو تو آپنے فرمایا نہلاؤ انکو تین بار یا پانچ بار اس سے زیادہ اگر تم مناسب جانو پانی سے اور بیری کے پتون سے اور ڈالدو آخیر مین کافور یا فرمایا تہوڑا سا کافور پہر جب نہلا چکو تو مجہے خبر دو پہر جب ہم نہلا چکے تو آپکو خبر دی اور آپنے اپنی تہت ہماری طرف پہینکدی اور فرمایا کہ اسکو اندر کا کپڑا کر دو انکے کفن کا یعنے برکت کے لئے درمیان

ثابت ہوا کہ مرد کے کپڑے سے عورت کو کفن دے سکتے ہین **ف** معلوم ہوا کہ تین بار غسل دینا تو ضرور ہے
اور اگر دیکھین کہ ابھی اور طہارت کے لئے ضرور ہے تو پانچ بار سات بار نہلادین مگر طاق ہوا اور اگر
تین ہی بار صفائی حاصل ہو جاوے تو چوتھی بار ضرور نہین اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ صاحبزادی
ام کلثوم تھین مگر صحیح یہ ہے کہ یہ زینب تھین اور اخیر پانی مین کافور دینا مستحب ہے اور یہی قول ہے شافعیہ کا اور
مالک اور احمد اور جمہور علماء کا اگرچہ حنفیہ اسکے استحباب کے قائل نہین مگر یہ حدیث انپر حجت ہے حالانکہ کافور بدن
کو پاک کرتا ہے اور جلدی سڑنے نہین دیتا اور خوشبو ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ نیکیون کے کپڑون سے
برکت لینا روا ہے **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا کہ ہم نے
انکے بالون کی تین لڑین کنگھی کر کے **ف** یعنے ایک لڑ آگے بالون کی اور دو پیچھے کے جیسے
اور روایتون مین آیا ہے اور اس سے کنگھی کرنا بالون مین میت کے مستحب ہوا اور یہی مذہب ہے شافعی
اور احمد اور اسحاق اور اوزاعی کا اگرچہ حنفیہ کے نزدیک مستحب نہین اور یہ حدیث انپر حجت ہے **عَنْ**
اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ
قَالَتْ اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ دَخَلَ
عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ اَيُّوبَ
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا وفات ہوئی ایک صاحبزادی کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کی اور ابن علیہ کی روایت مین ہے کہ آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم غسل دیتی
تھین انکی صاحبزادی کو اور مالک کی روایت مین ہے کہ داخل ہوئے ہمپر رسول اللہ علیہ وسلم جب وفات
ہوئی آپ کی صاحبزادی کی جیسے یزید بن زریع کی حدیث مین ایوب سے مروی ہے اور ایوب محمد سے
وہ ام عطیہ سے روایت کرتے ہین **عَنْ** حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ
خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا
رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ **ترجمہ** حفصہ نے ام عطیہ سے ایسا ہی روایت کیا مگر اتنا ہے کہ اسمین یون
کہا کہ غسل دوان کو تین بار یا پانچ یا سات بار اس سے زیادہ اگر تم ضرورت جانو اور حفصہ نے کہا کہ ام
عطیہ نے کہا کر دیے ہم نے بال انکے سر کے تین لڑین **عَنْ** حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَ اغْسِلْنَهَا
وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا قَالَتْ فَقُلْتُ اُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ **ترجمہ**

اسکی وہی ہے جو اوپر گذرا عن ام عطیۃ قالت لما ماتت زینب بنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلنہا وترا ثلاثا او خمسا
واجعلن فی الخامسۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا غسلتنہا فاعلمننی قالت فاعلمنا
فاعطا حقوہ وقال اشعرنہا ایاہ ترجمہ ام عطیہ نے کہا جب زینب صاحبزادی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی وفات فرماگیین توہم سے آپنے فرمایا کہ انکو طاق بار نہلاؤ تین یا پانچ بار اور پانچوین بار
کے پانی مین کافور یا فرمایا تہوڑا اسا کافور ڈالدو پہر جب نہلا چکو تو مجہے خبر دو پہر ہمنے جب خبر دی تو آپنے
اپنی تہمد پہینکدی اور فرمایا کہ اسکا کفن کے اندر کا کپڑا کردو یعنے یا بدن سے لگا رہے اور موجب برکت
کا ہوا عن ام عطیۃ قالت اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نغسل احدی
بناتہ فقال اغسلنہا وترا خمسا او اکثر من ذلک بنحو حدیث ایوب وعاصم و
قال فی الحدیث قالت فضفرنا شعرہا ثلاثۃ اثلاث قرنیہا وناصیتہا ترجمہ ام عطیہ فرماتے
ہین کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم ان کی ایک صاحبزادی کو نہلاتے
تہے آپنے فرمایا کہ طاق بار غسل دو پانچ بار یا زیادہ جیسے ایوب اور عاصم کی روایت مین آچکا اور اس حدیث
مین ہے کہ ام عطیہ نے کہا پہر ہم نے تین چوٹیان گوندہین ان کے بالون کی دو تو کنپٹیون کیطرف کی
اور ایک پیشانی کے سامنے کی عن ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث امرہا
ان تغسل ابنتہ قال لہا ابدان بمیامنہا ومواضع الوضوء منہا ترجمہ ام عطیہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم کو حکم دیا اپنی صاحبزادی کے غسل کا تو فرمایا ہر عضو کو دہنی
طرف سے شروع کرنا اور پہلے وضو کے اعضا کو دہونا عن ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لہن فی غسل ابنتہ ابدان بمیامنہا ومواضع الوضوء منہا ترجمہ اسکا وہی ہے
جو اوپر گذرا عن خباب بن الارت قال ہاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی سبیل اللہ نبتغی وجہ اللہ فوجب اجرنا علی اللہ فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ
شیئا منہم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد لہ شیء یکفن فیہ الا نمرۃ فکنا
اذا وضعناہا علی راسہ خرجت رجلاہ واذا وضعناہا علی رجلیہ خرج راسہ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعوہا مما یلی راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ

ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا جناب نے کہا ہجرت کی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی
راہ مین ہماری غرض یہ تہی کہ اللہ راضی ہو سو مزدوری ہماری اللہ پر ہو چکی سو تم سے کوئی تو ایسا گیا کہ اُسنے
اپنی مزدوری کا کوئی حصہ دنیا مین نہ کہایا انہی مین سے مصعب بن عمیر تہے جو جنگ احد مین شہید ہوئے
کہ ان کے کفن کو ایک چادر کے سوا کچہ نہ تہا وہ بہی ایسی تہی کہ جب ہم اون کے سر پر ڈالتے تو پیر نکلے رہتے اور
جو پیر پر ڈالتے تو سر نکلا رہتا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چادر تو سر پر ڈالدو اور پیر ونکو
اذخر سے چہپا دو (وہ ایک گہانس ہے مدینہ مین بہت ہوتی ہے) اور ہم مین سے کوئی ایسا ہے کہ اسکے پہل پک گیے
اور وہ اُسمین چنچین کہاتا ہے (یعنے دنیا مین بہی ایمان کے سبب سے ترقی پائی) ف اس سے معلوم ہوا
کہ کفن اس المال سے میت کے دینا چاہیئے اور وہ قرضون کی ادائے پر مقدم ہے اسلیئے کہ حضرت نے انکے
کفن کا حکم فرمایا اور یہ نہ پوچہا کہ اُس پر دین ہے یا نہین اور اذخر ایک گہانس خوشبو دار ہوتی ہے اور اس سے
معلوم ہوا کہ اگر کفن کم ہو تو سر کیطرف کر دین اور پیر کہلے رہین اور کسی اور چیز سے ڈہانپ دین
اور اگر بہت کم ہون تو ستر عورت کر دین اس لیئے کہ انکا ڈہانپنا فرض ہے اور اس سے اخلاص اور زہد صحابہ
کرام کا معلوم ہوتا ہے کہ بغیر کسی لذت دنیاوی کے اللہ و رسول کے عاشق تہے اور خدا کی راہ مین جان
دینا فخر جانتے تہے اس حال مین بہی اللہ پاک شکر گذار اور ثناخوان تہے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ اعمش سے بہی یہی روایت مروی ہوئی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ
فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ وَّاَمَّا الْحُلَّةُ فَاِنَّمَا شُبِّهَ عَلَى النَّاسِ فِيْهَا اُشْتُرِيَتْ لَهٗ لِيُكَفَّنَ فِيْهَا فَتُرِكَتِ
الْحُلَّةُ وَكُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ فَاَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَاَحْبِسَنَّهَا
حَتّٰى اُكَفِّنَ فِيْهَا نَفْسِيْ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَهَا اللّٰهُ لِنَبِيِّهٖ لَكَفَّنَهٗ فِيْهَا فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا
ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا تین
سفید کپڑون مین جو سحول کی بنے ہوئے تہے (وہ ایک جگہہ کا نام ہے شام مین) جو روئی سے تہی کہ نہ اونمین
کرتا تہا نہ عمامہ اور حلہ کا لوگون کو شبہ ہو گیا حقیقت یہ ہے کہ حلہ آپکے لیے خرید اگیا تہا کہ آپ کو کفن دیں
پہر نہ دیا اور تین چادرون مین دیا جو سفید تہین سحول کی بنی ہوئی اور حلہ کو عبد اللہ بن ابی بکر نے
لیا اور کہا مین اسے رکہہ چہوڑون گا اور مین اپنا کفن اسی سے کرون پہر کہا اگر اللہ کو یہ پسند ہوتا تو اپنے

نبی کے کفن کے کام آتا سو اسکو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دے **ف** حلہ عرب مین چادر اور تہبد کو کہتے ہین اور حضرت کو تین ہی کپڑون مین کفن دیا کہ جو تہا کوئی کپڑا اُسکے ساتھ نہ تہا اور یہی ظاہر حدیث ہی اور یہی تفسیر کی امام شافعی نے اور جمہور علما نے اور امام مالک اور ابو حنیفہ نے کہا مستحب ہی کہ ان تین کے سوا قمیص اور عمامہ بہی ہو اور انہون نے مطلب اس حدیث کا یہ کیا ہے کہ یہ تین کپڑے عمامہ اور قمیص کے سوا تہے اور اس صورت مین پانچ کپڑے ہونگے مگر یہ ضعیف ہے اس لیئے کہ کسی روایت معتبر مین ثابت نہین ہوا کہ آپکے کفن مین قمیص اور عمامہ تہا اور گویا اس حدیث سے یہ ہی ثابت ہوا کہ جس قمیص مین آپ کو غسل دیا تہا وہ بعد غسل اتار لیا گیا اور یہی صواب ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ کو کفن دیا گیا تین کپڑون مین اور ایک حلہ مین اور ان دو کرتون مین جن مین آپنے وفات فرمائی تو یہ روایت ضعیف ہی اور قابل حجت لانے کے نہین اس لئے کہ یزید بن ابی زیاد ایک راوی اس کا ایسا ہے کہ اس کے ضعف پر سبنے اتفاق کیا ہے علے الخصوص حب اور ثقہ راویون کے خلاف کہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ أُدْرِجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ نُزِعَتْ عَنْهُ وَكُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُوْلٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيْهَا عِمَامَةٌ وَلَا قَمِيْصٌ فَرَفَعَ عَبْدُ اللّٰهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ أُكَفَّنُ فِيْهَا ثُمَّ قَالَ لَمْ يُكَفَّنْ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُكَفَّنُ فِيْهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا **ترجمہ** اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے حلہ مین لپیٹا تہا جو عبد اللہ بن ابی بکر کا تہا پہر اتار ڈالا اور اخیر مین یہ ہے کہ اسی حلہ کو خیرات کر دیا **عَنْ** هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْهِ قِصَّةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ **ترجمہ** ہشام رضی اللہ تعالے عنہ نے یہی روایت بیان کی مگر اس مین عبد اللہ کا ذکر نہین ہے **عَنْ** أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا فِيْكُمْ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِيْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُوْلِيَّةٍ **ترجمہ** ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کفن کے کپڑے پوچہے تو انہون نے فرمایا

تین کپڑے تہے سحول کے عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ سُجِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ بِثَوْبِ حِبَرَةٍ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو ایک چادر مین کی آپ کو اوڑہادی گئی عَنِ الزُّهْرِيِّ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَاءً ترجمہ زہری سے بہی یہی مضمون مروی ہوا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ قُبِضَ فَكُفِّنَ
فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ
بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰى ذٰلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہین کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑہا اور ایک شخص کا اپنے اصحاب مین سے ذکر کیا کہ
ان کا انتقال ہوگیا تہا اور انکو کفن ایسا دیا تہا جس سے ستر نہین ڈہپتا تہا اور شب کو دفن
کردیا تہا پس جہڑکا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر کہ رات کو ان کو دفن
کیا کہ حضرت نے نماز بہی نہ پڑہی اور ایسا نہ کرنا چاہیئے مگر جب انسان لاچار ہو جاوے اور
فرمایا آپ نے جب تم مین سے کوئی کو تو اچہا کفن دے (یعنے تاکہ خوب ڈہانپنے والا ہو اُسکے [illegible]
تمام بدن کا) ف شاید خفگی آپ کی اسوجہ سے ہوئی کہ بغیر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز
کے ان کو دفن کردیا اور رات کے دفن کرنے مین نمازیون کی قلت ہوتی ہے اور جن وقتون مین
نماز مکروہ ہے اور نماز جنازہ منع اس مین امام شافعی کا مذہب ہے کہ دفن کرنا میت کا مکروہ نہین مگر یہ مکروہ
ہے کہ اسی وقت کو خواہ مخواہ تاک کر دفن کرے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑہین بعد اسفار
کے جب تک آفتاب طلوع نہو جاوے اور بعد آفتاب زرد ہونے کے بہی جب تک غروب
نہ ہو جاوے مگر یہ کہ کسی بات کا خوف ہو اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز نہ پڑہین جنازے پر طلوع
وغروب اور ٹہیک دوپہر کیوقت اور لیث نے بہی جمیع اوقات نہی مین مکروہ کہا ہے دفن کو
اور اچہا کفن دینے سے یہ مراد نہین کہ اسراف کرے اور بیش قیمت کپڑا دے بلکہ مراد یہ ہے
کہ کپڑا پاک وصاف ہو اور بیچ کی قیمت کا ہو النووی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ غَيْرَ

ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ
لیجانے مین جلدی کرو اس لیئے کہ اگر وہ نیک ہی تو اسے خیر کیطرف لیجاتے ہو اور اگر بد ہے تو اوسے
اپنی گردن سے اتارتے ہو **ف** جنازہ لیکر جلدی چلنا مستحب ہے نہ دوڑنا کہ جنازہ کے گرنیکا خوف
ہو اور جنازہ کا اٹھانا فرض کفایہ ہی اور اس پر اتفاق ہے کہ مرد ہی اٹھاوین اگرچہ جنازہ عورت کا ہو اس لیئے
کہ مرد قوی ہین عورتون سے اور اس سے ثابت ہوا کہ صحبت بد سے بچنا ضرور ہے اگرچہ وہ بد جنازہ ہی
ہو کہ آپنے فرمایا کہ جلدی اسے گردن سے اتار دو پہر جو بد زندہ ہو اس سے اللہ صاحب کی پناہ **مسلم**
نے کہا اور روایت کی مجہہ سے محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے دونون نے عبد الرزاق سے انہون
معمر سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجہہ سے یحیی بن حبیب نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے
محمد بن ابی حفصہ نے دونون نے روایت کی زہری سے انہون سعید سے انہون ابی ہریرہ سے
انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر معمر کی حدیث مین یہ ہے کہ مین نہین جانتا کہ انہون نے
مرفوع کیا اسکو یا نہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا اِلَی الْخَیْرِ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ ذٰلِكَ شَرًّا تَضَعُوْنَهٗ
عَنْ رِقَابِكُمْ ترجمہ ابوہریرہ نے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا فَلَهٗ قِیْرَاطٌ
وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰی تُدْفَنَ فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ قِیْلَ وَمَا الْقِیْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ
اِنْتَهٰی حَدِیْثُ اَبِیْ طَاهِرٍ وَزَادَ الْاٰخَرَانِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُصَلِّیْ عَلَیْهَا ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَلَمَّا بَلَغَهٗ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَقَدْ ضَیَّعْنَا فِیْ
قَرَارِیْطَ کَثِیْرَةٍ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حاضر رہے جنازہ
پر جب تک کہ نماز پڑہی جاوے اوسکو قیراط ثواب کا ہے اور جو دفن تک حاضر رہے اس کو دو
قراط کا ثواب ہے راوی نے کہا وہ دو بڑے پہاڑون کے برابر ہے ابو طاہر کی حدیث تمام ہوگئی اور دوسرے راوی نے
یہ زیادہ کہا کہ ابن شہاب نے کہا کہ سالم نے کہا کہ ابن عمر کی عادت تہی کہ نماز پڑہکے جنازے پر سے چلے
جاتے تہے پہر جب ابوہریرہ کی روایت سنی تو کہا کہ ہم نے بہت سے قراریط ضائع کیے یعنے افسوس کیا
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی قَوْلِهِ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ وَلَمْ یَذْکُرْ

أَمَّا بَعْدُ وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْهَا وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَتّٰى تُوضَعَ
فِي اللَّحْدِ ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہی روایت کی ہے یہان تک کہ فارغ ہو جاوین
اس کے دفن سے (یہ لفظ کہا) اور عبد الرزاق نے کہا کہ یہان تک کہ رکہا جاوے جنازہ قبر مین
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرا قیراط ثواب کا جب ملیگا کہ دفن سے فارغ ہونے تک
حاضر ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ وَمَنِ
اتَّبَعَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ ترجمہ ابوہریرہ نے وہی مضمون روایت کیا جیسے معمر کی روایت مین گذرا اور کہا (یعنی
دو قیراط اس کو ملین گے) جو ساتھ رہے یہان تک کہ دفن ہو جاوے جنازہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ وَلَمْ یَتْبَعْهَا فَلَهٗ قِیْرَاطٌ فَاِنْ تَبِعَهَا
فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ قِیْلَ وَمَا الْقِیْرَاطَانِ قَالَ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ ترجمہ ابوہریرہ نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو جنازے پر نماز پڑہے اور ساتھ نہ جاوے اسکو ایک قیراط ہے
اور جو ساتھ جاوے اسکو دو قیراط ہین کسینے پوچہا کہ دو قیراط کیا ہین فرمایا چہوٹا ان مین کا احد کے
برابر ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهٗ
قِیْرَاطٌ وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتّٰى تُوضَعَ فِی الْقَبْرِ فَقِیْرَاطَانِ قَالَ قُلْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَمَا الْقِیْرَاطُ
قَالَ مِثْلُ اُحُدٍ ترجمہ اس کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهٗ قِیْرَاطٌ مِنَ الْاَجْرِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَكْثَرَ عَلَیْنَا اَبُوْ
هُرَیْرَةَ فَبَعَثَ اِلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا فَصَدَّقَتْ اَبَا هُرَیْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِیْ
قَرَارِیْطَ كَثِیْرَةٍ ترجمہ ابوہریرہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو جنازے کے ساتھ جاوے اُسکو
ایک قیراط ثواب ہے تو ابن عمر نے کہا ابوہریرہ بہت روایتین کرتے ہین (یعنے انکی روایت مین
شک کیا) پہر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچہہ بہیجا تو انہون نے ابوہریرہ کی بات کو سچا کہا
تب تو ابن عمر بولے کہ ہمنے بہت سے قیراطون کا نقصان کیا ف اس سے کمال علم جناب حضرت عائشہ
ام المومنین رضی اللہ عنہا کا اور کمال جامعیت آپکی معلوم ہوئی کہ صحابہ کے خیال مین علے العموم
یہ بات جمی ہوئی تہی کہ جس روایت مین شک ہو یا جس مسئلہ دین مین شبہ ہو ان سے دریافت
کرد سبحان اللہ ایسی ماں کس امت کو عنایت ہوئی ہے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

معمر دونون روایتون کا ذکر کیا اور عبد الاعلیٰ نے صرف یہان تک

عن عامر بن سعد بن ابی وقاص حدثه عن ابیه انه کان قاعدا عند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اذ طلع خباب صاحب المقصورۃ فقال یا عبد اللہ بن عمر الا تسمع ما یقول ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من خرج مع جنازۃ من بیتہا و صلی علیہا ثم تبعہا حتی تدفن کان لہ قیراطان من الاجر کل قیراط مثل احد و من صلی علیہا ثم رجع کان لہ من الاجر مثل احد فارسل ابن عمر خبابا الی عائشۃ رضی اللہ عنہا یسألہا عن قول ابی ہریرۃ ثم یرجع الیہ فیخبرہ ما قالت و اخذ ابن عمر قبضۃ من حصباء المسجد یقلبہا فی یدہ حتی رجع الیہ الرسول فقالت عائشۃ صدق ابو ہریرۃ فضرب ابن عمر رضی اللہ عنہما بالحصی الذی کان فی یدہ الارض ثم قال لقد فرطنا فی قراریط کثیرۃ **ترجمہ** عامر عبد اللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ جناب مقصورہ والے آئے اور کہا اے عبد اللہ سنتے ہو کہ ابو ہریرہ کیا کہتے ہین کہتے ہین کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو جنازہ کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور اس پر نماز پڑھ کر ساتھ جاوے دفن ہونے تک اس کو دو قیراط ثواب ہے ہر قیراط احد کے برابر اور جو نماز پڑھ کر لوٹ جاوے اسکو احد کے برابر ثواب ہے تو ابن عمر نے جناب کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین بہیجا کہ ابو ہریرہ کی بات کو پوچہین وہ گئے اور لوٹ کر آئے اور ابن عمر نے ایک مٹہی مسجد کی کنکریان ہاتہ مین لی اور ان کو لوٹ پوٹ کرتے لگے (یعنے فکر مین تہے) غرض جب وہ لوٹ کر آئے تو کہا کہ حضرت عائشہ ابو ہریرہ کی بات کو سچا کہتی ہین تب عبد اللہ نے کنکریان ہاتہ سے پہینکدین اور کہا افسوس ہمنے بہت قراط کا نقصان کیا **عن** ثوبان رضی اللہ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی جنازۃ فلہ قیراط فان شہد دفنہا فلہ قیراطان القیراط مثل احد **ترجمہ** ثوبان نے وہی مضمون قیراطون کا جو اوپر کئی روایتون مین گذرا روایت کیا مسلم نے کہا روایت کی ہم سے ابن بشار نے معاذ سے انہون نے اپنے باپ سے اور مسلم نے روایت کی مجہسے ابن مثنی نے اون سے ابن ابی عدی نے اون سے سعید نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجہسے زہیر نے ان سے عفان نے ان سے ابان نے ان سب نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے مثل اوپر کی روایت کی اور سعید اور ہشام

کی روایت مین ہے کہ کسینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیراط کو تو آپنے فرمایا احد کے برابر عن
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ الْحَبْحَابِ فَقَالَ
حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا کوئی مردہ ایسا نہین کہ اوپر ایک گروہ مسلمانون کا
نماز پڑھے جسکی گنتی سو تک پہونچتی ہو اور پھر سب اسکی شفاعت کرین (یعنے اللہ سے مغفرت کی دعا کرین
مگر ضرور ان کی شفاعت قبول ہوگی راوی نے مین یہ روایت شعیب بن حبحاب سے بیان کی تو انہون
نے کہا مجھسے انس بن مالک نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** مین امید رکھتا ہون
کہ اللہ تعالے میرے جنازہ پر مومنان پاک عقیدت کو جمع فرماوے اور ان کی شفاعت میرے حق مین قبول
کرے عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ
يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ
فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا
إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ترجمہ عبداللہ بن عباس کا ایک فرزند مر گیا قدید مین یا عسفان مین (نام مقام ہے
مین) تو انہون نے کریب سے کہا کہ دیکھو کتنے لوگ جمع ہوے ہین (یعنے نماز جنازہ کے لئے) کریب نے کہا
مین گیا اور دیکھا لوگ جمع ہین اور انکو خبر کی ابن عباس نے کہا تمہاری اندازی مین وہ چالیس ہین مین نے
کہا ہان کہا جنازہ نکالو اس لئے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مسلمان کے جنازے
پر چالیس آدمی ایسے ہون جنہون نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو اللہ اسکے حق مین ضرور انکی شفاعت
قبول کرتا ہے ابن معروف کی روایت مین یون ہے کہ انہون نے شریک سے روایت کی انہون نے کریب سے
انہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ
فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ
عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

فداك ابي وامي مر بجنازة فاثني عليها فقلت وجبت وجبت وجبت مر بجنازة فاثني عليها شرا
فقلت وجبت وجبت وجبت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اثنيتم عليه خيرا
وجبت له الجنة ومن اثنيتم عليه شرا وجبت له النار انتم شهداء الله في الارض ترجمہ
انس نے کہا ایک جنازہ گذرا اور لوگون نے اسے اچہا کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی تین بار
دوسرا جنازہ گذرا لوگون نے اسے برا کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی تین بار دوسرا جنازہ گذرا
لوگون نے اسے کہا برا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا واجب ہوگی حضرت عمر نے عرض کیا کہ میرا ماں باپ
آپ پر فدا ہون ایک جنازہ گذرا اور لوگون نے اسے اچہا کہا آپنے فرمایا تین بار کہ واجب ہوگئی دوسرا
گذرا لوگون نے اسے برا کہا آپنے فرمایا تین بار واجب ہوگئی اس کا مطلب کیا ہے کیا چیز واجب ہوگئی
آپنے فرمایا جس کو تم نے اچہا کہا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جسکو برا کہا ...... اوس پر دوزخ
واجب ہوگئی تم اللہ کے گواہ ہو زمین مین .... ف
اس حدیث مین آپنے ایک کلمہ کو تین بار فرمایا اہتمام اور تاکید کیواسطے اور اچہا کہنا صحابہ کا موافق
واقع کے تہا اسی لئے انکو اللہ صاحب کا گواہ کہا اور میت کو جنتی فرمایا اور اللہ تعالے نیکون کے لئے
بہلائی دلون مین مومنون کے پیدا کرتا ہے اور برون کے لئے برائی اور صحابہ نے جس میت کو برا
کہا ہے اوس پر اعتراض ہوتا ہے کہ کیون برا کہا حالانکہ حدیث مین آیا ہے کہ موتے کا ذکر
خیر سے کرو تو جواب اس کا یہ ہے کہ ان موتے کے لیے ہے جنکا نفاق اور بدعت اور فسق
کہلا ہوا نہ ہو اور جو کہلا ہوا منافق یا بدعتی ہو اسکو اس نظر سے برا کہدینا کہ لوگ اسکی چال چلن سے پرہیز
کرین روا ہے کہ اس مین اور زندون کی خیر خواہی اور بہلائی ہے اور اسی لئے محدثین نے کہا ہے
کہ جسکی صحابہ نے مذمت کی تہی وہ کہلا ہوا منافق تہا عن انس رضی اللہ عنہ قال مر علی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجنازة فذکر بمعنی حدیث عبد العزیز غیر ان حدیث
عبد العزیز اتم ترجمہ انس نے وہی روایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مگر حدیث اول
پوری ہے عن ابی قتادة ابن ربعی انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مر علیہ بجنازة فقال مستریح او مستراح منہ قالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح
منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا والعبد الفاجر یستریح منہ العباد و

الْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ **ترجمہ** ابو قتادہ روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپکے پاس سے ایک جنازہ گذرا کہ یہ خود آرام پانیوالا ہے یا اس کے جانے سے اور لوگون نے آرام پایا لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اس کا کیا مطلب ہے آپنے فرمایا مومن دنیا کی تکلیفون سے آرام پاتا ہے (یعنے موت کے وقت) اور بدآدمی کے جانے سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین **ف** معلوم ہوا کہ گناہ سے صرف آدمی خود ہی نہین خراب ہوتا بلکہ تمام مخلوقات الٰہی کو اس سے ایذا ہوتی ہے اور سب گنہگار سے تکلیف پاتے ہین کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی مجھ سے محمد بن مثنی نے اون سے یحیے نے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے اون سے عبدالرزاق نے دونون نے (یعنے یحیے اور عبدالرزاق نے) عبداللہ بن سعید سے انہون نے محمد بن عمرو سے انہون نے کعب بن مالک کے ایک فرزند سے انہون نے ابی قتادہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یحیی کی حدیث مین یہ لفظ ہین یَسْتَرِیْحُ مِنْ اَذَی الدُّنْیَا وَنَصَبِهَا اِلٰی رَحْمَةِ اللّٰهِ یعنے مومن آرام پاتا ہے دنیا کی تکلیفون سے اور اسکی جو چپیٹ سے اور جگہہ کرتا ہے اللہ کی رحمت کی طرف **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَی لِلنَّاسِ النَّجَاشِیَّ الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ فَخَرَجَ بِهِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِیْرَاتٍ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی نجاشی کی موت کی جسدن انہون نے انتقال کیا اور عیدگاہ مین گئے اور چار تکبیرین کہین (یعنے نماز جنازہ پڑھی) **ف** اس حدیث سے ثابت ہوئی نماز جنازہ اور اجماع ہی اسپر کہ وہ فرض کفایہ ہے اور صحیح ہے کہ ایک آدمی سے بھی ادا ہو جاتی ہے اور فرض اتر جاتا ہے اور تکبیرات جنازہ کا چار ہونا بھی ثابت ہوا اور مذہب شافعیہ اور جمہور کا بھی یہی ہے اور ثابت ہوئی نماز جنازہ غائب پر اگرچہ حنفیہ نے بلا دلیل اسکا خلاف کیا ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ نَعَی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِیَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلّٰی فَصَلّٰی فَكَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعَ تَكْبِیْرَاتٍ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا خبر دی ہم کو رسول اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی جسدن انہون نے انتقال کیا اور فرمایا کہ مغفرت مانگو اپنے بھائی کے لیے (یہ ہمدردی ہے) ابن شہاب نے کہا اور روایت کی مجھ سے سعید بن مسیب نے اور ابوہریرہ نے ان سے بیان کیا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارون کے ساتھ صف باندہی عیدگاہ مین اور نماز جنازہ پڑہی اور چار تکبیرین
کہین کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجہہ سے عمرو ناقد نے اور حسن حلوانی نے اور عبد
بن حمید نے سب نے کہا روایت کی ہمسے یعقوب نے اور وہ ابراہیم ابن سعد کے فرزند انہون نے
روایت کی ہم سے میرے باپ نے انہون نے صالح سے انہون نے ابن شہاب سے مانند عقیل
کی روایت کی دونون سندون سے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ كَرِوَايَةِ عُقَيْلٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا
ترجمہ اس کا وہی جو اوپر گذر چکا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلٰى اَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اصحمہ کی جسکا لقب نجاشی تہا اور چار تکبیرین کہین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلّٰهِ صَالِحٌ اَصْحَمَةُ فَقَامَ
فَاَمَّنَا وَصَلّٰى عَلَيْهِ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک نیک بندے
نے انتقال کیا اصحمہ نے اور کہڑے ہوئے ہمارے امام نبی اور انپر نماز پڑہی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخًا لَّكُمْ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا
فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا صَفَّيْنِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایک بہائی تمہارا مرگیا سو کہڑے ہو اور اسپر نماز پڑہو پہر ہم کہڑے ہوئے اور دو صفین باندہ لین
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخًا لَّكُمْ
قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ يَعْنِي النَّجَاشِيَّ وَفِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ اِنَّ اَخَاكُمْ ترجمہ جو اوپر ہو چکا
عَنِ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ
فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا قَالَ الشَّيْبَانِيُّ فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا قَالَ الثِّقَةُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ حَسَنٍ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ انْتَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَبْرٍ رَطْبٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَفُّوْا خَلْفَهٗ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا قُلْتُ لِعَامِرٍ
مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ترجمہ شعبی نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر نماز پڑہی بعد دفن میت کے اور چار تکبیر کہی شیبانی نے شعبی سے
پوچہا کہ آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی انہون نے کہا ایک معتبر نے عبد اللہ بن عباس نے

یہہ لفظ حسن کی حدیث کے ہین اور ابن نمیر کی روایت مین ہے کہ پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازی
قبر پر اور نماز پڑہی اس پر اور لوگون نے آپکے پیچھے صف باندہی اور چار تکبیر کہی مین نے عامر سے
پوچھا کس نے تم سے کہا انہون نے کہا ایک ثقہ نے جسکی پاس ابن عباس آئے تہے مسلم نے کہا
روایت کی ہم سے یحیی نے اون سے ہشیم نے اور کہا روایت کی مجہہ سے حسن بن ربیع اور ابو کامل
نے دونون نے روایت کی عبد الواحد سے اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے اون سے جریر نے اور کہا
روایت کی ہم سے محمد بن حاتم نے اون سے وکیع نے اون سے سفیان نے اور کہا روایت کی ہم سے
عبید اللہ بن معاذ نے اون سے اون کے باپ نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے اون سے
محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سب سے شیبانی نے ان سے شعبی نے انہون ابن عباس سے
انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی اور کسی کی حدیث مین یہ نہین ہے کہ آپنے چار تکبیر کہی
کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہمسے اسحق نے اور ہارون نے دونو نے وہب سے انہون
نے شعبہ سے انہون نے اسمعیل سے اور کہا روایت کی ہم سے ابو غسان مسمعی نے انہون نے یحیی بن
ضریس سے انہون نے ابراہیم بن طہمان سے انہون ابی حصین سے دونون نے شعبی سے انہون نے
ابن عباس سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قبر پر نماز پڑہنے کے باب مین روایت کی شیبانی کی
حدیث کی مانند مگر کسی کی روایت مین چار تکبیر کہنے کا ذکر نہین **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ و
سلم صلے علی قبر **ترجمہ** انس نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر پر نماز پڑہی **عن** ابی ہریرۃ ان
امرأۃ سوداء کانت تقم المسجد او شابا ففقدہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسال
عنہا او عنہ فقالوا مات قال افلا کنتم اذنتمونی قال فکانہم صغروا امرہا او امرہ
فقال دلونی علی قبرہ فدلوہ فصلی علیہا ثم قال ان ہذہ القبور مملوءۃ ظلمۃ علی
اہلہا وان اللہ ینورہا لہم بصلاتی علیہم **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ ایک عورت کالی مسجد کی خدمت
کرتی تہی یا ایک جوان تہا اور اسکو حضرت نے نپایا تو پوچہا لوگون نے عرض کی کہ مر گئی آپنے فرمایا تم مجھکو خبر نکی
گویا اس کو حقیر جانکر حضرت کو تکلیف دینا مناسب نجانا آپنے فرمایا مجہے اس کی قبر بتاؤ لوگون نے بتائی آپنے
اسپر نماز پڑہی اور فرمایا کہ قبرین اندہیرے سے بہری ہین اور اللہ تعالے انکو روشن کر دیتا ہے میری نماز پڑہنے سے ان پر
ف اس حدیث سے قبر پر نماز جنازہ پڑہنا روا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور اصحاب مالک نے اس مین تاویلات باطلہ کرکے

اس کو ناجائز کہاہے اور حدیث پیغمبر معصوم کے آگے کسی کا قول نہین چلسکتا اور ہمحدیث سے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن خلاق اور تواضع اور خبر گیری اپنے یارون کی اوران کے حقوق کا خیال رکہنا اور
اونکے دنیا وآخرت کے مصالح کے فکر رکہنا ثابت اور معلوم ہوتا ہے اور فرمایا کہ مجہے خبر کیون ندی اس سے
معلوم ہوا کہ میت کی خبر احباب کو دینا تاکہ اوس کی نماز ودفن مین شریک ہون روا ہے عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ زَیْدٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُکَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاِنَّہٗ
کَبَّرَ عَلٰی جَنَازَۃٍ خَمْسًا فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُہَا ترجمہ
عبدالرحمن نے کہا زید ہمارے جنازون کی نمازمین چار تکبیرین کہا کرتے تہے اور ایک جنازہ پر پانچ
تکبیرین کہین اورہمنے پوچہا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبہی پانچ بہی کہتے تہے ف کہا امام
نووی نے یہ حدیث علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور ابن عبدالبر وغیرہ نے اسکے منسوخ ہونے پر اجماع
نقل کیاہے اور کہاہے کہ اب کوئی شخص چار تکبیر سے زیادہ نکہے اور یہ دلیل ہے اسپر کہ اون لوگون نے
زید بن ارقم کے بعد چار پر اجماع کرلیاہے اور صحیح قول فقہا کا یہ ہے کہ اجماع بعد اختلاف کے صحیح ہے
تمام ہوا قول نووی کا مترجم کہتا ہے اللہ کی مدد سے کہ جب ایک راوی معتبر کہتاہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیرین کہین تو اجماع سے کیونکر منسوخ ہوسکتاہے فعل رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کا جبتک خود آپنے نہی پانچ کی بالتصریح نہ آجاوے اور حال یہ ہے کہ زادالمعاد میں
ابن قیم رحمتہ اللہ علیہ نے لکہاہے کہ صحیح ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ تکبیرین اور صحابہ آپکے
بعد آپکے چار بہی کہتے تہے پانچ بہی چہہ بہی بعد اسکے یہی روایت زید کی مسلم سے بیان کی اور پہر کہا
امام علی بن ابیطالب نے سہل بن حنیف کے جنازے پر چہہ تکبیرین کہین اور اہل بدر پر آپ چہہ تکبیر کہا کرتے
تہے اور اور صحابہ پر پانچ اور اور لوگون پر سوا صحابہ کے چار ذکر کیا اس کا دارقطنی نے اور ذکر کیا سعید بن
منصور نے حکم سے اونہون نے ابن عیینہ سے کہ انہون نے کہا صحابہ اہل بدر پر پانچ اور چہہ اور سات کہا کرتے
تہے اور یہ آثار صحیح ہین تو چار سے زیادہ منع کرنے کا کوئی موقع نہین ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چار
سے زیادہ کو منع نہین فرمایا بلکہ آپنے اور صحابہ نے آپکے بعد چار سے زیادہ کہین اور جن لوگون نے
منع کیاہے انہون نے ابن عباس کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اخیر جنازہ پر جو نماز پڑہی اسمین چار ہی تکبیرین کہین اور یہ اخیر فعل ہے آپ کا اور اخیر سے اخیر فعل آپ کا

لیا جاتا ہے اور اس حدیث مین خلال نے اپنے علل مین کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھکو خبر دی حارث نے
کہ پیتنے امام احمد سے پوچھا ابی الملیح کی روایت کو میمون سے جو انہون نے ابن عباس سے روایت کی ہے
اور یہی حدیث پڑہی تو امام احمد نے فرمایا یہ کذب ہے اس کی کچھ اصل نہین اور یہ حدیث روایت کی ہے
محمد بن زیاد طلحان نے اور وہ حدیثین اپنے دل سے گہڑا کرتا تھا اور منع کرنے والونے اس سے بہی
دلیل پکڑی ہے کہ میمون بن مہران نے روایت کی ابن عباس سے کہ فرشتون نے جب آدم علیہ السلام
پر نماز پڑہی تو چار تکبیر کہی اور کہا یہ تمہارے لئے سنت ہے اے بنی آدم اور اس حدیث کا حال یہ ہے کہ اثرم
نے کہا کہ محمد بن معاویہ نیشاپوری کا ذکر ابو عبداللہ کے پاس آیا یعنے امام احمد کے پاس تو انہون نے فرمایا
کہ مین اس کی حدیثون کو دل سے گہڑی ہوئی جانتا ہون پہر ذکر کیا اسی روایت کو ابی الملیح سے کہ
وہ راوی ہین میمون سے وہ ابن عباس سے کہ نماز پڑہی آدم علیہ السلام کی فرشتون نے اور چار تکبیرین
کہین تو اسکو ابو عبداللہ امام احمد نے بڑی انوکہی بات جانی اور کہا ابو الملیح کی روایتین بہت صحیح ہوتی
ہین اور وہ اللہ سے بہت ڈرنے والے تہے اور پاک تہے کہ ایسی روایتین بیان کرین اور یہ بات کہ
اس روایت کو ابو الملیح کی طرف منسوب کرین انکو بہت ناگوار ہوئی اور دلیل پکڑی منع کرنیوالون نے
بیہقی کی روایت سے جو یحیے نے ابی سے روایت کی انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرشتون
نے آدم علیہ السلام پر نماز پڑہی اور چار تکبیر کہی یہ روایت صحیح نہین ہے اور مرفوعًا اور موقوفًا دونو
طرح مروی ہے کہ معاذ کے یار سب چار تکبیرین کہا کرتے تہے چنانچہ علقمہ نے عبداللہ سے کہا کہ
معاذ کے چند یار شام سے آئے ہین اور انہون نے ایک جنازی پر پانچ تکبیرین کہین تو عبداللہ نے
کہا تکبیرین کچھ مقرر نہین ہین امام جتنی تکبیرین کہے تم بہی کہو اور جب وہ سلام پہیر دے تم بہی سلام پہیر دو
عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ
الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ ترجمہ عامر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم جنازہ دیکہو کہڑے ہو جاؤ یہانتک کہ آگے جاوے یا زمین پر اتارا جاوی ف امام نووی
نے فرمایا ہے کہ جنازہ دیکہکر اٹھ کہڑا ہونے مین لوگون نے اختلاف کیا ہی بعضون نے کہا یہ حکم منسوخ ہے
چنانچہ مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہی اور امام احمد اور اسحق اور ابن حبیب
نے اور ابن ماجشون مالکی نے کہا ہے کہ اختیار ہے چاہے کہڑا ہو یا نہ ہو اور جنازی کے ساتھ گیا ہے اسکی

بیٹھنے مین بہی اختلاف ہے بعضون نے کہا صحابہ اور سلف مین سے جب تک جنازہ رکہا نجاوے نہ بیٹھے اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور قبر پر جب تک جنازہ دفن نہ ہو کہڑا ہونے مین بہی اختلاف ہے بعضون نے مکروہ کہا ہے بعضون نے اس پر عمل کیا ہے اور مشہور مذہب شافعیہ کا یہی ہے کہ کہڑا ہونا مستحب نہین اور یہ حدیث منسوخ ہے حضرت علی کی روایت سے اور متولی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ کہڑا ہونا مستحب ہے اور یہی مذہب پسندیدہ ہے غرض کہڑا ہونا مستحب ہے اور نکہڑا ہونا جائز ہے اور دعوے منسوخ ہونیکا ایسی جگہہ ٹہیک نہین جہان تطبیق ہوسکتی ہو دو روایتون مین مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث قتیبہ نے ان سے لیث نے اور روایت کی ہم سے ابن رمح نے ان سے لیث نے اور روایت کی ہم سے حرملہ نے ان سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے ان سب نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے اور یونس کے روایت مین یہ ہے کہ انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے آگے وہی روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ

ترجمہ عامر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جنازہ دیکہے تو اگر اسکے ساتھ جانیوالا نہو تو کہڑا ہو جاوے یہان تک کہ وہ آگے نکل جاوے یا زمین پر رکہا جاوے آگے جانے سے پہلے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے ابو کامل نے ان سے حماد نے اور روایت کی مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے ان سے اسمعیل نے دونون نے ایوب سے اور کہا روایت کی مجھسے ابن مثنے نے ان سے یحیے نے ان سے عبید اللہ نے اور روایت کی ہمسے محمد بن مثنی نے ان سے ابن ابی عدی نے ان سے ابن عون نے اور روایت کی مجھسے محمد بن رافع نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے ابن جریج نے ان سب نے نافع سے اسی اسناد سے مانند حدیث لیث بن سعد کی مگر ابن جریج کی روایت مین یہ لفظ ہین کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِيْنَ يَرَاهَا حَتَّى تُخَلِّفَهُ إِنْ كَانَ غَيْرَ مُتَّبِعِهَا یعنے جب دیکہے کوئی تم مین کا جنازہ کو تو چاہئے کہ کہڑا ہو جاوے جب اسکو دیکہے یہان تک کہ جنازہ آگے چلا جاوے اگر اسکو جنازے کے ساتھ جانا نہین ہے

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوْا حَتَّى تُوضَعَ ترجمہ ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی

جنازہ کے ساتھ جاوے تو جب تک وہ رکھا نہ جاوے جب تک نہ بیٹھے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ
حَتّٰی تُوْضَعَ ترجمہ ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ دیکھو کھڑے ہو جاؤ
اور جو ساتھ جاوے وہ نہ بیٹھے جب تک وہ رکھا نہ جاوے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
قَالَ مَرَّتْ جَنَازَۃٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّهَا يَهُوْدِيَّةٌ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا ترجمہ
جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک جنازہ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپکے ساتھ
کھڑے ہو گئے پھر ہمنے عرض کی یا رسول اللہ وہ یہودی عورت کا جنازہ ہے تو آپنے فرمایا موت گھبراہٹ
کی چیز ہے پھر جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ حَتّٰى تَوَارَتْ ترجمہ جابر کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار کھڑے ہوئے
ایک یہودی کے جنازے کے لئے یہانتک کہ وہ آنکھون سے چھپ گیا عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهِ حَتّٰى تَوَارَتْ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے لئے کھڑے ہوئے یہان تک کہ وہ چھپ گیا عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ قَيْسَ
بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا
فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَقَالَا اَلَيْسَتْ نَفْسًا ترجمہ ابن ابی لیلے نے کہا کہ قیس بن سعد
اور سہل بن حنیف دونون قادسیہ مین تھے اور ان کے پاس ایک جنازہ گذرا اور وہ کھڑے ہوئے
سو ان سے کہا گیا کہ وہ اسی زمین کے لوگون مین سے ہے (یعنے کفار مین سے) تو ان دونو نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گیا اور آپ کھڑے ہو گئے تو عرض کیا کہ وہ یہودی
ہے آپنے فرمایا آخر جان تو ہے مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے قاسم بن زکریا نے ان سے عبید اللہ نے
اون سے شیبانی نے ان سے اعمش نے اون سے عمرو بن مرہ نے اسی اسناد
سے اور اسمین یہ لفظ ہین کہ انہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ایک جنازہ گذرا
عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّهُ قَالَ رَاٰنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِيْ جَنَازَةٍ قَائِمًا
وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ فَقَالَ لِيْ مَا يُقِيْمُكَ فَقُلْتُ اَنْتَظِرُ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ

لنا يحدث ابو سعيد الخدري رضى الله عنه فقال نافع فان مسعود بن الحكم حدثني عن علي
بن ابي طالب رضي الله عنه انه قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قعد ترجمه
واقد نے کہا مجھکو دیکھا نافع نے کہ مین ایک جنازہ کے ساتھ کھڑا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے انتظار کرتے
تھے جنازہ کے اترنے کا سو انہون نے مجھسے کہا کہ تم کس کے منتظر کھڑے ہو مین نے کہا مین منتظر ہون
جنازے کے رکھنے کا اس حدیث کے خیال سے جو روایت کی ابو سعید خدری نے کہ نافع نے کہا کہ مسعود بن
الحکم نے روایت کی حضرت علی سے کہ انہون کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پھر بیٹھ گئے کہا
مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجھہ سے محمد بن مثنی اور اسحق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر نے سب نے
ثقفی سے ابن مثنی نے کہا کہ عبد الوہاب نے کہا سنا مین نے یحیی بن سعید سے کہا کہ خبر دی مجھے واقد بن
عمرو بن سعد بن معاذ انصاری نے کہ نافع بن جبیر نے خبر دی کہ مسعود بن الحکم انصاری نے انکو خبر دی
کہ سنا انہون نے علی بن ابیطالب سے کہ فرماتے تھے جنازون کے حق مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے
ہو جاتے تھے یعنے جنازہ دیکھکر) پھر بیٹھنے لگے اور یہ حدیث اس لیے روایت کی کہ نافع بن جبیر نے دیکھا واقد بن
عمرو کو کہ وہ کھڑے رہے یہانتک کہ جنازہ رکھا گیا اور کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت کی ہمسے یہی
حدیث ابو کریب نے اون سے ابی زائدہ نے ان سے یحیی نے اسی اسناد سے عن علي رضي الله تعالى عنه قال
رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قام فقمنا وقعد فقعدنا يعني في الجنازة ترجمه
حضرت علی نے کہا دیکھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پھر ہم بھی کھڑے ہوئے اور وہ
بیٹھنے لگے پھر ہم بھی بیٹھنے لگے یعنے جنازہ مین ف اب تم کو یقین ہو گیا کہ ہم جو اوپر کہہ آئے تھے کہ کھڑا
ہونا امر مستحب ہے اور بیٹھہ جانا روا ہے یہی بات روایتون کے رد سے بہت ٹھیک ہے مسلم نے
کہا اور روایت کی مجھہ سے یہی حدیث محمد بن بکر نے اور عبد اللہ بن سعید دونون نے کہا روایت
کی ہم سے یحیی نے اور وہ قطان ہین انہون نے شعبہ سے اسی اسناد سے عن عوف
بن مالك يقول صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة فحفظت من دعائه
وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله
واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من
الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة

وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ

ترجمہ عوف کہتے تھے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر اور مین نے آپ کی
دعا مین سے یہ لفظ یاد رکہے اللہم سے النار تک یعنی یا اللہ بخش اسکو اور رحم کر اور معاف
کر اور مہمانی اس کی عنایت سے کر اور گہر اس کا کشادہ کر یعنے قبر اور دہو دے اسکو پانی اور
برف اور اولون سے اور صاف کر دے اسکو گناہون سے جیسے سفید کپڑا صاف ہو جاتا ہے
میل سے اور اسکو گہر کے بدلے اس سے بہتر گہر دے اور اسکے لوگون سے بہتر لوگ دے اور اسکی بیوی سے
بہتر بیوی دے اور جنت مین لیجا اور عذاب قبر سے بچا یا یہ فرمایا کہ عذاب دوزخ سے بچا یہان تک کہ مین نے
آرزو کی کہ مین مردہ مین ہوتا تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مجھے پہونچتی اور فقیر مترجم آرزو
کرتا ہے کہ یہ مردہ مین ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے مزے مین لوٹتا اور کہا مسلم نے کہ روایت
کی مجھ سے عبدالرحمن بن جبیر نے ان سے ان کے باپ نے اون سے عوف بن مالک نے انہون
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اس روایت کی یہی حدیث مسلم نے کہا اور روایت کی
ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے انہون نے معاویہ سے انہی دونون سندون سے ابن وہب کی روایت
کی مانند عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ
مُدْخَلَهٗ وَغَسِّلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ
وَاَبْدِلْ لَهٗ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ
وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ وَتَمَنَّيْتُ اَنْ لَوْ كُنْتُ اَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَيِّتِ ترجمہ عوف نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے
ایک جنازہ پر نماز پڑہی آخر حدیث تک جسکا ترجمہ اوپر ہو چکا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلّٰى عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ
فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهَا وَسْطَهَا ترجمہ سمرہ نے کہا مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہی اور آپنے کعب کی مان پر نماز پڑہی اور وہ نفاس مین تہین اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے انکی کمر کے برابر کہڑے ہوئے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت

کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ نے اون سے ابن مبارک نے اور یزید بن ہارون نے اور کہا روایت کی مجہہ سے علی بن حجر نے ان سے ابن مبارک اور فضل بن موسی نے ان سبنے روایت کی حسین سے اسی اسناد سے اور نہین ذکر کیا کعب کی ماں کا **عن** سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ قال لقد كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هٰهُنَا رِجَالًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّي وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ وَسْطَهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مُثَنًّى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلٰوةِ وَسْطَهَا **ترجمہ** سمرہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین لڑکا تہا اور آپ کی حدیثین یاد رکہتا مگر اس لیئے نہ بولتا تہا کہ مجہہ سے بوڑہے لوگ وہان موجود ہوتے تہے (سبحان اللہ کمال سعادتمندی ہے اور بزرگون کا ادب ہے) اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے نماز پڑہی ایک عورت پر کہ نفاس مین مر گئی تہی اور آپ اسکے بیچ مین کہڑے ہوے نماز کیوقت اور ابن مثنی کی روایت کا مضمون بہی یہی ہے **عن** جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ **ترجمہ** جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گہوڑا آیا ننگی پیٹہ کا اور آپ اس پر سوار ہوئے اور ہم آپکے گرد پیدل تہے جب ابن دحداح کے جنازہ سے آپ لوٹے تہے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوٹتے وقت جنازے سے سوار ہو کر چلے **عن** جابر بن سمرة رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ عُرْيٍ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ نَسْعَى خَلْفَهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُعَلَّقٍ أَوْ مُدَلًّى فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ وَقَالَ شُعْبَةُ لِأَبِي الدَّحْدَاحِ **ترجمہ** جابر نے کہا نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن دحداح کی پہر ایک ننگی پیٹہ کا گہوڑا لائے اور پکڑا اسکو ایک شخص نے پہر آپ سوار ہوئے اور وہ کودتا تہا اور ہم سب آپکے پیچہے تہے اور دوڑتے تہے سو ایک شخص نے کہا قوم مین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنے خوشے لٹک رہے ہین جنت مین ابن دحداح کے لیے **عن**

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال فی مرضہ الذی ہلک فیہ الحدوا لی لحدا وانصبوا
علی اللبن نصبا کما صنع برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ سعد بن ابی وقاص نے
اپنی بیماری مین فرمایا جسمین انتقال ہوا کہ میرے لیے لحد بنانا اور اسپر کچی اینٹین لگانا جیسے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے لیے بنائی گئی ف اس سے معلوم ہوا کہ لحد بنانا مستحب ہی جسکو بغلی قبر کہتے ہین اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے باتفاق صحابہ ایسی ہی قبر بنی تھی اور اسمین تو اینٹین لگی تھین کچی عن ابن عباس
قال جعل فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطیفۃ حمراء ترجمہ ابن عباس نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین سرخ چادر ڈالدی گئی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ابو جمرہ کا نام نضر بن
عمران ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے کہ دونون نے سرخس مین انتقال کیا اور یہ دونون
راوی ہین اس سند کے عن ثمامۃ بن شفی حدثہ قال کنا مع فضالۃ بن عبید بارض
الروم برودس فتوفی صاحب لنا فامر فضالۃ رضی اللہ عنہ بقبرہ فسوی ثم قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بتسویتہا ترجمہ ثمامہ بن شفی نے کہا کہ ہم فضالہ
کے ساتھ تھے روم کے ملک مین رودس مین (کہ نام ایک جزیرہ اور مقام کا ہے) اور ایک یار ہمارا مر گیا تو
فضالہ نے حکم دیا کہ قبر اسکی برابر کیجاوے اور کہا انہون نے کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تھے ہماری
قبرون کے برابر کرنے کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ قبر زمین سے اونچی نکی جاوے اور نہ
اونٹ کے کوہان کی سی بنائی جاوے اور ایک بالشت سے زیادہ اونچی کرنا نہایت برا ہے اور یہی مذہب
ہے شافعی کا اور قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ افضل یہ ہے کہ کوہان کیطرح یعنے ماہی پشت بنانا
اور یہی مذہب ہے مالک کا غرض اونچی قبرین بنانا اور پختہ کرنا اور گنبدون کا طیار کرنا یہ سب باجماع
امت اور باتفاق علماء حرام اور ممنوع ہے اور اسکو افضل اعمال قرار دینا اور شعار اسلام خیال
کرنا گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنا ہے عن ابی الہیاج الاسدی قال قال لی علی
رضی اللہ عنہ الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا
تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ ترجمہ ابی الہیاج اسدی نے کہا مجھ سے حضرت
علی نے فرمایا کہ مین تمکو بھیجتا ہون اسکے لیے جسکے لیے مجھکو بھیجا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑون نہ
کوئی تصویر مگر مٹا دون اس کو اور نہ چھوڑون کوئی بلند قبر مگر اسکو زمین کے برابر کردون کہا مسلم نے روایت

کی مجھ سے ابوبکر بن خلاد نے انہون نے یحییٰ سے انہون نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ روایت کی
مجھ سے حبیب نے اسی اسناد سے یہی حدیث اور اسمین یہہ لفظ ہین وَلَا صُورَۃً اِلَّا طَمَسْتَھَا یعنے نہ چھوڑون
مین کوئی تصویر کہ مٹادون اسکو عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْہِ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ قبرون کو پختہ کرین اور اس سے کہ اسپر بیٹھین اور اس سے کہ اوسپر گنبذ بناوین
ف امام نووی نے کہا اس سے پختہ قبرون کی نہی ثابت ہوئی اور منع ہوا اوسکے اوپر بنانا عمارت کا
اور حرام ہو بیٹھنا قبرون پر یہی مذہب ہے شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام مالک نے موطا مین کہا
ہے کہ مراد اس سے قبرون کے اوپر بیٹھنا ہے اور اسی طرح تکیہ لگانا اور مکان بنانا اور امام
شافعی نے ام مین کہا ہے کہ بہت سے امامون کو مین نے دیکھا ہے کہ وہ قبرون کے گنبذون
وغیرہ کے گرانیکا حکم دیتے تھے اور فقہا نے وہ مٹی جو قبر سے نکلی اوس سے زیادہ مٹی لگانا تک قبر مین
مکروہ کہا ہے پختہ بنانا اور عمارت کھڑی کرنیکا تو کیا ذکر ہے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت
کی مجھ سے ہارون نے اون سے حجاج نے اور کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے اون سے عبد الرزاق
نے دونون روایت کی ابن جریج سے انہون نے ابن زبیر سے کہ سنا انہون نے جابر سے کہ کہتے تھے سنا مین نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی جو اوپر مذکور ہوا عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی عَنْ تَقْصِیْصِ الْقُبُوْرِ
ترجمہ جابر نے کہا آپنے منع فرمایا قبرون کے پختہ بنانے سے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَۃٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَہٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِہٖ
خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی
ایک چنگاڑے پر بیٹھے اور اس کے کپڑے جلجاوین اور اسکی کہال تک پہونچے تو یہی بہتر ہے اس سے کہ قبر پر
بیٹھے کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے عبد العزیز نے اور کہا روایت کی مجھ سے عمرو ناقد
نے ان سے ابو احمد نے اون سے سفیان نے ان دونون نے روایت کی سہیل سے اسی اسناد سے مانند اس کے
جو اوپر ہو چکی عَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْھَا ترجمہ ابی مرثد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قبر پر نہ بیٹھو اور نہ اسکی طرف نماز پڑھو عَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا اِلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَیْھَا
ترجمہ اسکا وہی ہی جو اوپر ہوچکا عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ اَمَرَتْ اَنْ یُّمَرَّ بِجَنَازَۃِ
سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْمَسْجِدِ فَتُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَاَنْکَرَ النَّاسُ ذٰلِکَ عَلَیْھَا فَقَالَتْ مَا اَسْرَعَ مَا نَسِیَ النَّاسُ مَا
صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی سُھَیْلِ بْنِ الْبَیْضَاءِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ ترجمہ عباد بن
عبد اللہ نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ سعد بن ابو وقاص کا جنازہ مسجد میں لاوین تاکہ آپ بھی پڑھین نماز
تو لوگون نے اسسے تعجب کیا تب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا جلدی بھول گئی لوگ اسکو کہ نماز پڑہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر مسجد ہی مین **ف** ایک روایت مین آیا کہ بیضا کے دو بیٹون پر نماز پڑہی اپنے
مسجد مین اور ایک روایت مین انکا نام بہی آیا سہیل اور ان کے بہائی کا علما نے کہا ہی کہ بیضا کے تین بیٹے تہے
سہل اور صفوان اور ماں انکی بیضا تہی کہ نام ان کا دعد تہا اور بیضا انکا وصف تہا اور باپ ان لڑکون
کا وہب تہا اور اس حدیث مین دلیل ہے امام شافعی کو اور اکثر لوگون کو کہ نماز جنازہ کو مسجد مین روا کہتے ہین
اور یہی مذہب ابن حبیب مالکی کا اور احمد اور اسحاق اور ابن ذئب کا اور ابو حنیفہ اور مالک کا مذہب ہے کہ جائز نہین
نماز جنازہ کی مسجد مین اور دلیل لائے ہین یہ لوگ ابو داؤد کی روایت کو کہ آپنے فرمایا جو نماز پڑہے جنازہ
کی مسجد مین اسکے لئے کچہ نہین ہے اور دلیل شافعی وغیرہ کی یہی حدیث سہیل کی اور ابو داؤد کی روایت کی ان
لوگون نے بہت جواب دیے ہین ایک یہ ہی کہ وہ ضعیف ہے قابل دلیل لانیکے نہین امام احمد نے فرمایا ہے
یہ حدیث ضعیف ہی کہ اکیلے صالح مولے توءمہ نے روایت کی ہے اور وہ ضعیف ہین اور اگر ثابت بہی ہو
تو اسکے معنی یہ ہین ہے یعنے اسکے لیے کچہ ملامت نہین عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا لَمَّا تُوُفِّیَ سَعْدُ بْنُ
اَبِیْ وَقَّاصٍ اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّمُرُّوْا بِجَنَازَتِہٖ فِی الْمَسْجِدِ فَیُصَلِّیْنَ عَلَیْہِ
فَفَعَلُوْا فَوُقِفَ بِہٖ عَلٰی حُجَرِھِنَّ یُصَلِّیْنَ عَلَیْہِ ثُمَّ اُخْرِجَ بِہٖ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِیْ کَانَ اِلَی الْمَقَاعِدِ
فَبَلَغَھُنَّ اَنَّ النَّاسَ عَابُوْا ذٰلِکَ وَقَالُوْا مَا کَانَتِ الْجَنَائِزُ یُدْخَلُ بِھَا الْمَسْجِدَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ عَائِشَۃَ
فَقَالَتْ مَا اَسْرَعَ النَّاسَ اِلٰی اَنْ یَّعِیْبُوْا مَا لَا عِلْمَ لَھُمْ بِہٖ عَابُوْا عَلَیْنَا اَنْ یُّمَرَّ بِجَنَازَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ وَمَا
صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی سُھَیْلِ بْنِ بَیْضَاءَ اِلَّا فِیْ جَوْفِ الْمَسْجِدِ قَالَ مُسْلِمٌ سُھَیْلُ بْنُ دَعْدٍ
وَھُوَ ابْنُ الْبَیْضَاءِ اُمُّہٗ بَیْضَاءُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی نے فرمایا جب سعد بن وقاص نے انتقال فرمایا تو رسول اللہ کی بیبیون
نے کہلا بہیجا کہ انکا جنازہ مسجد مین سے لیجاؤ کہ ہم لوگ بہی نماز پڑہ لین سو ایسا ہی کیا اور ان کے حجرون کے جنازہ ٹہرا دیا گیا

مسجد میں جنازہ درست ہونیکا بیان

وہ نماز پڑھ لیں اور جنازہ کو باب الجنائز سے جو مقاعد کی طرف تھا وہاں سے باہر لے گئے اور لوگوں کو یہ خبر پہونچی
تو عیب کرنے لگے اور کہا کہ جنازہ کہیں مسجد میں لاتے ہیں اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ کیا جلدی
عیب کرنے لگے جو چیز نہیں جانتے انہوں نے ہم پر عیب کیا کہ جنازہ کو مسجد میں لائے اور بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سہیل بیضا کے بیٹے پر نماز نہیں پڑھی مگر مسجد کے اندر مسلم نے کہا وہ سہیل دعد کے بیٹے ہیں کہ ماں ان کی دعد ہیں
اور وصف انکا بیضا ہے عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان عائشۃ لما توفی سعد بن ابی وقاص
فقالت ادخلوا بہ المسجد حتی اصلی علیہ فانکر ذلک علیہا فقالت واللہ لقد صلی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنی بیضاء فی المسجد سہیل واخیہ ترجمہ ابی سلمہ نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب سعد کا انتقال
ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ جنازہ انکا مسجد میں لاؤ کہ میں نماز پڑھوں لوگوں نے اسمیں تامل کیا انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم نماز پڑھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں بیٹوں پر بیضا کی مسجد میں سہیل اور انکے بھائی پر عن عائشۃ انہا قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کان لیلتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من آخر
اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین واتاکم ما توعدون غدا مؤجلون وانا
ان شاء اللہ بکم لاحقون اللہم اغفر لاہل بقیع الغرقد ولم یقم قتیبۃ قولہ واتاکم ترجمہ حضرت
عائشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب باری حضرت عائشہ کے پاس ہوتی تھی تو آخر رات میں بقیع کی طرف نکلتے تھے
اور کہتے تھے کہ سلام ہے تمہارے اوپر اے گھر والو مومنوں آچکا تمہارے پاس جسکا تم سے وعدہ تھا کہ کل پاؤ گے ایک مدت کے بعد اور ہم اگر چاہا
اللہ نے تم سے ملنے والے ہیں یا اللہ بخش بقیع غرقد والوں کو اور قتیبہ کی روایت میں واتاکم کا لفظ نہیں ہے عن محمد بن
قیس بن مخرمۃ بن المطلب انہ قال یوما الا احدثکم عنی وعن امی قال فظننا انہ یرید امہ
التی ولدتہ قال قالت عائشۃ الا احدثکم عنی وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا بلی قال
قالت لما کانت لیلتی التی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہا عندی انقلب فوضع رداءہ وخلع نعلیہ
فوضعہما عند رجلیہ وبسط طرف ازارہ علی فراشہ فاضطجع فلم یلبث الا ریثما ظن ان قد رقدت
فاخذ رداءہ رویدا وانتعل رویدا وفتح الباب رویدا فخرج ثم اجافہ رویدا فجعلت درعی فی
راسی واختمرت وتقنعت ازاری ثم انطلقت علی اثرہ حتی جاء البقیع فقام فاطال القیام ثم رفع یدیہ
ثلث مرات ثم انحرف فانحرفت فاسرع فاسرعت فہرول فہرولت فاحضر فاحضرت فسبقتہ فدخلت فلیس
الا ان اضطجعت فدخل فقال ما لک یا عائش حشیا رابیۃ قالت قلت لا شیء قال لتخبرنی او لیخبرنی

اللطیف الخبیر قالت قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی فاخبرتہ قال فانت السواد الذی رأیت
امامی قلت نعم فلهدنی فی صدری لهدة اوجعتنی ثم قال اظننت ان یحیف اللہ علیک ورسوله
قالت مهما یکتم الناس یعلمه اللہ نعم قال فان جبرئیل اتانی حین رأیت فنادانی فاخفاه
منك فاجبته فاخفیته منك ولم یکن یدخل علیك وقد وضعت ثیابك وظننت ان
قد رقدت فکرهت ان اوقظك وخشیت ان تستوحشی فقال ان ربك یأمرك ان
تأتی اهل البقیع فتستغفر لهم قالت قلت کیف اقول یا رسول اللہ قال قولی السلام علی
اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستأخرین وانا
ان شاء اللہ بکم للاحقون ترجمہ محمد بن قیس نے ایک دن کہا کیا مین تمکو اپنے بیتی اور اپنی مان کی بیتی
سناؤن اور ہم نے یہ خیال کیا کہ شاید مان سے وہ مراد ہین جنہون نے ان کو جنا ہے پہر انہون نے کہا کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مین تم کو اپنی بیتی اور رسول اللہ صلعم اللہ کی بیتی سناؤن ہم نے کہا ضرور
فرمایا ایک رات نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے یہان تہے کہ آپکے کروٹ لی اور اپنی چادر لی اور جوتی نکالکر اپنے
پاؤن کے آگے رکہی اور کنارہ چادر کا اپنے بچہونے پر بچہایا لیٹ رہے اور تہوڑے دیر اس خیال
سے ٹہیرے رہے کہ شاید مین جاگ اٹہی پہر اپنی چادر لی آہستگی سے اور جوتی پہنی آہستگی سے
اور دروازہ کہولا آہستگی سے اور نکلے آہستگی سے پہر بند کر دیا اسکو آہستگی سے اور مین نے بہی اپنی چادر
لی اور سر پر اوڑہی اور کہونگٹ مارا اور تہمت پہنی اور آپکے پیچہے چلی یہانتک کہ آپ بقیع پہونچے اور کہڑی
رہے دیر تک پہر دونون ہاتہ اٹہائے تین بار پہر لوٹے اور مین بہی لوٹی اور جلدی چلے اور مین بہی جلدی چلی
اور دوڑے اور مین بہی دوڑی اور گہر آگئی اور مین بہی گہر آگئی مگر آپ سے آگے آئی اور گہر مین آتی ہی
لیٹ رہی اور آپ جب گہر مین آئے تو فرمایا ای عائشہ کیا ہوا تم کو کہ سانس پہول رہی ہے اور پیٹ پہولا
ہوا ہے مین نے عرض کی کچہ نہین آپنے فرمایا کہ تم بتادو نہین تو وہ باریک بین خبردار (یعنے اللہ تعالے
مجہکو خبر دیگا مینے عرض کی کہ میرے ما باپ فدا ہون آپ پر اور مین نے خبر دی اونکو تب آپنے فرمایا کہ وہ جو کالا کالا
میرے آگے نظر آتا تہا وہ تم ہی تہین مین نے کہا جی حضرت تو آپنے گہونسا میرے سینے پر مارا کہ مجہے درد (یعنے محبت سے تہا)
اور فرمایا کہ تو نے خیال کیا کہ اللہ اور رسول اس کا تیرا حق دبا لیگا (یعنے تمہاری باری مین اور کسی بی بی کے پاس
چلا جاؤنگا) تب مین نے کہا جب لوگ کوئی چیز چہپاتے ہین تو اللہ اسکو جانتا ہے ہان (یعنے اگر آپ مجہسے کسی بی بی

کے پاس جاتے ہی تو بہی اللہ دیکھتا تہا) آپنے فرمایا میری پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور جب تجے دیکہا انہون نے مجہی پکارا اور تم سے چہپایا تو مین نے بہی چاہا تم سے چہپاؤن اور وہ تمہارے پاس نہین آتے تہے اور مین نے تمہارا کپڑا اتار دیا اور مین سمجہا کہ تم سو گئے سو مین نے برا جانا کہ تم کو جگاؤن اور یہ بہی خوف کیا کہ تم گہبراؤگے کہ کہان چلے پہر آپنے فرمایا کہ تمہارا پروردگار حکم فرماتا ہے کہ تم بقیع کو جاؤ اور ان کے لئے مغفرت مانگو مین نے عرض کی کہ مین کیونکر کہون ای رسول اللہ آپنے فرمایا کہو سلام ہے ایمان دار گہر والون پر اور مسلمانون پر اللہ رحمت کرے ہمسے آگے جانیوالون پر اور پیچہے جانیوالون پر اور ہم اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہین ف اس حدیث سے دلیل لائے ہین جو لوگ عورتون کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہین اور اس مین علما کا اختلاف تین طور پر ہے ایک تو یہ کہ عورتون کو زیارت حرام ہے اس لئے کہ آپنے فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ زُوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ لعنت کرے اللہ تعالے عورتونکو جو قبرون کی زیارت کرتی ہین اور دوسرے یہ کہ عورتون کو مکروہ ہے تیسرے یہ کہ مباح ہے اور جو مباح کہتے ہین وہ اس حدیث سے اور حدیث نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْہَا سے دلیل پکڑتے ہین اور اس کا جواب بعض دیلے کہ اسمین اجازت کا صیغہ مذکر ہے پہر اجازت مین عورتین داخل نہین اور اصول مین یہی مذہب مختار ہے کہ صیغہ مذکر مین عورات داخل نہین عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُہُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ فَکَانَ قَائِلُہُمْ یَقُوْلُ فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَہْلِ الدِّیَارِ وَفِیْ رِوَایَۃِ زُہَیْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ ترجمہ بریدہ سے روایت ہی کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکہلاتے انکو جب نکلین وہ طرف قبرون کی پس تہا کہنے والا انکا کہتا ابوبکر کی روایت مین کے یہ لفظ ہین) سلام ہو اوپر صاحب گہرون کے اور زہیر کی روایت مین (یہ لفظ ہین) سلام ہو تم پر ای صاحب گہرون کے مومنون اور مسلمانو سے اور تحقیق ہم اگر اللہ نے چاہا تو ساتہ تمہارے ملنے والے ہین ہم سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتے ہین عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاُمِّیْ فَلَمْ یَاْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُہٗ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَہَا فَاَذِنَ لِیْ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے اذن مانگا مین نے اللہ سے اپنی ماں کی بخشش مانگنے کے لیے پس نہ اذن دیا مجہکو اور مین نے اسکی قبر کی زیارت کے لیے پس اذن دیا مجہکو عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْہَا وَنَہَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَہَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّہَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ

روایتہم عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ ترجمہ بریدہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو منع کرتا تھا زیارت سے قبرون کے سو تم اب زیارت کرو اور منع کرتا تھا تمکو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کو سو جبتک چاہو رکھو اور منع کرتا تھا میں تمکو نبیذ بنانے سے مگر مشکو نمین سو جسمین چاہو بناؤ پینے کے برتنون مین سے مگر نشہ کی چیز نہ پیو ابن نمیر نے اپنی روایت مین کہا روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یحیی بن یحیی نے اور ان سے ابو خیثمہ نے ان سے زبید نے ان سے محارب نے انسے ابن بریدہ نے اور کہا گمان کرتا ہون کہ انہون نے روایت کی اپنے باپ سے اور شک واقع ہوا ابو خیثمہ کو انہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے قبیصہ نے ان سے سفیان نے ان سے علقمہ نے اور ان سے سلیمان نے اور ان سے انکے باپ نے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے اور عبد بن حمید نے ان سب نے روایت کی عبد الرزاق سے انہون نے معمر سے انہون نے عطا سے انہون نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہون نے اپنے باپ بریدہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سب نے ابی سنان کی مانند روایت کی ربیعے جو اوپر گذری عن جابر بن سمرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل قتل نفسہ بمشاقص فلم یصل علیہ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لائے جسنے اپنے آپکو مار ڈالا تھا ایک چوڑی تیر سے تو آپنے اسپر نماز نہ پڑہی ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے ان لوگون نے جو فاسق پر نماز جنازہ کو منع کرتے ہین اور اس پر کہ جسنے اپنے آپکو مار ڈالا ہو چنانچہ یہی مذہب ہے عمر بن عبد العزیز اور اوزاعی کا اور حسن اور نخعی اور قتادہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور امام شافعی اور جماہیر علماء کا مذہب ہے کہ اسپر نماز پڑہین اور اس حدیث کا جواب دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نماز نہیں پڑہی تا کہ لوگ ڈرین اور اس حرکت سے باز آوین اور صحابہ نے نماز پڑہی اور یہ ویسی بات ہے جیسے آپنے قرضدار پر نماز نہ پڑہتے تھے اور صحابہ کو منع کرتے تھے نماز سے تا کہ لوگ قرض سے ڈرین اور اسکا خیال رکھین اور قاضی نے کہا ہے کہ مذہب تمام مسلمانوں کا ہے کہ نماز پڑہین ہر مسلمان پر اگرچہ اسپر حد جاری کی گئی ہو یا رجم کیا ہو اسکو اور جسنے اپنے آپکو مار ڈالا ہو اور ولد الزنا ہو سب پر اور امام مالک وغیرہ کا قول ہے کہ جو امام ہو وہ انکی نماز سے پرہیز کرے تا کہ فساق ڈرین اور ان کو جھڑکی ہو۔ تمام شد

اللہ تعالی کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جلد دوسری صحیح مسلم مترجم اردو باہتمام شیخ عبد الرحمن بن شیخ محی الدین تاجر کتب ساکن شہر امرتسر بازار مائی سیوان مین زیور طبع سے آراستہ ہو کر اہلحدیث کے لئے توشہ عاقبت ہوئی اللہ جل جلالہ اسکو قبول فرماوے